

عمران سیرت

# شیدائگ

مظاہر کلیم  
ایمان



# چند باتیں

اس ناول کے تمام نام مقام کردار واقعات اور پیش کردہ پرنسز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جبری یا غیر ملکی طاقت محض انفرادی ہوگی جس کیلئے پرنسز مصنف پرنسز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "شیڈاگ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ شیڈاگ ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے جو صرف ایٹمی اسلحہ پر مرکب مختلف ملکوں کو خفیہ طور پر فروخت کرتی ہے کیونکہ موجودہ دور میں ایٹمی اسلحہ کی موجودگی ملک کے تحفظ کی ایک ضروری شرط سمجھی جاتی ہے اس لئے ایسے ملک جو خود ایٹمی اسلحہ تیار نہیں کر سکتے وہ اپنے تحفظ کے لئے شیڈاگ سے ایٹمی اسلحہ خرید لیتے ہیں لیکن کسی ملک سے اس کا ایٹمی اسلحہ چرانا ظاہر ہے کسی عام تنظیم کے بس کا روگ نہیں کیونکہ ہر ملک اپنے ایٹمی اسلحہ کی حفاظت پورے ملک سے بھی زیادہ کرتا ہے لیکن شیڈاگ اس پرنس میں پوری دنیا میں اس لئے مشہور تھی کہ شیڈاگ نہ صرف انتہائی جدید ترین مشینری اور جدید ترین اسلحہ کا بے دریغ استعمال کرتی تھی بلکہ اس تنظیم کے مہینوں کی تیز رفتاری کارکردگی اور مہارت بھی اس کی کامیابی میں بنیادی حیثیت رکھتی تھی اور پھر شیڈاگ کا نکرہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو گیا کیونکہ شیڈاگ نے پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ چرانے کا منصوبہ بنا لیا جس کی اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہو گئی لیکن وہ لمحہ عمران کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب شیڈاگ نے اپنا مشن اس قدر تیز رفتاری اور مہارت

ناشران ————— اشرف قریشی

————— یوسف قریشی

پرنسز ————— محمد یونس

طالع ————— ندیم یونس پرنسز لاہور

قیمت ————— 40/- روپے



لپے استادوں سے مختلف طبیعتوں کے حامل ہیں۔ میری تجویز ہے کہ آپ کیپٹن حمید کو عمران کا اور ٹائیکر کو کرنل فریدی کا شاگرد بنا دیں اس طرح دونوں سیٹ بہترین ہو جائیں گے۔ امید ہے آپ میری تجویز پر ضرور غور کریں گے۔

محترم علی حسن شاہ گیلانی صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکر ہے۔ آپ کی تجویز کہ عمران اور کرنل فریدی کے شاگردوں کا باہمی تبادلہ کر دیا جائے تاکہ وہ سنجیدہ اور باوقار ایک جگہ اور دو مزاحیہ اور چرب زبان ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں، خاصی دلچسپ ہے لیکن محترم اگر عملی طور پر ایسا ممکن بھی ہو جائے تب پھر آپ ہی چند روز بعد دوبارہ یہ فرمائش کریں گے کہ انہیں واپس اپنی اپنی جگہ پہنچا دیا جائے کیونکہ انسان یکسانیت سے ہمیشہ بیزار ہو جاتا ہے۔ زندگی کی خوبصورتی تنوع میں ہے۔ سنجیدگی اور مزاح جب تک ساتھ ساتھ نہ ہوں تو نہ سنجیدگی کی قدر ہو سکتی ہے اور نہ مزاح کا لطف حاصل ہو سکتا ہے اس لئے اگر آپ خود ہی اپنی تجویز پر غور کریں تو یقیناً آپ بھی اپنی تجویز واپس لینا پسند کریں گے۔

رحیم یار خان سے شیریں رزاق صاحبہ لکھتی ہیں۔ طویل عرصے سے آپ کے ہر دعوتی ناولوں کی خاموش قاریہ ہوں لیکن طویل عرصے سے آپ کے ناولوں میں جس طرح جولیا کا کردار سامنے آ رہا ہے اس پر مجھے سخت شکایت پیدا ہو رہی ہے سنو لیا جو میرا پسندیدہ کردار ہے، اسے انصاف نہیں ہو رہا۔ اس کا کردار دبا دبا سا محسوس ہوتا ہے اور

سے مکمل کر لیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس منہ دیکھتے رہ گئے لیکن ظاہر ہے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنی زندگی میں یہ کیسے برداشت کر سکتے تھے کہ کوئی مجرم تنظیم چاہے وہ کیسی ہی کیوں نہ ہو پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچائے۔ ستانچہ شیڈاگ کے لئے وہ لکھ انتہائی حریت انگیز ثابت ہوا جب انہیں معلوم ہوا کہ مشن کامیابی سے مکمل کر لینے کے باوجود بھی وہ ناکام رہے اور اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس، علی عمران اور شیڈاگ کے انتہائی تیز رفتار ہجمنوں کے درمیان ایک ایسی تیز رفتار اور جان لیوا جدوجہد کا آغاز ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو محاذوٹا نہیں بلکہ حقیقتاً پہلی بار احساس ہوا کہ سیر کے مقابلے میں سو اسیر کیا ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہر لحاظ سے اس قدر مجبور اور یادگار ناول آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ آپ کی آراء سے مجھے واقعی رہنمائی ملتی ہے لیکن ناول کے آغاز سے پہلے اپنی آراء پر مبنی چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

معطر نگوہ سے سید علی حسن شاہ گیلانی لکھتے ہیں۔ عمران کا شاگرد ٹائیکر ایک سنجیدہ اور باوقار آدمی ہے جبکہ عمران خود مزاحیہ اور چرب زبان آدمی ہے۔ اسی طرح کرنل فریدی خود ایک سنجیدہ اور باوقار آدمی ہے جبکہ اس کے برعکس اس کا شاگرد کیپٹن حمید ایک مزاحیہ اور چرب زبان آدمی ہے۔ اس لحاظ سے دونوں شاگرد اپنے

اسکی صلاحیتیں عام طور پر کھل کر سامنے نہیں آتیں۔ اسکی کارکردگی میں سلسل اور اعتماد نہیں ہوتا حالانکہ وہ سیکرٹ سروس کی سینئر چیف ہے لیکن عمران کے ساتھ کام کرتے ہوئے وہ ایسی جذباتی نظر آتی ہے کہ جیسے اس میں سوائے جذباتی پن کے اور کوئی صلاحیت ہی نہ ہو اسلئے آپ میری شکایت جو یانیک پہنچا دیں۔

محترمہ شیریں رزاق صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر ہے۔ آپ نے جو یا کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ واقعی درست ہے اور اس کا احساس نہ صرف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کو بھی ہے بلکہ خود جو یا کو بھی ہے اور اس کا اعتراف بھی وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر جو یا اپنے آپ کو تبدیل نہیں کر پاری تو پھر یقیناً یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ جذباتی پن اس کی مجموعی بن چکا ہے۔ بہر حال آپ کی شکایت جو یا تک پہنچا دی جائے گی تاکہ اسے مزید احساس ہو سکے کہ اسے پسند کرنے والے بھی اس کے شدید جذباتی پن سے اب پریشان ہونے لگ گئے ہیں۔ شاید اس طرح آپ کی شکایت دور ہونے کا کوئی سکوپ پیدا ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنی کار میں بیٹھا ایک بھاڑی علاقے کی پیچ اور تنگ سی سڑک پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جو یا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عقبی سیٹ پر صالحہ اور صفدر موجود تھے۔ یہ علاقہ دارالحکومت سے تقریباً پانچ چھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ اس علاقے کا نام لسبکی تھا۔ یہ انتہائی سرسبز اور شاداب علاقہ تھا لیکن تھا انتہائی دشوار گزار۔ بس بھی ایک تنگ اور پیچ سی سڑک تھی جو اس پورے بھاڑی علاقے میں جھک کاٹی ہوئی اوپر کو چلی جا رہی تھی۔ اس علاقے کو ابھی حال ہی میں سیاحوں کے لئے سہاٹ بنانے کے لئے منتخب کیا گیا تھا اور اس کے لئے کوششیں شروع کر دی گئی تھیں۔ اس علاقے کی سب سے اونچی چوٹی پر لسبکی نام کا قدیم گاؤں تھا۔ اس گاؤں کے قریب سیاحوں کے لئے ہوٹل اور ریسٹوران وغیرہ بنانے جا رہے تھے اور ابھی سڑک کے کام کا آغاز نہ کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود اس

ہو رہا تھا۔ یہاں آنے کا پروگرام جو لیا اور صالحہ نے بنایا تھا اور جو لیا نے عمران کو بھی ساتھ چلنے کے لئے رضامند کیا تھا لیکن عمران نے شرط لگا دی تھی کہ پوری ٹیم وہاں جائے گی لیکن مسئلہ چیف سے اجازت لینے کا تھا۔ چنانچہ یہ ذمہ داری عمران نے اپنے سر لے لی لیکن پھر عمران نے انہیں بتایا کہ چونکہ ایک متوقع کیس کے سلسلے میں ٹیم کی دارالحکومت میں موجودگی ضروری ہے اس لئے چیف نے صاف انکار کر دیا ہے البتہ چیف نے عمران سے کہہ دیا کہ وہ چاہے تو اکیلا جاسکتا ہے۔ پھر جو لیا نے چیف سے بات کی اور چیف نے اجازت منٹ سماعت پر اس کے ساتھ صالحہ اور صفدر کے جانے کی اجازت اس شرط پر دی کہ وہ دو روز کے لئے وہاں جاسکتے ہیں جبکہ باقی ٹیم کے سلسلے میں چیف نے صاف انکار کر دیا تھا اس لئے اس وقت یہ چاروں ہی لاسبا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”جو لیا۔ مری کچھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ جب چیف نے باقی ٹیم کو لاسبا کی جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے تو پھر مجھے اس لئے کیسے اجازت دے دی ہے“..... صالحہ نے اچانک کہا۔

”اس لئے کہ چیف کی نظروں میں تم تینوں بے کار لوگ ہو۔ جہادی دارالحکومت میں موجودگی یا عدم موجودگی سے کوئی فرق نہ پڑتا ہو گا..... جو لیا کے بولنے سے پہلے عمران بول پڑا۔

”تم خاموش رہو۔ تم ہو گے بے کار۔ میں نے چیف کی منت کی اور جہاد اور صفدر کا نام لیا تو اس نے بنی مشکل سے اجازت دی

علاقے کی خوبصورتی اور اس کے قدرتی حسن کی دھوم پوری دنیا میں پھیل گئی تھی اس لئے دنیا بھر کے سیاح باوجود انتہائی دشواریوں کے جہاں آنا شروع ہو گئے تھے۔ اس علاقے کی شہرت اس انداز میں پھیل جانے کی ایک خاص وجہ تھی اور وہ وجہ اس لاسبا کی گاڑی کے رہنے والے تھے۔ یہ لوگ قدیم دور کے ایک انتہائی خوبصورت اور دلکش رقص کے ماہر تھے اور یہ ایک اتفاق تھا کہ قدیم دور کے رقصوں پر تحقیقاتی ٹیم کے کانوں میں اس رقص کی بھنک پڑ گئی۔ یہ ٹیم اقوام متحدہ کے تحت کام کرتی تھی اور اس پراجیکٹ کے تحت دنیا بھر میں کام ہو رہا تھا تاکہ قدیم دور کے ایسے رقصوں کی فلمیں بنا کر انہیں محفوظ کر لیا جائے اور پھر اس ٹیم نے جہاں پہنچ کر نہ صرف اس رقص کی فلم بندی کی بلکہ انہیں یہ علاقہ اس قدر پسند آیا کہ انہوں نے اس سارے علاقے کی بھی علیحدہ فلم بنوا ڈالی اور جب یہ دونوں فلمیں دنیا بھر کے ٹیلی ویژن چینلز پر دکھائی گئیں تو اس علاقے کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور بے شمار سیاح اس علاقے کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر جہاں پہنچنے لگے اس لئے حکومت کو بھی خیال آگیا کہ اس قدر خوبصورت علاقے میں سیاحوں کے لئے کام کیا جائے تو اس علاقے سے بھی اتنا زرمبادلہ کمایا جاسکتا ہے کہ جتنا شاید پورے ملک کی برآمدات سے بھی نہ کمایا جاسکتا ہو۔ یہی وجہ تھی کہ جہاں کام شروع کر دیا گیا تھا لیکن جیسا کہ ایشیائی ملکوں کا مزاج تھا کہ جہاں کام چھوٹے سے بھی زیادہ سست رفتار ہوتا تھا ویسے ہی جہاں بھی کام

ہے۔..... جو یا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ یہ سارا ڈرامہ عمران کا ہی تھا۔ اس نے جان بوجھ کر باقی ٹیم کو روک دیا تھا۔

”تم نے نام ہی ایسے لئے کہ جن کی اس نے پرواہ نہ کی۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ویسے مس جو یا۔ اگر پوری ٹیم ساتھ آ جاتی تو بے حد لطف رہتا۔“ صفدر نے کہا۔

”صالحہ اس قدر خوشنود تو نہیں ہے کہ تمہیں محافظوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔“ عمران نے فوراً جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم باز نہیں آؤ گے کیوں اس کرنے سے۔“ جو یا نے بھٹائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”م۔م۔ میں نے کیا کیا ہے۔ تم بے شک صفدر سے پوچھ لو۔“ عمران نے بڑے مسکین لہجے میں کہا۔

”صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے جو یا۔ واقعی پوری ٹیم ساتھ ہوتی تو واقعی بے حد لطف آتا۔“ صالحہ نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے تم سے ہمدردی ہے صفدر۔ لیکن مجبوری ہے اب بھلا میں کیا کر سکتا ہوں۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں نے ایسی کون سی بات کر دی ہے۔“ صالحہ

نے چونک کر حیرت مبرے لہجے میں کہا۔

”وضاحت کیا کروں۔ ایسے محاطات میں وضاحت نہیں کی جاتی۔ تم دیکھو جو یا کس طرح میرے ساتھ بیٹھ کر خوش ہو رہی ہے اس نے تو باقی ٹیم کا نام نہیں لیا۔“ عمران نے جواب دیا۔

”میرا یہ مطلب نہیں تھا۔“ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”یہ کیوں اس کرنے سے باز نہیں آئے گا۔ میرا بھی خیال ہے کہ باقی ٹیم ساتھ ہوتی تو بے حد لطف آتا۔“ جو یا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اگر تم کہو تو سوائے تنزیل کے باقی سب کو اجازت دلو اور۔“ عمران نے چیلنج مبرے لہجے میں کہا تو صفدر اور صالحہ دونوں ہی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جو یا بھی عمران کا مطلب سمجھ کر بے اختیار مسکرا دی۔

”اگر یہ بات ہے تو پھر تنزیل کو بھی اجازت دلو اور۔“ جو یا نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ مجھے کسی پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ میں اپنے رقیب روسیہ۔م۔م۔ میرا مطلب ہے کہ روسفیہ اور روسرخ کو بلا کر رنگ میں بھنگ ڈالوں۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر چیلنج قبول کرنے کا حوصلہ نہیں ہے تم میں تو پھر ڈینگیں تو نہ مارا کرو۔“ جو یا نے اسے اور چڑانے کے لئے کہا۔

”یہ بات ہے تو ٹھیک۔ ابھی میں تمہارے جیف سے بات کرتا

W "جلو ٹھیک ہے۔ کوک مرغیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ صرف  
W کوک کو کرنے پر ہی اکسفا کر لینا"..... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔  
W "عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ ٹیم کو اجازت دلا سکتے ہیں۔"  
W صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا کیونکہ اسے یہ معلوم تھا  
P کہ عمران نے باز نہیں آنا اور جولیا کا غصہ بڑھتا چلا جاتا ہے اس طرح  
a ساری تفرق ہی ختم ہو جاتی۔  
k "ہاں۔ لیکن..... عمران نے کہا۔  
S "لیکن دیکھ کچھ نہیں۔ تم واپس چلو بلکہ تم نیچے اترو اس قدر گھنٹیا  
O باتیں کرنے والے کی یہی سزا ہے۔ کار، ہم تینوں لے جائیں گے۔"  
C جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔  
i "بس جولیا۔ مذاق کا برا نہیں مانا کرتے۔ عمران صاحب پلیز۔  
e اگر آپ اجازت دلا سکتے ہیں تو پھر دلا دیں۔ آپ کو آپ کا منہ مانگا  
t انعام دوں گا..... صفدر نے پیچ بھاڑ کرتے ہوئے کہا۔  
y "کیا تم نے خطبہ نکاح یاد کر لیا ہے..... عمران نے چونک کر  
C مسرت بھرے لہجے میں کہا۔  
O "ہاں۔ آپ بے فکر رہیں..... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔  
m "اچھا۔ واقعی پھر تو اجازت ملے ہی ملے۔ میں دیکھتا ہوں چیف  
C کیسے اجازت نہیں دیتا..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس  
O نے ڈیش بورڈ کھول کر اندر موجود ایک چھوٹا لیکن وسیع ریج کا  
m ٹرانسمیٹر نکال لیا اور اس پر تیزی سے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر

ہوں..... عمران نے فحشیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس  
نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔  
"سوچ لو۔ اگر اجازت نہ ملی تو تمہیں سزا ملے گی..... جولیا نے  
مسکراتے ہوئے کہا۔  
"سزا۔ کیسی سزا..... عمران نے چونک کر کہا۔  
"ایک گھنٹہ پہاڑی پر مرغا بننا پڑے گا..... جولیا سے پہلے صاف  
نے کہا تو کار قہقہوں سے گونج اٹھی۔  
"اور اگر اجازت مل گئی تو پھر..... عمران نے دیدے گھماتے  
ہوئے کہا۔  
"تو پھر انعام ملے گا..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
"نہیں۔ پھر تم دونوں کو مرغیاں بننا پڑے گا۔ کیوں صفدر۔  
صاحب درست ہونا چاہئے ناں..... عمران نے صفدر کی طرف  
دیکھتے ہوئے کہا۔  
"مرغا بننے کی بات تو معلوم ہے یہ مرغی بننے کا کیا مطلب ہوا۔  
صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔  
"مرغا بانگ دیتا ہے جبکہ مرغی انڈا دیتی ہے۔ یہ تو سب کو  
معلوم ہے..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی  
سے سر جھکا لیا اور نہ جولیا کا ہاتھ اس کے سر پر دتا۔  
"نافنس۔ اب تم نے اس قدر گھنٹیا باتیں شروع کر دی ہیں۔  
جلو واپس..... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اس لئے پلیر جلدی سے گواہ بھجوا دیں۔ چلو ایک جی گواہ بھجوا دیں  
تتوہر کو۔ یہ اس کے لئے واقعی اعزاز ہو گا کہ وہ گواہ بن جائے۔  
اور..... عمران نے کہا۔

"اور ایڈن آل..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ  
ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہو نہ۔ حاسد۔ جل گیا ہے..... عمران نے برا سامنہ بناتے  
ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ تم نے بکواس کیوں کی ہے پھر۔ کیوں بکواس کی ہے۔" جو یا  
نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم اسے بکواس کہتی ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا  
ہے۔ یقیناً تمہارے دل میں لڑو پھوٹ رہے ہوں گے۔ پھوٹ رہے  
ہیں ناں..... عمران نے کہا۔

"میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی اب اگر بکواس کی۔ ٹھیک ہے چلو  
واپس۔ ہم نہیں جا رہے بسبکی..... جو یا نے عصیلے لہجے میں کہا۔

"یعنی واقعی۔ اوہ ویری سیڈ۔ یعنی اب بھر و فراق کا کیٹ لینا  
پڑے گا۔ اوہ۔ اوہ صفدر۔ یہ کیا ہو گیا۔ دنیا کیوں بے رنگ ہو گئی  
ہے۔ یہ گل و بلبل کہاں چلے گئے ہیں۔ یہ کیا ہو گیا ہے..... عمران  
نے استہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب پلیر۔ تفریح کو غارت نہ کریں..... صفدر نے  
کہا۔

وی۔ فریک نیسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔  
"ایلی ایلی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کاننگ۔

اور..... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔  
"ایکسٹو فرام دس ایڈن اور..... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی پروکار  
اور مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف۔ پلیر جلدی سے سیکرٹ سروس کی ٹیم کو بسبکی بھجوا  
دیں۔ میری ویران اور بنجر زندگی میں بہار آنے والی ہے۔ حسرت  
درینہ پوری ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ جلف۔ جلدی کریں۔ میرے  
رنگین اور بہار مستقبل کا سوال ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ صفدر  
خطبہ نکاح بھول جائے پلیر جلدی کریں۔ اور..... عمران نے بڑے  
بے چین سے لہجے میں کہا تو جو یا نے بے اختیار ہونٹ بھینچنے جبکہ  
صفدر اور صالحہ دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ رنگنے لگی تھی۔

"شٹ اپ۔ کیا تم نے ان فضول باتوں کے لئے کال کی ہے۔  
اور..... چیف نے استہائی عصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہ فضول بات نہیں ہے۔ صفدر نے بڑی طویل مدت  
نگاہ کر بڑی مشکل سے خطبہ نکاح یاد کیا ہے۔ ایک تو آپ نے چن چن  
کر سارے کند ذہن لوگ سیکرٹ سروس میں شامل کر رکھے ہیں۔  
کئی سالوں کے بعد آج وہ وقت آیا ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ گواہ بھی  
موجود نہیں ہیں اور پھر ابھی بسبکی گاؤں بہت دور ہے اور مجھے خدشہ  
ہے کہ وہاں تک جاتے جاتے صفدر کہیں خطبہ نکاح نہ بھول جائے



حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے جس کے چہرے پر ہتھیلی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے وہ زندگی میں کبھی مسکرایا تک نہ ہو۔

"ایکسو۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔  
"علی عمران بول رہا ہوں چیف۔ لہبا کی میں شیڈ آگ کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔  
"کیا تمہیں یقین ہے کہ شیڈ آگ وہاں موجود ہو گی۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جویا، صفدر اور صالحہ تینوں کے چہروں پر اب شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔  
"ہاں۔ میں ابھی لہبا کی تک تو نہیں پہنچا لیکن میں نے راستے میں اس کی وہاں موجودگی کے مخصوص نشانات چیک کر لئے ہیں۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسے نشانات۔ تفصیل بتاؤ۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے پوچھا تو صفدر اور صالحہ ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے جبکہ جویا ہونٹ ہینچنے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"راستے میں ایک پہاڑی کے دامن میں موجود کین کے سامنے سیاہ جیب موجود تھی۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو جہاز اندازہ درست ہے۔ ٹھیک ہے میں نیم کو لہبا کی بھجوا دیتا ہوں۔ شیڈ آگ کو ہم نے ہر صورت میں گھیرنا ہے۔

"جیلے صالحہ سے پوچھ لو۔ پھر ہو سکتا ہے کہ ہم دونوں مل کر نہ زاریاں کو رس کی صورت میں گنا شروع کر دیں۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کو خطبہ نکاح یاد ہے عمران صاحب۔۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"خطبہ نکاح۔ اوہ نہیں۔ مم۔ مگر۔ اوہ۔ شاید جویا کو یاد ہو۔ کیوں جویا۔۔۔۔۔ عمران نے جویا سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر اور صالحہ دونوں جویا کی حالت دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔ جویا کے چہرے پر شدید بے بسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ مس جویا شدید بور ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اچھا تو ٹھیک ہے۔ ابھی میں تنور کو بلا لیتا ہوں پھر اس کی بورس دور ہو جائے گی۔ بد قسمی ہو جائے تو چورن تو کھانا ہی پڑتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ فریکوئنسی اس پر جیلے ہی سیٹ تھی۔

"بند کر دے۔ تم پھر بکواس کرو گے۔۔۔۔۔ جویا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ایلی۔ علی عمران کانٹنگ۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا تو جویا اور جویا، صفدر اور صالحہ بھی

اور..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اے۔۔۔۔۔ جلد از جلد مجھوا دیں۔ ہم ان کا انتظار کریں گے۔ اور۔۔۔“  
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بغیر کوئی جواب دیئے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”بس۔ اب تو خوش ہو۔ اب پوری ٹیم پہنچ رہی ہے لسبا کی۔“  
عمران نے فاتحانہ لہجے میں جویا، صفدر اور صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر جب میں ڈالا اور کار سنارت کر کے اسے سڑک پر لے آیا۔

”کیا مطلب۔ یہ شیڈ آگ کون ہے اور پھر کہیں کے سامنے سیاہ جیب۔ کیا مطلب ہوا۔ ہم تو لسبا کی تفریح کرنے جا رہے تھے۔“ جویا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اب بھی تفریح ہی کریں گے اور ہم نے وہاں کیا کرنا ہے۔“  
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ شیڈ آگ۔ کیا مطلب ہوا اس کا۔۔۔۔۔ جویا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف سے جب کوئی بات منوانی ہو تو اس کا خاص طریقہ ہوتا ہے۔ شیڈ آگ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کا نام ہے۔ یہ تنظیم ایٹمی اسلحہ کی سرنگاہ میں لوٹ ہے۔ بہت با وسائل اور منظم تنظیم ہے۔ یہ ایٹمی اسلحہ خود تیار نہیں کرتی بلکہ یہ ایٹمی اسلحہ چراتی ہے اور پھر ایسے ملکوں کو فروخت کر دیتی ہے جو ایٹمی اسلحہ خود تیار نہیں کر

سکتے۔ اس کی خاص نشانی سیاہ رنگ کی جیب ہے۔ چیف نے جس مشن کے لئے ٹیم کو روکا تھا وہ اسی شیڈ آگ کے بارے میں ہی اطلاع تھی۔ حکومت کراغیا کی طرف سے سرکاری طور پر سرسلطان کو اطلاع دی گئی تھی کہ شیڈ آگ پاکیشیا میں کسی مشن میں مصروف ہے اور سرسلطان نے چیف سے بات کی۔ اب ظاہر ہے شیڈ آگ بھابھ پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ ہی چرانے آئی ہوگی اور ایک اور بات کا شاید تمہیں علم نہیں کہ لسبا کی بھابیوں کی دوسری طرف ایک ایران اور غیر بھابی سلسلہ ہے جس کا نام کاشاگو ہے۔ یہ قدرت کا کام ہے کہ دو ملحقہ بھابی سلسلوں میں ایک انتہائی سرسبز و شاداب ہے اور دوسرا انتہائی ویران اور غیر اور اس کاشاگو میں پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ کا خفیہ سنور بھی موجود ہے جس کے بارے میں مجھے سر داور نے بتایا تھا۔ چنانچہ میں نے چیف کو بتایا تو چیف نے ملزی اتلی جنس کے چیف کو کہہ کر وہاں خصوصی نگرانی کے انتظامات کرا دیئے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو وہاں مستقل طور پر نہیں رہ سکتی۔ البتہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ کسی بھی مشکوک معاملے کی اطلاع وہ چیف کو فوراً دیں تاکہ چیف وہاں ٹیم کو بھیج سکے۔ یہ ساری باتیں مجھے معلوم تھیں اس لئے جب میں نے چیف سے کہا کہ شیڈ آگ کو لسبا کی علاقے میں مارک کیا گیا ہے تو اس نے فوراً ٹیم بھیجنے کی حامی بھر لی۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ تم نے چیف سے غلط بیانی کی ہے۔

کیوں..... جو یانے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ارے ارے اب کام کرانے کے لئے کچھ نہ کچھ جکر تو چلانا ہی پڑتا ہے.....“ عمران نے کہا۔

”ٹرانسمیٹر مجھے دو۔ میں چیف کو بتاتی ہوں۔ نکالو ٹرانسمیٹر۔“

جویانے غصیلے لہجے میں کہا۔

”مس جویا۔ عمران صاحب نے بات کی ہے تو خود ہی بھگت لیں گے.....“ صفدر نے کہا۔

”نہیں۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ چیف سے غلط بیانی کی جائے.....“ جویانے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”جویا ویسے سیاہ جیب کو تو میں نے بھی دیکھا تھا.....“ اچانک صالو نے کہا تو جویا کے ساتھ ساتھ صفدر بھی چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا اب تم بھی عمران کی طرح غلط بیانی کر رہی ہو۔“ جویانے کہا۔

”جویا۔ میں غلط بیانی نہیں کر رہی۔ تم دیکھ رہی ہو کہ میں بھی عمران صاحب والی سائیڈ پر ہوں۔ میں نے واقعی نیچے گہرائی میں ایک کبین کے سامنے سیاہ رنگ کی جیب کو دیکھا تھا.....“ صالو نے کہا۔

”تو اس کا مطلب ہے کہ ہم وہاں تفریح کے لئے نہیں بلکہ مشن پر جا رہے ہیں.....“ جویانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ کوئی ضروری تو نہیں کہ سیاہ جیب شیڈ آگ کی ہی ہو۔“

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہو نہہ۔“ ٹھیک ہے تم ٹرانسمیٹر دو مجھے۔ میں چیف کو وضاحت کر دوں پھر جو چیف حکم دے گا ویسے ہی ہو گا.....“ جویانے کہا تو عمران نے بڑی سعادت مندی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور جویا کی طرف بڑھا دیا۔ جویانے اس کا بشن آن کر دیا۔ فریکوئنسی اس پر چلنے سے ہی ایڈجسٹ تھی۔

”ہیلو جویا کالنگ۔ اور.....“ جویانے کال دیتے ہوئے کہا۔

”ایکسٹنڈ۔ اور.....“ دوسری طرف سے ایکسٹنڈ کی آواز سنائی دی۔

”چیف۔ میرا خیال ہے کہ عمران نے صرف ٹیم کو تفریح کے لئے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے آپ کو شیڈ آگ کے بارے میں جکر دیا ہے۔ اور.....“ جویانے کہا۔

”تمہیں کیسے خیال آیا کہ عمران نے جکر دیا ہے۔ اور.....“ چیف کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

”اس کی کال سے پہلے ہم نے اسے چیلنج کیا تھا کہ وہ آپ سے ٹیم کو لے سکیں۔ مجھانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس لئے میرا خیال ہے کہ اس نے آپ سے غلط بیانی کی ہے اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ میری موجودگی میں آپ سے کوئی غلط بیانی کی جائے۔ اور.....“ جویا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم میں سے کسی نے کبین کے سامنے سیاہ جیب کو نہیں دیکھا۔ اور.....“ چیف نے کہا۔

”اس شیڈاگ کے بارے میں..... جولیانے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کچھ ہوتا تو بتاتا۔ مقصد تو تفرغ تھا اور بس۔ اب تمہیں کیا بتاتا کہ جب تم نے مجھ سے تفرغ کی بات کی تو مجھے یقین تھا کہ چیف اجازت نہیں دے گا اس لئے میں نے لساہی کے علاقے میں شیڈاگ کی سرگرمیوں کی اطلاع اس تک پہنچا دی۔ نتیجہ یہ کہ اجازت مل گئی..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ وہاں کچھ نہیں ہے..... جولیانے ہونٹ میچھنے ہوئے کہا۔

”ہاں اور یہ بھی سن لو کہ کبین کے سلسلے موجود سیاہ جیپ ٹائیگر کی ہے اور بس..... عمران نے جواب دیا تو جولیانے اختیار اچھل پڑی۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو تم نے یہ سارا ڈرامہ کیا ہے..... جولیانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”زندگی خود ایک ڈرامہ ہے مس جولیا..... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

”میں تمہارا سر توڑ دوں گی سمجھے۔ سچ بتاؤ کہ اصل جکر کیا ہے..... جولیانے کہا۔

”توڑ دو۔ اندر کچھ ہو گا تو تمہیں ملے گا۔ ہاں اگر تنہا کا سر توڑ دو تو پھر سے بہت کچھ ملے گا۔ کم از کم ایک بھیڑیاس کا بیٹ تو بھری

”صاف کا کہنا ہے کہ اس نے دیکھی ہے لیکن چیف۔ کیا یہ ضروری ہے کہ سیاہ جیپ کا تعلق شیڈاگ سے ہی ہو۔ اور..... جولیانے کہا۔

”عمران میں ابھی یہ جرأت پیدا نہیں ہو سکی کہ وہ مجھ سے غلط بیانی کرے۔ مجھے پہلے ہی اطلاعات مل چکی ہیں کہ لساہی کے علاقے میں شیڈاگ کی سرگرمیاں مارک کی گئی ہیں۔ اس کے بعد جب تم نے لساہی میں سر و تفرغ کرنے کی بات کی تو میں نے تمہیں صفدر اور صالحہ کو عمران سمیت اس لئے وہاں جانے کی اجازت دے دی کہ عمران میں یہ خدا داد صلاحیت موجود ہے کہ وہ ایسی باتوں کی بود و بوم سے ہی سونگھ لیتا ہے اس لئے میں نے عمران کو اس بارے میں بریف کر دیا تھا لیکن ساتھ ہی میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ جب تک اس بارے میں حتمی بات سلسلے آئے اس نے زبان نہیں کھولنی بلکہ تفرغ کرنی ہے اس لئے جب عمران کی کال آئی تو میں سمجھ گیا کہ وہاں واقعی شیڈاگ موجود ہے اس لئے میں نے ٹیم کو حکم دے دیا ہے کہ وہ لساہی پہنچ جائے۔ اور ایڈ آف..... دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیانے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا..... جولیانے اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے عمران پر چڑھائی کر دی۔

”کیا بتاتا..... عمران نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

"ہاں مس جو یا۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔"..... صالحہ نے فوراً ہی صفدر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔  
 "واہ۔ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی۔ اتنی انڈر سٹینڈنگ۔ واہ۔" عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

جائے گا۔..... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ جو یا بھی مسکرا رہی تھی کیونکہ وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ عمران کا مطلب ہے کہ تنویر کے ذہن میں جس بھرا ہوا ہے۔  
 "عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ شیڈ آگ کے بارے میں چیف بے حد سنجیدہ ہے۔"..... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ چیف ہے۔ اسے سنجیدہ ہونا ہی چاہیے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"ہمیں بھی سنجیدہ ہونا چاہیے۔"..... صفدر نے کہا۔  
 "مجھے تو کوئی اعتراض نہیں البتہ صالحہ سے پوچھ لو۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"تم بکواس کرنے سے باز آ جاؤ عمران۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تفریح وغیرہ بعد میں ہوتی رہے گی ہمیں اس شیڈ آگ کے سلسلے میں سنجیدگی سے کام کرنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پاکیشیا کا ایسی اسلحہ چرا لے۔"..... جو یا نے کہا۔

"اچھا ہے چرا لے۔ درنہ اسلحہ پڑے پڑے ویسے ہی گل سڑ جائے گا۔ چلو کسی کے کام تو آئے گا۔"..... عمران بھلا کہاں آسانی سے قابو آنے والا تھا۔

"مس جو یا آپ بے فکر رہیں۔ عمران صاحب ہم سے زیادہ محب وطن ہیں۔"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے دوسرے پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

آواز اچھائی مترنم، سریلی اور لوج دار تھی لیکن اس کی تہ میں ہلکی سی  
خفگی کا عنصر بھی جھلکتا تھا۔

”راہٹ بول رہا ہوں مادام“..... دوسری طرف سے ایک  
مؤذبانہ آواز سنائی دی۔

”ہیں۔ کیا رپورٹ ہے“..... لڑکی نے اسی طرح نرم اور مترنم  
لہجے میں کہا۔

”میزم۔ ستور کا سراغ لگایا گیا ہے لیکن وہاں طہری انشلی جنس کا  
اجتہائی سخت پہرہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ پہرہ اچانک پہلے سے کہیں  
زیادہ سخت کیا گیا ہے“..... دوسری طرف سے بولنے والے نے  
مؤذبانہ لہجے میں کہا۔

”کتنے افراد ہیں پہرے پر“..... لڑکی نے پوچھا۔

”میزم۔ پچاس کے قریب مسلح افراد اور گرد پہاڑیوں پر پھیلے  
ہوئے ہیں۔ وہ سب مسلح اور تربیت یافتہ لگتے ہیں“..... دوسری  
طرف سے کہا گیا۔

”ستور کی تفصیلات حاصل کر لی گئی ہیں یا نہیں“..... لڑکی نے  
پوچھا۔

”ہیں میڈم۔ مکمل تفصیلات حاصل کر لی گئی ہیں“..... دوسری  
طرف سے کہا گیا۔

”ہمارے مطلب کا کتنا مال موجود ہے“..... لڑکی نے پوچھا۔

”ایک سو پچاس دارہیڈ موجود ہیں“..... دوسری طرف سے کہا

خوبصورت انداز میں بچے ہوئے کمرے کی ایک آرام کرسی پر  
ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکی کے جسم پر اجتہائی مجھکیلا  
لباس تھا۔ اس کے سہرے رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے  
ہوئے تھے۔ کانوں میں، میردوں کے ٹاپس چمک رہے تھے لیکن اس کے  
خوبصورت پہرے پر بے پناہ خفگی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔  
یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ خوبصورت چہرہ کسی ہتھ سے تراشا گیا  
ہو۔ اس لڑکی کے ہاتھوں میں ایک فائل تھی اور وہ فائل کھولے اسے  
پڑھنے میں مصروف تھی کہ پاس پڑے ہوئے کارڈلیس فون کی گھنٹی  
بج اٹھی۔ لڑکی نے سرگھما کر ایک نفرفون پیس کو دیکھا پھر فائل بند  
کر کے اس نے سلے میں موجود میز پر رکھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر فون پیس  
اٹھالیا۔

”ہیں..... اس نے فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ اس کی

W "کون سی اطلاع"..... لڑکی نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔  
 W "پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک  
 W سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کو لہبا کی میں دیکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ  
 . دو عورتیں اور سات مرد بھی ہیں اور یہ سب اپنے انداز سے انتہائی  
 p تربیت یافتہ لگتے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس  
 a سے ہو۔ بظاہر یہ سب لہبا کی میں تفریح کرتے نظر آ رہے ہیں لیکن اس  
 s عمران کو ایک پہاڑ کی چوٹی سے شور والے علاقے کو نیلی سکوپ سے  
 o چیک کرتے بھی دیکھا گیا ہے"..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے  
 c کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ انہیں تفریح کرنے دو۔ تم آج رات ہی کام  
 مکمل کر دو۔ اب یہ بھی خیال رکھنا کہ مشن کے دوران فائرنگ نہ ہو  
 تاکہ پہاڑی علاقے میں آواز نہ گونجے اور اب ہیلی کاپٹر کا روٹ بدل  
 دو۔ انہیں لہبا کی کی طرف سے سپیشل پوائنٹ پر لے جانے کی  
 بجائے مخالف سمت سے نیچی پرواز کرتے ہوئے چکر کاٹ کر سپیشل  
 پوائنٹ پر لے جانا۔ مجھے معلوم ہے کہ حکومت کراچی نے حکومت  
 پاکیشیا کو ہمارے متعلق باقاعدہ اطلاع دے دی ہے لیکن یہ لوگ  
 ابھی سوچتے ہی رہ جاتیں گے اور ہم مشن مکمل کر کے یہاں سے نکل  
 جاتیں گے"..... لڑکی نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔  
 "میں مادام۔ لیکن ایک اور اطلاع بھی ہے"..... رابرٹ نے کہا  
 تو لڑکی کے چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

گیا۔  
 "کافی ہیں۔ ہم نے بھی اتنے ہی سپائی کرنے ہیں۔ سائنسی  
 حفاظتی انتظامات کی کیا پوزیشن ہے"..... لڑکی نے پوچھا۔  
 "خاصے جدید اور سخت ہیں لیکن ایکس ایکس انہیں کو کر سکتا  
 ہے"..... رابرٹ نے کہا۔

"گڈ۔ پھر آج رات مشن مکمل کر دو۔ ہم نے ایک اور ملک میں  
 بھی مشن مکمل کرنا ہے اس لئے میں اس چھوٹے سے مشن پر زیادہ  
 وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی"..... لڑکی نے فیصد کن لہجے میں کہا۔  
 "میں مادام۔ فام ہو جائے گا۔ ہم نے مکمل انتظامات کر لئے ہیں۔  
 بال کہاں پہنچانا ہو گا"..... رابرٹ نے پوچھا۔

"سپیشل پوائنٹ پر۔ کتنے ہیلی کاپٹر استعمال کرو گے"۔ لڑکی نے  
 پوچھا۔

"مادام بیک وقت دو ہیلی کاپٹر استعمال کرنے ہوں گے۔"  
 دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمام کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ کسی آدمی کو زندہ  
 چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے اور مال کو خاص احتیاط سے پہنچانا اور  
 پھر مجھے اطلاع دینا"..... لڑکی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"میں مادام۔ لیکن ایک اطلاع اور بھی ہے"..... دوسری طرف  
 سے قدرے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو لڑکی بے اختیار چونک  
 پڑی۔

”سب کچھ ایک ہی دفعہ کیوں نہیں بتاتے۔ یہ تم نے سہنس کب سے پیدا کرنا شروع کر دیا ہے“..... لڑکی نے خراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سوری مادام۔ دراصل میں آپ سے علیحدہ علیحدہ ان کے بارے میں ہدایات لینا چاہتا تھا اس لئے علیحدہ علیحدہ بتا رہا ہوں۔“ رابرٹ نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نھیک ہے۔ بتاؤ اب کون سی اطلاع ہے“..... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

”مادام۔ دارالحکومت سے بساکی کے رستے میں ایک پہاڑی کے دامن میں ایک کیمین کے پاس سیاہ رنگ کی جیب دیکھی گئی ہے جس پر شیڈ آگ کا مخصوص نشان بھی موجود ہے۔ کیمین میں ایک مقامی آدمی بھی موجود ہے“..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ ہماری جیب وہاں کیسے پہنچ گئی“..... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہی بات تو میری کچھ میں نہیں آ رہی۔ ویسے بھی آدمی مقامی ہے اور ہمارے لئے اچھی ہے“..... رابرٹ نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس عمران نے ہمارے لئے ٹرپ بنا رکھا ہے“..... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ہمارے لئے ٹرپ۔ کیا مطلب میڈم“..... دوسری طرف سے

رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بڑا خوبصورت اور کامیاب ٹرپ ہے۔ اس سیاہ جیب کو دیکھ کر ظاہر ہے ہم نے وہاں ریڈ کرنا ہے اس طرح انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم اس علاقے میں موجود ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس کے آدمی ارد گرد پھیلے ہوئے ہوں اور ہمارا ایک آدمی بھی ان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر اس کی مدد سے وہ باقی گروپ کو بھی ٹریس کر لیں گے۔ دوسری گڈ۔ انتہائی ذہانت آمیز ٹرپ ہے۔ یہ یقیناً اس عمران کا کام ہو گا۔ وہ واقعی ذہین آدمی ہے۔ میں نے اس کی تعریفیں تو بہت سنی تھیں لیکن کبھی اس سے واسطہ نہ پڑا تھا لیکن اس ٹرپ سے مجھے اس کی ذہانت کا اندازہ ہو گیا ہے“..... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ میڈم۔ واقعی انتہائی کامیاب ٹرپ ہے۔ اگر آپ ساتھ نہ ہوتیں تو ہم لامحالہ اس ٹرپ میں پھنس جاتے“..... رابرٹ نے کہا۔

”تم اسے نظر انداز کر دو اور اپنا مشن مکمل کر دو۔ ہماری کامیابی اسی بات میں ہے کہ ہم انہیں مزید جینگلنگ کا موقع دیتے بغیر اپنا کام مکمل کر کے کہاں سے نکل جائیں“..... لڑکی نے کہا۔

”میں میڈم“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اور کوئی اطلاع تو نہیں رہتی باقی“..... میڈم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نو مادام“..... رابرٹ نے جواب دیا۔



پچاس وارہیڈ ہیں اور تھامس کو کہہ دینا کہ وہ یہ وارہیڈ سیدھے  
 کراٹھ کا ہنچا دے۔ راستے میں کہیں رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں  
 چاہتی ہوں کہ جب تک یہاں ان کی چوری کا علم ہو یہ اپنے ٹھکانے  
 پر پہنچ جائیں۔ لڑکی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔  
 "میں مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور لڑکی نے اوکے کہا  
 اور رسیور رکھ کر ایک بار پھر وہی فائل اٹھالی۔ اس کے بھرے پر  
 گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اوکے۔ گڈ بائی"..... لڑکی نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس  
 نے ایک بار پھر فائل اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگی۔ کافی دیر تک  
 وہ فائل پڑھتی رہی اور پھر اس نے فائل بند کر کے واپس میز پر رکھی  
 اور فون پیس اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر  
 دیے۔

"میں ہنری سپینگ"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز  
 سنائی دی۔

"شری کانگ یو"..... لڑکی نے اسی طرح مترنم لہجے میں کہا۔  
 "اوہ مادام آپ۔ میں میڈم"..... ہنری نے مودبانہ لہجے میں  
 جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل پوائنٹ پر انتظامات کی کیا پوزیشن ہے"..... لڑکی نے  
 پوچھا۔

"اوکے مادام"..... ہنری نے جواب دیا۔  
 "ہیلی کا پڑھنے گئے ہیں"..... لڑکی نے پوچھا۔  
 "میں مادام۔ دو ہیلی کا پڑ آئے ہیں"..... ہنری نے جواب دیتے  
 ہوئے کہا۔

"آبدوز پہنچ گئی ہے"..... لڑکی نے پوچھا۔  
 "میں مادام"..... دوسری طرف سے ہنری نے جواب دیا۔  
 "اوکے۔ رابرٹ کو میں نے حکم دے دیا ہے آج رات وہ مشن  
 مکمل کر لے گا اس لئے تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ ایک سو

بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے چیف نے ہمیں یہاں تفریح کرنے تو نہیں بھیجا ہو گا۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ باقی سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان سب کے چہروں پر اشتیاق کے تاثرات صاف نمایاں تھے۔

"چیف نے تو تمہیں واقعی تفریح کرنے نہیں بھیجا لیکن میں نے تمہیں جو یا کی فرمائش پر تفریح کرنے کے لئے بلایا ہے اس لئے تفصیلات بعد میں معلوم کر لینا۔ یہاں گھومو پھرو، تفریح کرو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن عمران صاحب وہ شیڈ آگ۔ اس کا کیا ہو گا؟۔۔۔۔۔۔ صفر نے کہا۔

"اس کے بارے میں ہی ڈاگ جانے۔ تمہیں کیوں فکر ہے۔" عمران نے جواب دیا تو چند لمحوں تو وہاں خاموشی طاری رہی پھر یقیناً سب بے اختیار ہنس پڑے۔ شاید عمران کی بات کا مطلب ان سب کو کچھ در بعد سمجھ آیا تھا۔

"تو شیڈ آگ آپ کے نزدیک کسی کتیا کا نام ہے؟۔۔۔۔۔۔ صفر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گراٹر میں کتیا کو بچ کہتے ہیں۔ مہذب لوگ اسے لیڈی ڈاگ کہتے ہیں اور جو غیر مہذب ہیں وہ اسے شیڈ آگ کہتے ہوں گے۔ اب یہ تمہارا اپنا مسئلہ ہے کہ تم کس کیٹیگری میں اپنے آپ کو سمجھتے ہو۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سیکرت سروں کی پوری ٹیم اس وقت ایک پہاڑی کے دامن میں گھاس پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ارد گرد خوبصورت جھرنے گر رہے تھے۔ علاقہ اس قدر سرسبز و شاداب تھا کہ اسے دیکھ کر انتہائی خوشگوار حیرت ہوتی تھی کہ پاکیشیا کو قدرت نے کس قدر حسن سے نوازا ہے۔

"عمران صاحب۔ کیا ہم واقعی جہاں تفریح کرنے آئے ہیں؟" اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہیں تمہارے چیف نے کیا کہہ کر بھیجا ہے؟۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ ہم سب لاسبا کی پہنچ جائیں۔ وہاں عمران جو یا، صالح اور صفر کے ساتھ موجود ہیں باقی تفصیلات وہ خود بتائے گا۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تو تم اب مجھ سے تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہو۔" عمران نے

"تم نے پھر یکواں شروع کر دی ہے۔۔۔۔۔ جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب باقی رہ ہی کیا گیا ہے۔ بڑی مشکل سے صفدر یار بٹنگ نے خطبہ نکاح یاد کیا تھا مگر۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ٹائیگر اور سیاہ جیب کو آپ کس خانے میں فٹ کریں گے۔۔۔۔۔ صفدر نے جو لیا کے بولنے سے پہلے کہا۔

"پیارہ میدانی علاقے میں رہ رہ کر میدان ہو چکا تھا۔ میرا مطلب ہے اسپاٹ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو اسے پہاڑوں پر دو چار روز رہنے دو۔ شاید کچھ تبدیلی آجائے اور صرف ٹائیگر ہی نہیں وہاں جونا اور جو ف بھی موجود ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو بچ ہے وہ بتا دو۔ اگر ہم واقعی یہاں تفریح کرنے آئے ہیں تو پھر ہم واپس چلے جائیں گے۔ جو لیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ چلو میں ساتھ اور صفدر کے ساتھ مل کر تفریح کر لوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب اگر جو لیا نے واپسی کا اعلان کر دیا تو پھر ہمیں بھی تو واپس جانا ہو گا۔۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو جہار کیا خیال ہے میں اکیلا تفریح نہیں کر سکتا۔ تم خود سوچو ایسا خوبصورت علاقہ اور رقیب روشن و شہید اور تھانیدارنی

دونوں موجود نہ ہوں تو پھر کیا تفریح نہ ہو گی۔ سہاں کس چیز کی کمی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے ذہنائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ کل سے ہم یہاں موجود ہیں اور تم سے پوچھ پوچھ کر تھک گئے ہیں اس لئے اب چیف فیصلہ کرے گا۔۔۔۔۔ جو لیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پرس میں سے ایک چھوٹا سا لیکن وسیع رینج کا ٹرانسمیٹر نکال لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹرانسمیٹر آن کرتی اچانک عمران کی جیب سے ہلکی سی سسٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور وہ سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ ایک تو یہ نقاب پوش خواہ خواہ رنگ میں بھٹک گیا چرس افیم ڈالتا رہتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا شن آن کر دیا۔

"چیف کانٹک۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ چیف کی تیز آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر بے تقصیر۔ بندہ نادان مانگتا ہے جان کی امان نام ہے علی عمران ولد سر عبدالرحمن ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) انین یہ ڈگریاں علی عمران کی ہیں سر عبدالرحمن کی نہیں ہیں کیونکہ وہ تو پرانے زمانے کے میزک باس ہیں اور اس کے باوجود کہتے ہیں کہ پرانے زمانے کا میزک پاس آج کل کے ڈی ایس سی سے زیادہ پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ اور۔۔۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"عمران فوری طور پر کاشا گو پہنچو۔ وہاں واردات کر دی گئی ہے۔ تمام اینٹی اسلحہ وہاں سے نکال لیا گیا ہے اور اندر اور باہر موجود فوجیوں اور ملٹری اینٹی لجنس کے تقریباً پچھتر افراد کو ہلاک کر دیا گیا

خوبصورت ہے کہ جہاں آدمی ہوش میں رہ ہی نہیں سکتا۔ آپ سردار سے بات کر لیں وہ آپ کو بتا دیں گے کہ جو دارمیڈ چوری کئے گئے ہیں وہ نقلی ہیں۔ باقی ری شیڈنگ۔ تو میں پہلے ہی صفدر کو بتا چکا ہوں کہ اس کی فکر ہی ڈانگ ہی کر سکتا ہے۔ اور..... عمران نے کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر ٹھیک ہے لیکن سردار کو مجھے اطلاع دینی چاہئے تھی۔ اور.....“ چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔  
”انہوں نے تو آپ کے نمائندہ خصوصی کو اطلاع دی تھی لیکن نمائندہ خصوصی کا گزارہ آج کل چونکہ قانون پر ہے اس لئے یادداشت بھوک کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہے۔ اور.....“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تم سے بعد میں بات ہوگی۔ اور ایڈن آل.....“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر ایک اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ سب ساتھی ہونٹ ہینچنے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب یہی سوچ رہے تھے کہ عمران نے اس بار چیف کو اندھیرے میں رکھا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھب کالنگ۔ اور.....“ عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

ہے۔ سر سلطان اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف وہاں پہنچ چکے ہیں۔ صدر مملکت بھی پہنچ رہے ہیں۔ تم نے میرے نمائندہ خصوصی کے طور پر وہاں بھیجتا ہے۔ اور.....“ چیف نے اہمائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سوائے عمران کے باقی سب افراد کے چہرے تاریک ہو گئے۔  
”لیکن میں وہاں جا کر کیا کروں گا چیف۔ اب وہاں مجرم بیٹھے کورس تو نہ گا رہے ہوں گے۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اور.....“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مجرموں نے وہاں سے ایک سو پچاس وارمیڈ چوری کئے ہیں۔ ان کا وزن اتنا ہے کہ سوائے بڑے ٹرک کے وہ وہاں سے کسی صورت کہیں نہیں لے جائے جاسکتے اور ٹرک وہاں چل ہی نہیں سکتا اس لئے ہو سکتا ہے کہ مجرموں نے انہیں قریب ہی کہیں غاروں میں چھپا دیا ہو تاکہ معاملہ ٹھنڈا ہونے پر انہیں وہاں سے نکال لیں۔ تم نے وہاں جا کر اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ وارمیڈ کہاں ہو سکتے ہیں اور اگر لے جائے گئے ہیں تو کیسے اور کہاں لے جائے گئے ہیں۔ اور.....“ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا ضرورت ہے ان کے پیچھے بھگنے کی۔ ہمارے سائنسدان اور بنا لیں گے۔ اور.....“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ اور.....“ چیف کی غصے سے بھری ہوئی آواز سنائی دی۔

”سوری چیف۔ میں جہاں تفریح کرنے آیا ہوں اور یہ جگہ اس قدر

”یس مارتھ انٹرننگ یو۔ اور“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ  
آواز سنائی دی۔

”کیا رپورٹ ہے مارتھ۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ رات کو  
واردات ہو چکی ہے۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن چونکہ ابھی منزل کی نشاندہی نہیں  
ہو سکی اس لئے میں نے آپ کو کال نہیں کیا تھا۔ اور“..... دوسری  
طرف سے کہا گیا۔

”اب تک کی کیا تفصیل ہے۔ اور“..... عمران نے پوچھا۔

”جناب۔ ساحل سے پچاس کلومیٹر دور جریرے راسو نامیں دو سیاہ  
رنگ کے ہیلی کاپٹر مارک کئے گئے ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر وہاں سے کافی  
دور کھلے سمندر میں موجود ایک بحری جہاز سے اڑ کر جریرے پر پہنچے  
تھے۔ پھر ایک آبدوز کی موجودگی بھی مارک کی گئی۔ یہ دونوں ہیلی  
کاپٹر پہلی رات جریرے سے دارالحکومت کی طرف جاتے دیکھے گئے۔

”پھر ان کی واپسی کافی در بعد ہوئی۔ دونوں ہیلی کاپٹروں سے سامان  
نکال نکال کر آبدوز میں رکھا گیا۔ اس کے بعد آبدوز واپس سمندر میں  
چلی گئی جبکہ ہیلی کاپٹر واپس اس بحری جہاز پر پہنچ گئے۔ اس آبدوز کا  
رنگ کراشوکا کی طرف ہے لیکن ابھی یہ وہاں پہنچی نہیں ہے جبکہ اس  
بحری جہاز کا رنگ بھی کراشوکا کی طرف ہی ہے۔ اور“..... دوسری  
طرف سے کہا گیا۔

”کوئی ٹرانسمیٹر کال کیجھو ہوئی ہے۔ اور“..... عمران نے پوچھا۔

”نوسر۔ اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ اب مزید سیٹ اپ کی ضرورت نہیں ہے۔ سیٹ اپ  
سمیٹ دو۔ اور اینڈ آل“..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے  
اس نے اسے جیب میں رکھ لیا۔

”یہ سب کیا ہوا ہے عمران صاحب“..... صفدر نے اشتیاق آمیز  
لہجے میں پوچھا۔

”یہ وہ کہیں ہے جس کے مکمل ہونے کے بعد مجھے کوئی چٹیک  
نہیں ملے گا اس لئے میں نے بھی پرواہ نہیں کی۔“..... عمران نے منہ  
بناتے ہوئے کہا۔

”حالانکہ آپ نے کیس مکمل کر لیا ہے۔“..... کیپٹن ھیل نے  
مسکراتے ہوئے کہا۔

”ابھی کہاں مکمل ہوا ہے۔ وہ شیڈ آگ تو ظاہر ہے ابھی یہاں  
موجود رہے گی۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ پلیز تفصیل بتا دیجئے ہم آپ کی منت کرتے ہیں  
ورنہ حقیقتاً ہم خود کشی کر لیں گے۔“..... صفدر نے کہا۔

”اگر تنہا وعدہ کرے تو بتا دیتا ہوں۔“..... عمران نے مسکراتے  
ہوئے کہا۔

”کیسا وعدہ۔“..... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

”جی خود کشی کرنے کا۔“..... عمران نے جواب دیا اور سب بے

اختیار رہیں پڑے۔

ہی رکھے جاتے ہیں ورنہ اصل ایٹمی اسلحہ تو انتہائی حفاظتی انتظامات میں ہوتا ہے اور اسے اس انداز میں چوری ہی نہیں کیا جاسکتا اور یہ بات بھی آپ کو معلوم ہے کہ وارنریڈز کو ایٹمی اسلحہ سے بہر حال علیحدہ رکھا جاتا ہے تاکہ کسی امکانی حادثے کا بھی امکان نہ رہے۔ چنانچہ وارنریڈز کا ایک سنور یہاں لسبا کی سے ملحقہ پہاڑی علاقے میں بنایا گیا ہے جو زر زمین ہے اور اس میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ چیف کا بھی یہی خیال تھا کہ شیڈاگ کا نارگٹ بھی وارنریڈ ہی ہوں گے۔ شیڈاگ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتی ہے اور جہاں بھی اس نے وارداتیں کی ہیں وہاں کے لجنٹ ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ شیڈاگ واردات کر چکی ہوتی ہے۔ اسی خدشے کے پیش نظر میں نے سردار سے بات کی اور سردار نے ایٹمی اسلحہ کے انچارج سے بات کی تو معلوم ہوا کہ ایک سو پچاس وارنریڈز سنور میں موجود ہیں۔ یہ وارنریڈز کافی وزنی ہوتے ہیں اور انہیں خصوصی انداز میں پیک کیا جاتا ہے۔ اسی خدشے کے پیش نظر کہ جب تک ہم شیڈاگ کو تلاش کریں وہ واردات ہی نہ کر جائے اس لئے سردار سے بات کر کے انتہائی خاموشی سے وہاں سے اصل وارنریڈز اٹھوائے گئے اور ان کی جگہ پلاسٹک کے بنائے ہوئے نقلی وارنریڈز دیسی ہی پیننگ میں وہاں رکھوا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی چیف کو کہہ کر ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سے اس سنور کے گرد خصوصی فورس لگوا دی۔ اس کے علاوہ

مجھے کیا ضرورت ہے خود کشی کرنے کی۔ خود کشی تو وہ کریں جو ناکام ہو گئے ہیں..... تنویر نے جواب دیا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

”ناکام تو وہ رہتا ہے جو امید کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہے۔ میں تو ابھی۔۔۔۔۔۔ سو ستہ رہ شجر سے امید بھار رکھ۔ والے مقولے پر عمل کر رہا ہوں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔۔۔۔۔۔ پلیر وہ تفصیل..... صفدر نے ایک بار پھر منت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔۔۔۔۔۔ اب تفصیل سن لیں کیونکہ ابھی چہارے چیف کی چیختی وحالتی ہوئی آواز سنائی دے گی کہ کہاں ہے شیڈاگ۔ ارے کہیں نہ ڈھونڈ لاؤ اس شیڈاگ کو۔۔۔۔۔۔ چہارہ چیف..... عمران نے کہا۔

”بکو اس مت کرو۔ چیف کو کیا ضرورت ہے شیڈاگ کے لئے چھینے چلانے کی..... جو لیانے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اجھا دیکھ لینا۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ شیڈاگ کی فکر ہی ڈاگ ہی کرے گا۔ بہر حال تفصیل سن لو۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ حکومت کر اغیانے شیڈاگ نامی تنظیم کے متعلق اطلاع دی۔ یہ تنظیم بلیک تھنڈر کی طرح انتہائی منظم اور با وسائل ہے اور انتہائی جدید ترین لہجوات کو واردات میں استعمال کرتی ہے اور اس کا نارگٹ ایٹمی اسلحہ ہوتا ہے۔ ایٹمی اسلحے سے علیحدہ سنور میں وارنریڈ

ہمارے ملک کی نمائندگی نہیں کرتی۔" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور وہ سب اس کے آخری فقرے کو سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"جہاز کا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس احمقوں کا ٹولہ ہے۔" جو یا نے جہاز کھانے والے لچے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے۔" دیے جہازی مرضی۔ جو چاہے کچھ لو کیونکہ تم بہر حال ڈپٹی چیف ہو..... عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب اس قدر منظم واردات کرنے والے کیا صرف یہی چند لوگ ہوں گے۔ کیا ان کا انچارج جو کوئی بھی ہو گا دارالحکومت میں موجود نہ ہو گا؟..... صفدر نے کہا۔

"ضرور ہو گا لیکن ظاہر ہے دارالحکومت کے لائحوں کروڑوں افراد میں سے اسے کیسے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ اسی لئے تو میں نے ٹرانسمیٹر کال کے بارے میں پوچھا تھا مگر کوئی ٹرانسمیٹر کال بھی نہیں ہوئی ورنہ اس کا مشق چیک کر کے اس تک پہنچا جاسکتا تھا"..... عمران نے کہا اور صفدر نے اجابت میں سر ہلادیا۔

"تو اب آپ ان کی واپسی کا انتظار کریں گے لیکن پھر انہیں کیسے تلاش کیا جاسکے گا؟....." کیپٹن شہیل نے کہا۔

"دیکھو۔" دیے مجھے یقین ہے کہ وہ اس بار کی طرح احمقانہ انداز میں کام نہیں کریں گے اور اتنی بات تم بھی جانتے ہو کہ جہاز

میں نے جہاں ایک کمپن کے سامنے ایک سیاہ رنگ کی جیب کھڑی کروادی اور اس پر شیڈ آگ کا مخصوص نشان جو ایک کتیا کا چہرہ ہے بنوا دیا اور ٹائنگز کو وہاں اس کمپن میں پہنچا دیا۔ اس کمپن کے گرد جوزف اور جو انا خفیہ طور پر پہرہ دے رہے ہیں۔ یہ میں نے شیڈ آگ کو ٹریس کرنے کے لئے تربیت بنایا تھا کہ جیسے ہی شیڈ آگ کو اس بارے میں اطلاع ملے گی وہ لازماً اسے چیک کرانے کی اس طرح اس کا کوئی نہ کوئی آدمی ہاتھ آجائے گا اور کام کو آگے بڑھایا جائے گا۔ آپ سب لوگوں سمیت میں یہاں اس لئے آگیا کہ میرا خیال تھا کہ شیڈ آگ کے آدمیوں نے لازماً نزدیک ترین علاقے لہساک کی وہی اپنا آپریشنل ہیڈ کوارٹر بنایا ہو گا اور وہ یہاں سے سنور میں کارروائی کریں گے۔ اس کے علاوہ میں نے ایک اور انتظام بھی کیا تھا۔ سر سلطان کی مدد سے بحریہ کا ایک خصوصی سیل میں نے قائم کرا دیا جس کا انچارج مارتھ ہے۔ یہ مارتھ چیکنگ مشینز کا ماہر ہے۔ اس نے ایک خلائی سیارے کی مدد سے چیکنگ شروع کر دی اور ابھی اس کی رپورٹ تم سن چکے ہو۔ اب ہمیں یہ بات سمجھانے کی ضرورت نہیں کہ کس طرح واردات مکمل ہوئی ہے البتہ مجھے افسوس ہے کہ شیڈ آگ نے ہمارے ملک کے پچھتر افراد کو انتہائی سفاکی سے ہلاک کر دیا ہے اور اسے اس کا حساب دینا ہو گا۔ بہر حال جب اسے معلوم ہو گا کہ وہ نقلی وار ہیڈز لے آئی ہے تو پھر اسے معلوم ہو گا کہ پاکستانی احمقوں کا ملک نہیں ہے کیونکہ صرف پاکستانی سیکرٹ سروس ہی

”تین۔ کون تین..... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔  
 ”ٹانگہ، جوزف اور جوانا۔ پچارے پہاڑیوں میں بیٹھے مرے حق

ہیں۔ نہ صرف اس شیڈ آگ کی گرفتاری پر بلکہ اس واردات کی تکمیل کا چیک بھی تمہیں دیا جائے گا کیونکہ تم نے پاکیشیا کے ایک سو پچاس اہمائی قیمتی وارنٹس بچائے ہیں لیکن یہ دونوں چیک اکٹھے دیئے جائیں گے۔ اور اینڈ آف..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔



میں دعائیں کر رہے ہوں گے کہ میں کسی کو احمق بنا کر کھانے کا انتظام کراؤں۔..... عمران نے کہا تو فضا بے اختیار کہتے ہیں۔  
گوخ اٹھی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجے ہی شیریں نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

”رابرٹ بول رہا ہوں۔..... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

”یس شیریں اینڈنگ یو۔..... شیریں نے اہتائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام وکڑی۔ ہم خطرے کی حدود سے نکل آئے ہیں۔“ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”گڈ شو۔ کہاں سے بات کر رہے ہو۔..... شیریں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کراشو کا قریب ہم پہنچ چکے ہیں اور یہاں سے کراشو کا صرف ایک سو بجری میل دور ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کوئی پرابلم۔ کوئی رکاوٹ۔..... شیریں نے پوچھا۔

”نو میڈم۔ جیسا کہ میں نے آپ کو صبح بتایا تھا کہ سب کام اوکے ہو گئے۔ بالکل نارمل انداز میں۔ صرف پاکیشیائی بحریہ سے خطرہ تھا لیکن اب وہ خطرہ بھی ہر لحاظ سے ختم ہو چکا ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ اب میری ہدایات سن لو۔ تم نے کراٹھو کا کے جنوبی ساحل پر پہنچنا ہے۔ وہاں گھاٹ کے قریب ایک سرخ رنگ کی عمارت ہے۔ اس عمارت پر ریڈی سی ہوٹل کا بورڈ موجود ہو گا۔ تم وہاں جاؤ گے اور اس کے میجر سے ملو گے۔ میجر کا نام انٹونی ہے۔ تم نے اسے اپنا نام اور شیڈ آگ کا مخصوص کوڈ بتانا ہے۔ وارنسیڈز وصول کرنے کا سارا کام وہ کرے گا۔ جب وہ انہیں لے جانے کا تو تم نے مجھے کال کرنا ہے تاکہ میں یہاں سے روانگی کا بندوبست شروع کروں۔..... شیریں نے کہا۔

”یہیں مادام۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور شیریں نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا اور سلسلے میں پڑا ہوا ایک غیر ملکی رسالہ اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں کے بعد فون کی موزنم گھنٹی بج اٹھی تو شیریں نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

”راہرٹ بول رہا ہوں۔..... دوسری طرف سے راہرٹ کی آواز سنائی دی۔

”شیریں انڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے۔..... شیریں نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

”مشن مکمل ہو گیا ہے مادام۔ وارنسیڈز لے جانے جا چکے ہیں۔ مادام اور اب ہم فارغ ہیں۔..... راہرٹ نے جواب دیا۔

”کوئی پرابلم۔..... شیریں نے پوچھا۔

”نو میڈم۔ سب کام اوکے ہوا ہے۔ یہاں جھپٹے سے ہی سب انتظامات کر لئے گئے تھے۔..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”اوکے اب تم اپنے ساتھیوں سمیت کارمن چلے جاؤ۔ میں اب وہاں پہنچوں گی۔ پھر سنے مشن کے سلسلے میں میٹنگ کی جائے گی۔ شیریں نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”یہیں مادام۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور شیریں نے رسیور دکھ دیا۔

”شیریں کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے ایک انتہائی اہم ترین مشن کامیابی سے مکمل کر لیا تھا۔ وہ کافی دیر تک رسالہ پڑھتی رہی۔ پھر اس نے رسالہ بند کیا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے عام سے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ہوٹل سروس۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مکرہ نمبر ایک سو ایک تیسری منزل سے شیریں بول رہی ہوں۔

میں نے کارمن جانا ہے برائے کرم سب سے پہلی جو فلائٹ مل سکے  
اس پر میرے لئے ٹکٹ بک کر ادیں..... شیریں نے کہا۔

"میں مس۔ ہمارا آدمی آپ کے پاس پہنچ رہا ہے۔ آپ اسے اپنے  
کاغذات دے دیں۔ ٹکٹ آپ کو کمرے میں مل جائے گا اور آپ کو  
ایئر پورٹ پر ڈراپ بھی کر دیا جائے گا..... دوسری طرف سے  
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تھینک یو..... شیریں نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ  
دیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"میں کم ان..... شیریں نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان  
جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے کوٹ پر ہوٹل کا  
خصوصی بیج لگا ہوا تھا۔

"مس صاحبہ کارمن کے لئے کل صبح کی فلائٹ ہی مل سکتی ہے۔

اگر آپ چاہیں تو..... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔  
اس سے پہلے کوئی فلائٹ نہیں..... شیریں نے منہ بناتے  
ہوئے کہا۔

"میزم شام کی فلائٹ پر بکنگ اوکے ہو چکی ہے۔ چانس پر بھی  
کوئی سیٹ نہیں ہے ورنہ میں سیٹ حاصل کر لیتا..... نوجوان  
نے جواب دیا۔

"اوکے پھر صبح کی فلائٹ پر ہی بکنگ کرالو..... شیریں نے کہا  
اور سائیڈ پر پڑا ہوا اپنا پرس اٹھایا اور اس میں سے ایک لٹافہ نکال کر

اس نے نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔

"میں ایک گھنٹے بعد حاضر ہوں گا..... نوجوان نے مؤدبانہ  
انداز میں کہا اور شیریں کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ سلام کر کے  
واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر ایک گھنٹے کے بعد وہی  
نوجوان ایک بار پھر آیا اور اس نے صبح کی فلائٹ کا اوکے ٹکٹ دے  
دیا اور ساتھ ہی کاغذات بھی۔

"تھینک یو..... شیریں نے اس سے ٹکٹ اور کاغذات لیتے  
ہوئے کہا اور نوجوان سلام کر کے واپس چلا گیا۔ شیریں نے کاغذات  
اور ٹکٹ اپنے پرس میں رکھے۔ چونکہ اسے رات بھر رہنا تھا اور اس  
کا پورا گروپ واپس جا چکا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ آج رات وہ  
کسی اچھے سے کلب میں فٹنس اینڈ کرے گی۔ سچا خیرہ وہ اٹھی اور ہاتھ  
روم کی طرف بڑھتی ہی لگی تھی کہ اچانک وہ چونک پڑی۔ اس کی  
کلائی پر موجود چین سے قحط والی جگہ سے ہلکی ہلکی اس کے بازو میں  
سنسناہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے چین کے ایک حصے پر انگلی  
رکھ کر اسے دبایا تو ہاتھ میں پیدا ہونے والی سنسناہٹ ختم ہو گئی۔  
شیریں تیزی سے مڑی، اس نے وارڈروب کھولا، اس کے نیچے ایک  
بیگ موجود تھا۔ اس نے بیگ کھولا اور اس میں موجود جھونسا بیوٹی  
بکس اٹھا کر وہ تیزی سے ہاتھ روم سے داخل ہو گئی۔ واشن بین کا  
پانی پوری رفتار سے کھول کر اس نے بیوٹی بکس کے ایک کونے کو  
تین بار مخصوص انداز میں دبایا تو بکس میں سے سینی کی ایک ہلکی

سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔ شیریں کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ شیریں نے آہستہ سے کہا۔

"ہیلو کو اور ٹرانڈنگ یو۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد باکس میں سے ایک مشین سی آواز سنائی دی۔

"مجھے کاشن ملا ہے۔ اور۔۔۔۔۔ شیریں نے کہا۔

"ویٹ کرو۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو شیریں۔ تمہیں کاشن ایسی سیکشن کی طرف سے دیا گیا ہے۔

اور اینڈ آل۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اسی مشین آواز نے کہا تو شیریں نے بیوٹی باکس کے ایک دوسرے حصے کو تین بار مخصوص انداز میں دبایا تو باکس میں سے ایسی آواز نکلنے لگی جیسے ٹیلی فون کی گھنٹی کہیں دور بج رہی ہو۔

"شیریں کالنگ۔ شیریں کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ شیریں نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایسی سیکشن آف شیڈ آگ اینڈنگ یو۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور مشین آواز سنائی دی۔

"مجھے ایسی سیکشن کی طرف سے کاشن دیا گیا ہے۔ اور۔۔۔۔۔ شیریں نے کہا۔

"ویٹ کرو۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو شیریں۔ تمہارے چیف نے تمہیں کاشن دیا ہے۔ اور اینڈ

آل۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد اسی مشین آواز نے جواب دیا اور شیریں نے

اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر باکس کے اس حصے کو مخصوص انداز میں پریس کر کے اس نے واش بین کا پانی بھی بند کر دیا اور باقیہ روم سے باہر آکر وہ چھلے سیدھی الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھول کر بیوٹی باکس کو واپس بیگ میں ڈالا اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑی اور کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔ میز کارڈ لیس فون پیس موجود تھا۔ یہ فون پیس دراصل خصوصی ساخت کا تھا اور اس سے کال ایک نامعلوم خلائی سیارے کے ذریعے دوسرے فون سے لنک ہوتی تھی اس لئے نہ اس کی کال کچھ ہو سکتی تھی اور نہ ہی اس کال کی مدد سے کسی کو ٹریس کیا جاسکتا تھا۔ شیریں نے فون پیس اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"یس ایسی سیکشن اینڈنگ۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک سخت اور کھردری سی آواز سنائی دی۔

"شیریں بول رہی ہوں۔ چیف نے مجھے سپیشل کاشن دیا ہے۔ شیریں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کرو۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو شیریں۔ چیف اسکاٹ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک انتہائی سخت اور تیز مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ حکم۔۔۔۔۔ شیریں نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چیف کے پاس کوئی نیا مشن آگیا ہو گا جو اس نے اس کے اور اس کے گروپ کے ذمہ لگانا ہو گا اس لئے اسے کال کیا

بات نہ بیٹھ رہی تھی کہ اس نے جو وارنٹڈ اٹھائے ہیں وہ نقلی ہو سکتے ہیں۔

”مجھے خود اس پر حیرت ہوئی تھی اس لئے میں نے تمہیں کال کرنے سے پہلے اپنے طور پر اس کی تحقیقات کی ہیں اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کام پاکستانیہ کے علی عمران کا ہے۔ کراچی حکومت نے حکومت پاکستانیہ کو سرکاری طور پر شیڈ آگ کی پاکستانیہ آمد کی اطلاع دی۔ اس آدمی جس نے یہ راولپنڈی آؤٹ کیا، کو گرفتار کر کے سزا دے دی گئی لیکن حکومت پاکستانیہ کو بہر حال علم ہو گیا اور چونکہ انہیں معلوم ہے کہ شیڈ آگ صرف اسٹی اسلحہ کو ٹریس کرتی ہے اور اس وقت اسٹی اسلحے میں اصل چیز وارنٹڈ ہوتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ کہیں پاکستانیہ سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا اور پاکستانیہ کے ایکٹ سائنسدان سردار نے اس عمران کے ساتھ مل کر وزارت دفاع کے اعلیٰ ترین افسروں سے رابطہ کیا اور پھر خاموشی سے یہ کام کر دیا گیا۔ اصل وارنٹڈ وہاں سے ہٹا کر کسی اور سنور میں پہنچا دیئے گئے اور ان کی جگہ پلاسٹک کے بنے ہوئے نقلی وارنٹڈ تیار کر کے وہاں اصل پیننگ میں رکھوا دیئے اور پھر اس کے ساتھ ہی انہوں نے وہاں نگرانی بھی سخت کر دی اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس سنور کے قریبی علاقے لہبا کی پہنچ گیا لیکن تم نے اپنی فطرت کے مطابق فوری ایکشن کیا اور مال راتوں رات اڑا لیا اس طرح تم نے مشن تو مکمل کر لیا لیکن شیڈ آگ کی ساکھ کو ناقابل تلافی دھکا پہنچا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ

گیا ہے۔

”پاکیشیا مشن تم نے مکمل کر لیا ہے شیریں..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شیریں بے اختیار چونک پڑی کیونکہ یہ بات اس کے لئے نئی تھی۔ رابرٹ نے یقیناً اسے رپورٹ دینے کے بعد سیکشن ہیڈ کو رٹورن کو رپورٹ دی ہوگی۔ یہ اس کی ڈیوٹی تھی۔

”میں چیف۔ آپ کو رابرٹ نے رپورٹ دے دی ہوگی۔ شیریں نے جواب دیا۔

”ہاں۔ اس نے تو مجھے رپورٹ دے دی ہے لیکن تم نے جو وارنٹڈ پاکستانیہ سنور سے اٹھا کر کراٹھکا بھجوائے ہیں وہ سب نقلی ہیں۔ پلاسٹک کے بنے ہوئے ہیں البتہ اس کی پیننگ اصل ہے۔ دوسری طرف سے سر ملجے میں کہا گیا تو شیریں کے دماغ میں بھگت جیسے ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ اس کا پورا جسم ایک لمحے میں پسینے میں بھجک گیا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ چیف۔ یہ کیسے ممکن ہے۔“ شیریں نے بری طرح بھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں نے اس کی تصدیق بھی کر لی ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ شیڈ آگ کی کیا ساکھ باقی رہ گئی..... چیف کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

”لیکن چیف۔ ان کے اصل اور خفیہ سنور سے انہیں اٹھایا گیا ہے۔ وہ کیسے نقلی ہو سکتے ہیں..... شیریں کے ذہن میں ابھی تک یہ

جہیں اس کی کیا سزا دی جائے۔۔۔۔۔۔ چیف نے اچھائی سرد اور سخت لہجے میں کہا تو شیر کی کاچرہ ٹھٹھ بھلی کی طرح زرد پڑ گیا۔

”چیف۔ جو سزا آپ دیں گے وہ مجھے قبول ہو گی لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ آج سے پہلے ایسا واقعہ کبھی پیش نہیں آیا اور میں نے تو ہمیشہ اچھائی تیز رفتاری سے اپنا ہر مشن مکمل کیا ہے۔۔۔۔۔۔ شیر کی نے رک رک کر کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ اس میں جہار کوئی قصور نہیں ہے لیکن اب مشن فوری طور پر مکمل نہیں ہو سکتا تھا اس لئے حکومت کراشاکا کو نہ صرف اس کی دی ہوئی ایڈوانس رقم واپس کر دی گئی ہے بلکہ انہیں شرمندگی کے طور پر اپنی ہی رقم ہرجانے کی صورت میں بھی ادا کر دی گئی ہے۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

”ایسا ہی ہونا تھا چیف۔ لیکن۔۔۔۔۔۔ شیر کی نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”کیا تم یہ داغ دھونے کے لئے حیار ہو۔ میں جہیں ایک چانس اور دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے کہا تو شیر کی زرد چہرہ ٹھٹھ چمک اٹھا۔

”یہں چیف۔ یہ آپ کی خصوصی مہربانی ہو گی۔۔۔۔۔۔ شیر کی نے کہا۔

”جہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ہو گا اب جب تک ان کا خاتمہ نہ ہو جائے پاکیشیا میں جہار مشن مکمل نہیں ہو

سکتا۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو۔۔۔۔۔۔ چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

”یہں چیف۔ میں ہر قیمت پر ان کا خاتمہ کر دوں گی۔۔۔۔۔۔ شیر کی نے کہا۔

”تو پھر پوری قوت سے نوٹ پڑوان پر۔ ایکشن گروپ کو بلاؤ اور اچھائی جدید مشینری سے کام لو۔ یہ کام جس قدر تیز رفتاری سے ممکن ہو سکے کرو اور یہ سن لو کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کمزور نہ کھٹنا لیکن مجھے تمہاری اور ایکشن گروپ کی صلاحیتوں اور شیڈاگ کی جدید ترین مشینری پر مکمل اعتماد ہے۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں موت بن کر ان پر جھپٹ پڑوں گی۔۔۔۔۔۔ شیر کی نے جواب دیا۔

”پہلے اس عمران کا خاتمہ کرنا۔ یہ اکیلا پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہاں رہائش اور کاریں حاصل کر لینا اور اب میرا اور جہار رابطہ اس وقت ہو گا جب تم کامیابی حاصل کر لو گی ورنہ نہیں۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

”اوکے چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب میں خود ہی سارا کام کر لوں گی۔۔۔۔۔۔ شیر کی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو شیر کی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر کے اسے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

اجتنائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ اجتنائی جدید ترین مشینری استعمال کرتے ہیں اور اجتنائی سفاکی سے اپنے محالوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔..... عمران نے اجتنائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔  
 "تو آپ کا خیال ہے کہ وہ دوبارہ اس سنور پر حملہ کریں گے۔"  
 بلیک زرو نے کہا۔

"ہاں۔ گو میں نے سردار سے مل کر وہاں ایسی خصوصی مشینری امیر جنسی طور پر منگوا کر نصب کر دی ہے کہ اب وہ اس کے حفاظتی انتظامات کو پہلے کی طرح ٹریس نہ کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ ارد گرد کی پہاڑیوں پر خصوصی چیک پوسٹیں بھی بنوا دی ہیں اور اس پورے علاقے کو نان ایئر زون قرار دے دیا ہے لیکن اس کے باوجود بہر حال ان کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ ہم ہمیشہ کے لئے خطرے کی زد میں رہیں گے کیونکہ ایسی اسلحہ فوری استعمال تو نہیں ہو سکتا کہ وہ ختم ہو جائے گا اور کب تک وہاں اس قسم کے حفاظتی انتظامات کئے جا سکیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے اور سنورز بھی ہیں، ایٹمی لیبارٹریاں بھی ہیں، ایٹمی سائنسدان بھی ہیں۔ ہم کس کس کی اور کب تک ان سب کی حفاظت کرتے رہیں گے۔..... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن آپ نے جن اطلاع دینے والی مہینسیوں سے بات کی ہے کسی نے بھی اس کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ پھر..... بلیک زرو نے کہا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور فراخ پیشانی پر شکنیں نظر آرہی تھیں۔ بلیک زرو کچن میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں تھیں۔ ایک پیالی اس نے عمران کے سامنے رکھی اور دوسری خود لے کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔  
 "عمران صاحب۔ آپ نے اپنی بے پناہ ذہانت سے شیڈ آگ کا مشن تو ناکام کر دیا ہے پھر آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں۔"  
 بلیک زرو نے کہا۔

"اس لئے کہ انہیں بہر حال اب تک معلوم چکا ہو گا کہ ان کا مشن ناکام رہا ہے اور وار ہیڈز کو زیادہ عرصے تک مخصوص سنور سے باہر نہیں رکھا جا سکتا اس لئے وہ لازماً دوسرا وار کریں گے اور جس انداز میں انہوں نے مشن مکمل کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ

”ہاں۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔“ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

”صاحب جی۔ ابھی ایک عورت کا فون آیا ہے۔ اس نے اپنا عجیب سا نام بتایا ہے۔ شیداگ یا ایسا ہی نام تھا۔ اس نے کہا ہے کہ آپ کو تلاش کر کے آپ تک اس کا پیغام پہنچا دوں کہ اگر آپ پاکیشیا کو ناقابل ٹکافی نقصان سے بچانا چاہتے ہیں تو اس سے رابطہ کریں۔ اس نے ایک فون نمبر بھی دیا ہے۔“ سلیمان نے کہا اور ساتھ ہی اس نے وہ فون نمبر بھی بتا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں بات۔“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ نمبر تو پاکیشیا کا نہیں ہے عمران صاحب۔“ بلیک زرو نے جو لاؤڈر کی وجہ سے سلیمان کی بات سن رہا تھا بول پڑا۔

”ہاں۔ اس نمبر کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ کسی خلائی سیارے کے ذریعے رابطے کا نمبر ہے۔“ عمران نے کہا۔

”وہ کیا کہنا چاہتی ہو گی۔“ بلیک زرو نے کہا۔

”مجھے میری ذہانت کی داد دینا چاہتی ہو گی لیکن خالی داد کا میں کیا کروں گا البتہ اگر کوئی ہماری ساچھیک مل جاتا تو کم از کم مجھے بھی احساس ہوتا کہ اس ملک میں ذہانت کی بھی قدر کی جاتی ہے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”اسی لئے تو میں اور زیادہ پریشان ہو گیا ہوں۔ ہمیں بہر حال ان کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے چاہے وہ کتنی بڑی تنظیم ہی کیوں نہ ہو۔“ عمران نے جواب دیا اور بلیک زرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”مجھے تو حیرت اس بات پر ہو رہی ہے کہ اتنا بڑا مشن انہوں نے مکمل کر لیا لیکن نہ کوئی ٹرانسمیٹر کال کچ ہو سکی اور نہ کوئی مشین کوک آدمی سامنے آ سکا ہے۔“ عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

”آپ کا وہ ٹانگیر والا ٹریپ بھی کامیاب نہیں ہو سکا۔“ بلیک زرو نے جانے کی جھکی لیٹھ ہوئے کہا۔

”ہاں۔ وہ بھی بے کار رہا ہے۔“ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”بحریرہ نے تو بہر حال انہیں ٹریس کر لیا تھا اگر وہ انہیں پکڑ لیٹھ تو بات بن جاتی۔“ بلیک زرو نے کہا۔

”میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ وہ اس قدر تیزی سے کام کریں گے۔“ عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ حذیرہ کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹن۔“ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں جہاں۔“ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔



سائنسدان سردار اور کی موت بھی یقینی ہے جس نے ہمارے ساتھ مل کر شیڈ آگ کے مشن کو ناکام کیا ہے۔ میں نے ہمیں اس لئے فون کیا ہے کہ میں ہمیں بتانا چاہتی ہوں کہ تم سے اور ہمارے ساتھیوں سے جو ہو سکتا ہے کر لینا..... دوسری طرف سے بولنے والی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”ارے ارے اتنا غصہ۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم میری ذہانت کی قدر کرو گی۔ مجھے شاباش دو گی۔ ویسے کیا تم نے تنظیم کا نام اپنا مناسبت سے رکھا ہے یا تم اس ڈاگ خاندان کی کوئی اور سی کارکن ہو..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شیڈ آگ بین الاقوامی تنظیم ہے سمجھو اور تم جیسے پاکیشیائی چھتھوں میں یہ ہمت نہیں ہے کہ اس سے ٹکراؤ۔ میں تو اس کے ایک سیکشن کی انچارج ہوں لیکن جہاز اور ہمارے ساتھیوں کے لئے موت کا پیغامبر بھی ثابت ہوں گی۔ یہ بات نوٹ کر لو کہ اب سے ایک گھنٹے کے اندر اندر ہمارے ملک کی ایک اہم عمارت تباہ کر دی جائے گی اور یہی آغاز ہو گا ایک طویل سلسلے کا..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زبرد آپریشن روم میں داخل ہوا تو اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

”سوری عمران صاحب۔ کوئی نشانہ ہی نہیں ہو سکی۔“ بلیک زبرد نے کہا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ چونکہ آپ کو اس مشن کا چیک نہیں ملا اس لئے آپ کے نزدیک آپ کی ذہانت کی قدر نہیں کی جاتی..... بلیک زبرد نے ہنستے ہوئے کہا۔

”یہی تو مصیبت ہے کہ یہاں پاکیشیا میں مجھ سے بھی زیادہ عقلمند لوگ موجود ہیں۔ ان کے سامنے بھلا میری ذہانت کا چرائی کہاں جل سکتا ہے۔ بہر حال دیکھو شاید کچھ قدر شناس مانی طور بھی آجائے۔ تم جا کر سپیشل مشین آن کر دو..... عمران نے کہا تو بلیک زبرد سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز قدم اٹھاتا ہیر دنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب اسے گئے ہوئے کچھ دیر ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور وہ نمبر داخل کرنے شروع کر دیتے جو سلیمان نے بتائے تھے۔

”یہ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بوجہ بتا رہا تھا کہ وہ یورپ کے کسی ملک کی رہنے والی ہے۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“ عمران نے چپکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مادام شیری بول رہی ہوں عمران۔ میرا تعین شیڈ آگ سے ہے۔ تم نے شیڈ آگ کا مشن ناکام کر کے اپنی موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر دیئے ہیں۔ اب نہ صرف تم بلکہ ہمارے ملک کی سیکرٹ سروس کا ہر آدمی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک کی تمام لیبارٹریاں بھی جہاں کر دی جائیں گی۔ اس

دونوں میں سے کسی کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہے۔ عمران نے کہا۔

”شیڈاگ اور مادام شیری۔ نہیں پرنس۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا کوئی ٹپ دے سکتے ہو جہاں سے ان کے بارے میں معلومات مل سکیں۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔“ عمران نے کہا۔

”آپ کے کام کے لئے معاوضے کی کسے فکر ہو سکتی ہے پرنس۔ لیکن فوری طور پر میں کچھ بتا نہیں سکتا البتہ اگر آپ کچھ وقت دیں تو میں اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔“

جیم کارٹن نے کہا۔

”کتنا وقت چاہتے ہو۔“ عمران نے پوچھا۔

”کم از کم دو روز تو دیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے میں دو روز بعد پھر کال کروں گا۔“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اس قدر خفیہ تنظیم۔ نجانے یہ لوگ کس طرح چپے بہتے ہیں۔“ بلیک زرو نے کہا۔

”مرا خیال ہے کہ یہ تنظیم ابھی نئی وجود میں آئی ہے ورنہ لازماً کسی نہ کسی کو تو اس بارے میں معلوم ہوتا۔“ عمران نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”مادام شیری۔ نام تو تاناموس سا ہے۔ بہر حال کوشش تو کی جا سکتی ہے۔“ عمران نے کہا اور رسیور اٹھایا۔

”اس نے جو دھمکی دی ہے اس کا کیا ہو گا۔“ بلیک زرو نے کہا۔

”اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ دارالحکومت میں تو سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں اہم عمارتیں ہوں گی۔ بہر حال تم بے فکر رہو۔

دافن منزل کو فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ مسلسل نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

”روز کلب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”جیم کارٹن سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”ہولڈ آن کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔“ جیم کارٹن بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔“ عمران نے کہا۔

”لیں پرنس۔ حکم فرمائیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ایک بین الاقوامی تنظیم ہے شیڈاگ۔ جو سنا ہے کہ صرف ایٹمی اسلحہ کو ٹریٹ کرتی ہے اس کی ایک رکن ہے مادام شیری۔ ان

"داور بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"جیف آف سیکرٹ سر دس فرام دس اینڈ"..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"..... دوسری طرف سے سرداور نے اچھائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"سرداور آپ نے عمران سے مل کر وارنٹڈ کو تبدیل کر کے ایک مجرم تنظیم کے مشن کو ناکام بنا دیا ہے۔ اب اس تنظیم کی طرف سے عمران کو دھمکی دی گئی ہے کہ وہ اس کا انتقام عمران اور آپ سے لے گی۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ کی لیبارٹری اور آپ کے حفاظتی انتظامات نسلی بخش ہیں یا نہیں یا اس سلسلے میں مزید کچھ کیا جائے"..... عمران نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے میرا خیال رکھا۔ دیے تو میں نے اپنی لیبارٹری اور اپنے انتظامات اپنے طور پر فول پروف بنا رکھے ہیں لیکن آپ کی کال کے بعد میں مزید محتاط ہو جاؤں گا البتہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ عمران کی حفاظت کا خصوصی انتظام کریں۔ یہ پاکیشیا کا ایک ایسا سرمایہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہو سکتا اور وہ لاابالی آدمی ہے"..... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران میرا مناسدہ خصوصی ہے سرداور اور میں نے اسے اس

لئے اپنا مناسدہ خصوصی نہیں بنایا کہ چھپ کر بیٹھ جائے۔ وہ میدان میں اترے گا تو اس تنظیم کا خاتمہ ہو گا اس لئے مجھے اس کی طرف سے فکر نہیں ہے البتہ آپ چونکہ فیلڈ کے آدمی نہیں ہیں اس لئے آپ کی طرف سے مجھے فکر تھی"..... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی مہربانی جناب۔ میں بہر حال خصوصی طور پر محتاط ہو جاتا ہوں"..... سرداور نے کہا تو عمران نے گڈبائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس مادام شیری اور اس کے آدمیوں کو ہر قیمت پر ٹریس ہونا چاہئے عمران صاحب"..... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب ایک علم نجوم رہ گیا ہے۔ اسی سے ٹریس ہو سکتے ہیں اور تو بظاہر کوئی چارہ سر نہیں آتا وہ البتہ کچھ نہ کچھ کریں گے تو دیکھا جائے گا"..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر ایک باد پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے جولیا کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"شیڈاگ کی کسی مادام شیری کی طرف سے عمران کو دھمکی دی گئی ہے کہ اس نے اسٹی سنور کا مشن ناکام بنایا ہے تو اس کا انتقام

لیا جائے گا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ کچھ در بعد دارالحکومت کی اہم عمارت تباہ کر کے اس دھمکی کی تکمیل کا آغاز کیا جائے گا۔ تم پوری سیکرٹ سروس کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ دو دو کے گروپ کی صورت میں پورے شہر کا راونڈ لگاتے رہیں۔ اگر کوئی عمارت تباہ ہو تو فوری طور پر وہاں پہنچیں اور مجرموں کا کوئی نہ کوئی سراغ لگانے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ مشکوک افراد کی نگرانی بھی کریں۔

عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اگر کوئی داروات ہو تو مجھے فوری طور پر اطلاع دی جائے۔“

عمران نے کہا۔

”یس سر..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

”اوکے۔ میں بھی اب تلاش مادام شیریں کے لئے نکلتا ہوں۔ ویسے تم وائس منزل میں آج سے ریڈ الارٹ رہو گے۔“ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زبرد نے اذیت میں سر ہلادیا اور ساتھ ہی وہ بھی اتر آتا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں دیوار کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی مشین نصب تھی۔ اس مشین کے سامنے ایک یورپی نوجوان ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ کمرے میں ایک کرسی پر مادام شیریں بھی موجود تھی۔ یہ کمرہ جس عمارت میں تھادہ عمارت دارالحکومت سے دو کلومیٹر دور ایک چھوٹے سے شہر راج پور میں واقع تھی۔ مادام شیریں نے بہت سوچ سمجھ کر اس عمارت کو اپنے ہیڈ کوارٹر کے لئے منتخب کیا تھا۔ مادام شیریں اور اس یورپی نوجوان دونوں کی نظریں مشین پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلتی دیکھنے لگی تو مادام شیریں بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے ساتھ ہی تیزی سے اٹھ کر مشین کی طرف بڑھ گئی جبکہ نوجوان نے بجلی کی تیزی سے مشین کے چند بٹن پر ہس کئے تو مشین سے نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کی جگہ ایسی آواز نکلنے لگی جیسے فون کی

گھنٹی بج رہی ہو۔ پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے رسیور اٹھایا گیا ہو۔  
 "رانا ہاؤس"..... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"..... ایک اور آواز سنائی دی۔

"نہیں"..... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے رسیور رکھ دیا گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی مشین سے ایک بار پھر سسٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو نوجوان نے جلدی سے مشین کے چند بٹن پریس کر دیئے۔ مادام شیر کی تیز نظریں مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ مشین کے درمیان میں موجود سکرین اچانک روشن ہو گئی اور اس پر پاکیشیا کے دارالحکومت کا نقشہ ابھر آیا۔ اس کے ساتھ ہی نقشے پر ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے چلنے لگنے لگا۔

"رابرٹ روڈ پر عمارت ہے مادام۔ رانا ہاؤس اور یگا سینما کے بالکل سامنے ہے جہاں سے یہ کال کی گئی ہے"..... نوجوان نے کہا تو مادام شیر نے اشیات میں سرسلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چیکنگ جاری رکھو"..... مادام شیر نے کہا اور تیزی سے واپس اپنی کرسی کی طرف مڑ گئی۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے سامنے رکھے ہوئے کارڈ لیس فون پیس کو اٹھایا اور اسے آن کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"شیفرے سپینگ"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔ شیفرے نارحہ دون سیکشن ہیڈ کو ارٹر کے ایکشن گروپ کا چیف تھا اور مادام شیر نے اس مشن کے لئے ایکشن گروپ کو بھی کال کر لیا تھا۔ اس نے اپنے گروپ کو کال نہ کیا تھا کیونکہ اس بار اسے ایک فوری مشن عمران، سیکرٹ سروس، اس کے ہیڈ کو ارٹر اور لیبارٹریوں کی تباہی کی صورت میں سوئپ دیا گیا تھا اور ایکشن گروپ ایسے معاملات میں انتہائی ماہر تھا۔

"مادام شیر بول رہی ہوں"..... مادام شیر نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس مادام"..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بکھٹا انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"شیفرے رابرٹ روڈ پر واقع اور یگا سینما کے سامنے ایک عمارت ہے رانا ہاؤس۔ اس عمارت کا خصوصی جائزہ لے کر مجھے رپورٹ دو اور سنو ہو سکتا ہے کہ یہ عمارت سیکرٹ سروس کا ہیڈ کو ارٹر ہو اور وہاں خصوصی انتظامات ہوں اس لئے تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"..... مادام شیر نے کہا۔

"یس مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اچانک اس مشین میں سے ایسی آواز نکلنے لگی جیسے کوئی درندہ غرا رہا ہو۔

"اوہ۔ کال ہے"..... مادام شیر نے ایک جھکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مشین کی طرف بڑھ گئی۔ نوجوان نے

مشین کے دو بٹن پریس کر دیتے تو مشین میں سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس کے ساتھ ہی نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر مشین کی سائیڈ سے پک میں موجود ایک رسیور نکالا اور مادام شیریں کی طرف بڑھا دیا اور پھر مشین کے دو بٹن اور پریس کر دیئے۔

”یس..... مادام شیریں نے کہا۔“

”علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“ مشین سے ایک جھپٹکی ہوئی آواز سنائی دی۔

”مادام شیریں بول رہی ہوں عمران۔ میرا تعلق شیڈ آگ سے ہے۔“ مادام شیریں نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر ان دونوں کے درمیان کافی در تک گھٹگو ہوتی رہی جس میں مادام شیریں نے عمران کو ایک عمارت تباہ کرنے کی دھمکی بھی دی اور جب گھٹگو ختم ہو گئی تو مادام شیریں نے رسیور واپس پک پر لٹکا دیا جبکہ نوجوان تیزی سے مشین کے بٹن پریس کرنے میں مصروف ہو گیا۔ دوسرے لمحے سکرین ایک بار پھر روشن ہوئی اور سکرین پر سرخ رنگ کا ایک بڑا کراس نظر آ رہا تھا۔ اس کراس کو دیکھ کر نوجوان اور مادام شیریں دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ اس کے ساتھ ہی نہ صرف سکرین آف ہو گئی بلکہ مشین بھی خود بخود آف ہو گئی۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ وہ نمبر کیوں نہیں ٹریس ہو سکا جس نمبر سے عمران بات کر رہا تھا۔“ مادام شیریں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہو سکتا ہے مادام کہ انہوں نے بھی ہماری طرح کا کوئی انتظام کر رکھا ہو۔“ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ میرے اندازے سے کہیں زیادہ ایڈوانس ہیں۔“ مادام شیریں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر اپنی کرنسی پر آکر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر سختی اور پتھر لے پن کے تاثرات کچھ مزید بڑھ گئے تھے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد میز پر پڑے ہوئے مخصوص فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام شیریں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”شیفرے کالنگ۔“ شیفرے کی موبائل آواز سنائی دی۔

”مادام انڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔“ مادام شیریں نے سخت لہجے میں کہا۔

”مادام۔ وہ خاصی وسیع و عریض عمارت ہے اور خصوصی چیکنگ سے اندر انتہائی جدید ترین مشینز کا بھی پتہ چلا ہے البتہ اندر دو قوی میکل حبشیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔“ شیفرے نے کہا۔

”کیا تم اس عمارت کو تباہ کر سکتے ہو۔“ مادام شیریں نے پوچھا۔

”یس مادام۔“ شیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اے تباہ کر دو لیکن خیال رکھنا ہمیں کوئی چیک نہ کرے۔ کتنی دیر میں یہ کام کر لو گے۔“ مادام شیریں نے پوچھا۔

عمارت کو تباہ کر رہا ہے اس عمارت کا تعلق بہر حال عمران سے ہے اس لئے اس کی تباہی کے بعد عمران جہاں کہیں بھی ہو گا لازماً وہاں پہنچے گا تم آؤ فوکس کھر کے ذریعے اسے آسانی سے اور یقینی طور پر ہلاک کر سکتے ہو"..... مادام شیریں نے کہا۔

"ییس مادام۔ اگر عمران وہاں آیا تو وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائے گا کیونکہ وہ چاہے کسی بھی میک اپ میں ہو آؤ فوکس نے اسے چیک کر لینا ہے"..... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہاں پہنچ جاؤ اور اسے ہلاک کر دو۔ جب یہ ہلاک ہو جائے تو مجھے رپورٹ دینا"..... مادام شیریں نے کہا۔  
 "ییس مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیریں نے فون پیس آف کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

"مارٹن"..... مادام شیریں نے مشین کے سامنے موجود نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ییس مادام"..... نوجوان نے مڑ کر انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔  
 "کیا تم کسی طرح بھی اس فون کال کا منبع تلاش نہیں کر سکتے جہاں سے اس عمران نے مجھے کال کیا ہے"..... مادام شیریں نے کہا۔  
 "میں نے کوشش کی ہے مادام۔ لیکن ایسا مخصوص انتظام کیا گیا ہے کہ یہ جدید ترین مشینز بھی اسے چیک نہیں کر سکتی"۔ مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... مادام شیریں نے کہا اور خاموش ہو گئی۔ پھر

"مادام ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ لگ جائے گا"..... شیریں نے جواب دیا۔

"اوکے۔ مشن مکمل کر کے مجھے رپورٹ دینا"..... مادام شیریں نے کہا اور فون آف کر کے اس نے میز پر کھا اور پھر کسی خیال کے تحت اس نے چونک کر دوبارہ فون پیس اٹھایا۔ اسے آن کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"مادام شیریں بول رہی ہوں"..... مادام شیریں نے کہا۔  
 "ییس مادام۔ حکم دیجئے"..... دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جہاں سے پاس علی عمران کی تصویر تو موجود ہوگی"..... مادام شیریں نے کہا۔

"ییس مادام۔ میں نے لپٹے طور پر اسے ایک اخبار سے حاصل کیا تھا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ تصویر آؤ فوکس کھر میں کام دے سکتی ہے"..... مادام شیریں نے پوچھا۔

"نہیں مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 "اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر سنو رابرٹ روڈ پر ادوریکا سینما کے سامنے ایک عمارت ہے جس کا نام زانا ہاؤس ہے۔ شیریں گروپ اس

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون پیس کی مترن گھنٹی بج اٹھی تو مادام شیریں نے رسیور اٹھا لیا اور فون آن کر دیا۔

”آسکر بول رہا ہوں مادام“..... دوسری طرف سے دہشت بھری آواز سنائی دی تو مادام شیریں بے اختیار اچھل پڑی۔

”شیفرے کہاں ہے جو تم کال کر رہے ہو“..... مادام شیریں نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

”مادام۔ شیفرے اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے۔ مشیزیں پر مخالفوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ میں بڑی مشکل سے وہاں سے بچ کر واپس آسکا ہوں“..... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کس طرح ہو گیا۔ تفصیل بتاؤ“..... مادام شیریں نے حلق کے بل پیچھے ہوئے کہا۔

”مادام۔ شیفرے پورے گروپ کے ساتھ ویگن میں ٹی ایس ٹی رکھ کر رابرٹ روڈ پر پہنچا۔ پھر ہم نے ٹی ایس ٹی کو اس عمارت کی عقبی طرف موجود ایک خالی عمارت کی چھت پر نصب کر دیا۔ پھر ہم نے اس رانا ہاؤس نامی عمارت کو ٹارگٹ بنا کر ٹی ایس ٹی فائر کر دیا لیکن ٹی ایس ٹی فائر اس عمارت میں پہنچ جانے کے باوجود کام نہ کر سکا۔ ہم ابھی حیران ہو رہے تھے کہ یہ کیا ہوا ہے کہ اچانک رانا ہاؤس سے ہم پر سرخ رنگ کی شعلوں کا فائر ہوا اور ہم سب بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ میں اس عمارت کی سیڑھیوں میں تھا اس لئے میں بے ہوش ہو کر گر کر اتولا کھڑا دو تین سیڑھیوں بعد آنے والے

بلیٹ فارم پر گر گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں وہیں پڑا ہوا تھا۔ میں چھت پر گیا تو وہاں نہ ہی ٹی ایس ٹی مشین تھی اور نہ ہی شیفرے اور اس کے ساتھی۔ میں فوراً نیچے اترا اور اپنے ہیڈ کو اڑا لیا۔ میں نے یہاں آکر شیفرے اور اس کے ساتھیوں کو ٹی ایس ٹی پر چبک کرنے کی کوشش کی لیکن ٹی ایس ٹی نے سب کو ڈیڈ ظاہر کر دیا۔ پھر میں نے آپ کو کال کیا ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ ویری سیڈ۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر پوائنٹ چھوڑ کر تھری ایکس پرفسٹ ہو جاؤ۔ میں تھری ایکس کے انچارج کو حکم دے دیتی ہوں وہ تمہارے پوائنٹ سے تمام مشیزیں بھی اپنے پوائنٹ میں شفٹ کر دے گا“..... مادام شیریں نے کہا۔

”یس مادام“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیریں نے فون آف کیا یہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام شیریں نے جلدی سے فون آن کر دیا۔

”انتھونی بول رہا ہوں مادام“..... انتھونی کی انتہائی پر جوش آواز سنائی دی۔

”یس۔ کیا رپورٹ ہے“..... مادام شیریں نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”مادام میں نے ٹارگٹ ہٹ کر لیا ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیریں بے اختیار اچھل پڑی۔

”ہٹ کر لیا ہے۔ کیسے۔ تفصیل بتاؤ“..... مادام شیریں نے پوچھا



اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر بھی موجود تھا کیونکہ شیفرے اور اس کے گروپ کی ہلاکت کے بعد انتھونی کی کامیابی اس کے لئے حیرت انگیز تھی۔

"مادام۔ رانا ہاؤس کے سامنے ایک ہوٹل ہے۔ ہم نے وہاں جو قہقہہ منزل پر ایک کمرہ ایسا حاصل کیا جس کا رخ اس رانا ہاؤس کا طرف تھا۔ پھر میں نے اس کمرے کی کھڑکی میں آٹو فوکس کھینچ کر دیا اور شیفرے اور اس کے گروپ کا انتظار کرنے لگا لیکن وہاں کوئی نہ آیا۔ اب سے کچھ دیر قبل اچانک ایک کار رانا ہاؤس کے گیٹ کے سامنے آکر رکی اور مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھانک کھل گیا اور کار اندر چلی گئی۔ اندر ایک وسیع و عریض پورچ تھا۔ وہاں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں اور یہ سب کچھ اس کھڑکی سے نظر آ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی کار پورچ میں رکی اس میں سے عمران باہر آگیا۔ وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔ وہ جیسے ہی کار سے باہر آیا آٹو فوکس بکرنے لے اسے فوکس میں لے کر خود بخود فائر کر دیا اور عمران اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحوں پہنچنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ وہاں دو گرانڈیل جہتی موجود تھے۔ انہوں نے اس کی لاش اٹھائی اور تیزی سے عمارت کے اندر چلے گئے۔ بہر حال وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ میں نے آٹو فوکس بکھڑ کو کھلوایا اور وہاں سے واپس لوٹے ہیڈ کو اوڑھ آگیا اور اب آپ کو کال کر رہا ہوں۔" انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن شیفرے اور اس کا گروپ تو ناکام رہا ہے بلکہ وہ سب

مارے گئے ہیں اور اس کے گروپ کے ایک آدمی نے اطلاع دی ہے کہ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں اور انتھانی اہم مشینیں نی ایں نی بھی ان کے قبضے میں چلی گئی ہے۔" مادام شیریں نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا مادام۔ لیکن آٹو فوکس کھرنے اپنا کام کر دکھایا ہے۔ عمران ہلاک ہو چکا ہے۔" انتھونی نے جواب دیا۔

"اوکے تم اپنے ہیڈ کو اوڑھیں رہو گے۔ میں بعد میں تم سے خود ہی رابطہ کروں گی۔" مادام شیریں نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"مادام۔ اگر آٹو فوکس کھرنے فائر کر دیا ہے تو مارگٹ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتا۔" مارٹن نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن بہر حال اس کی ہلاکت کی تصدیق کرنا ہو گی۔" مادام شیریں نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے مادام۔" مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم رانا ہاؤس کے نمبر پر کال ملاؤ۔ نمبر مشین میں موجود ہو گا۔" مادام شیریں نے مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور مارٹن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے مشین آن کر کے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہک سے ہٹکا ہوا رسیور

نکل کر مادام شیریں کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر ایک بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھایا

دھنکا۔

”رانا ہاؤس“..... ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”علی عمران سے بات کراؤ۔ میں مادام شیریں بول رہی ہوں۔“  
مادام شیریں نے سخت اور قدرے تھکاتے لہجے میں کہا۔

”سوری۔ وہ یہاں نہیں رہتے“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”دوبارہ ملاؤ“..... مادام شیریں نے اب قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو مارٹن نے دوبارہ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور ایک بار پھر مشین سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

”رانا ہاؤس“..... ریسور اٹھتے ہی وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔  
”سنو مسٹر۔ تم جو کوئی بھی ہو مجھے بتاؤ کہ کیا علی عمران زندہ ہے یا مر گیا ہے۔“ مجھے اس سے انتہائی ضروری کام ہے“..... مادام شیریں نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم کہاں سے بول رہی ہو“..... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

”میں جہاں سے بھی بول رہی ہوں تم میرے سوال کا جواب دو“۔ مادام شیریں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہولڈ آن کرو“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ریسور رکھ دیا گیا۔

”ہونہر نائسنس۔ یہ اب میرا نمبر نہیں کرنے کی کوشش کرے گا“..... مادام شیریں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”ہیلو“..... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

”میں۔ مادام شیریں بول رہی ہوں“..... مادام شیریں نے کہا۔

”باس زندہ ہیں لیکن ہوش میں نہیں ہیں اس لئے جہاز باس سے بات نہیں ہو سکتی اور اب یہاں فون نہ کرنا سمجھی ورنہ جہاز گردن بھی مروڑی جا سکتی ہے“..... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مادام شیریں کے ہجرے پر بلکھت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”وری لگد۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ وری لگد۔ یہ اہم ترین کامیابی ہے“..... مادام شیریں نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریسور مارٹن کے ہاتھ میں دے کر وہ واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”راجہ بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”شیفرے گروپ کا آسکر جہازے پاس پہنچ گیا ہے یا نہیں۔“  
مادام شیریں نے پوچھا۔

”میں مادام“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”وہاں موجود مشینز کو اپنے پوائنٹ پر شفٹ کر لو“..... مادام شیریں نے کہا۔

”میں مادام۔ میں نے آسکر کی رپورٹ کے بعد یہ کام چیلے ہی کر لیا

ہے۔۔۔۔۔ راجہ نے جواب دیجے ہوئے کہا۔

”دیری گڈ۔ اب سنو۔ عمران تو ہلاک ہو چکا ہے لیکن اب ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کو اڈر کو ٹریس کر کے تباہ اور سیکرٹ سروس کے تمام ارکان کو ہلاک کرنا ہے اور چونکہ سوائے عمران کے اور کوئی سلسلے نہیں آیا اس لئے تم ایسا کرو کہ پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان کو ان کی کوشھی سے اٹھا کرو اور اپنے پوائنٹ پر لے آؤ اور پھر ان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مکمل تفصیل حاصل کر کے مجھے رپورٹ دو۔۔۔۔۔ مادام شیریں نے کہا۔

”میں مادام۔ ویسے مادام کیا انہیں ان کے بارے میں علم ہو گا کیونکہ عام طور پر تو کسی ملک کی سیکرٹ سروس وزارت داخلہ کے ماتحت ہوتی ہے اور آپ نے وزارت خارجہ کے سیکرٹری کے بارے میں حکم دیا ہے۔۔۔۔۔ راجہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں مجھے بھی جب اس بارے میں علم ہوا تھا تو میں بھی جہاری طرح حیران ہوئی تھی لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔ مادام شیریں نے جواب دیا۔

”اوکے مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیریں نے رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل سے نکل کر اپنی کار میں گھومتا پھر رہا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر کال آگئی تو عمران نے چونک کر کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر ڈیش بورڈ سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو جوزف کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ جوزف کی اس طرح ہنگامی طور پر ٹرانسمیٹر کال انتہائی غیر متوقع تھی۔

”میں۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے جوزف۔ کیوں کال کی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس۔ رانا باؤس پر انتہائی خوفناک حملہ کیا گیا ہے لیکن اس سے پہلے ہم نے نگرانی کرنے والی مشین سے ایک آدمی کو نگرانی کرتے ہوئے چیک کیا تھا۔ وہ آدمی تو اچانک غائب ہو گیا تھا لیکن

سوچ رہا تھا کہ اس مادام شیری کو رانا ہاؤس کے بارے میں کیسے علم ہوا ہو گا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اسی اوجھڑ میں وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ رانا ہاؤس کا سر حفاظتی نظام آج ہے اس لئے کال بیل نہ بجے گی۔ چنانچہ اس نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو چند لمحوں بعد چمٹا کھل گیا اور عمران کا اندر پورچ کی طرف لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی باہر نکلا اچانک سنسنی کی تیز آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز اس کے سینے سے نکل گئی۔ یہ دھکا اس قدر خوفناک تھا کہ عمران بے اختیار جھکا کر نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ کے شعلے بجھ کر اٹھے ہوں۔ یہ احساس بھی اسے صرف چند لمحوں کے لئے ہوا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی کی چادر سی پھیلنے لگی۔ پھر اس تاریکی میں اہتائی آگسٹس سے روشنی کے نقطے پیدا ہونا شروع ہو گئے اور پھر یہ نقطے آہستہ آہستہ پھیلنے چلے گئے۔

”باس۔ باس۔“ جوزف کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ اسے یوں احساس ہو رہا تھا جیسے جوزف کہیں دور سے اسے پکار رہا ہو لیکن جوزف کی آواز کا یہ اثر ہوا کہ اس کے ذہن پر پھیلنے والی روشنی کی رفتار یکھٹ تیز ہو گئی اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی اہتائی گرم تنور کے اندر موجود ہو۔ اس کا پورا جسم جیسے آگ میں تپ رہا ہو۔ اسے بے پناہ

میں نے رانا ہاؤس کا سر حفاظتی سسٹم آن کر دیا تھا۔ پھر عقبی طرف سے ایک کیسبول منازرہ رنگ کا بڑا سا مداخل رانا ہاؤس پر فائر ہوا لیکن وہ پھٹ نہ سکا۔ میں نے اسے اٹھا کر فوراً آف کرنے والی مشین میں ڈال دیا اور جیننگ کی تو عقبی طرف ایک پرانی عمارت کی چھت پر چار افراد ایک عجیب سی مشین سمیت کھڑے نظر آئے۔ میں نے ان پر فاسٹ ریز فائر کیں اور پھر میں اور جوانا وہاں پہنچ گئے۔ اس کے بعد میں اور جوانا دونوں مل کر اس عجیب سی مشین کو اٹھا کر رانا ہاؤس لے آئے اور پھر ہم نے دوبارہ جا کر وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ان چاروں افراد کو اٹھایا اور رانا ہاؤس لے آئے لیکن باس جیسے ہی یہ چاروں آدمی رانا ہاؤس میں داخل ہوئے اچانک ان کے جسموں میں بم سے پھٹ پڑے اور وہ چاروں ہلاک ہو گئے۔ میں نے اس مشین کو بھی ڈسٹر ایڑ سیکشن میں رکھ دیا ہے اور پھر میں نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا۔ ظاہر صاحب سے بھی معلوم کیا لیکن آپ نے ملے تو میں نے ٹرانسمیٹر کال کی ہے۔ اور..... جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس مادام نے جس عمارت کو تباہ کرنے کی دھمکی دی تھی وہ رانا ہاؤس تھا۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ اور اینڈ آل..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور ڈیش بورڈ بند کر کے اس نے کار سٹارٹ کی اور پھر رانا ہاؤس کی طرف بڑھنے لگا لیکن ساتھ ہی وہ یہ

یہ کیا ہوا ہے اور یہ پائیا کیا ہے..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ماسٹر ایک تو یہ جوزف اپنی احمقانہ باتوں پر بہت زیادہ اصرار کرتا ہے۔ میں نے تو کہا تھا کہ آپ کو ہسپتال لے چلتے ہیں یا ڈاکٹر کو یہاں بلا لیتے ہیں لیکن جوزف نے میری ایک نہ سنی۔ اس نے نجانے کہاں سے یہ سرخ رنگ کی دوا نکالی، شب میں پانی بھر اور پھر دوا اس پانی میں ملا کر آپ کو کپڑوں سمیت اس شب میں ڈال دیا..... جو انا جو اب تک خاموش کھڑا تھا بے اختیار بول پڑا۔

”باس۔ جو انا کو قطعاً کچھ معلوم نہیں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر آپ کو ہسپتال لے جایا جاتا تو ہسپتال پہنچنے سے پہلے آپ ہلاک ہو جاتے یا اگر ڈاکٹر کو یہاں بلایا جاتا تو آپ کی بیماری کا علم ہی نہ ہو سکتا اور پھر بھی آپ ہلاک ہو جاتے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ پر آٹافا کا وار کیا گیا ہے اور آٹافا کا وار جس پر کیا جائے اس کا پورا جسم جل کر راکھ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ وچ ڈاکٹر باستانی ہمیشہ آٹافا کے مرنے کو پائیا کے پانی میں ڈال دیتا تھا اور اس طرح وہ آدنی زندہ بچ جاتا تھا اور دیکھو باس تم نہ صرف زندہ ہو بلکہ ہوش میں بھی آگئے ہو۔ جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

گد جوزف۔ تم نے واقعی آج مجھ پر احسان کیا ہے۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ تم نے پانی میں کیا ڈالا ہے لیکن اس سے بہر حال میری زندگی بچ گئی ہے۔ تم ایسا کرو کہ فون پیس لے آؤ تاکہ میں

تپش کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب وہ پورچ میں کار روک کر نیچے اترا تھا اور پھر سنسناٹ کی آواز کے ساتھ ہی اسے اپنے سینے پر کسی چیز کے ٹکرانے کا احساس ہوا تھا اور وہ چکر اکر گرا تھا اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ لگ گئی ہو۔

”باس۔ باس..... اچانک جوزف کی آواز اس کے کانوں میں پھر پڑی اور اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کا ذہن بھٹک سے اڑ گیا کہ وہ سرخ رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے ٹب کے اندر لیٹا ہوا تھا اور صرف اس کا سر پانی سے باہر تھا جبکہ اس کے قریب جوزف اور جو انا دونوں موجود تھے۔

”یہ۔ یہ کیا ہوا ہے..... عمران نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”لیٹے رہو باس۔ لیٹے رہو۔ پائیا کے پانی میں لیٹے رہو ورنہ تمہارا جسم ابھی جل بھن کر راکھ ہو جائے گا..... جوزف نے کہا۔

”پائیا کا پانی۔ کیا مطلب..... عمران نے اٹھنے کی کوشش ترک کرتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے واقعی محسوس کیا تھا کہ اٹھنے ہوئے جیسے ہی اس کا بازو پانی سے باہر آیا اسے بازو میں تپش انتہائی شدید طور پر محسوس ہونے لگی تھی جبکہ واپس پانی میں جاتے ہی تپش کا احساس کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔

واکر صدیقی سے بات کر لوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔  
تم نے چیکنگ کی ہے کہ مجھ پر کہاں سے وار کیا گیا ہے اور کس نے کیا ہے۔۔۔۔۔ جوزف کے جانے کے بعد عمران نے جونا سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں سانس نہ لے سکتا تھا تو میں آپ کو سنبھالنے میں لگا رہا ہوں باہر گیا اور مجھے اندازہ تھا کہ سانس والے ہوٹل کے اوپر والے کمرے سے آپ پر کسی شعاعی ہتھیار سے حملہ کیا گیا ہے سہناچہ میں وہاں پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ چوتھی منزل پر دوپہر سے تھوڑی دیر پہلے ایک کمرہ بک کر آیا گیا تھا جو ابھی تک بک ہے۔ میں وہاں پہنچا تو کمرہ خالی تھا البتہ اس کمرے کی کھڑکی میں ایسے نشانات موجود تھے جیسے جہاں کسی عجیب سی مشین کو باقاعدہ فٹ کیا گیا ہو اور کمرے میں ایک سرخ رنگ کی خالی کیپول بنا کوئی چیز بھی پڑی ہوئی تھی۔ میں نے اسے اٹھایا اور پھر میں نے اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کیں جس نے کمرہ بک کر آیا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ کوئی غیر ملکی تھا جس نے اپنا نام انتھونی بتایا تھا۔ اس کے پاس کارمن پاسپورٹ تھا لیکن اس نے اس پاسپورٹ کی کوئی کاپی ہوٹل والوں کو نہیں دی البتہ اس کا حلیہ مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ اس کے پاس ایک بڑا سا بریف کیس موجود تھا، پھر محلے کے کچھ در بعد اس غیر ملکی کو اس بریف کیس سمیت باہر جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ میں نے نیکی

ڈرائیوروں سے بات چیت کی لیکن کوئی پتہ نہ چل سکا تو میں واپس آ گیا کیونکہ میں آپ کے بارے میں شدید فکر مند تھا۔۔۔۔۔ جونا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا کیپول نکال کر عمران کی آنکھوں کے سامنے کر دیا اور ساتھ ہی اس نے انتھونی کا حلیہ بھی بتا دیا۔

”اوہ۔ اوہ میرا خیال درست ثابت ہو رہا ہے۔ مجھ پر کاسٹانی ریز کا فائر کیا گیا ہے۔“ عمران نے کیپول دیکھتے ہی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔  
”جوزف ابھی تک واپس نہیں آیا۔ کیا ہوا ہے اسے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا لیکن اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں فون تھیں۔

”باس۔ کسی مادام شیری کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہی تھی لیکن اس کے پوچھنے کا انداز انتہائی توہین آمیز تھا اس لئے میں نے انکار کر دیا لیکن فوراً ہی اس کا دوبارہ فون آیا۔ وہ پوچھ رہی تھی کہ آپ زندہ ہیں یا نہیں۔ میں نے مولد کر کر مشین پر جا کر کال چیک کی لیکن باس مشین اس کا فون غنہ چیک نہیں کر سکی۔ میں نے اسے کہہ دیا کہ آپ زندہ ہیں لیکن بے ہوش ہیں۔“ جوزف نے اندر آ کر کہا۔

”تم نے میری بات کرانی تھی اس سے۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

سوری باس۔ میرا خیال ہے کہ اس عورت نے ہی آپ پر حملہ کرایا ہے اس لئے میں اسے نہیں بتانا چاہتا تھا کہ آپ ہوش میں آچکے ہیں..... جو زف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ بہر حال ڈاکٹر صدیقی کے نمبر پر بس کر کے فون پیس میرے کان سے لگا دو ورنہ میں نے اسے پکڑنے کے لئے بازو پانی سے باہر نکالا تو پھر مجھے تکلیف ہو گئی..... عمران نے کہا تو جو زف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور نمبر پر بس کر کے اس نے فون پیس عمران کے کان سے لگا دیا۔ نمبروں کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے ٹھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)۔ اب احمد سے بھرے ہوئے ٹب سے بول رہا ہوں..... عمران نے اس حالت میں بھی اپنے مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اب احمد کے بھرے ہوئے ٹب سے۔ کیا مطلب عمران صاحب۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”اب احمد کا مطلب ہے سرخ پانی اور اس وقت میں واقعی رانا ہاؤس میں سرخ رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں موجود ہوں کیونکہ مجھ پر کاستانی ریز فائر کی گئی ہیں۔ اب یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ جو زف نے پانی میں کیا ڈالا ہے۔ وہ اسے پانیابہرہا ہے لیکن پانیابہرہا ہے یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں۔ البتہ اس پانی میں ڈالے

جانے کی وجہ سے میری زندگی بچ گئی ہے ورنہ آپ جانتے ہیں کہ کاستانی ریز جس پر فائر ہو جائیں اسے نصف گھنٹے کے اندر اندر جلا کر راکھ کر دیتی ہیں لیکن میں نہ صرف زندہ ہوں بلکہ ہوش میں بھی آچکا ہوں اور یہ بھی انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ جب تک میرا جسم پانی میں رہتا ہے تپش بلکی محسوس ہوتی ہے لیکن پانی سے باہر آتے ہی ایسے لگتا ہے جیسے جسم کے اندر آتش فشاں پھٹ پڑا ہو..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کاستانی ریز کا فائر آپ پر ہوا ہے اور آپ زندہ ہیں اور ہوش میں بھی ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے..... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ سائنس کے لحاظ سے تو واقعی ممکن نہیں ہے لیکن افریقی دیوج ڈاکٹروں کے لحاظ سے ممکن ہو چکا ہے اور اس کا ثبوت میں خود ہوں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر کاستانی ریز کا فائر نہیں ہو گا عمران صاحب..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”نہیں۔ میں کاستانی ریز کا خالی کیسپول دیکھ چکا ہوں اس لئے یہ بات حتمی ہے کہ کاستانی ریز کا یہ فائر ہوا ہے۔ اب آپ فوراً رانا ہاؤس پہنچ جائیں اور مجھے اس بحیرہ احمد سے نجات دلائیں..... عمران نے کہا۔

”مجھے معلوم کرنا پڑے گا عمران صاحب کہ کاستانی ریز کا توڑ کیا

ہے کیونکہ آج تک کہا اور سمجھا تو یہی جاتا ہے کہ اس کا کوئی توڑ نہیں ہے..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”آپ ایسا کریں کہ ایکریمیا کے ڈاکٹر شوٹارڈ سے بات کر لیں۔ وہ آپ کے استاد بھی ہیں اور میں نے ان کا ایک تحقیقی مقالہ اس کاسٹائی ریڈ کے بارے میں پڑھا تھا۔ انہوں نے اس مقالے میں لکھا تھا کہ وہ انسانی جسم پر اس کا توڑ تلاش کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں لیکن ابھی یہ تجربہ ابتدائی مراحل میں ہے لیکن اب تک وہ یقیناً اس کی کوئی نہ کوئی دوا تیار کر چکے ہوں گے“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں ان سے..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”آپ نے رانا باؤس تو دیکھا ہوا ہے۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں جوزف کو آپ کے پاس بھجوا دوں“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں نے دیکھا ہوا ہے۔ آپ نے خود ہی وہاں انتہائی پر تکلف دعوت کھلائی تھی۔ میں جلد ہی حاضر ہو رہا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اسے کہا تو جوزف نے فون پیس اس کے کان سے بنا کر اسے آف کر دیا۔

”تم نے جب میرے لئے پھانک کھولا تو حفاظتی نظام آف کر دیا تھا..... عمران نے جوزف سے کہا۔

”یس باس۔ اس کے بغیر آپ کی کار اندر نہ آ سکتی تھی۔“ جوزف نے جواب دیا۔

”جوانا تم میرے لئے انتہائی بڑا دودھ کا بندوبست کر دو۔ مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے“..... عمران نے جوانا سے کہا۔

”یس ماسٹر..... جوانا نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

”جوزف، طاہرہ سے رابطہ کر کے میری بات کراؤ..... جوانا کے کمرے سے باہر چلے جانے کے بعد عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نمبر پریس کئے اور پھر فون پیس دوبارہ عمران کے کان سے لگا دیا۔

”ایکسٹنڈ..... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں رانا باؤس سے..... عمران نے کہا۔

”اوہ عمران صاحب۔ آپ رانا باؤس میں ہیں۔ میں نے ابھی فلیٹ پر فون کیا تھا۔ سلیمان نے بتایا کہ آپ واپس ہی نہیں آئے۔

اس بار بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں اس وقت بحیرہ احمر میں موجود ہوں اور شکر ہے کہ زندہ ہوں..... عمران نے کہا۔

”بحیرہ احمر۔ زندہ۔ کیا مطلب۔ کیا آپ رانا باؤس سے بات نہیں کر رہے..... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے وہی تفصیل بتا دی جو اس سے پہلے وہ ڈاکٹر صدیقی کو بتا چکا تھا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شیڈ آگ نے جس عمارت کی دھمکی



کہا گیا اور عمران نے اُس کے کہا تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور فون آف کر دیا۔ چھوڑی در بعد جو انا اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں دودھ کا بھرا ہوا جگ اور ایک گلاس موجود تھا۔

”ارے اتنا دودھ۔۔۔ یہ تم نے نہیں پینا تھا میں نے پینا تھا۔“ عمران نے کہا تو جو انا بے اختیار ہنس پڑا۔

”ماسٹر۔۔۔ یہ کون سا زیادہ ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ دو چار اور جگ بنا کر لے آنے پڑیں گے۔۔۔۔۔۔ جو انا نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔ پھر عمران نے تین گلاس دودھ کے پیئے۔ دودھ واقعی انتہائی تھک تھا اور یہ دودھ پینے سے عمران کو جسم میں محسوس ہونے والی تپش کم ہو گئی بلکہ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں کافی توانائی بھی آگئی ہو۔

”نجانے اب کب تک اس بحیرہ احمر میں رہنا پڑے گا۔ ویسے یہ پائیا جہارے پاس چپلے سے موجود تھا۔۔۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں باس۔۔۔ یہ کافی مقدار میں میرے پاس موجود تھا۔ باس یہ دو واؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ میں نے تب خرید ا تھا جب میں نے شراب چھوڑی تھی اور لولی پوپ شروع کیا تھا لیکن لولی پوپ مجھے پسند نہ آیا تھا اس لئے میں نے اسے خرید کر کافی مقدار میں اپنے پاس بچھڑکھڑکھ لیا۔ اسے میں تھوڑا سا پانی میں ڈال کر روزانہ پی لیتا تھا تو شراب کی طلب ختم ہو جاتی تھی اور پھر ایک ہفتے بعد ویسے ہی طلب ختم ہو

دی تھی وہ رانا ہاؤس تھا لیکن جب ان کا حمل ناکام ہو گیا تھا تو پھر آپ پر اس طرح خوفناک حملہ کس نے کیا ہے۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی شیڈ آگ کی مادام شیری نے۔ اس نے فون کر کے یہ کنفرم کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ میں زندہ ہوں یا نہیں۔ گو جوزف نے اسے بتایا ہے کہ میں زندہ ہوں لیکن ظاہر ہے کاسٹانی ریز کے خوفناک فائر کے بعد کسی کے زندہ رہ جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر جوزف مجھے اس طرح پانی میں نہ ڈالتا اور کوئی پائیا وغیرہ نہ ملاتا تو اب تک میرے مزار پر توایاں ہو جی ہوتیں۔ بہر حال میں نے ڈاکٹر صدیقی کو کال کر دی ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ جلد ہی اس بحیرہ احمر سے نجات مل جائے گی لیکن تم بتاؤ کیا رپورٹ ہے سیکرٹ سروس کی۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”سیکرٹ سروس کو ابھی نہ ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آیا ہے اور نہ ہی کسی عمارت پر حملہ ہوا ہے اس لئے وہ مسلسل شہر میں گھومتے پھر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ایک حلیہ سن لو۔ یہ وہ آدمی ہے جس نے مجھ پر کاسٹانی ریز فائر کی ہے۔ جو انا نے اس کا حلیہ اس ہوٹل سے معلوم کیا ہے جہاں سے رانا ہاؤس پر ریز فائر ہوئی ہیں۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ اور نام انتھونی بھی بتا دیا۔

”نھیک ہے میں اسے تلاش کرتا ہوں۔ دوسری طرف سے

گئی تو یہ پڑا رہ گیا..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کون کون سی دوائیں ہیں..... عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ وچ ڈاکٹر ہانی تو جری بونیوں سے اسے تیار کرتا تھا۔ ایک بار میں بازار گیا تو وہاں میں نے ایک آدمی کو ایک دوا خریدتے ہوئے دیکھا۔ یہ دوا بالکل ایسی ہی تھی جیسی وچ ڈاکٹر جری بونیوں سے تیار کرتا تھا۔ میں نے اس آدمی سے یہ دوا لے کر چکی تو اس کا ذائقہ بھی ویسا ہی تھا۔ چنانچہ میں نے اسے کافی مقدار میں خرید لیا۔ سفید رنگ کا پاؤڈر ہوتا ہے۔ وچ ڈاکٹر اس میں سرخ رنگ کی دوسری دوا ملاتا تھا۔ وہ دوا بھی مجھے اسی سنور میں پڑی ہوئی نظر آگئی۔ میں نے اسے بھی چکھ کر دیکھا، وہ دہی دوا تھی۔ چنانچہ میں نے اسے بھی خرید لیا اور پھر ان دونوں دواؤں کو جب میں نے پیس کر ملایا تو پانیا تیار ہو گیا۔ وچ ڈاکٹر ہانی نے بھی مجھے بتایا تھا کہ پانیا پانی میں ڈال کر پینے سے شراب کی طلب ختم ہو جاتی ہے اور واقعی ایسا ہوا۔

جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ان دواؤں کے نام کیا ہیں..... عمران نے پوچھا۔

”باس۔ نہ میں نے سنور والے سے پوچھا اور نہ اس نے بتایا۔ جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر صدیقی اکبلا رانا ہاؤس میں پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک مخصوص بریف کس

تھا۔

”واہ۔ آپ تو واقعی سرخ پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں..... ڈاکٹر صدیقی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”وہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ زندہ ہوں۔ یہی بات جڑی بات ہے پیارے۔“ عمران نے جواب دیا اور ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہاں۔ یہ نہ صرف جڑی بات ہے بلکہ ہنس پڑی بات ہے۔“

صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی جوزف کی لالی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ڈاکٹر شو نارڈے رابطہ ہوا ہے آپ کا۔“ عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ اپنی رہائش گاہ پر تھے۔ میں نے جب انہیں بتایا کہ کاسٹانی ریز کے ایک مریض کے لئے دوا چاہتا ہوں تو وہ بے حد حیران ہوئے۔ انہوں نے عجیبی طرزِ انتہائی حریت کا اظہار کیا کہ کاسٹانی ریز جس پر فائز ہو جائیں وہ نصف گھنٹے کے اندر جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ میرا ایک مریض زندہ ہے اور اس کے افریقی ساتھی نے اسے کسی سرخ پانی میں ڈالا ہوا ہے تو وہ اور بھی زیادہ حیران ہوئے۔ بہر حال انہوں نے بتایا کہ کاسٹانی ریز کا تو انہوں نے تلاش کر لیا ہے لیکن ابھی تک کسی انسان پر اس کے تجربے کی نوبت نہیں آئی۔ ویسے لیبارٹری تجربات کے لحاظ سے یہ تو درست ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پونا شیم ڈائی کرومیٹ اور آٹم یعنی

ف

پوناشیم، ایلیمینیم، سلفر اور آکسیجن کے مرکب کا ہی نام ہے۔ یہ پانی میں حل ہو جاتی ہے اور پھر یہ جزے کی رنگائی میں استعمال ہوتی ہے۔ خاص طور پر سوئی کپڑے کے رنگ کو پکا کرنے اور پانی کو صاف کرنے میں تو اسے بہت استعمال کیا جاتا ہے۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ملایا اور پھر انہوں نے عمران کا ہاتھ پانی سے باہر نکالا اور انجکشن لگا دیا۔ انجکشن لگتے ہی عمران کو بڑا درد ہوا۔ اس کے جسم میں کسی نے انتہائی ٹھنڈک اتار دی ہو۔

گڈ۔ یہ واقعی کاسٹانی ریڑ کا درست توڑ ہے۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی کے سستے ہونے کے تجربے اختیار مسکراہٹ رنگ گئی۔

کیا محسوس ہو رہا ہے آپ کو؟ ڈاکٹر صدیقی نے پوچھا۔ بہت ریلیف محسوس ہو رہا ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر ٹب کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ اس کے جسم پر پورا لباس موجود تھا جو سرخ پانی میں بھیک کر عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ آپ ایک انجکشن اور لگا دیں۔ پھر میں بالکل اوکے ہو جاؤں گا۔ کچھ دیر بعد عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ملایا اور پھر بیگ سے دوسرا انجکشن نکال کر اس نے عمران کو دوسرا انجکشن لگا دیا۔

وری گڈ۔ اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ جوزف تم ڈاکٹر

پھٹکڑی کو ملا کر انجکشن تیار کیا جائے تو اس کا نوڑ ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے دونوں کے انجکشن تیار کر لئے ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

پوناشیم ڈائی کرومیٹ۔ اوه اسے سرخ کاٹیا کہتے ہیں۔ یہ پوناشیم، کرومیم اور آکسیجن کا مرکب ہوتی ہے اور پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ اسے عام طور پر روئی، چمڑا اور ریشم رنگنے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اوه۔ میرا خیال ہے کہ جو کف نے بھی اس پانی میں یہی مرکب ڈالا ہے۔

ڈاکٹر صدیقی نے لینا بیگ کھولتے ہوئے کہا۔ اب اس پانی کو دیکھیں تو کچھ بھی نہیں ہے کہ اس میں پھٹکڑی بھی ہو۔ عمران نے کہا۔ ڈاکٹر صدیقی نے اپنی ایک انگلی سرخ پانی میں ڈالی اور پھر بے زبان پر لگا۔

اوه ہاں۔ پھٹکڑی بھی ہے اس میں۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

لیجئے ڈاکٹر شونا رڈ نے اب جا کر ٹوک ملا کر کیا ہے جبکہ افریقہ میں ہزاروں سالوں سے یہ دریافت ہو چکا ہے۔ عمران نے کہا۔

ویسے یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ پھٹکڑی اور پوناشیم ڈائی کرومیٹ کو مکس کرنے کا خیال ڈاکٹر شونا رڈ کو کیسے آگیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے بیگ سے سرخ رنگ کے محلول سے بھری ہوئی سرخ ٹکلتے ہوئے کہا۔

کیسیانی طور پر دونوں کا مرکب بنتا ہے کیونکہ پھٹکڑی بھی

اُگے ہیں البتہ وہ اسے سانس نہیں کہتے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی نے بخت میں سر ہلادیا۔  
"جوزف جو چیز تم نے پانی میں ڈالی تھی اس کی کچھ مقدار موجود ہے..... عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس۔ ڈیہ بھرا ہوا ہے..... جوزف نے جواب دیا۔  
"تھوڑی سی مقدار کسی برتن میں ڈال لاؤ..... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا اور ڈاکٹر صدیقی اور عمران پھل کھاتے اور جوس پینے میں مصروف ہو گئے۔  
"عمران صاحب۔ آپ پر یہ ہولناک فائر کس نے کیا ہے۔" ڈاکٹر صدیقی نے پوچھا۔

"میری ہونے والی بیوی کے رشتہ داروں نے..... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو ڈاکٹر صدیقی کا منہ حیرت کی شدت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ ان کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈاکٹر صاحب اس کے علاوہ فی الحال میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔  
عمران نے ڈاکٹر صدیقی کی حالت دیکھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی کے چہرے پر ٹھیک شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ آئی ایم ویری سوری۔" بچانے کیوں میں نے یہ سوال کر دیا تھا..... ڈاکٹر صدیقی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اسی لمحے جوزف ہاتھ میں ایک شیشی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

صاحب کو سٹنگ روم میں لے جاؤ اور ان کی خاطر مدارت کرو میں لباس تبدیل کر کے آ رہا ہوں..... عمران نے کہا اور تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد جب وہ سٹنگ روم میں داخل ہوا تو اس نے غسل کر کے لباس تبدیل کر لیا تھا اور اب اس کا چہرہ پہلے کی طرح ہشاش بشاش تھا۔ ڈاکٹر صدیقی جو کرسی پر بیٹھے تھے عمران کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔  
"نئی زندگی مبارک ہو عمران صاحب..... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اللہ کا بے حد کرم ہے۔ اس نے واقعی مجھے نئی زندگی دی ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف شمالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا جس پر جوس کے دو گلاس اور کچھ پھل بھی پیش تھیں۔

"جوزف نے حیرت انگیز کام دکھایا ہے عمران صاحب۔ میری سمجھ میں تو ابھی تک یہ نہیں آ رہا کہ جو توڑ سانس دانوں نے طویل عرصے کی تحقیق کے بعد دریافت کیا ہے جوزف اس کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا..... ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
"افریقہ کو ویسے ہی پراسرار سرزمین نہیں کہا جاتا ڈاکٹر صاحب۔  
افریقہ واقعی پراسرار سرزمین ہے۔ شروع شروع میں میرا بھی خیال تھا کہ یہ سب کچھ دقیانوسی اور من گھڑت ہے لیکن آہستہ آہستہ تجربات نے بتایا ہے کہ افریقہ کے وح ڈاکٹر سانس میں ہم سے بہت

شیشی میں سرنج رنگ کا پاؤڈر سا بھرا ہوا تھا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ آپ اس پاؤڈر کو ڈاکٹر شونارڈ کو بھجوا دیں اور میری تمام کیفیت بھی انہیں لکھ کر بھجوا دیں تاکہ وہ اس پر مزید ریسرچ کر سکیں۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ بہت سے لوگوں کی زندگیاں بچائی جاسکیں گی۔“ عمران نے شیشی جوزف سے لے کر ڈاکٹر صدیقی کو دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت۔“ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر جوزف کو انہیں پودچ تک چھوڑنے کے لئے کہا اور پھر ڈاکٹر صدیقی اور جوزف جیسے ہی کمرے سے باہر نکلے عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”سلیمان بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ تم نے دانش منزل فون کرنے سے پہلے رانا ہاؤس فون کیا تھا۔“ عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ پہلے میں نے رانا ہاؤس میں ہی فون کیا تھا۔ کیوں۔“ سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم نے دانش منزل خصوصی کال کی تھی یا عام فون سے۔“ عمران نے اہتائی سنجیدگی سے پوچھا۔

”وہاں میں عام فون سے کیسے کال کر سکتا تھا۔ وہاں تو میں نے

سپیشل فون سے بات کی تھی جبکہ رانا ہاؤس عام فون سے کی تھی لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں۔“ سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارے رانا ہاؤس فون کرنے کی وجہ سے رانا ہاؤس پر حملہ ہوا ہے۔ انہوں نے رانا ہاؤس کا نمبر ٹریس کر لیا تھا۔ بہر حال اب تم عام فون کا کنکشن خصوصی فون سے جوڑ دو۔“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں اچانک خیال آیا تھا اور سلیمان کے جواب نے اس بات کی تصدیق کر دی تھی۔ عمران کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر ایک خیال کے تحت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ جوزف باہر موجود تھا۔

”جوزف۔ وہ مشین اور وہ لاشیں کہاں ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”وہ سب ڈسٹرائے روم میں ہیں باس۔“ جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اشبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈسٹرائے روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کمرے میں عمران نے خصوصی طور پر ایسی مشینری نصب کرائی ہوئی تھی کہ اس کمرے میں داخل ہوتے ہی ہر قسم کی مشینری جامد ہو جاتی تھی اس لئے اس کمرے کو ڈسٹرائے روم کہا جاتا تھا۔

مشکوک افراد کے سروں پر سینگ تو نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔ تنویر نے واقعی بڑا سے لہجے میں کہا۔

”پھر میری تجویز ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
 ”ہاں۔ ان حالات میں تو بہترین تجویز ہے۔۔۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ نے بھی مسکراتے ہوئے اذیت میں سر بلایا اور پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد اس نے کار ہوٹل پارک وے کے کپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پارک وے کے انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز میں سجے ہوئے ہال کے ایک کونے میں بیٹھے جوس پینے میں مصروف تھے۔

”ایک بات بتاؤ تنویر۔ کیا تمہیں واقعی جو گیا سے عشق ہے۔“  
 اچانک صالحہ نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔  
 ”کیا مطلب۔۔۔۔۔۔ تنویر نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔  
 ”میں نے کوئی مشکل لفظ تو نہیں بولا۔ اگر کوئی لفظ مشکل ہے تو بتا دو میں اس کا سلیس معنی بتا دوں گی۔“ صالحہ نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

”اچھا تو تمہیں مشکل الفاظ کے سلیس معنی بھی آتے ہیں۔ بہت خوب۔۔۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا۔  
 ”ٹھیک ہے۔ تو پھر بتاؤ کہ عشق کے کیا معنی ہیں۔“ تنویر

صالحہ اور تنویر ایک ہی کار میں دارالحکومت میں گھومتے پھر رہے تھے۔ چونکہ ان دونوں کے فلیش ایک ہی بلڈنگ میں تھے اس لئے جو گیا کی طرف سے مشکوک افراد کو تلاش کرنے کے حکم پر وہ دونوں اکٹھے ایک ہی کار میں چل پڑے تھے۔ یہ کار صالحہ کی تھی اس لئے اس وقت ڈرائیونگ سیٹ پر صالحہ موجود تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر تنویر بیٹھا ہوا تھا۔

”میرا خیال ہے تنویر کہ ہمیں کسی ہوٹل میں بیٹھ کر کچھ دیر آرام کرنا چاہئے۔ میں تو گھومتے پھرتے ویسے بھی تھک گئی ہوں اور تمہارے جہرے پر تو بیزاریت کے آثار طوفان کی طرح اٹھے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔“ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بیزاریت تو ہونی ہی ہے۔ اب بھلا یہ بھی کوئی کام ہے کہ پورے شہر میں گھومتے رہو اور مشکوک افراد کو تلاش کرو۔ اب

"ہاں۔ تم بھی اچھی لگتی ہو لیکن صرف کام کی ساتھی کی حد تک۔"  
تنویر نے جواب دیا۔  
"اور جو کیا کس طرح اچھی لگتی ہے؟..... صاف پوری طرح کھل کر بات کرنے کے موڈ میں تھی۔"  
"زندگی کی ساتھی کی حد تک؟..... تنویر نے اسی طرح بغیر لگی لپٹی رکھے صاف انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"اچھا۔ لیکن عمران بھی شاید یہی چاہتا ہے۔ پھر..... صاف نے کہا۔  
"چاہتا رہے۔ اس کے چاہنے سے میرا کیا بگڑتا ہے؟..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ جو کیا بھی جہاری بجائے عمران میں زیادہ دلچسپی لیتی ہے؟..... صاف نے آخر کار دھماکہ کر ہی دیا۔  
"مجھے معلوم ہے؟..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صاف کے ہجرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔  
"جہیں معلوم ہے اس کے باوجود بھی جہاری دلچسپی قائم ہے۔"  
صاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے صاف۔ میں کسی کو پابند تو نہیں کر سکتا..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔  
"اگر جو کیا اور عمران نے کسی روز شادی کر لی تب..... صاف واقعی پوری طرح تنویر کو کھنگلنے کے موڈ میں تھی۔

نے کہا تو صاف بے اختیار ہنس پڑی۔  
"اس کا مطلب ہے کہ جہیں عشق کے معنی ہی نہیں آتے۔"  
صاف نے کہا تو تنویر اور زیادہ کھل کر ہنس پڑا۔  
"سب فصولیات ہیں، شاعروں اور ادیبوں کی ذہنی اشتراعات ہیں..... تنویر نے جواب دیا۔  
"مطلب ہے ہمارے ایک مشہور شاعر کے بقول تم بھی عشق کو دماغ کا خلل سمجھتے ہو؟..... صاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
"خلل دماغ تو ظاہر ہے کسی ذہنی بیماری سے ہی ہوتا ہو گا۔ میرے نزدیک تو عشق قطعی بے معنی لفظ ہے؟..... تنویر نے جواب دیا۔  
"اوہ۔ پھر میں یہ سمجھوں کہ جہیں جو کیا سے عشق نہیں ہے۔"  
صاف نے کہا۔  
"بالکل نہیں۔ قطعی نہیں؟..... تنویر نے بڑے صاف اور دو ٹوک الفاظ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"تو پھر کیا ہے۔ اس کی وضاحت کرو؟..... صاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
"مجھے وہ اچھی لگتی ہے اور پس..... تنویر نے اسی طرح صاف اور سیدھے لہجے میں کہا۔  
"کیا میں جہیں اچھی نہیں لگتی..... صاف نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

”مطلب ہے تم اسے انٹرویو سمجھ کر جواب دے رہے تھے جیسے کہ لوگ انٹرویو میں جواب دیتے ہیں۔ ہر اچھی بات اپنی طرف اور ہر بری بات سے انکار.....“ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ میرے مزاج کے خلاف ہے۔ میں جو کچھ سمجھتا ہوں  
برٹا کہہ دیتا ہوں"..... تنویر نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں  
سر ہلادیا۔

”او کے اگر تم انٹرویو ہی لینا چاہتے ہو تو لے سکتے ہو۔ بہر حال وقت تو گزارنا ہی ہے۔“..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے محسوس کیا ہے کہ تم عمران سے زیادہ فہین اور اس سے زیادہ اچھا مزاح بول سکتی ہو لیکن پھر کیا وجہ ہے کہ عمران کے سامنے تم اکثر خاموش ہی رہتی ہو؟.....“ تصویر نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر بے اختیار استہانی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

ادہ۔ تم تو میری توقع سے بھی زیادہ فہین ہو۔ تم نے واقعی  
اجنبائی گہرا تجزیہ کیا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ میں عمران سے زیادہ

نہیں تو اس سے کم بھی نہیں ہوں اور شروع شروع میں جب مری عمران سے ملاقات ہوئی تھی تو میں نے مزاح میں اس کا خاصا مقابلہ بھی کیا تھا لیکن جب سے میں سیکرٹ سروس میں شامل ہوئی اور مختلف مشغز میں عمران کے ساتھ کام کیا ہے مجھے احساس ہونے لگا ہے کہ عمران ذہانت اور کارکردگی میں ہم سب سے زیادہ بہتر ہے اس لئے عمران کی شخصیت کا ایک خاموش سارعب مجھ پر پڑ گیا ہے اس لئے اب کوشش کے باوجود میں خاموش رہتی ہوں....." صالہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میری ایک بات سن لو۔ عمران واقعی ذہانت اور کارکردگی میں ہم سب سے بہت آگے ہے اور وہ پاکشیا کا ایک ایسا سرمایہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے لیکن اس کی اس کارکردگی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی شخصیت ہم سب پر ہر موقع پر حاوی رہتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر تم اسے مزاح کے معاملے میں کمیٹ کرو تو اس سے تم پر خاصے خوشگوار اثرات پڑیں گے۔“ تنویر نے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں جہاری بات سمجھ نہیں ہوں۔“ صالحہ نے کہا۔

”عمران کی فطرت ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ ناپ پر رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ کام وہ صرف کارکردگی کی بنیاد پر ہی نہیں کرتا بلکہ گفتگو کے دوران بھی اس کے ماحولوں کی وجہ سے ٹیم اس سے مرعوب رہتی ہے کیونکہ ٹیم میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو اس



ہوں میں کسی سے شادی نہیں کر سکتی اور میں سیکرٹ سروس میں رہنا چاہتی ہوں..... صالطہ نے کہا تو تنویر بھی ہنس پڑا۔

تم واقعی گھما پھرا کر بات کرنے میں ماہر ہو۔ اوکے اب تیرا اور آخری سوال..... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

وہ بھی کر لو..... صالطہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
اور وہ سوال یہ ہے کہ کیا تم اپنی موجودہ زندگی سے مطمئن ہو۔ تنویر نے کہا۔

ہاں۔ بالکل سو فیصد مطمئن ہوں لیکن تم نے یہ سوال کیوں کیا ہے۔ کیا تم نے کچھ اور اندازہ لگایا ہے..... صالطہ نے کہا۔  
ہاں مجھے احساس ہوا ہے کہ تم سیکرٹ سروس میں شامل ہو کر بورہو رہی ہو..... تنویر نے کہا۔

اوه نہیں نہ دراصل میں یہ سمجھتی ہوں کہ میں تم سب سے جو نیئر رکن ہوں اور مجھے ابھی بہت کچھ سیکھتا ہے اس لئے میں خاموش رہتی ہوں اور تم لوگوں کی کارکردگی کا اپنے طور پر تجزیہ کرتی رہتی ہوں..... صالطہ نے جواب دیا۔

ہم نے تمہیں کبھی جو نیئر نہیں سمجھا اور نہ تم جو نیئر ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ ایکسٹرو کسی کو بغیر اس میں خصوصی صلاحیتیں دیکھے سیکرٹ سروس میں شامل نہیں کر سکتا اس لئے تم بھی ہماری طرح باصلاحیت ہو..... تنویر نے کہا۔

بہت شکریہ تنویر۔ تم نے آج مجھے واقعی بہت حوصلہ دیا ہے۔ آؤ

فیڈ میں مسلسل اس کا مقابلہ کر کے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اس نے تمہیں کیوں زبردستی صفدر کے ساتھ نفی کرنے کی کوشش کی ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ تم ذہنی طور پر ہلچی رہو اور مزاج میں اس کا مقابلہ نہ کر سکو اس لئے میری درخواست ہے کہ تم اس کے سامنے کم از کم گفتگو میں دب کر نہ رہا کرو بلکہ اسے ترکی بہ ترکی جواب دو۔ اس طرح یقیناً باقی عمر بھر اس کی شخصیت کا جو رعب ہے اس میں خاصی حد تک کمی آجائے گی اور اس طرح ٹیم کی کارکردگی جو اب عمران کے مقابلے میں ہر لحاظ سے دب کر رہ گئی ہے اس دباؤ میں بھی خاصی کمی آجائے گی..... تنویر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

تمہاری بات درست ہے اس لئے وعدہ کہ اب میں کوشش کروں گی..... صالطہ نے کہا۔

اور اب دوسرا سوال۔ کیا تم واقعی صفدر سے شادی کرنا چاہتی ہو..... تنویر نے کہا تو صالطہ بے اختیار ہنس پڑی۔

تمہیں انزوی لینے کا سلیقہ بھی نہیں آتا۔ میں نے تم سے کتنی گھما پھرا کر بات کی تھی اور تم نے سیدھا ہار دیا ہے..... صالطہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

اوه سوری۔ میرا مزاج ہی کچھ ایسا ہے..... تنویر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

دیکھو۔ مجھے معلوم ہے کہ جب تک میں سیکرٹ سروس میں

معلوم ہوا ہے۔ اب ہمیں آسانی ہو جائے گی۔ اور..... جو لیا نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے حلیہ اور نام بتا دیا۔

ٹھیک ہے۔ چلو اب کوئی بات تو جی لیکن یہ بھی بتا دو کہ اسے کہاں دیکھا گیا ہے تاکہ وہاں سے ہم اس کی تلاش کا کوئی آغاز کریں۔ اور..... تنویر نے کہا۔

یہ بات تو چیف نے نہیں بتائی۔ صرف حلیہ اور نام بتا کر تلاش کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور..... جو لیا نے جواب دیا۔

تم نے پوچھنا تھا۔ اور..... تنویر نے کہا۔

جو بات چیف خود بتاتے وہ اس سے کہیے پوچھی جاسکتی ہے۔ اور اینڈ آل..... جو لیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تنویر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ڈیش بورڈ بند کر دیا۔

نام انتہائی تو بتا رہا ہے کہ یہ شخص کارمن نہیں بلکہ گریٹ لینڈ کا باشندہ ہے جبکہ حلیہ کارمن آدمی کا بتایا گیا ہے۔ ساتھ نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

وہ یقیناً میک اپ میں ہو گا۔ بہر حال ہمیں سب سے پہلے ہوٹلوں میں چیکنگ کرنی چاہئے۔ تنویر نے کہا لیکن ساتھ نے کوئی جواب نہ دیا پھر اچانک اس نے کار کو تیزی سے سائیڈ کی طرف کرنا شروع کر دیا۔

کیا ہوا..... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے اس خینے کے آدمی کو ہوٹل پارک

اب چلیں..... ساتھ نے کہا اور تنویر مسکراتا ہوا اٹھا اور پھر ساتھ نے ہی کاؤنٹر پر مصحت کی اور وہ دونوں باہر آکر پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد ان کی کار کیاؤنڈ گیٹ سے باہر آئی تو اچانک ڈیش بورڈ کے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سینی کی آواز سنائی دی اور ساتھ نے چونک کر کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی جبکہ تنویر نے ڈیش بورڈ کھول کر اندر موجود ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔ جو لیا کا لنگ۔ اور..... جو لیا کی آواز سنائی دی۔

ہیس۔ تنویر بول رہا ہوں۔ اور..... تنویر نے جواب دیا۔

تمہارے ساتھ کون ہے تنویر۔ اور..... جو لیا نے پوچھا۔

ساتھ ہے۔ اور..... تنویر نے جواب دیا۔

کوئی مشکوک آدمی نظر آیا ہے۔ اور..... جو لیا نے پوچھا۔

فی الحال تو مجھے اپنے علاوہ اور کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا۔ اور..... تنویر نے جواب دیا تو ساتھ بیٹھی ہوئی ساتھ بے اختیار ہنس پڑی۔

اچھا۔ تم کیسے مشکوک ہو گئے۔ اور..... جو لیا نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

جب تم کوئی بغیر اتہ پتہ بتائے مشکوک آدمیوں کی تلاش کا حکم دو گی تو پھر میرے علاوہ اور کون مشکوک ہو سکتا ہے۔ اور..... تنویر نے جواب دیا۔

اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ بہر حال اب ایک آدمی کا حلیہ اور نام

وے کی پارکنگ میں دیکھا ہے۔ وہ ایک کار میں بیٹھ رہا تھا۔ ٹھہر  
مجھے یاد کرنے دو۔ اس کی کار کی تفصیلات..... صاحب نے کار ایک  
سائیز پر روکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر  
لیں۔

”اوہ ہاں۔ مجھے یاد آگیا ہے..... چند لمحوں بعد صاحب نے آنکھیں  
کھولتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا تفصیلات ہیں.....“ تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو  
صاحب نے اسے کار کا نمبر، اس کا رنگ اور اس کا ماڈل سب کچھ بتا دیا۔  
”گڈ شو۔ اب کار کسی پبلک فون بوٹھ تک لے چلو تاکہ میں اس  
کار کے بارے میں رجسٹریشن آفس سے معلومات حاصل کر سکوں۔“  
تنویر نے کہا اور صاحب نے اثبات میں سر ہلادیا۔ تموڑی در بعد اس  
نے کار ایک پبلک فون بوٹھ کے قریب لے جا کر روک دی تو تنویر  
نیچے اترا اور تیزی سے پبلک فون بوٹھ کی طرف بڑھ گیا جبکہ صاحب کار  
میں بیٹھی رہی۔ تموڑی در بعد تنویر پبلک فون بوٹھ سے نکل کر  
واپس کار میں آ بیٹھا۔

”یہ کار ریکس کار ڈیپریز کی ملکیت ہے اور ان کا آفس اعظم روڈ پر  
ہے۔ وہاں چلو.....“ تنویر نے کہا اور صاحب نے اثبات میں سر ہلاتے  
ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ تموڑی در بعد ہی وہ اعظم روڈ پر ریکس کار  
ڈیپریز کے آفس کے سامنے پہنچ چکے تھے۔

”آؤ.....“ تنویر نے کہا اور کار سے اتر گیا تو صاحب بھی نیچے اتری۔

اس نے کار لاک کر دی اور پھر وہ دونوں آفس میں داخل ہو گئے۔  
”میں سر..... ایک نوجوان نے تنویر کے کاؤنٹر کے قریب پہنچنے  
ہی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”ہمارا تعلق سپیشل فورس سے ہے.....“ تنویر نے کہا اور اس  
کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سپیشل فورس کا سرکاری کارڈ نکال کر  
اس نوجوان کے سامنے پھرایا اور پھر اسے بند کر کے واپس جیب میں  
ڈال دیا۔

”جی فرمائیے.....“ نوجوان نے اس بار قدرے اُلجھے ہوئے لہجے  
میں کہا تو تنویر نے اسے کار کا نمبر بتا دیا۔  
”مجھے بتائیے کہ یہ کار آپ نے کسے دی ہوئی ہے.....“ تنویر نے  
کہا۔

”سوری جناب۔ اس نمبر کی کار ہمارے ادارے کے پاس نہیں  
ہے.....“ نوجوان نے جواب دیا۔

”جبکہ رجسٹریشن آفس سے بتایا گیا ہے کہ یہ کار آپ کے ادارے  
کے پاس رجسٹرڈ ہے.....“ تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

”آپ ہمارے رجسٹر دیکھ سکتے ہیں جناب.....“ نوجوان نے کہا  
اور ایک رجسٹر اٹھا کر اس نے تنویر کے سامنے رکھ دیا۔ تنویر نے  
رجسٹر کھولا اور اس میں درج کاروں کے نمبر وغیرہ چیک کرنے لگا۔  
چند لمحوں بعد اس نے رجسٹر بند کر دیا۔ اس میں واقعی وہ نمبر درج  
نہیں تھا۔

تو اکثر ہوتا ہے..... میجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”آپ کے پاس اس کی فروخت کا ریکارڈ ہو گا وہ دکھائیے۔“ تنویر نے کہا تو میجر بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ نہیں۔ ہمیں کیا ضرورت تھی اس کا ریکارڈ رکھنے کی۔“ میجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”دیکھیں آصف رحمان صاحب۔ میں زبان سے زیادہ ہاتھ سے بات کرنے کا عادی ہوں اس لئے آپ اس بات کو غنیمت سمجھیں کہ میں ابھی تک زبان سے ہی بات کر رہا ہوں.....“ تنویر نے اس بار غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ آپ مجھے دھمکا رہے ہیں۔“ مجھے۔ میں معزز اور شریف کاروباری آدمی ہوں..... آصف رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”جب جہاد کاروبار ملکی سلامتی کے خلاف استعمال ہونے لگے تو پھر تم جیسے کاروباری آدمی کے جسم کے ایک ہزار ٹکڑے بھی کٹے جا سکتے ہیں۔ بولو کس کو دی ہے یہ کار.....“ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوری۔ جو میں نے بتایا ہے وہ درست ہے۔ آپ تشریف لے جائیں اور جو آپ سے ہو سکتا ہے کر لیں۔ ہماری ایجنسی انتہائی طاقتور ہے وہ خود آپ سے اور آپ کے ادارے سے نمٹ لے گی۔“ آصف رحمان نے بھی اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر اٹھ کھڑا ہوا۔

”میجر سے ملاقات ہو سکتی ہے.....“ تنویر نے کہا۔

”ییس سر۔ سائیڈ راہداری پر ان کے آفس کا دروازہ ہے۔“ نوجوان نے جواب دیا۔

”کیا نام ہے ان کا.....“ تنویر پوچھا۔

”آصف رحمان.....“ نوجوان نے جواب دیا اور تنویر سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی سہ لکھوں بعد وہ ایک آفس میں موجود تھے جس میں ایک ادھیر عمر آدمی موجود تھا۔ ”مجھے آصف رحمان کہتے ہیں جناب.....“ اس آدمی نے اٹھ کر ان دونوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کے سلیزمین نے آپ کو ہمارے متعلق بتا دیا ہو گا۔ میرا نام ماجد ہے اور یہ میری ساتھی ہیں مس افشاں.....“ تنویر نے کہا۔ ”جی ہاں۔“ مجھے فون پر بتا دیا گیا ہے کہ آپ کا تعلق سپیشل فورس سے ہے اور آپ کسی کار کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں۔“ میجر نے کہا۔

”ہاں۔ ہمیں رجسٹریشن آفس سے معلوم ہوا ہے کہ یہ کار آپ کے ادارے کے نام رجسٹرڈ ہے جبکہ آپ کا سلیزمین اور اس کا رجسٹر بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے.....“ تنویر نے کہا۔

”جی ہاں۔ آپ کو درست بتایا گیا ہے۔ یہ کار ہم نے خریدی ضرور تھی لیکن پھر اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تو ہم نے اسے فروخت کر دیا۔ شاید خریدنے والے نے اسے اپنے نام ٹرانسفر نہیں کرایا ہو گا۔ ایسا

کار دیتے ہیں جس کا اندراج رجسٹروں میں نہیں ہوتا..... آصف رحمان نے جواب دیا۔  
"اگر جہاری بات غلط نکلی تو..... تنویر نے کہا۔

نہیں۔ میں درست کہہ رہا ہوں..... آصف رحمان نے جواب دیا تو تنویر کا ہاتھ گھوما اور آصف رحمان کی کنپٹی پر اس کی مزی ہوئی انگلی کا ہک بڑا اور وہ جج کر ایک بار پھر کرسی سے نیچے جا کر۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی ایک بار پھر کوشش کی لیکن دوسرے لمحے تنویر کی لات حرکت میں آئی اور دوسری ضرب کھا کر آصف رحمان ساکت ہو گیا تو تنویر نے ریوالور جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے آفس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آفس کے باہر صاف موجود تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ہوٹل الگینڈر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

مس افشاء۔ باہر جا کر اس سلیز مین کو ہاف آف کر دو اور آفس کے باہر۔ بند ہے۔ کار ڈنگا دو..... تنویر نے کہا تو صاف تیزی سے مڑی۔

کیا مطلب۔ میں پولیس کو فون کرتا ہوں..... آصف رحمان نے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور آصف رحمان بھرپور تھپکھٹا کر جھٹکا ہوا کرسی سمیت دوسری طرف جا کر۔ تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے گریبان سے پکڑا اور ہوا میں اٹھا کر ایک طرف قالین پر پھینک دیا اور آصف رحمان کے حلق سے ایک جج نکلی۔

"اب بتاؤ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا..... تنویر نے اس کے پہلو میں زوردار لات مارتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ خدا کے لئے مت مارو۔ بتاتا ہوں۔" آصف رحمان نے انتہائی کرہنک انداز میں جیتنے ہوئے کہا تو تنویر نے اسے گریبان سے پکڑ کر سیہ کاھیا اور ایک کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور اس کی نال آصف رحمان کی گردن سے لگادی۔

"بتاؤ..... تنویر کے لہجے میں اس قدر غراہٹ تھی کہ آصف رحمان کا پورا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ کار ہوٹل الگینڈر کے میجر جاسکی نے بک کرائی ہے۔ اس نے ڈبل معاوضہ دیا تھا اور جو ڈبل معاوضہ دے ہم اسے ایسی

میں بیٹھے عمران کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ ان کے قریب ہی میرے گروپ کے آدمی موجود تھے۔ عمران کا نام سن کر وہ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر سیکرٹ سروس کے الفاظ بھی استعمال ہوئے اور یہ بات کنفرم ہو گئی کہ ان دونوں کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے انہیں نگرانی کرنے اور ٹرانس کر اس کے ذریعے ان کی گفتگو مسلسل سننے کی ہدایت کی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ یہ دونوں ہونل سے باہر آکر ایک کار میں جا رہے تھے کہ انہیں ٹرانسمیز کال موصول ہوئی۔ ٹرانس کر اس کے ذریعے یہ کال سن لی گئی۔ کال کرنے والی کوئی عورت جو لیا تھی۔ اس نے انہیں انتھونی کا حلیہ بتایا اور ساتھ ہی نام بھی اور انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ اس لڑکی نے کال کے بعد اپنے ساتھی کو بتایا کہ اس نے اس حلقے کے آدمی کو ہونل پارک وے کی پارکنگ میں ایک کار میں بیٹھے ہوئے دیکھا تھا پھر اس نے کار کا رجسٹریشن نمبر، ماڈل اور رنگ وغیرہ بتا دیئے۔ اس کے بعد اس آدمی نے جس کا نام تنویر ہے ایک پبلک فون بوتھ سے رجسٹریشن آفس سے رابطہ کیا اور اپنے آپ کو سپیشل فورس کا عہدیدار بتا کر اس رجسٹریشن کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ یہ کار ریگس کار ڈیلرز کے نام رجسٹرڈ ہے۔ اس کے بعد یہ دونوں ریگس کار ڈیلرز کے آفس میں گئے۔ وہاں انہوں نے تینفر پر تشدد کر کے اس سے معلوم کیا کہ یہ کار اس ادارے سے ہونل ایجنٹ ہڈر کے

”خصوص فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام شیریں نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔  
راجہ بول رہا ہوں مادام..... دوسری طرف سے راجہ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔  
”ییس۔ کیا رپورٹ ہے..... مادام شیریں نے نرم لہجے میں پوچھا۔

”مادام۔ سر سلطان تو غرملکی دورے پر ہیں اور ان کی واپسی ایک ہفتے بعد ہوگی البتہ میرے گروپ کے آدمیوں نے سیکرٹ سروس کے دو ارکان کا پتہ چلایا ہے..... دوسری طرف سے بتایا گیا تو مادام شیریں چونک پڑی۔

”کیسے۔ تفصیل بتاؤ..... مادام شیریں نے کہا۔

”مادام۔ ایک مقامی لڑکی اور ایک مقامی مرد ہونل پارک وے

ہر کوئی فکریہ کر دیا۔ اب اس کے پھرے پر گہرے اطمینان کے  
اثرات ابھر آئے تھے اور اب اسے راجہ کی طرف سے کال کا انتظار  
ہو رہا تھا۔

کرتا رہا پھر اس نے مشین آف کی۔ اس کے خانے سے وہ پرزہ نکال کر اسے دوبارہ لفافے میں ڈالا اور پھر یہ لفافہ میز کی دراز میں رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

”لے آؤں دودھ یا موڈ بدل گیا ہے“..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ دودھ ہی لے آؤ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ملاتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس نے دودھ کا گلاس لا کر اس کے سلسٹے رکھ دیا اور عمران نے چپکیاں لے لے کر دودھ پینا شروع کر دیا جبکہ بلیک زیرو اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا حیرت بھری نظروں سے اسے ایسا کرتے دیکھ رہا تھا۔

”حیرت ہے۔ شاید اماں بی نے حکم دیا ہے“..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اماں بی کو تو معلوم ہی نہیں کہ ان کا اکلوتا بیٹا قبر کے اندر پہنچ کر واپس آ گیا ہے“..... عمران نے خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے“..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے رانا ہاؤس پر حملے اور پھر لپٹے وہاں پہنچنے سے لے کر اب واپسی تک کے تمام حالات بتا دیے اور بلیک زیرو کا چہرہ حیرت کی شدت سے جگڑ سا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

”بیٹھو۔ میں ذرا لیبارٹری کا چکر لگاؤں۔ تم اس دوران میرے لئے سب دودھ کا انتظام کر رکھو“..... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور لیبارٹری کی طرف مڑ گیا۔

”دودھ کا انتظام۔ کیا مطلب۔ یہ اچانک کیا پلٹ کیسے ہو گئی۔“ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

”واپسی پر بتاؤں گا البتہ خیال رکھنا کہ دودھ انتہائی تازہ ہونا چاہئے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ لیبارٹری میں پہنچ کر اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا پرزہ نکال کر اس نے اسے ایک بڑی سی مشین کے خانے میں ڈالا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک دو کام



”اوہ۔ اوہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا۔ نئی زندگی مبارک ہو۔“  
 بلیک زرو نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ جس مشین سے رانا ہاؤس پر حملہ کیا گیا تھا وہ انتہائی خوفناک مشین ہے۔ اس میں بھی ریز استعمال ہوتی ہیں۔ مجھے ان ریز کی ماہیت کا علم نہ ہو سکا تھا اس لئے میں اس کا مین پرزہ ساتھ لے آیا تھا لیکن جہاں بھی مجھے ان ریز کی ماہیت کا علم نہیں ہو سکا اس لئے اب اسے سرد اور کو بھجوانا پڑے گا۔“ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ یہ شیزہ آگ تو بلیک تھنڈر کی طرح کی کوئی تنظیم لگتی ہے۔ انتہائی جدید ترین لمبادات استعمال کر رہی ہے۔“  
 بلیک زرو نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ بہر حال تم بتاؤ اس انتھونی کے بارے میں کوئی رپورٹ۔“ عمران نے کہا۔

”ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں ملی۔“ بلیک زرو نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھالیا۔  
 ”ایکسٹن۔“ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”جوابیول رہی ہوں چیف۔“ تنویر اور صالحہ جس کار میں تھے وہ کار سوجانی روڈ پر خالی کھڑی ہوئی صفدر اور کیپٹن شکیل کو ملی ہے۔

صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ کار میں کسی نامانوس گیس کی بو بھی موجود ہے اور کار کا انجن بھی مکمل طور پر جام ہو چکا ہے۔“ دوسری طرف سے جو بیانے کہا۔

”انہیں تلاش کرو۔ یقیناً ان پر مجرموں نے ہاتھ ڈالا ہو گا۔“ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ میں نے انہیں کہہ دیا ہے۔“ جو بیانے کہا۔  
 ”جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی رپورٹ آنے لگے مجھے کال کر لینا۔“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ صالحہ اور تنویر نے اس انتھونی کا سراغ نکال دیا ہے۔“ بلیک زرو نے کہا۔

”اس کا ایک اور مطلب بھی ہے کہ صالحہ اور تنویر نے کوئی ایسی حرکت کی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے انہیں چیک کر لیا ہے۔“ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بلیک زرو نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”اصل مسئلہ اسی مادام شیرہ کی تلاش کا ہے۔ یہ لوگ ایسی مشینری استعمال کر رہے ہیں کہ جسے ہماری مشینری چیک نہیں کر رہی۔“ سلیمان نے مجھے کال کرنے کے لئے پہلے رانا ہاؤس فون کیا تو رانا ہاؤس کی لوکیشن کا انہیں پتہ چل گیا۔ یہ تو شکر ہے کہ سلیمان نے ہدایت کے مطابق سپیشل فون سے مجھے وائٹس مزل کال کیا تھا اس لئے وہ لوگ وائٹس مزل کو لوکیٹ نہیں کر سکے ورنہ وہ رانا ہاؤس کی طرح لازماً وائٹس مزل پر حملہ کرتے اور ہماری مشینری اس

”میں نے صفدر کی بات نہیں کی تھی آپ کی بات کی تھی۔“  
 بلیک زرو نے کہا۔

”مامام شیری کے لحاظ سے میں ہلاک ہو چکا ہوں اس لئے میں  
 چاہتا ہوں کہ کچھ وقت تک وہ یہی سمجھتی رہے تاکہ میں اسے اطمینان  
 سے فریڈ کر لوں۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ میک اپ بھی تو کر سکتے ہیں۔“..... بلیک زرو نے کہا۔  
 ”ہاں۔ لیکن فی الحال میں اس جدید مشین سے ڈرا ہوا ہوں۔“  
 عمران نے کہا اور بلیک زرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”وہ عمرو عیار کی ذنبیل تجھے دو شاید اس سے کوئی چیز برآمد ہو  
 جائے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زرو نے میز کی دراز کھولی اور  
 سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران  
 اس ڈائری کو اکثر عمرو عیار کی ذنبیل کہا کرتا تھا کیونکہ اس میں دنیا  
 بھر کے فون نمبرز اور پتے درج تھے۔ عمران نے ڈائری لے کر اس کی  
 ورق گردانی شروع کر دی۔ کافی دیر تک وہ ایسا کرتا رہا پھر ایک صفحہ  
 پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے  
 ڈائری کو میز پر رکھا اور پھر سیرو اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر  
 دیئے۔

”ٹیلی فون کارپوریشن۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی  
 آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا لہجہ سن کر عمران سمجھ گیا کہ بولنے  
 والی اکیڈمیں ہے۔

لوکیشن کو لوکیٹ نہیں کر سکی جہاں سے مامام شیری فون کر رہی  
 ہے۔“..... عمران نے جلد لکھے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”ان کا ایک آدمی بھی لوکیٹ ہو جائے تو پھر تو انہیں لوکیٹ کیا  
 جاسکتا ہے۔“..... بلیک زرو نے کہا۔

”ہاں۔“ کوشش تو یہی کی جا رہی ہے لیکن ان کے آدمی کی بجائے  
 ہمارے آدمی لوکیٹ ہو رہے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”مجھے یقین ہے کہ تنویر اور صالحہ نہ صرف حالات کو کنٹرول کر  
 لیں گے بلکہ وہ ان کے کسی نہ کسی آدمی کو بھی کور کر لیں گے۔“  
 بلیک زرو نے کہا۔

”جبکہ میرا خیال دوسرا ہے۔ تنویر نے چونچیں پلٹتے ہی وہاں  
 موجود سب کا خاتمہ کر دینا ہے۔ نتیجہ یہ کہ ہم پھر وہیں اکٹھے ہوں  
 گے جہاں سے چلے تھے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”صالحہ اس کے ساتھ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اسے کنٹرول کر  
 لے۔“..... بلیک زرو نے کہا۔

”صالحہ صفدر جیسے شریف اور مرنجان مرغ کو اب تک کنٹرول  
 نہیں کر سکی تنویر کو کیسے کرے گی۔“..... عمران نے مسکراتے  
 ہوئے کہا تو بلیک زرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”پھر تو آپ کو خود ثرائی کرنا چاہیے۔“..... بلیک زرو نے کہا۔  
 ”میں نے تو بہت کوشش کی ہے لیکن صفدر ہمیشہ کئی کاٹ جاتا  
 ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زرو بے اختیار ہنس پڑا۔

میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کی کارپوریشن میں ایک نیلی فون انجینئر ہیں ایڈورڈم۔ ان سے بات ہو سکتی ہے۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

مسٹر ہم رخصت پر ہیں۔ وہ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ آپ ان کی رہائش گاہ پر فون کر لیں میں منہ بتا دیتی ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی ایک منہ بھی بتا دیا گیا۔

شکریہ۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر فون آنے پر اس نے ایک بار پھر منہ داخل کرنے شروع کر دیے۔

رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مسٹر ہم سے بات کرنی ہے۔ عمران نے کہا۔

پاکیشیا۔ یہ کون سا ملک ہے۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

ایشیا کا ملک ہے محترمہ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایشیا۔ اوہ اچھا میں بات کراتی ہوں۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

ایسا تم بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک بھرائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

کتنی بار تمہیں سمجھایا ہے کہ بد اعمالیاں نہ کیا کرو۔ اب یو

سزا شروع ہو گئی ناں۔ عمران نے کہا۔

کیا۔ کیا۔ کون بول رہا ہے۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

وہی جسے تم ہر بار کہتے تھے کہ نصیحتیں نہ کیا کرو۔ ابھی تمہاری عمر نصیحتیں کرنے کی نہیں۔ عمران نے کہا۔

اوہ۔ اوہ عمران۔ اوہ علی عمران۔ کیا واقعی یہ تم ہو۔ دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چونک کر کہا گیا۔

جی جناب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ اب بتاؤ اگر تم میری نصیحتوں پر عمل کر لیتے تو اس حال تک تو نہ پہنچتے۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے زوردار جھجھک سنائی دیا۔

تم ٹھیک کہتے تھے اور شکر ہے کہ میں نے لاڈلہ کا جن پر نہیں نہیں کیا تھا ورنہ جیکو لین اگر تمہاری بات سن لیتی کہ میں نے

بد اعمالیاں کی ہیں تو وہ جو اب میری خدمت کر رہی ہے مجھے اٹھا کر گھر سے باہر پھینک دیتی۔ بہر حال اب میں تمہاری نصیحتوں پر ضرور

عمل کروں گا۔ یو لو کیسے فون کیا ہے اتنے طویل عرصے کے بعد۔ دوسری طرف سے ایڈورڈم نے ہنستے ہوئے کہا۔

تمہاری بد اعمالیوں سے میں بھی فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ عمران نے کہا۔

کیا۔ کیا مطلب۔ یعنی دو۔ دوں کو نصیحتیں اور خود۔ کیا مطلب۔ تم کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ ایڈورڈم نے بوکھلائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

ہو سکتا ہے کہ یہ کال کسی خفیہ ٹیلی سیارے کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ ایسے سیارے سے جس کا کوڈ یہ مشین بھی ٹریس نہیں کر سکتی..... ایڈورڈ جم نے کہا۔

”کیا ایسا ٹیلی سیارہ ہو سکتا ہے جسے یہ مشین بھی چیک نہ کر سکے“..... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کئی ہیں۔ چار کے بارے میں تو میں بھی جانتا ہوں۔ ہو سکتا ہے اور بھی ہوں“..... جم نے جواب دیا۔

”لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا اور دوسری سپرپاورز کی نظروں سے یہ سیارے خفیہ رہ جائیں اور پھر جب تم ان کے بارے میں جانتے ہو تو پھر یہ خفیہ کیسے ہو گئے“..... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”انہیں خفیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ باقاعدہ اقوام متحدہ کے ٹیلی مواصلات شعبے سے رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ ایسے سیاروں سے ایسے کام لئے جاتے ہیں جنہیں حکومتیں دوسروں کے سامنے نہیں لانا چاہتیں اس لئے ایکریمیا کیا تمام سپرپاورز نے ایسے خفیہ سیارے فضا میں چھوڑے ہوئے ہیں“..... جم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہو نہر۔ اب بات سمجھ میں آرہی ہے لیکن پھر اب میں اس کال کی لوکیشن کیسے چیک کروں“..... عمران نے کہا۔

”ایک حل ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ حل بھی میں ہی تمہیں بتا سکتا ہوں کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اس کام سے عشق ہے اور

”بیوہ سے شادی کرنا ہمارے پاس کارثواب ہے“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی طاری رہی پھر ایڈورڈ جم اس قدر گلا جھاکر ہنسا کہ عمران نے بے اختیار رسیور کان سے کافی فاصلے پر کر لیا۔

”اوہ۔ اوہ تو یہ ارادے ہیں۔ منہ دھو رکھو۔ بس اب میں نے سب بد اعمالیاں چھوڑ دی ہیں“..... ایڈورڈ جم نے ہنستے ہوئے کہا۔

”چلو جہاں اتنی کڑک رہی ہے وہاں اور ہی۔ البتہ ایک بات بتاؤ۔ پاکیشیا میں ایک سرکاری ادارے نے فون کال لوکیشن چیک کرنے کے لئے انتہائی جدید ترین مشین آر ایف ٹی ایم ون ہنڈرڈ تھرٹی نصب کر رکھی ہے لیکن یہاں سے ایک کال اس ادارے کو مسلسل کی جا رہی ہے لیکن یہ مشین اسے چیک نہیں کر پا رہی۔ اس کی وجہ“..... عمران نے کہا۔

”ار ایف ٹی ایم ون ہنڈرڈ تھرٹی۔ اس قدر جدید ترین مشین پاکیشیا کو کہاں سے مل گئی۔ یہ مشین تو صرف ایکریمین ملز کے پاس ہے“..... ایڈورڈ جم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم جیسے بد اعمال ایکریمین فوج میں بھی تو ہو سکتے ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایڈورڈ جم ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

”اچھا۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں لیکن اگر یہ مشین اس کال کی لوکیشن چیک نہیں کر پا رہی تو اس کا صرف ایک ہی مطلب

یہ ایڈورڈ جم صاحب کون ہیں۔ آج سے پہلے تو کبھی ان کا نام  
سننے نہیں آیا۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

اس لئے تو اس ڈائری کو میں عمرو عیار کی زنجیل کہتا ہوں۔  
کوئی نہ کوئی حل نکل ہی آتا ہے۔ یہ نیلی مواسلات کا انجیر ہے اور  
اسے جدید ریسرچ کا جنون ہے اور مجھے اعتراف ہے کہ اس شعبے میں  
اس کا ذہن سریم ہے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن آپ اس سے کن بد اعمالیوں کی بات کر رہے تھے۔ بلیک  
زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کی بیوی کڑی ہودی ہے جبکہ جم کڑی عیسائی ہے لیکن اسے  
جیم لین سے مشرقی طرز کا حشقت ہے اس لئے اس نے اسے ہی بتایا ہوا  
ہے کہ وہ ہودی ہے لیکن چپ چپ کر چرچا جا کر عبادت کرتا ہے  
اور اسے میں اس کی بد اعمالی کہتا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک  
زیرو بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔

وہ حل یہ ہے کہ تم اپنی مشین کے ساتھ ریخ کو میٹ لگا دو اور پھر  
اس ریخ کو میٹ کے ساتھ ایس وی ایس کو خشک کر دو اس طرح  
تمہیں اس کال کی ریخ اور اینگل کا پتہ چل جائے گا۔ جب یہ دونوں  
چیزیں معلوم ہو جائیں تو ان دونوں معلومات کو پھر ایس کے میں فیڈ  
کر کے اس کی لوکیشن تلاش کر لو۔۔۔۔۔ جم نے کہا تو عمران کے  
پہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔

اوہ۔ اوہ ویری گڈ۔ بڑا آسان اور سادہ حل ہے۔ ویری گڈ۔ چلو  
اب تم بے شک جتنی چاہے بد اعمالیاں کر لو اب جیکو لین سے میں  
صرف ہمدردی کروں گا اور بس۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف  
سے ایڈورڈ جم بے اختیار ہنس پڑا۔

تم جیسے شیطان سے کچھ بعید نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں تمہیں  
لیکن یہ بتا دوں کہ پھر میری روح کو تمہارے جسم پر زبردستی قبضہ  
کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ارے ارے۔ باپ رے۔ میں تو جانتا بھی نہیں جیکو لین کو۔  
بالکل نہیں جانتا۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو  
جم کی ہنسی ایک بار پھر سنائی دی۔

اوکے جم۔ تم نے واقعی میری مدد کی ہے اس لئے بے حد  
شکریہ۔ اب میں جب بھی ایکری میاؤں گا تو باقاعدہ جیکو لین سے  
ملاقات کر کے اس سے جہاری تعریف کروں گا۔ گڈ بائی۔ عمران  
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

پھر اس نوجوان نے سوئی باہر کھینچی اور سرخ کو ایک طرف اچھال کر وہ مڑا اور پھر تنور کو ہوش میں دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرا دیا۔  
 "تم کون ہو اور ہم کس کے قبضے میں ہیں"..... تنور نے نرود لہجے میں کہا۔

"میرا نام ٹاسکی ہے اور میں شیڈ آگ کے ایک سیکشن جس کا انچارج راجر ہے، کا ممبر ہوں"..... نوجوان نے جواب دیا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ یہ بتاؤ کہ ہمیں کیوں اس طرح جہاں لایا گیا ہے۔ کیا چاہتے ہو تم ہم سے"..... تنور نے کہا۔

"دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور باس راجر ابھی آکر تم سے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے دیگر ممبران کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ پھر تم سمیت ان سب کو خاتمہ کر دیا جائے گا"..... ٹاسکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم ہمیں کسی سیکرٹ سروس کے ممبر سمجھ رہے ہو"۔ تنور نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"فصول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر تنور۔ تم دونوں نے ہوٹل پارک دے میں گھٹکھو کرتے ہوئے اپنی شناخت بتا دی تھی پھر ایک جدید مشین کے ذریعے تمہارے درمیان ہونے والی تمام گھٹکھو ہم سننے رہے اور پھر کار میں ٹرانسمیٹر کال جو کسی جویا کی تھی وہ بھی ہم نے سنی۔ پھر تم نے اس کار کے بارے میں رجسٹریشن

تنور کی آنکھیں کھلیں تو درد کی ایک تیز ہراس کے پورے جسم میں دوڑتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اسے یاد آ گیا کہ وہ صالہ کے ساتھ کار میں بیٹھا ہوٹل الیگنڈر چارہا تھا کہ اچانک کار اس طرح جام ہو گئی جیسے سڑک پر موجود کسی طاقتور گوند نے اسے جکڑ لیا ہو لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بھی اس طرح تار یک ہو گیا جیسے کار جامہ ہوئی تھی اور اب اسے ہوش آ رہا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے چہرے پر اہتائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ لوہے کی ایک کرسی پر موجود تھا اور اس کا جسم لوہے کے مضبوط کڑوں سے جکڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ٹرالی پر ایک چھوٹی سی مشین سرخ رنگ کے کپڑے سے ڈھکی ہوئی موجود تھی۔ ساتھ ہی ایک لوہے کی کرسی پر صالہ بھی اسی طرح لوہے کے کڑوں میں جکڑی ہوئی موجود تھی اور ایک نوجوان اس کے بازوؤں میں انجکشن لگا رہا تھا۔

جس طرح یہ لوگ ہم سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اسی طرح ہم اس سے معلومات حاصل کر سکیں..... صائل نے کہا۔

”نہیک ہے۔ لیکن جیلے ہمیں اس کرسی کی گرفت سے آزاد ہونا ہے پھر سوچ لیں گے..... تنویر نے کہا لیکن اس سے جیلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کرے گا ورنہ واڑہ کھلا اور ایک لمبے قد کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ کارمن خزاں تھا۔ اس کے پیچھے وہی ناسکی تھا۔

”جہار انام ہے راجر..... تنویر نے اس کے بولنے سے جیلے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ کیوں..... راجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں کفرم کر رہا تھا تاکہ تم سے اس شیڈ آگ کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں..... تنویر نے جواب دیا تو راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

”بہت خوب۔ تم شاید پاکیشیا سیکرٹ سروس میں جو کر ہو۔ راجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”شٹ اپ۔ تم خود مجھے جو کر نظر آرہے ہو ناسنس۔ میرا نام تنویر ہے اور ابھی ہمیں معلوم ہو جانے کا کہ تنویر جو کہتے یا تم۔ تنویر نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کمال ہے۔ تعریف تو تم لوگوں کی بہت سن رکھی ہے لیکن شاید ایشیائی پرائیگنڈے کے ماہر ہوتے ہیں..... راجر نے منہ بناتے

آفس سے پبلک فون بوتھ پر معلومات حاصل کیں اور یہ سب گفتگو ہمارے پاس نیپ شدہ موجود ہے۔ باس راجر نے جیسے ہی ہوش کر کے یہاں لانے اور تم سے معلومات حاصل کرنے کی اجازت مانا۔ شیری سے حاصل کی ورنہ مادام شیری نے تو جہیں فوری ملاک کرنے کا حکم دے دیا تھا اور جہاری کار تم سمیت جلا کر راکھ کر دی باقی اور جہاں تک معلومات کا تعلق ہے تو یہ جہاری کرسی کے ساتھ ایک ایسی مشین موجود ہے جو پتہ لگوں میں وہ سب پتہ خود بخود بتا دے گی جو تم ویسے نہ بتانا چاہو گے۔ ناسکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیرہ قدم اٹھاتا کرتے سے باہر چلا گیا۔

یہ سب کیا ہوا ہے تنویر..... صائل نے کہا۔

”جہارے اندر وہ کیا ہے تنویر نے اسے وہ سب پتہ بتا دیا۔ ناسکی نے اسے بتایا تھا۔

”اوہ۔ پھر اب کیا کرنا ہے..... صائل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کرنا کیا ہے۔ ان سب کا خاتمہ کرنا ہے اور لیا کرنا ہے۔ تنویر نے جواب دیا۔

”سب کا نہیں تنویر۔ ان کے چیف کو ہمیں ذمہ دیکرنا چاہئے تاکہ

ہوئے کہا۔

”سنو راجر۔ تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اپنی اس بڑوسی مادام شیری سمیت یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ تم اور تمہاری یہ مادام شیری دونوں کا وہ عبرتناک حشر ہو گا کہ جس کا تصور بھی تم نہ کر سکو گے۔“ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”ناسکی یہ شخص تو مکمل احمق ہے تم اس لڑکی کا ذہن چیک کرو۔“ راجر نے اپنی پشت پر موجود ناسکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس۔“ ناسکی نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ تنویر کی کرسی کے قریب موجود مشین کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک کھٹاک کی تیز آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی ناسکی جھٹکا ہوا اچھل کر راجر سے ٹکرایا اور وہ دونوں جھپٹے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ناسکی ہوا میں اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ تنویر نے اسے گردن سے پکڑ کر اس طرح اچھال دیا تھا جیسے بچے کسی ناپسندیدہ کھلونے کو نفرت بھرے انداز میں پھینکتے ہیں لیکن اسی لمحے تنویر بھی اچھل کر نیچے گر۔ اس کی ہینڈل کی ہڈی پر اچانک زور وار ضرب لگی تھی اور یہ ضرب راجر نے لگائی تھی۔ تنویر نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اسی لمحے راجر بھی اس طرح اٹھ کھڑا ہوا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔

”تم۔ تم نے یہ جرأت کی ہے کہ مجھے یعنی تنویر کو ضرب لگاؤ۔“

تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے راجر نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اس پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے راجر ہوا میں اٹھتا چلا گیا البتہ اس کی اٹھتی ہوئی لات تنویر کے چہرے پر پڑی تھی۔ اس کے ساتھ ہی تنویر کے حلق سے بھی جیج ٹکی اور وہ بھی اچھل کر پشت کے بل اسی کرسی پر جا گر اچھاں وہ چپلے کڑوں میں جکڑا ہوا تھا۔ راجر نے ہوا میں ہی قلابازی کھائی اور پلک جھپکنے سے بھی چپلے وہ تنویر پر آگرا لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ہوا میں اٹھ کر پھر کی طرح گھوما اور پھر اس کا سر نیچے فرش پر جا ٹکرایا جبکہ تنویر نے اس کا نچلا دھرجو اس نے دونوں ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھامیڑی سے گھما دیا۔

”اے مارنا مت۔ اے مت مارنا تنویر۔“ صالحہ نے چیختے ہوئے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راجر کا جسم ٹھٹکت ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور تنویر نے بڑے نفرت بھرے انداز میں اسے فرش پر پلٹ دیا۔ راجر کی گردن ٹوٹ گئی تھی اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ تنویر نے واقعی انتہائی مہارت کا مظاہرہ کیا تھا اس نے اپنے اوپر گرتے ہوئے راجر کو گھما کر بڑے ماہرانہ انداز میں کر اس ٹرپ بھنسا کر اس کی گردن توڑ دی تھی۔

”تم نے اسے مار دیا۔ اس سے تو معلومات حاصل کرنی تھیں۔“ صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا اس لئے اب یہ زندہ کیسے رہ سکتا تھا۔“ تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی



کی طرف سے صفدر کی اونچی آواز سنائی دی تو تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ہاں۔ میں تنویر ہوں۔“ تنویر نے اونچی آواز میں کہا اور پھر ستون کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے چھانک کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے چھانک کھولا تو صفدر اور اس کے پیچھے کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔

”تم کہاں سے آئے ہو۔“ تنویر نے چھانک بند کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہم جہیں تلاش کرتے پھر رہے تھے کہ اچانک اس کو فنی نے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور ہم ادھر متوجہ ہو گئے۔ پھر میں نے چار دیواری کے اوپر سے اندر دیکھنے کی کوشش کی تو تم مجھے کمرے سے نکلے نظر آئے۔ کیا ہوا ہے۔ صاف کہاں ہے۔“ صفدر نے کہا۔

”کیپٹن شکیل تم یہیں رکو۔ ہو سکتا ہے جس طرح ہم فائرنگ کی آوازیں سن کر ادھر متوجہ ہوئے ہیں ایسے ہی کوئی اور بھی متوجہ ہوا ہو یا کسی ہمسائے نے پولیس کو فون کر دیا ہو۔“ صفدر نے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے وہیں رک گیا جبکہ صفدر، تنویر کے ساتھ واپس اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں راجہ اور ناسکی کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور صاف کرسی پر گزروں میں بکڑی ہوئی بیٹھی تھی۔

اس نے ایک طرف فرش پر پڑے ہوئے مشین پستل کو اٹھا لیا جو اس راجہ کی جیب سے اس وقت گرا تھا جب اس نے تنویر پر حملہ کیا تھا اور تنویر کی مخصوص انداز کی تھپکی کی وجہ سے وہ ہوا میں اٹھتا چلا گیا تھا۔

”ارے مجھے تو کھولو۔“ صاف نے اسے مشین پستل اٹھا کر دروازے کی طرف دوڑتے دیکھ کر کہا لیکن تنویر نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی اور دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ ایک چھوٹی سی راہداری سے گزر کر وہ جیسے ہی ایک اور راہداری میں پہنچا اسے وہاں دو آدمی نظر آئے جو دیوار سے پشت لگائے کمرے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ تنویر کے باہر آنے کی آواز سنتے ہی وہ چونک کر مڑے ہی تھے کہ تنویر نے ٹریگر دبایا اور ترحز اٹھ کی آوازوں کے ساتھ ہی ان دونوں کے حلق سے جھنجھیں نکلیں اور وہ دونوں دھماکے سے پیچھے گرے۔ تنویر نے اس وقت تک ان پر فائر جاری رکھا جب تک ان کے جسم ساکت نہیں ہو گئے اور پھر تنویر تیزی سے آگے بڑھ گیا لیکن اس چھوٹی سی کو فنی میں اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ پھر تنویر ایک کمرے سے نکل کر واپس اس کمرے کی طرف بڑھا جہاں صاف تھی کہ اچانک وہ تیزی سے ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اس نے چار دیواری پر ایک آدمی کا سراغ دیا تھا جو فوراً ہی نیچے ہو گیا تھا۔

”تنویر۔ کیا تم تنویر ہو۔ میں صفدر ہوں۔ اچانک چھانک

”ارے صفدر۔ تم اور جہاں..... صالٹ نے تنویر کے ساتھ صفدر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر کہا اور صفدر نے وہی بات دوبارہ دی جو اس نے تنویر کو بتائی تھی جبکہ اس دوران تنویر نے آگے بڑھ کر صالٹ کے پیروں سے ذرا آگے فرش پر زور سے پیر مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کمرے غائب ہو گئے اور صالٹ اٹھ کھڑی ہوئی۔“

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ تم نے آخر کس طرح ان کڑوں سے آزادی حاصل کر لی ہے..... صالٹ نے اٹھ کر کہا۔“

”ایسے کام میں نے عمران سے سیکھے ہیں۔ میں نے ہوش میں آتے ہی اس کرسی کی ساخت اور اس کے کڑوں کے سسٹم کو چیک کیا تھا۔ یہ کرسی اس ساخت کی ہے کہ اس کے عقبی پائے باریک فولادی پٹی کے ہیں اس لئے آن آف بین اس کے عقبی پایوں میں ہو ہی نہیں سکتے اور دیواروں پر کوئی ایسا بورڈ نہ تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ اس کا سسٹم سلٹس پیروں میں ہو گا اس لئے پیر بھی جکڑتے ہوئے تھے لیکن میرے بوٹ کی نو دہاں تک پہنچ سکتی تھی اس لئے جیسے ہی میں نے پیر کو تھوڑا سا موڑ کر اس پر دباؤ ڈالا کمرے کھل گئے۔“ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ سب ہوا کیا ہے۔ تم کیسے ان کے ہاتھ لگ گئے..... صفدر نے کہا تو تنویر نے اسے شروع سے آخر تک ساری بات بتادی۔“

”صالٹ آئندہ محتاط رہنا۔ کھلے عام کوئی ایسی بات نہیں ہونی

چاہئے جس سے کسی کو شبہ پڑ سکے..... صفدر نے صالٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ اب مجھے سبق مل گیا ہے۔ اب کھلے عام تو ایک طرف میں بند خاص میں بھی ایسی بات نہ کروں گی..... صالٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر اور تنویر اس کے فقرے پر بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ صالٹ نے کھلے عام کا متبادل بند خاص استعمال کیا تھا۔“

”اس مشین کو ساتھ لے جانا پڑے گا..... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلادیا۔“

W - آسکر بول رہا ہوں مادام..... دوسری طرف سے ایک مودبانہ  
W - آواز سنائی دی۔  
W - یس۔ کیا رپورٹ ہے..... مادام شیریں نے ہونٹ چباتے  
ہوئے پوچھا۔

P - "مادام ہم نے وہ عمارت ٹریس کر لی ہے جہاں ہماری مشین  
a - پہنچانی گئی ہے..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیریں بے  
k - اختیار اچھل پڑی۔

S - "کہاں ہے یہ عمارت..... مادام شیریں نے تیز لہجے میں پوچھا۔  
O - "روڈ کا نام تو مجھے کہیں نظر نہیں آیا البتہ یہ روڈ بزرگ چوک سے  
C - دائیں طرف کو نکلتی ہے اور پھر گھوم کر شاہ روڈ سے جا ملتی ہے۔ بہت  
i - بڑی عمارت ہے اس کے عقب میں ایک بہت بڑی باغیچہ نما زمردی  
e - ہے۔ عمارت کا پچانک قدیم دور کا اور کافی بڑا ہے۔ چار دیواری کافی  
t - اونچی ہے لیکن چار دیواری پر کسی قسم کا حفاظتی نظام موجود نہیں ہے  
U - اور بلائنگ پر کسی قسم کا کوئی نمبر بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی نام  
لکھا ہوا ہے..... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

W - "کیسے ٹریس کیا ہے۔ تفصیل بتاؤ..... مادام شیریں نے پوچھا۔  
W - "مادام۔ میں نے آئٹن کر اس زبردون کو پورے دار الحکومت پر  
پھیلا کر استعمال کیا۔ پہلے تو کچھ معلوم نہ ہو سکا لیکن پھر اچانک لنک  
ہو گیا اور اس عمارت کی نشاندہی ہو گئی۔ شاید انہوں نے مشین کو  
آن کر دیا تھا۔ پھر میں آئٹن کر اس لے کر اس علاقے میں گیا اور پھر

مادام شیریں کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے  
شعلے نکل رہے تھے۔ وہ اتہائی بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔  
اسے راجر اور اس کے تین آدمیوں کی سپیشل پوائنٹ پر ہلاکت کی  
اطلاع مل چکی تھی اور سپیشل پوائنٹ میں موجود اتہائی جدید ترین  
مشین بھی غائب ہو چکی تھی۔ وہ ہونٹ بھینچنے مسلسل کمرے میں  
ٹہل رہی تھی۔ اس کی نگاہیں بار بار میز پر پڑے ہوئے مخصوص فون  
پیس پر پڑ رہی تھیں لیکن فون پیس خاموش تھا۔

اس طرح کام نہیں چلے گا۔ مجھے خود کھل کر سامنے آنا پڑے  
گا۔ اچانک مادام شیریں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی  
گھنٹی بج اٹھی اور مادام شیریں نے تیزی سے آگے بڑھ کر فون پیس  
اٹھایا اور اس کا بشن آہن کر دیا۔

"یس..... مادام شیریں نے تیز لہجے میں کہا۔

اس عمارت کی نشاندہی ہو گئی۔ میں نے اس عمارت کا اندرونی جائزہ لینے کی کوشش کی لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا البتہ میں نے بیرونی جائزہ لے لیا تھا جو میں نے آپ کو بتایا ہے..... آسکر نے جواب دیا۔

"اندرونی جائزہ کیوں نہیں لیا جاسکا..... مادام شیریں نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے کوشش کی تھی۔ سپر ریکس کو استعمال کیا لیکن شاید سپر ریکس ریز وہاں کام نہیں کر رہیں..... آسکر نے جواب دیا۔

"ہو نہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے اندر انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے۔ اچھا تم ایسا کرو کہ اس کے پھانک کی تھری دن زبرد سپر سے نگرانی کرو اور جو آدمی بھی اس سے باہر نکلے اس کو کر اس فائر کر کے بے ہوش کر کے مار گھڑ کالونی والے پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں اب وہیں شفٹ ہو رہی ہوں..... مادام شیریں نے کہا۔

"میں مادام..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیریں نے فون آف کیا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے باکس کو اٹھایا اور اس کے کونے میں موجود ایک بین پریس کر دیا۔

"مارٹن..... مادام شیریں نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں مادام..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں مارگھ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہی ہوں۔ تم مشینری کو وہیں لے آؤ اور اس پوائنٹ کو ہر لحاظ سے خالی کر دو سہاں کوئی ایسی چیز

نہیں ہونی چاہئے جس سے ہمارے بارے میں کسی قسم کی نشاندہی ہو سکے..... مادام شیریں نے کہا۔

"میں مادام..... مارٹن نے جواب دیا تو مادام شیریں نے باکس کے کونے میں موجود بین کو آف کر دیا اور پھر اس نے ایک طرف دیوار میں نصب بڑی وارڈ روپ کھولی اور اس کے نچلے خانے میں موجود ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا بیگ اٹھایا اور الماری کو لاک کر اس نے بیگ میز پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس کے اندر موجود ایک سیاہ رنگ کی نارج سی اٹھا کر اس نے علیحدہ سائیڈ پر رکھی اور پھر میز پر موجود مخصوص فون پیس اور باکس اٹھا کر اس نے بیگ میں رکھے اور پھر بیگ کے اوپر موجود ایک بڑا سا خانہ کھول کر اس نے سیاہ نارج اس خانے میں رکھی اور اس کی زپ لگا کر اس نے بیگ اٹھایا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک سیاہ رنگ کی کار کو خود ہی ڈرائیور کرتی ہوئی تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دارالحکومت میں داخل ہو کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر جینک کی جیب میں سے اس نے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے سائیڈ سیٹ پر پرتھا کر اس نے اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر جیب سے اس نے ایک بال پوائنٹ نکالا اور پھر اس سے نقشے کو مارک کرنا شروع کر دیا۔ اس نے اس سڑک کو بھی مارک کیا تھا جس پر آسکر نے اس عمارت کی نشاندہی کی تھی اور مارگھ کالونی کو بھی مارک کرنے کے بعد اس نے نقشہ تہہ کر کے

تھی۔

مادام شیریں نے ایکشن گروپ کو بلوا کر سب سے پہلے مختلف علاقوں میں ایسی کوٹھیاں حاصل کی تھیں جبکہ وہ خود دارالحکومت کے نوامی قصبے میں جا کر رہی تھی البتہ یہ پوائنٹ اس نے متبادل کے طور پر اپنے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ ایکشن گروپ کو اس نے تین سیکشنوں میں تبدیل کر کے دارالحکومت میں ٹھہرایا تھا۔ اس میں سے ایک گروپ کا انچارج راجہ تھا جبکہ دوسرے کا انتھونی اور تیسرے کا آسکر انچارج تھا۔ یہ تینوں چونکہ پوری طرح تربیت یافتہ تھے اس لئے تینوں نے اپنے اپنے لئے علیحدہ علیحدہ قیام گاہیں اور کاربن وغیرہ حاصل کر لی تھیں۔ شیفرے گروپ ان تینوں سے علیحدہ تھا لیکن اب موجودہ صورت حال کے تحت اس نے سب کو ایک پوائنٹ پر اکٹھا ہونے کا حکم دیا تھا اور آسکر کو اس نے انچارج بنا دیا تھا۔ اس وقت آسکر کے تحت اٹھارہ آدمی موجود تھے اور یہ سب گلشن کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھے۔ ایکشن گروپ اپنے ساتھ حسب معمول انتہائی جدید ترین مشینری بھی لے آیا تھا لیکن اس مشینری نے اسے اب تک صرف اتنا فائدہ پہنچایا تھا کہ اس کی وجہ سے عمران جیسا آدمی ہلاک ہو سکا تھا۔ اس کے علاوہ اسے فائدے کی بجائے نقصان ہی ہوا تھا کیونکہ ایک انتہائی قیمتی اور جدید ترین مشینری سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گئی تھی اور اس کے کئی انتہائی قیمتی آدمی بھی ہلاک ہو گئے تھے جن میں راجہ کی موت پر اسے سب سے زیادہ افسوس ہوا تھا

واپس جیب میں ڈالا اور کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ مختلف سڑکوں اور چوکوں سے گزرنے کے بعد وہ اس سڑک پر پہنچ گئی جہاں آسکر کی بتائی ہوئی عمارت موجود تھی۔ اس نے کار آہستہ کی اور اس عمارت کا نظروں ہی نظروں میں جائزہ لیتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ پھر آگے جا کر اس نے چوک پر کار کو واپس موڑا اور پھر کافی آگے آکر اس نے کار کو ایک سائیڈ روڈ پر موڑ کر روکا اور عقبی سیٹ پر بڑے ہوئے بیگ کا خانہ کھول کر اس نے اس میں موجود سیاہ نارنج نکالی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ باہر آگئی۔ کار لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سڑک پر آئی اور پھر سڑک کراس کر کے وہ اس سائیڈ پر آ گئی جہاں وہ عمارت موجود تھی۔ عمارت کے قریب سے گزرتے ہوئے اس نے ہاتھ میں موجود سیاہ نارنج کا رخ اس عمارت کی طرف کیا اور نارنج کے درمیان میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ نارنج روشن نہ ہوئی تھی لیکن مادام شیریں نارنج کو اسی انداز میں پکڑے تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھی چلی گئی۔ جب عمارت ختم ہو گئی تو اس نے نارنج کا وہ بٹن آف کر دیا جو اس نے پہلے آن کیا تھا اور نارنج کو جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھ کر اس نے ایک بار پھر سڑک کراس کی اور دوسری سائیڈ پر واپس پیدل چلتی ہوئی اس سائیڈ روڈ کی طرف بڑھی چلی گئی جہاں اس کی کار موجود تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مارگہ کالونی کی ایک عظیم الشان کوٹھی میں موجود تھی۔ کوٹھی میں اس کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ کوٹھی مکمل طور پر فرشتہ

وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ مادام شیریں نے پاس پڑے ہوئے اپنے بیگ میں سے مخصوص فون پیس نکالا اور پھر اسے آن کر کے اس نے بن پر پس کرنے شروع کر دیے۔

”جانسن بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ یہ وہی انتھونی تھا جسے مادام شیریں نے جانسن نام رکھنے کا کہا تھا اس لئے وہ حکم کے مطابق اب اپنا نام جانسن ہی بتاتا تھا۔ تم نے میک اپ تو کر لیا ہو گا..... مادام شیریں نے کہا۔“

”یس مادام..... انتھونی نے جواب دیا۔

”تو پھر نام وہی پہلے والا پلٹے دو۔ یہ عام سا نام ہے اس لئے اسے تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔“ مادام شیریں نے کہا۔

”یس مادام۔ جیسے آپ کا حکم..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”آسکر کو واپس کال کر لو۔ اب اس عمارت کی نگرانی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بلیک نارچ کو اس عمارت پر چارج کر دیا ہے اور مارٹن اس کا رزلٹ لے آئے گا اس کے بعد نگرانی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کا رزلٹ آنے پر میں اس بارے میں خود فیصلہ کروں گی۔“ مادام شیریں نے کہا۔

”یس مادام..... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیریں نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد مارٹن کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا پروٹیکٹر تھا۔ کیا رزلٹ ہے..... مادام شیریں نے چونک کر پوچھا۔

کیونکہ راجر انتھانی فعال، تیز اور انتھانی تربیت یافتہ آدمی تھا اور اس مشین کی وجہ سے اسے اپنا نوازی قبضے والا پوائنٹ فوری طور پر چھوڑنا پڑا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس مشین کو اگر کسی سائنسدان نے سمجھ لیا تو اس سے وہ اس مشین کو ٹنک کر لینے میں نہ صرف کامیاب ہو جائے گا جس سے وہ فون کا لڑچیک کرتی تھی بلکہ اس پوائنٹ کی نشاندہی بھی آسانی سے ہو جائے گی۔ گو اسے یقین تھا کہ پاکیشیا جیسے ہمساندہ ملک کے سائنسدان اس قدر پیچیدہ مشین کو کسی طرح بھی اس گہرائی کی حد تک نہ سمجھ سکیں گے لیکن اس کے باوجود اس نے رسک لینا مناسب نہیں سمجھا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اب اس نے ایک اور فیصلہ بھی کیا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبرز کو ٹریس ہوتے ہی گولی سے اڑا دیا جائے اور اس سے پوچھ گچھ کے جکڑ میں ہی نہ پڑا جائے اور اب اسے مارٹن کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد مارٹن ایک بڑی سی بند وگن میں مشینے لاد کر وہاں پہنچ گیا۔

”کالز چیکنگ مشین کو ابھی آن نہ کرنا البتہ حفاظتی مشینے نصب کر کے آن کر دو اور یہ بلیک نارچ لے جاؤ۔ میں نے اسے ایک عمارت پر چارج کیا ہے۔ اس کا رزلٹ لے آؤ۔“

شیریں نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے سیاہ نارچ نکال کر مارٹن ن طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”یس مادام..... مارٹن نے کہا اور سیاہ نارچ مادام سے لے کر

گئے اور اس کے ساتھ ہی منظرِ سرِ رنگ کے نقطہ چلتے تھے دکھائی دینے لگے۔ یہ نقطہ برآمدے، چار دیواری اور اندرونی حصوں میں چمک رہے تھے۔ مادام شیریں بھی وہی تھی کہ جہاں یہ نقطے چمک رہے ہیں وہاں مشیزی نصب ہے۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے لیکن وہ خاموش بیٹھی رہی۔ منظر یکے بعد دیگرے بدلتے چلے گئے اور پھر ایک بڑے کمرے کا منظر ابھرا جس میں ایک آدمی کا صرف سایہ سا نظر آ رہا تھا۔ مادام اسی طرح خاموش بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر بعد ہی سکرین تاریک ہو گئی تو مارٹن نے پروجیکٹر کا بن آف کر دیا۔

”یہ عمارت یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے اسے ہر صورت میں تباہ ہونا چاہیے۔“..... مادام شیریں نے کہا۔

”مادام۔ میں نے اس کی ریڈ ریڈنگ پڑھ لی ہے۔ اس ریڈنگ کے مطابق اس عمارت میں انتہائی ہائی پاور حفاظتی مشیزی نصب ہے ہمارے پاس باکوسن تھری پاور کی مشین ہے جبکہ میری ریڈنگ کے مطابق اس عمارت کے حفاظتی انتظامات زبرد کرنے کے لئے باکوسن ہنڈرڈ پاور کی ضرورت ہوگی۔“..... مارٹن نے کہا۔

”ہو نہہ۔ لیکن یہ مشیزی کہاں تو نہ مل سکے گی اور ہیڈ کوارٹر سے منگوائی گئی تو اس میں کافی دن لگ جائیں گے جبکہ میں اس مشن کو جلد از جلد ختم کرنا چاہتی ہوں تاکہ اصل مشن مکمل کر سکوں۔“..... مادام شیریں نے کہا۔

”اس کا ایک اور حل بھی ہے مادام۔“..... مارٹن نے چند لمحے

”مادام۔ یہ عمارت تو انتہائی جدید ترین مشیزی سے بھری پڑی ہے۔ بہت بڑی عمارت ہے اور تقریباً ہر کمرے میں انتہائی جدید ترین مشیزی نصب ہے۔“..... مارٹن نے پروجیکٹر کو سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

”مشیزی کی تفصیلات۔“..... مادام نے پوچھا۔

”نو مادام۔ مشیزی کی تفصیلات بھی بلیک نارچ چیک نہیں کر سکی۔ صرف مشیزی کی موجودگی کا ہی پتہ چل سکا ہے۔“..... مارٹن نے جواب دیا۔

”اوہ۔ پھر کیا فائدہ۔ بہر حال وہاں کتنے آدمی ہیں۔“..... مادام شیریں نے پوچھا۔

”یہ اور بھی حیرت انگیز بات ہے مادام کہ وہاں صرف ایک آدمی ہے۔ اکیلا۔“..... مارٹن نے جواب دیا تو مادام شیریں بے اختیار اچھل پڑی۔

”اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“..... مادام شیریں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ خود چیک کر لیں مادام۔“..... مارٹن نے کہا اور پروجیکٹر کے نچلے حصے میں لگا ہوا ایک بن آن کر دیا۔ پروجیکٹر کی سکرین روشن ہو گئی اور پھر ایک جھمکے سے اس پر ایک منظر ابھرا۔ یہ ایک وسیع و عریض صحن کا منظر تھا جس کے سامنے ایک طویل برآمدہ نظر آ رہی تھی۔ ساتھ ہی سکرین کے ایک علیحدہ خانے میں خبر آنے شروع ہو

خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”وہ کیا..... مادام شیریں نے چونک کر ہوا تھا۔

”اگر اس عمارت کے اندر ایس وی سکس کو آف کر کے لے جایا جائے اور پھر اسے اندر لے جا کر آن کر دیا جائے تو پھر باکوسن تھرنی کے ذریعے بھی اسے تباہ کیا جاسکتا ہے..... مارٹن نے کہا تو مادام شیریں بے اختیار چونک پڑی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کام البتہ ہو سکتا ہے۔ اندر ایک آدمی ہے۔ وری گڈ۔ میں خود جاؤں گی..... مادام شیریں نے کہا۔

”لیکن مادام آپ تو اندر پھنس جائیں گی..... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ شیریں کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ میں اندر داخل ہو کر ایس وی سکس کو آن کر کے چھپا کر واپس آ جاؤں گی اور پھر باہر سے اسے تباہ کر دیا جائے گا۔ وری گڈ۔ یہ بہت اچھا حل ہے۔ وری گڈ..... مادام شیریں نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام ایک بار پھر سوچ لیجئے۔ یہ انتہائی ریسک ہے..... مارٹن نے کہا۔

”شٹ اپ۔ تم شیریں کو کیا سمجھتے ہو نانسنس۔ جاؤ اور جا کر ایس وی سکس بھی لے آؤ اور ساتھ ہی باکوسن تھرنی کو بھی چارج کرو۔ تم اس عمارت کے باہر باکوسن تھرنی لے کر موجود رہو گے میں اندر

جاؤں گی اور پھر باہر آ کر میں خصوصی کاشف کے ذریعے تمہیں کاشن

دوں گی تو تم عمارت تباہ کر دینا۔ چلو اٹھو جلدی کرو..... مادام

شیریں نے کہا۔

”کیا ابھی۔ میرا خیال ہے رات کو یہ کام ہونا چاہئے..... مارٹن نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی اور اسی وقت یہ کام ہو گا..... مادام شیریں نے کہا

تو مارٹن نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

ہونہر۔ شیریں کو روک لے گا یہ آدمی۔ ہونہر۔ نانسنس۔

مادام شیریں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ بھی ڈریسنگ روم

کی طرف بڑھ گئی تاکہ اپنا وہ مخصوص لباس پہن سکے جو وہ خود ایکشن

میں آنے پر پہنتی تھی۔



دانش منزل پہنچی تھی جس سے شیڈ آگ کے راجہ نے تنویر اور صاف کے ذہن چمک کر نا تھا۔ عمران نے اس مشین کو اچھی طرح چمک کیا تھا۔ یہ مشین بھی ہر لحاظ سے انتہائی جدید ترین تھی اور عمران کو یہ مشین دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ شیڈ آگ کس قدر جدید سائنسی مشینری اس مشن میں استعمال کر رہی ہے۔ تنویر نے چونکہ اس راجہ کو ہلاک کر دیا تھا اس لئے اب لے دے کے ایک بار پھر وہی انتھونی ہی رہ گیا تھا اور عمران نے بطور ایکسٹو مقام ممبرز کو ایک بار پھر اس کی تلاش میں لگا دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ان کی بجائے ٹائیگر اور جوانا کو ساتھ لیا تھا تاکہ مادام شیر کی آدھیوں سے نمٹا جاسکے۔

”باس۔ مادام شیر کی اصل میں ہے کون..... ٹائیگر نے پوچھا۔  
 ”ایک نقطہ کہ شیرینی ہے یعنی ٹائیگر کی اسی تہ تو ہمیں ساتھ لے جا رہا ہوں تاکہ تم اسے دیکھ لو۔ ہو سکتا ہے کہ بات بن جائے۔  
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔  
 ”میں نے اس کی تعریف پوچھی تھی باس..... ٹائیگر نے کہا۔  
 ”گلتا ہے کارمن خداد ہے۔ باقی حسب نسب تو بہر حال ہر دکھاوے پر معلوم ہو ہی جائے گا..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ماسٹر یہ شیڈ آگ کیا چیز ہے..... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانانے کہا۔

عمران کی کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر دور چھوٹے نواحی شہر راج پور کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود عمران تھا۔ وہ میک اپ میں تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر اور عقبی سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے ٹیلی انجینئر ایڈورڈ ڈیم کی بتائی ہوئی تھیسوری کے ذریعے وہ لوکیشن دریافت کر لی تھی جہاں سے مادام شیر کی فون کر رہی تھی اور حسب کتاب کے مطابق یہ لوکیشن راج پور ہی بنتی تھی۔ پوری طرح تسلی کر لینے کے بعد عمران نے ٹائیگر اور جوانا کو ساتھ لیا اور راج پور کی طرف چل چلا۔ اس نے دانستہ سیکرٹ سروس کے ممبرز کو ساتھ نہ لیا تھا کیونکہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز اس وقت دارالحکومت میں اس انتھونی کو ٹریس کرنے میں مصروف تھے۔ تنویر اور صاف کے متعلق اسے رپورٹ مل چکی تھی اور پھر وہ مشین بھی اس کی موجودگی میں

کسی ہی ڈاگ سے پوچھو تب ہی تمہیں اس کی صحیح تعریف کا پتہ چل سکتا ہے کیونکہ بلی کی تعریف بخوشی ہی بتا سکتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

میرا مطلب ہے کہ یہ کسی مجرم تنظیم کا نام ہے یا کسی سرکاری و بجنیس کا۔۔۔۔۔ جو انانے مسکراتے ہوئے کہا۔

مجرم تنظیم ہے اور صرف اسٹی اسلحہ کو ذیل کرتی ہے اور پہلی بار پاکیشیا میں وارد ہوئی ہے۔۔۔۔۔ اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

ماسٹر۔ جب میں ماسٹر کھڑ میں تھا تو یہ نام اس وقت بھی اکیڑیسا میں سنا جاتا تھا لیکن اس وقت یہ عام اسلحہ منسلک کرنے والی تنظیم تھی البتہ اس تنظیم کی شہرت اس لئے تھی کہ یہ لوگ حد درجہ تیز اور فعال تھے اور انتہائی جدید ترین ہتھیار مشن کے دوران استعمال کرتے تھے۔۔۔۔۔ جو انانے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

کون تھا اس کا سربراہ۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔  
اس وقت تو ایک آدمی لارہنٹ کا نام لیا جاتا تھا۔۔۔۔۔ جو انانے جواب دیا۔

لارہنٹ۔ کیا تم نے اسے کبھی دیکھا بھی تھا۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

نہیں باس۔ کئی بار۔ ماسٹر کھڑ کا لارہنٹ ٹکٹ تھا۔۔۔۔۔ جو انانے

نے جواب دیا۔

کیا حلیہ تھا اور قد و قامت کیا تھا۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو جو انانے تفصیل بتا دی۔

کیا یہ اکیڑیسا میں خود تھا یا کارمن خود۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔  
گھٹا تو اکیڑیسا میں خود تھا لیکن یہ بھی کہا جاتا تھا کہ اس نے طویل عرصہ کارمن میں بھی گزارا ہے۔۔۔۔۔ جو انانے جواب دیا۔

گڈ۔ پھر تو یہ وہی آدمی ہے۔ کارمن کی ایک سرکاری و بجنیس کا سربراہ۔ جسے بغاوت کے جرم میں و بجنیس سے نکال دیا گیا تھا۔ عمران نے کہا۔

ہو سکتا ہے ماسٹر کہ اب وہ لیڈر نہ ہو یا زندہ نہ ہو کیونکہ کافی طویل عرصہ گزر گیا ہے۔۔۔۔۔ جو انانے کہا۔

یہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال یہ ایک اچھی ٹپ ہے۔ عمران نے جواب دیا اور جو انانے اثبات میں سر ملادیا۔

باس۔ اس مادام شہری نے دارالحکومت کی بجائے اس چوہے سے شہر کو کیوں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہے۔۔۔۔۔ مانینگ نے اچانک پوچھا۔

شہری شہر کی بجائے جنگل میں رہنا پسند کرتی ہے۔ یہ تو تم جو مانینگ ہونے کے باوجود شہر میں رہتے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو

مانینگ بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس طرح کی باتوں میں وقت گزرتا چلا گیا اور کارمن کا راج پور کے نواحی علاقے میں داخل ہو گئی۔ عمران

نے یکتا چھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو جوانا جیسا آدمی بے اختیار  
ہم سا گیا۔

آئی ایم سوری ماسٹر..... جوانانے آہستہ سے کہا۔

جو کچھ میں سمجھتا ہوں تم نہیں سمجھتے اس لئے آئندہ ایسی پچگانہ

باتیں میرے سامنے مت کیا کرو..... عمران نے اسی طرح سرد اور

انتہائی سخت لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے

حویلی کے گرد ایک چکر لگایا لیکن یہ ایک عام سی عمارت تھی۔ عقبی

طرف ایک دروازہ تھا جو خاصا پرانا اور خستہ سا تھا۔ عمران دوبارہ

عقبی طرف گیا اور اس نے دروازے کو آہستہ سے دبا یا تو دروازہ

تھوڑا سا کھل گیا۔ اندر کنڈی لگی ہوئی تھی لیکن شاید یہ کنڈی اتنی جگہ

چھوڑ چکی تھی اس لئے دروازے کی درمیانی تھری خاصی بڑی ہو گئی تو

عمران نے اوپر اوپر دیکھا اور پھر آہستہ سے اندر ہاتھ ڈال کر اس نے

کنڈی ہٹا دی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا اور عمران تیزی سے اندر

داخل ہو گیا۔ یہ عمارت کا عقبی حصہ تھا اور یہاں ہر طرف جھان

جھنکار کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ عمران نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر

جب سے مشین پشل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑا اور انتہائی محتاط

انداز میں آگے بڑھنے لگا لیکن جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہا تھا اسے

احساس ہوتا جا رہا تھا کہ عمارت خالی ہے لیکن اس کے باوجود وہ

بڑے محتاط انداز میں سائیڈ گلی سے گزر کر جب سامنے کے رخ پر پہنچا

تو وہاں بھی خاموشی تھی اور اس کے سامنے ہی عمران کی نظریں جب

نے کچھ آگے بڑھنے کے بعد کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا اور  
جب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ نقشے پر  
دائرے کا نشان بنا ہوا تھا۔ عمران کافی غور سے اس دائرے کو دیکھ  
رہا تھا۔

قاسم بازار سے دائیں ہاتھ پر۔ ہونہ..... عمران نے بڑبڑاتے  
ہوئے کہا اور پھر نقشہ تہہ کر کے اس نے دوبارہ جیب میں ڈالا اور کار  
آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک سنگ سے بازار سے گزر کر  
دائیں ہاتھ پر مڑے تو سامنے ہی ایک پختہ اور کافی بڑی سی عمارت  
نظر آ گئی۔ یہ عمارت خاصی قدیم تھی اور لگتا تھا کہ یہ یہاں کے کسی  
 رئیس کی حویلی ہوگی۔ کار اس حویلی کے بڑے سے پھانک کے سامنے  
سے گزرتی ہوئی آگے بڑھی چلی گئی۔ پھانک بند تھا۔ عمران نے کافی  
آگے جا کر کار روک دی۔

یہ حویلی ہمارا مارگٹ ہے اور سنو۔ مادام خیری انکر واقعی اس  
عمارت میں ہے تو پھر یہاں بھی انہوں نے خاصے انتظامات کر رکھے  
ہوں گے اس لئے تم دونوں باہر رہو گے میں اکیلا اندر جاؤں گا۔  
عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

ماسٹر۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ میری موجودگی میں آپ اکیلے اندر نہیں  
جاسکتے۔ جوانانے کہا۔

خاموش رہو۔ جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو مجھے اور آئندہ  
میرے سامنے اس طرح کی بات کی تو گردن توڑ دوں گا..... عمران

روک دیا۔ یہاں ایک کپڑے کی دکان تھی جس کے باہر سنول پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کار کو دکان کے سامنے رکھ دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا تھا البتہ اس کے ہجرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ عمران کار سے نکلا اور اس بوڑھے کی طرف بڑھ گیا۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“..... عمران نے بڑے مودبانہ اور خشوع خضوع بھرے لہجے میں کہا۔

”وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“..... جیتے رہو۔ بڑے طویل عرصے کے بعد آج پورا سلام سنا ہے۔ خدا تمہیں جزا دے۔ اب تو لوگ مختصر سلام کرنا بھی بھولتے جا رہے ہیں..... بوڑھے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا نام علی عمران ہے بزرگوار اور میں دارالحکومت سے آیا ہوں۔ یہ سامنے عمارت میں ایک غیر ملکی خاتون رہتی تھی۔ میں نے اس سے ملنا تھا لیکن عمارت تو خالی پڑی ہوئی ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں۔ چند روز پہلے ہی یہ آباد ہوئی تھی۔ اس کا مالک تو مر گیا ہے البتہ اس کی اولاد دارالحکومت میں جا کر بس گئی ہے۔ یہ عمارت تو خاصے طویل عرصے سے خالی تھی پھر چنانک ایک غیر ملکی خاتون اور ایک غیر ملکی مرد یہاں آکر رہنے لگے لیکن وہ کسی سے ملتے جلتے نہ تھے اور آج صبح ہی وہ چلے گئے ہیں۔ پہلے وہ عورت کار میں بیٹھ کر گئی اور پھر اس کے بعد وہ مرد ایک بڑی سی دیکن میں بیٹھ کر گیا ہے۔

بھانک پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ بھانک کے دروازے کا پڑا کنڈہ اندر سے بند نہ تھا بلکہ بھانک کے بڑے دو حصوں کو ویسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر بند کیا گیا تھا۔

”ہونہ۔ تو یہ عمارت خالی ہے۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے شاید۔“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے پوری عمارت گھوم ڈالی۔ عمارت واقعی خالی تھی لیکن عمارت کے اندر ایسے آثار بہر حال موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں لوگ رہ چکے ہیں اور انہیں یہاں سے گئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ عمران کردوں میں چکراتا رہا اور پھر ایک کمرے میں آکر وہ رک گیا۔ اس کمرے کی دیوار کے ساتھ ایسے آثار موجود تھے جیسے یہاں کوئی مشین بنی نصب رہی ہو۔ عمران نے غور سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھانک کھول کر باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار کی طرف بڑھنے لگا۔

”کیا ہوا بس۔ کیا عمارت خالی ہے.....“ ٹانگیر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن اسے زیادہ سے زیادہ چند گھنٹے پہلے خالی کیا گیا ہے.....“ عمران نے کہا اور دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹانگیر اور جو انا بھی دوبارہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے تو عمران نے کار سنارٹ کی اور پھر اسے ذرا سا آگے بڑھا کر اس نے دائیں ہاتھ موڑ کر

بوڑھے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کار کا رنگ کیسا تھا۔ نیلے رنگ کی کار تھی ناں۔“ عمران نے ایسے خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اگر بوڑھے نے ہاں کر دی تو نجانے عمران کو کتنا بڑا انعام مل جائے گا۔

”اوہ نہیں پر خردار۔ نیلے رنگ کی نہیں بلکہ سیاہ رنگ کی بڑی سی کار تھی۔ بالکل نئی کار اور ہاں اس کار کی نمبر پلیٹ پر ایک ہستول کی تصویر بھی بنی ہوئی تھی۔ نجانے یہ کون لوگ تھے۔ کیا تم اس عورت سے ملنے آئے تھے۔“ بوڑھے نے بات کرتے کرتے اچانک چونک کر کہا۔ شاید اسے اچانک خیال آگیا تھا کہ عمران جیسا بھروسہ سلام کرنے والا ایک غیر ملکی عورت اور وہ بھی جس کی کار پر ہستول بنا ہوا تھا، سے ملنے آیا ہے تو پھر معاملہ مشکوک ہے۔

”ہستول بنا ہوا تھا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔“ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے انتہائی حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

”مطلب تو مجھے معلوم نہیں البتہ ہستول جیسی تصویر ضرور تھی اس کار پر۔ میں نے خود دیکھی تھی۔“ بوڑھے نے کہا۔

”اچھا۔ پھر وہ کوئی اور ہوگی۔ بے حد شکریہ۔“ خدا حافظ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھ آیا۔

”نانیگر۔ بوڑھے بابا نے بتایا ہے کہ مادام شیریں جس کار میں گئی ہے اس کی نمبر پلیٹ پر ہستول کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس کا کیا

مطلب ہوا۔“ عمران نے کار آگے بڑھاتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے نانیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہستول کی تصویر یا ہستول جیسی تصویر۔“ نانیگر نے چونک کر پوچھا۔

”کیا مطلب۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے۔“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس۔ سہاں ایک گروپ ہے جو بھاری رقموں پر غیر ملکیوں کو کاریں دیتا ہے۔ یہ کاریں باقاعدہ سہاں کے معزز لوگوں کے ناموں سے خریدی جاتی ہیں لیکن اس گروپ نے اس کی بجائے سی نشانی بنا رکھی ہے کہ وہ رجسٹریشن میں وہ نمبر لیتے ہیں جس کے آخر میں سیون کا ہندسہ ہو اور جب نمبر پلیٹ بنواتے ہیں تو انگریزی ہندسہ سیون کے آخر میں نریگر کی جگہ اور آگے نال بنا دیتے ہیں اس طرح یہ ہستول جیسی تصویر بن جاتی ہے لیکن یہ مکمل ہستول بہر حال نہیں ہوتا۔“ نانیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے اس لئے یہ بڑ گوار بھی اسے ہستول جیسی تصویر کہہ رہے تھے۔ کون ہے یہ گروپ۔ کہاں ہے اس کا آفس۔“ عمران نے پوچھا۔

”ناراک کلب کا مالک رائف اس کا کرتا دھرتا ہے۔ ناراک کلب اولڈ فورٹ روڈ پر ایک پرانی سی عمارت میں ہے۔ باہر ناراک کلب کا بورڈ لگا ہوا ہے اور ویسے یہ ہے بھی کلب لیکن نیچے تہہ خانے میں

خاموش ہو گیا تھا۔

”یس ماسٹر“..... جوانا نے جواب دیا۔

”میں اس رالف کو فوری طور پر برآمد کرنا چاہتا ہوں اور زندہ  
مطامبت بھی اپنے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں“..... عمران نے کہا تو  
جوانا بے اختیار سیدھا ہو گیا۔ اس کے سنے ہوئے چہرے پر قدرے  
سرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور آنکھوں میں بھی چمک آگئی  
تھی۔

”یس ماسٹر“..... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”وہاں جوانا ایکشن ہو گا۔“..... عمران نے کہا تو جوانا نے  
اس طرح سر ملادیا جیسے وہ بات سمجھ گیا ہو۔

”یہ جوانا ایکشن کیا ہوتا ہے باس“..... ٹائیگر نے حیرت بھرے  
لہجے میں کہا۔

”جوانی دیوانی ہوتی ہے۔ یہ تو سنا ہو گا تم نے۔ یہ لہر بات ہے  
کہ جہادی جوانی بچاری دیوانی نہیں ہو سکی بلکہ کسی جنگل میں ہرن  
کا شکار کرتی پھر رہی تھی“..... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس  
پڑا۔ جوانا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی لیکن وہ خاموش رہا تھا۔

”یس باس“..... ٹائیگر نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”اگر جوانی دیوانی ہوتی ہے تو جوانا کیسا ہوتا ہو گا۔“ عمران نے  
ایسے لہجے میں کہا جیسے استاد کلاس کے کسی طالب علم کا امتحان لیتے  
ہوئے سوال پوچھتا ہے۔

شراب، منشیات کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر جو ابھی کھیلا جاتا ہے  
اور وہاں سارے شیطانی کام ہوتے ہیں جو ایسے کلبوں کا خاصہ ہوتے  
ہیں“..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کیا یہ رالف وہاں مل جائے گا“..... عمران نے پوچھا۔

”جی نہیں۔“ وہ کہیں نہیں ملتا۔ اسے پراسرار اور خفیہ رہنے کا  
شوق ہے۔ ویسے ہو گا وہیں۔ اس کا نمبر نو ٹو ڈی ہی سب کچھ کرتا ہے۔  
وہ وہاں لازماً موجود ہو گا لیکن کسی اجنبی کو نیچے تہہ خانوں میں کسی  
صورت نہیں جانے دیا جاتا البتہ میں اکیلا جاسکتا ہوں“..... ٹائیگر  
نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”تم کبھی اس رالف سے ملے ہو“..... عمران نے پوچھا۔

”ایک بار ملاقات ہوئی تھی لیکن چونکہ وہاں کوئی ایسا بزنس  
نہیں ہوتا جس میں مجھے دلچسپی ہو اس لئے میں نے زیادہ توجہ نہیں  
دی“..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کیا وہ کارمن بھاد ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں“..... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران خٹنے اثبات میں سر  
ہلا دیا۔ کاراب راج پور سے نکل کر دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا  
رہی تھی اور پھر جب کاردارالحکومت پہنچی تو عمران نے کاردارخ اس  
سڑک کی طرف موڑ دیا جو اولڈ فورٹ روڈ جاتی تھی۔

”جوانا“..... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو عقبی سیٹ  
پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جب سے عمران نے اسے ڈالتا تھا وہ بالکل ہی

”دیوانہ“..... نانگیر نے بے اختیار کہا۔

”اور دیوانے کیا کرتے ہیں..... عمران نے اسی لہجے میں دوسرا

سوال کیا۔

”ٹھیک ہے باس۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ جو انا ایکشن کا کیا مطلب ہے۔ یعنی بے تحاشا توڑ پھوڑ، فائرنگ۔ کشت و خون“۔ نانگیر نے کہا۔

”کیوں جو انا۔ نانگیر ٹھیک کہہ رہا ہے یا.....“ عمران نے اس بار جو انا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ہے باس۔ اس نوڈی کی گردن جب میری انگلیوں کی گرفت میں ہوگی تو رالف خود بخود باہر آجائے گا۔ جو انا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”گڈ۔ اب جہاز اڑہن کام کرنے لگ گیا ہے ورنہ پہلے تم واقعی دیوانے بنے ہوئے تھے.....“ عمران نے کہا تو جو انا بے اختیار مسکرا دیا۔

”مجھے اب احساس ہوا ہے ماسٹر کہ میں نے واقعی غلط بات کی تھی۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور کرتے ہیں وہ انتہائی سوچ سمجھ کر کرتے ہیں.....“ جو انا نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اب تم دیوانگی کی کیفیت سے باہر نکل گئے ہو.....“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار نارا ک کلب کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی۔ ایک سائیڈ پر پارکنگ تھی جس میں

خاصی تعداد میں کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر وہ تینوں ہی نیچے اتر آئے۔

”اس نوڈی کا آفس کہاں ہے نانگیر.....“ عمران نے کہا۔

”آئیے میرے ساتھ.....“ نانگیر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنا اور پھر وہ سب تیز قدم اٹھاتے عمارت میں داخل ہوئے اور پھر ایک راہداری کر اس کر کے وہ ایک خاص بڑے ہال میں داخل ہوئے۔ عمران نے دیکھا کہ ہال کو انتہائی نفاست سے سجایا گیا تھا اور ہال میں خاموشی تھی۔ وہاں موجود افراد کا تعلق بھی اعلیٰ سوسائٹی سے ہی تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان موجود تھے۔ جہاں کا ماحول اس قدر شرفیاء اور مہذب تھا کہ کوئی سوچ بھی نہ لگتا تھا کہ اس کے نیچے تہہ خانوں میں کوئی غیر قانونی کام بھی ہو سکتا ہے۔

”نوڈی دفتر میں ہے یا نہیں.....“ نانگیر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہیں سر۔ باس اپنے آفس میں ہیں.....“ کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے کہا اور نانگیر بغیر کوئی مزید بات کئے سائیڈ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور جو انا اس کے پیچھے تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک کمرہ تھا جس کے باہر ایک دربان موجود تھا۔ اس نے ان دونوں کے قریب آنے پر انہیں انتہائی مودبانہ انداز میں سلام کیا اور خود ہی دروازہ کھول دیا اور وہ تینوں یکے بعد دیگرے اندر داخل

ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی قیمتی فرنیچر سے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا اور کمرہ ساؤنڈ پروف بھی تھا۔ ایک بڑی سی سیٹ کے پیچھے ایک لمبے قد لیکن دبیلے پتلے جسم کا مالک اوجھڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا غافل پر کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ میز پر تین مختلف رنگوں کے فون موجود تھے۔ دروازہ کھلنے اور ان تینوں کے اندر داخل ہونے پر آواز سن کر اس نے سر اٹھایا اور پھر اس کے چہرے پر قدرے مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ مسٹر ٹائیگر۔ آپ شریف لائیے۔ خوش آمدید۔“ اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

”ٹوڈی۔ رالف کہاں ہے۔“ ٹائیگر نے اس کے مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتے ہوئے قدرے سخت اور اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”رالف۔ وہ کون ہے۔“ اس بار ٹوڈی کا لہجہ بھی سخت تھا لیکن دوسرے لہجے جو انا کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لہجے ٹوڈی اس کے ہاتھ میں ٹکا ہوا میز کے اوپر سے گھسٹا ہوا آگے فرش پر آکھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ یکے ہوئے شانری طرح سرخ ہو گیا تھا۔

”اب بتاؤ کہاں ہے رالف۔“ جو انا نے اس کی گردن چھوڑے ہوئے کہا جبکہ عمران بڑے مطمئن انداز میں ایک طرف صوفے

بیٹھ گیا تھا۔

”یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔“ ٹوڈی نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا۔ اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے اپنی گردن کی طرف بڑھے تھے اور پھر اس نے گردن مسلتا شروع کر دی لیکن ابھی اس کے ہاتھ گردن پر ہی تھے کہ جو انا کا بازو گھوما اور ٹوڈی جیٹھا ہوا اچھل کر کسی فٹ بال کی طرح سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر دیوار سے ٹکرا کر وہ رست کے غالی ہوتے ہوئے پورے کی طرح نیچے گرا ہی تھا کہ جو انا نے ایک بار پھر تھک کر اس کی گردن پکڑی اور اسے ہوا میں اٹھالیا۔

”بولو۔ کہاں ہے رالف۔“ جو انا نے خراتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ نیچے۔ نیچے اپنے دفتر میں ہے۔“ ٹوڈی کے منہ سے بھینچی بھینچی سی آواز نکلی۔ ہوا میں ٹکا ہوا اس کا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے رعب ہو گیا ہو۔

”بلاؤ اسے رست ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دوں گا۔“ جو انا نے اسے واپس زمین پر کمرے کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے اس کی گردن نہ چھوڑی تھی۔

”مم۔ مم۔ میری گردن چھوڑو۔ مم۔ مم۔ میں مری جاؤں گا۔“ ٹوڈی کے منہ سے اسی طرح بھینچی بھینچی سی آوازیں نکلنے لگیں اور جو انا نے اس کی گردن چھوڑ دی تو اس کا جسم جھپٹے تو بری طرح لاٹکھڑا ہوا پھر آہستہ آہستہ وہ جم کر کھڑا ہو گیا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔“ ٹوڈی نے ایک بار پھر



سنجھلے ہوئے لہجے میں کہا تو جوانا کا ہاتھ ایک بار پھر گھوم گیا اور اس بار تو نوڈی کے حلق سے اس قدر کر بناک جھج نکلی کہ جیسے اس کے دل میں کسی نے خنجر گھونپ دیا ہو۔ وہ اچھل کر ایک بار پھر سانس لینے دوڑا رہے جا کر اٹھا۔

اب اگر بکواس کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا۔ اب تک میں نے تمہارا اس لئے لحاظ کیا ہے کہ تم درمیانی آدمی ہو۔ جو اتنا آگے بڑھ کر ایک بار پھر اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھینچ کر تے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ باس جہاں نہیں آئے گا۔ وہ نہیں آتا۔ وہ نہیں آتا۔“  
 نوڈی نے رک رک کر کہا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا  
 اور جبڑے ٹوٹ چکے تھے اور وہ اب بڑی مشکل سے اپنے آپ کو اپنے  
 پیروں پر سنبھالے ہوئے تھا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسک ہو چکا تھا۔  
 ”تو پھر اس کے آفس تک ہمیں لے جاؤ۔۔۔ اس بار عمران نے  
 کہا۔“

”مم۔ مم۔ مگر..... ٹوڈی نے چونک کر کہا۔

”اے گولی مار دو جو انا یہ خواہ مخواہ بہادر بننے کی کوشش کر رہا ہے۔“ عمران نے کہا تو جو انا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پستل نکال لیا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو میں تمہیں وہاں لے چلتا ہوں۔ مجھے مت مارو“..... ٹوڈی نے مذہبی انداز میں چخنے ہوئے

کہا۔  
"چلو۔ وقت مت ضائع کرو"..... جو انانے غراتے ہوئے کہا تو

ٹوڈی مڑا اور سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جو انا اس کی پشت پر تھا جبکہ اس کے پیچھے نائیگ اور عمران تھے۔ دروازہ کھول کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے جہے ریٹ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ٹوڈی نے آگے بڑھ کر ایک دیوار پر اپنا ہاتھ مارا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ اب دوسری طرف ایک چھوٹی سی لفٹ نظر آ رہی تھی اور ٹوڈی اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی جونا، نائیگ اور عمران بھی اندر داخل ہو گئے تو ٹوڈی نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سامنے کی دیوار برابر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔

”سنو کسی قسم کی غلط حرکت نہ کرنا ورنہ پلک جھپکنے میں تباہی گردن ٹوٹ جائے گی۔“ سمجھے..... جو انا نے غراتے ہوئے سچے میں کہا۔

”مم۔ مم نہ میں کچھ نہیں کروں گا۔..... ٹوڈی نے کہا۔ چند لمحوں بعد لغت رکی تو ٹوڈی نے وہی بین پریس کیا اور دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک بند راہداری تھی جس کے قریب ایک دروازہ تھا۔ دروازے کے باہر کوئی آدمی نہ تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ باس کا دفتر ہے۔“ ٹوڈی نے کہا تو جوانانے آگے بڑھ

W کر دو جوانا۔..... عمران نے پیر اس کی گردن سے ہٹاتے ہوئے جوانا  
W سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور  
W اٹھا کر اسے صونے پر پھینک دیا جبکہ ٹائیگر نے اس کا کوٹ اس کی  
پشت پر نیچے کر دیا۔

W "تم دونوں دروازوں پر کھڑے ہو جاؤ کسی کو اندر مت آنے  
P دینا۔..... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور جوانا تیزی سے کمرے کی مخالف  
S سمتوں میں موجود دروازوں کی طرف بڑھ گئے۔

S "دیکھو رالف۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن مادام  
O شیریں اور اس کا گروپ پاکیشیا کی سلامتی اور دفاع کے خلاف کام کر  
C رہے ہیں اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم مجھے بتا دو کہ  
i تم نے انہیں کون کون سی کوٹھیاں اور کس کس نمبر کی کاریں دی  
e ہیں اور یہ بھی تمہیں بتا دوں کہ تمہاری مخصوص کار مادام شیریں کو  
t چلاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اس پر تمہاری ہسپتال والی نشتانی موجود  
y تھی اس لئے انکار کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تمہارے جسم کا ایک  
ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور تمہارا سارا سیٹ اپ فوری طور پر  
ختم کر دیا جائے گا۔..... عمران نے سرو لہجے میں کہا۔

W "م۔م۔م۔ میں واقعی کسی مادام شیریں کو نہیں جانتا۔..... رالف  
C نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جاک بول رہا ہے۔  
O "اس کا تعلق شیڈاگ تنظیم سے ہے۔..... عمران نے کہا تو

m رالف بے اختیار چونک پڑا۔

W کر زور سے دروازے پر لالت ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھل  
W گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور ٹوڈی بری طرح جھجٹا ہوا  
W اچھل کر ایک دھماکے سے اندر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی جوانا اندر  
داخل ہوا۔ اس کے پیچھے عمران اور ٹائیگر بھی اندر داخل ہوئے۔  
ٹائیگر نے دروازہ بند کر دیا۔ ٹوڈی نیچے گر کر صرف چند لمحوں تڑپا اور  
پھر ساکت ہو گیا۔ کمرے میں اس وقت ہماری جسم اور گئے سردالا  
آدی کر سی پر بیٹھا فون سننے میں مصروف تھا۔ اس نے تیزی سے  
رسیور رکھا ہی تھا کہ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس  
آدی کو گردن سے پکڑا اور ایک ہی جھٹکے سے اسے گھسیٹ کر قالین  
پر پھینک دیا۔

"بہی رالف ہے باس۔..... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اٹھتے  
ہوئے رالف کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا تو رالف کا  
تڑپتا ہوا اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ  
اٹھتا ہی تیزی سے سبک ہو گیا تھا۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا تو اس کا  
تیزی سے سبک ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ داخل ہونے لگ گیا۔

"مادام شیریں کو تم نے کوٹھیاں اور کاریں دی ہیں۔ بولو۔۔۔  
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"م۔م۔م۔ میں تو کسی مادام شیریں کو نہیں جانتا۔..... رالف  
نے رک رک کر کہا۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر بیٹھا اور اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے



بعد عمران کی کار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے ٹائیکر کو ایک ہوٹل کے سامنے ڈراپ کیا اور پھر وہ جوانا سمیت رانا ہاؤس آگیا۔ اس نے جوانا کو وہاں ڈراپ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے چہرے پر موجود میک اپ بھی ختم کر دیا کیونکہ اب اس کا ارادہ دانش منزل جانے کا تھا تاکہ کار کے کلیو پر کام کر سکے۔

تنویر نے اڈے میں موجود مضمین صفدر اور کیپٹن شکیل کے ذریعے دانش منزل بھجوا دی جبکہ وہ خود صالحہ کے ساتھ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر پہلے اپنے فلیٹ پر گیا۔ وہاں سے اس نے اپنی کار لی اور صالحہ کو ساتھ لے کر ایک بار پھر ہوٹل الیگزینڈر کی طرف روانہ ہو گیا لیکن اس بار ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا اور صالحہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

”اگر انہیں ہماری ساری گھنگو کا علم ہو گیا تھا تو پھر اس جاسکی کو بھی یقیناً راستے سے ہٹا دیا گیا ہو گا“..... صالحہ نے کہا۔  
 ”ہاں مجھے معلوم ہے۔ جاسکی کی لاش اب کسی گڑ میں تیرتی پھر رہی ہو گی“..... تنویر نے جواب دیا۔

”تو پھر تم ہوٹل الیگزینڈر کیوں جا رہے ہو“..... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

توجہ اس کی تیز آواز کے ساتھ ہی ہال میں اس مارٹی کی چیخوں اور اس کے فرش پر گر گرنے کے دھماکے سے گونج اٹھا۔ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پشٹ نکال کر اس پر فائر کھول دیا تھا اور اس مارٹی کو صرف یہی فقرہ بولنے کی مہلت مل سکی تھی۔

”آؤ صالحہ.....“ تنویر نے مشین پشٹ والیں جیب میں ڈال کر کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ہال میں موجود سب لوگ انتہائی حیرت بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔ شاید ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ کوئی آدمی اس طرح کھلے عام دوسرے کو گولیاں مار کر اس طرح اطمینان سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ بھی سکتا ہے اور پھر ہال میں موجود یہ خاموشی ایک دھماکے کی طرح پھٹ پڑی۔ اچانک چار مسلح افراد پچھتے ہوئے تنویر اور صالحہ کی طرف بڑھنے لگے۔

”خبردار اگر تم نے کوئی حرکت کی.....“ تنویر نے جیتے ہوئے کہا لیکن آنے والوں نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سیدھے کر لئے تھے کہ اچانک ایک بار پھر توجہ اس کی تیز آوازوں اور ان چاروں کی چیخوں سے ہال گونج اٹھا۔ یہ فائرنگ صالحہ کی طرف سے ہوئی تھی۔

”اور کسی کو مرنے کا شوق ہے تو وہ بھی آ جائے۔“ نانسنس۔

تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں بھی مشین پشٹ آ گیا تھا۔

”تم کون ہو اور تم نے اس طرح اندھا دھند فائرنگ کیوں کی

”جاسکی نے اگر اس انتھونی کی ضمانت دی ہے تو ظاہر ہے وہ اسے جانتا ہو گا یا اس انتھونی نے اسے کسی کی ٹپ دی ہوگی اور اس بات کا علم یقیناً جاسکی کے کسی نہ کسی اسسٹنٹ کو ضرور ہوگا۔“

تنویر نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”تم اگر راجہ کو ہلاک نہ کرتے تو سب کچھ اس سے معلوم ہو جاتا۔“ صالحہ نے جلد لگے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”جب مجھے غصہ آ جائے تو پھر میں ایسی باریک باتیں نہیں سوچا کرتا.....“ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

”تھوڑی دیر بعد وہ الیگزینڈر ہوٹل پہنچ گئے۔ یہ ہوٹل دو منزلہ تھا لیکن وہاں آنے جانے والے لوگ زیر زمین دنیا کے افراد ہی نظر آ رہے تھے۔ تنویر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔“

”ہیلو سوئی.....“ جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے ایک اوباش سے نوجوان نے صالحہ کا بازو پکڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لگے ہال زوردار تھپ کی آواز اور اس کے آدمی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر اس کے چہرے پر زوردار تھپ جڑ دیا تھا اور تھپ واقعی اس قدر زوردار تھا کہ چٹاخ کی تیز آواز گونج اٹھی تھی۔

”تم نے۔ تم نے مجھے تھپ مارا ہے۔“ مجھے مارنی کو.....“ تھپ کھانے والے نے انتہائی زہر لیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لگے

”ہوشیار رہنا۔ یہ ٹاسکو مکار آدمی ہے۔“..... صالحہ نے آہستہ سے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ لیکن جہاں سے تو چلیں۔“..... تنویر نے بھی آہستہ سے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راہداری آگے سے بند تھی۔ اس کے آخری حصے میں دیوار کے اندر ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ ٹاسکو تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف ہی بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”ایک منٹ۔“..... اچانک تنویر نے کہا تو ٹاسکو رک کر مڑا۔ ”کیا ہوا۔“..... اس کا لہجہ جھلے سے زیادہ سخت تھا۔

”بہت تیزی نہ دکھاؤ گے۔ یوں لگتا ہے جیسے تم دوڑ رہے ہو۔“..... تنویر نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یہ میری عادت ہے۔ آؤ لیکن تم نے بتایا نہیں کہ تم ہو کون۔ میں نے جھلے تمہیں کبھی نہیں دیکھا۔“..... ٹاسکو نے اس بار ڈر سے نرم لہجہ میں کہا۔

”جھلے یہ بتاؤ کہ جا سکتی زندہ ہے یا مر چکا ہے۔“..... تنویر نے کہا تو ٹاسکو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ہجرے پر لکھت حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

”تم نے کیسے یہ بات کی ہے۔ وہ آفس میں موجود ہے۔“ ٹاسکو نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ جھٹکا ہوا اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا لرایا۔ تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا۔ ٹاسکو دیوار سے ٹکرا

ہے۔“..... اچانک ایک لمبے قد اور ورڈشی جسم کے نوجوان نے ایک راہداری سے نکل کر تیزی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”اس احمق نے میری ساتھی کا بازو پکڑا تھا۔ یہ ابھاجرم ہے جس کی سزا موت سے کم نہیں ہو سکتی۔“..... تنویر نے اسے گولی مار دی۔ اس کے بعد جہاز سے یہ چار احمق ریوالور اٹھا کر ہم پر چڑھ دوڑے۔ میں نے انہیں روکا بھی لیکن ان کی موت آگئی تھی اور سناپ اگر تم میں سے جس نے بھی کوئی حرکت کی تو اس کا انجام پلک جھپکنے میں سلسلے آ جائے گا۔“..... تنویر نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا جبکہ صالحہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑی تھی لیکن اس کی آنکھیں سرخ لائٹس کی طرح ہر طرف کا مسلسل جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

”تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔ میں متنبہ ہوں جہاں کا میرا نام ٹاسکو ہے۔“..... آنے والے نے تیز لہجہ میں کہا۔

”ہم نے جا سکتی سے ملنا ہے۔“..... تنویر نے کہا۔

”اوہ۔ تو تم باس سے ملنے آئے ہو۔ آؤ میرے پیچھے۔“..... ٹاسکو نے کہا اور پھر وہ لپٹے آدمیوں سے مخاطب ہو گیا۔

”سب لاشیں غائب کر دو۔ خون کے نشانات صاف کر دو۔“ اس نے چیخ کر کہا اور پھر واپس اسی راہداری کی طرف مڑ گیا جس سے وہ برآمد ہوا تھا۔

”آؤ صالحہ۔“..... تنویر نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”سنو ناسکو۔ تم نے ہوشیار بننے کی کوشش کی تھی اور میں ایسے آدمیوں کو فوراً گولی مار دیا کرتا ہوں۔ اگر تم زندگی بچانا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ تمہارے جاسکی نے ایک آدمی انتھونی کی ضمانت ایک کارڈیلر کو کیوں دی تھی.....“ تنویر نے غراتے ہوئے کہا تو ناسکو کے ہجرے پر ٹیخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرائے۔

”وہ۔ وہ اس کا ہم قوم تھا۔ وہ کارمن میں اس کا گہرا دوست رہا تھا۔ مجھے اس نے خود بتایا تھا.....“ ناسکو نے جواب دیا۔  
”مجھے اس انتھونی کا پتہ چاہیے اور سنو اگر بتا دو گے تو تم زندہ رہو گے ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا اور یہ بھی سن لو کہ تمہیں یہ پتہ کنفرم بھی کرنا ہو گا.....“ تنویر نے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ میں نے محسوس کر لیا ہے کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ شاید تمہارا تعلق ملٹری کمانڈوز سے ہے۔“  
”جاسکی کو اچانک ہوٹل سے نکلے ہوئے گولی مار دی گئی لیکن اس انتھونی نے جاسکی سے اعظم کالونی میں ایک کوٹھی بھی لی تھی لیکن پھر یہ کوٹھی خالی کر دی گئی مگر میں نے اس انتھونی کو گھر اس محفل کے قریب ملت کالونی کی ایک سرخ پتھروں والی کوٹھی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تھا اور بس۔ میں اتنا ہی جانتا ہوں۔“ ناسکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کب کی بات ہے یہ.....“ تنویر نے پوچھا۔  
”آج صبح کی۔ میں جہاں رہتا ہوں وہاں سے یہاں آتے ہوئے

کر واپس آیا۔ تنویر نے اچھل کر اس کے سینے پر مڑا ہوا گھٹنا مارا تو وہ اورخ کی آواز نکلتا ہوا نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا جبکہ صالط ہال کی طرف منہ کئے بڑے چوکنے انداز میں کھڑی تھی۔ تنویر نے تھک کر بے ہوش ناسکو کو اٹھایا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ نظر آ رہا تھا جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہ ناسکو کو اٹھائے اندر داخل ہوا تو صالط بھی اس کے پیچھے ہی اندر آگئی لیکن اس کے ہونٹ بے اختیار جھنجھکے کیونکہ کمرے کی دیواروں پر نیم عریاں عورتوں کی بڑی بڑی رنگین تصویریں لگی ہوئی تھیں۔

”ٹانسس.....“ صالط کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

”یہ انسان نہیں ہیں صالط۔ حشرات الارض ہیں اس لئے تم پرواہ مت کرو.....“ تنویر نے اسے، ان تصویروں کو دیکھتے ہوئے اور اس کا لفظ سن کر کہا۔ وہ ناسکو کو فرش پر لٹا چکا تھا۔

”دروازہ بند کر دو تاکہ اس ناسکو سے پوچھ گچھ کی جاسکے۔“ تنویر نے کہا تو صالط نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔

”تنویر نے ناسکو کو اٹھا کر ایک صوفے پر ڈالا اور پھر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پھر جیب سے مشین پشٹ نکال کر اس نے اس کی نال ناسکو کی کینٹین سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد ناسکو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

ملت کالونی سے گزر کر آنا پڑتا ہے۔ میں نے صبح یہاں آتے ہوئے اسے دیکھا تھا..... ناسکو نے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے تنویر کا تھپہ پوری قوت سے اس کے گال پر پڑا اور ناسکو جھجھکا ہوا سا نیلے پر جا گرا۔

”تم مجھے احمق بنانا چاہتے ہو۔“ نانسٹن۔ وہ اس حلیے میں ہو ہی نہیں سکتا جس حلیے میں وہ جا سکی سے ملنے آیا تھا اس لئے آج تم اسے اس حلیے میں دیکھ ہی نہیں سکتے۔“ بولو۔ کہاں ہے وہ..... تنویر نے غراتے ہوئے کہا لیکن دوسرا لمحہ تنویر کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب صوفے پر پڑے ہوئے ناسکو نے اچانک حرکت کی اور تنویر بے اختیار اچھل کر پیچھے فرش پر پشت کے بل جا گرا۔ ناسکو نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اچانک اچھل کر پوری قوت سے اس کے سینے پر ٹک مار دی تھی۔ تنویر کے نیچے گرتے ہی ناسکو بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمحے صالو بھی جھجھکی ہوئی اچھل کر دروازے سے جانکرانی۔ ناسکو واقعی انتہائی تیز رفتاری اور پھرتی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ صالو پر حملہ کر کے وہ جیسے ہی ہڑا اس کے ہاتھ میں رہا وہ موجود تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ تنویر پر گولی چلاتا وہ بری طرح جھجھکا ہوا اچھل کر منہ کے بل فرش پر گر گیا۔ صالو نے دروازے سے نکل کر اوپری پر پوری قوت سے اس کی پشت پر ضرب لگائی تھی۔ ناسکو شہ اس لئے مار کھا گیا تھا کہ وہ اسے عورت سمجھتے ہوئے یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ وہ دروازے سے نکل کر نیچے گرے گی اور پھر اٹھے گی لیکن صالو دروازے سے نکل کر کسی گیند کی طرح واپس اس سے آنکرائی تھی

اس دوران تنویر تیزی سے کروٹ بدل کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

”اسے مت مارنا ورنہ ہم پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے۔“ صالو نے تنویر کا چہرہ دیکھ کر جھنجھٹے ہوئے کہا اور تنویر نے اس طرح سر جھٹکا جیسے وہ اپنے آپ کو کسی خاص کام سے روکنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی لات پوری قوت سے اٹھتے ہوئے ناسکو کی کھنٹی پر پڑی اور وہ ایک بار پھر کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور پھر فرش پر اسی طرح اوندھے منہ گر کر ساکت ہو گیا۔

”خاص تیز ثابت ہو رہا ہے۔ ویسے اگر تم بروقت نہ روکتی تو اب تک یہ ختم ہو چکا ہوتا.....“ تنویر نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر اٹھا کر دوبارہ صوفے پر پھینکتے ہوئے کہا۔

”تم دروازے پر رہو میں اس سے پوچھتی ہوں.....“ صالو نے آگے بڑھ کر کہا۔

”وہ کیوں.....“ تنویر نے چونک کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم اسے مار دو گے.....“ صالو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صوفے پر پڑے ہوئے ناسکو کے چہرے پر پوری قوت سے تھپہ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے یا پانچویں تھپہ پر ناسکو نے کرہستے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو صالو نے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا مخصوص انداز میں وار کر دیا۔ ناسکو کے حلق سے جھجھکی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے جڑ پا اور پھر ساکت ہو گیا۔

”اب یہ حرکت نہ کر سکے گا۔ صرف بول سکے گا.....“ صالو نے



کہا تو تنویر جو خاموشی سے ہونٹ بھیجنے کھڑا تھا، کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو صالو"..... تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا۔ اسے واقعی صالو کی یہ نئی تکنیک بے حد پسند آئی تھی۔

"اور اب دیکھنا ہے کس طرح طوطے کی طرح بولتا ہے۔" صالو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ناسکو کے ایک کان کی لو کے نیچے کوئی مخصوص رگ تلاش کرنا شروع کر دی۔ ناسکو اب کراہ رہا تھا لیکن اس کا جسم بے حس و حرکت تھا۔ چند لمحوں بعد صالو نے اس رگ پر انگلی رکھی اور پھر دوسرا ہاتھ اس نے اپنے چپلے ہاتھ پر اس طرح مارا جیسے کیل ٹھونکنے کے لئے ہتھوڑا مارا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ناسکو کے منہ سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ کمرہ گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ اتنا ہی حد تک مسک ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے کے اعصاب تن سے گئے تھے اور ان میں رعشہ سا پیدا ہو گیا تھا۔

"بولو کہاں ہے انتھونی۔ بولو ورنہ دوسری ضرب کے بعد تمہاری روح بھی بیچ بیچ پڑے گی۔ بولو"..... صالو نے غراتے ہوئے کہا۔  
"گلستان کالونی کو ٹھنی نمبر آٹھ سٹریٹ نمبر آٹھ"..... ناسکو کے منہ سے ایسے نکلا جیسے الفاظ خود بخود اس کے منہ سے پھسل کر باہر آ رہے ہوں اور صالو نے ہاتھ ہٹا لیا اور ناسکو کا بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا لیکن وہ اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے وہ بڑی دور سے دوڑتا ہوا آ رہا ہو۔

"کیا یہ سچ بول رہا ہے"..... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ اس حالت میں یہ سچ کے علاوہ اور کچھ بول ہی نہیں سکتا لیکن اب اسے گولی مار دو کیونکہ اب اس کی معمولی سی حرکت بھی اس کا ذہن ختم کر دے گی۔ بس اس طریقے میں یہی خافی ہے کہ ایسا آدمی کبھی درست نہیں ہو سکتا"..... صالو نے کہا تو تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پستل کا ٹریگر دبا دیا اور گولیوں نے ایک لمحے میں ناسکو کا سینہ چھلنی کر دیا۔

"آؤ اب نکل چلیں"..... تنویر نے مشین پستل واپس جیب سے ڈالتے ہوئے کہا اور صالو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

نے اتنا بتا دیا کہ پاکستانیوں کو اس میں ایک آدمی دیکھ موجود ہے جس کا تعلق شیڈ آگ کے ایشیا سیکشن کے انچارج اسکاٹ سے ہے۔ یہ بات وہ ذاتی طور پر جانتا تھا کیونکہ وہ خود شیڈ آگ کے اسی سیکشن میں کام کر چکا ہے اور پھر اسکاٹ سے اختلاف کی وجہ سے اسے شیڈ آگ سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اور اس نے کارمن میں ہی اپنا علیحدہ گروپ بنالیا ہے۔..... نعمانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ وری گڈ۔ یہ تو تم نے انتہائی خصوصی کلیو حاصل کر لیا ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ اس گروپ نے ہیکو سے بھی رابطہ کیا ہو۔“ خاور نے کہا۔

”ہیکو اگر براہ راست ملوث نہیں ہو گا تو اس بارے میں بہر حال جانتا ضرور ہو گا۔..... نعمانی نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تموڑی در بعد کار ایک سائیڈ روڈ پر مڑی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

”اس طرف کوئی ہوٹل یا کلب ہے۔“ خاور نے حیران ہو کر پوچھا۔

”نہیں۔ اس طرف ہیکو کا اڈا ہے۔ ہیکو یہاں منشیات کا بہت بڑا تاجر ہے اس نے باقاعدہ اڈا بنایا ہوا ہے جہاں اس کے گینگ کے آدمی رہتے ہیں۔ ہیکو بھی اس عمارت میں ہی رہتا ہے البتہ کام اس کے پورے ملک میں پھیلے ہوئے کارندے کرتے ہیں۔ میں نے بڑی

نعمانی کی نیلے رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دارالحکومت کی ایک فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر نعمانی تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر خاور موجود تھا۔ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ ہیکو سے ہمیں شیڈ آگ کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں۔..... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔

”شیڈ آگ کے بارے میں مجھے کارمن کے ایک آدمی سے کافی عرصہ پہلے علم ہوا تھا۔ اس نے ایک ملاقات میں اس بارے میں بتایا تھا لیکن چونکہ شیڈ آگ کا دائرہ کار ایشیا تک نہ تھا اس لئے میں نے بھی صرف دلچسپی کی حد تک سنا تھا لیکن اب شیڈ آگ کا نام سامنے آیا تو میں نے اس دوست کو جو کارمن میں ہی رہتا ہے فون کیا تو وہ یہ تو نہ بتا سکا تھا کہ پاکستانیوں میں شیڈ آگ کا کوئی سیکشن کام کر رہا ہے البتہ اس

اسے ایک نظر دیکھا اور پھر اس نے کار کے اندر ایک نظر ڈالی اور تیزی سے مزگیا۔ پمپنگ کی چوٹی کھڑکی کھول کر وہ اندر چلا گیا اور کھڑکی بند ہو گئی۔ تقریباً دس منٹ بعد کھڑکی دوبارہ کھلی اور وہی آدمی دوبارہ باہر آگیا۔

”کار ایک سائین پر کھڑی کر دو“..... اس دربان نے کہا تو نعمانی نے سر ملاتے ہوئے کار آگے بڑھا کر ایک سائین پر روک دی۔  
 ”اسلحے کا کیا ہو گا“..... خاور نے آہستہ سے کہا۔  
 ”مشین پش تو ہو گا ہی جہاز جیب میں“..... نعمانی نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

”ہاں“..... خاور نے اشیات میں سر ملاتے ہوئے جواب دیا۔  
 ”ٹھیک ہے۔ کافی ہے آؤ۔ میرا خیال تھا کہ شاید ہم کار سمیت اندر جائیں گے لیکن شاید یہ لوگ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی محتاط ہیں“..... نعمانی نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ کار سے نیچے اتر آیا۔  
 خاور بھی نیچے اتر اور نعمانی نے کار لاک کی اور پھر وہ دونوں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے جہاں وہ دربان کھڑا انہیں آتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔  
 ”آئیے“..... دربان نے ان کے قریب آ کر پمپنگ کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور وہ دونوں اس کے پیچھے عمارت میں داخل ہوئے تو سلمے برآمدے میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے۔ چاروں ہی چھپے ہوئے خنڈے دکھائی دے رہے تھے۔ دربان ان دونوں کے آگے آگے تھا اس لئے وہ چاروں خاموش کھڑے تھے۔ ایک

جہاز رقم خرچ کر کے اس اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کر رہی تھی۔ نعمانی نے کہا۔  
 ”پھر تو ہمیں مکمل اسلحے لے کر وہاں جانا چاہئے“..... خاور نے کہا۔

”سیٹ کے نیچے اسلحہ موجود ہے۔ ویسے میں نے پیکے کے لئے ایک ٹپ حاصل کر لی ہے اس لئے شاید اسلحہ کی ضرورت نہ پڑے۔“  
 نعمانی نے کہا اور خاور نے اشیات میں سر ملادیا۔

”تھوڑی دیر بعد کار ایک عمارت کے جہازی سائر کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ گیٹ پر سیٹ کا پوریشن کا بورڈ لگا ہوا تھا اور عمارت کسی ذریعہ فارم کے انداز میں بنی ہوئی تھی۔ چار دیواری خاصی اونچی تھی اور اس پر باقاعدہ حفاظتی تار بھی لگی ہوئی تھی۔ گیٹ کے باہر ایک باوردی دربان موجود تھا جس کی بیلٹ کے ساتھ ہولسٹر میں ریوالور کا بھاری دستہ نظر آ رہا تھا۔ دربان اپنے جسم اور چہرے مہرے سے دربان کی بجائے زیر زمین دنیا کا کوئی بد معاش ہی نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے مندل نشانات خاصے واضح تھے اس کے علاوہ اس کی گھسی مونچھیں اور چہرے پر موجود سرد مہری اور سفاکی بھی نمایاں نظر آ رہی تھی۔ کار رکتے ہی وہ تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔ اس نے چہرے پر سختی کا تاثر کچھ زیادہ ہی ابھرایا تھا۔

”لپٹے جیف کو یہ کار ڈو“..... نعمانی نے کھڑکی سے ہاتھ نکال کر ایک کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس آدمی نے کار ڈیا اور

راہداری سے گزر کر وہ سڑکیاں اترتے چلے گئے اور چند لمحوں بعد وہ ایک خاصے بڑے اور ہال بنا کمرے میں پہنچ گئے جہاں مشین گنوں سے مسلح افراد ٹہل رہے تھے۔ درمیان میں ایک بڑی سی سڑک کے پیچھے ایک اونچی نشست کی کرسی پر ایک کارمن خاد بھاری جسم اور بڑے سے چہرے کا مالک آدمی موجود تھا۔ اس کی پشت پر بھی دو آدمی بڑے چوکنے انداز میں ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔

”آؤ۔ آؤ تمہیں چونکہ ڈان نے بھیجا ہے اس لئے میں نے تمہیں یہاں اپنے پاس بلایا ہے ورنہ تم جیسے لوگ تو اس کمرے میں داخل ہی نہیں ہو سکتے۔“ کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔ اس کا پیر ایسا تحقیر آمیز تھا جیسے خاد اور نعمانی انسان کی بجائے کیڑے کوڑے ہوں۔ خاد کا چہرہ بے اختیار چمکنے لگا۔

”بے حد شکر یہ چیف۔“ ہمیں ڈان نے بتایا تھا کہ تم ہی ہمارا کام کر سکتے ہو۔“ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بیٹھو اور بتاؤ کیا کام ہے لیکن جو کچھ کہنا ہے جلدی کہو میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں کہانیاں سن سکوں۔ دو نوک اور واضح بات کرو۔“ بیکو نے اسی طرح تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

”شیزاگ کا ایک سیکشن یہاں کام کر رہا ہے۔ ہمیں اس کے کسی آدمی کا پتہ چاہیے۔“ نعمانی نے کہا تو بیکو جو کرسی پر لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم۔“ بیکو نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو کمرے میں موجود مسلح افراد نے یکجہت گنیں کندھوں سے اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیں۔

”تم اس بات کو چھوڑ دو کہ تم کون ہیں۔ تم سے جو پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ۔“ نعمانی نے اس بار بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا۔“ ہمیں یہ جرأت کیسے ہوئی بد بختیجہ سے اس لہجے میں بات کرنے کی اگر تمہیں ڈان نے نہ بھیجا ہوتا تو اب تک تم لاٹور میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔ بولو کون ہو تم اور تم نے یہ بات کیور کی ہے۔“ بیکو نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”جو کچھ تمہیں معلوم ہے وہ بتا دو اور جو معاوضہ تم چاہو لے لو۔“ بس باقی کسی سوال کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے خود ہی دو نوک اور واضح بات کرنے کے لئے کہا تھا۔“ نعمانی نے کہا لیکن اس ہاتھ اس دوران تیزی سے اپنے کوٹ کی جیب میں رہنگ گیا تھا جبکہ خاد کا ہاتھ جھپٹے ہی اس کی جیب میں پہنچ چکا تھا۔

”ہو نہہ۔ تو تم سرکاری چوہ ہو اور تمہاری موت اب یقینی چکی ہے۔“ بیکو نے ایک جھٹکنے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہو۔ کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی غیظ و غضب کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ”سنو۔ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آرام سے بد کرو۔“ نعمانی نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بیکو کو جواب دیتا اچانک نعمانی اور خاد دونوں کے ہاتھ بجلی کی سی تیز

حرکت کرتی رہیں۔ پیکیو نے اپنے آپ کو بچانے اور نعمانی کی لات پکڑنے کی کافی کوششیں کیں لیکن آہستہ آہستہ اس کی مزاحمت دم توڑتی چلی گئی۔ وہ جسمانی طور پر خاصا مضبوط آدمی تھا اس لئے اتنی دیر تک مزاحمت کر گیا لیکن نعمانی کی بھرپور ضربوں کے سامنے اس کی کوئی پیش نہ چل سکی اور اس کا جسم ڈھسلا پڑ گیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے ان دونوں کو یقین تھا کہ فائرنگ اور جیجوں کی آوازیں باہر نہ سنائی دی ہوں گی لیکن خاور اس لئے دروازے کے قریب جا کھڑا ہوا تھا کہ اچانک کوئی آدمی باہر سے اندر آ سکتا ہے۔

"آؤ اب باہر موجود افراد کا بھی خاتمہ کر دیں۔ پھر اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کریں گے۔" نعمانی نے تیزی سے دوڑ کر خاور کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"لیکن باہر موجود دربان تک تو لازماً فائرنگ کی آوازیں پہنچ جائیں گی۔" خاور نے کہا۔

"کوئی بات نہیں پہنچ جائیں۔ اب اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔" نعمانی نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ سریشیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے خاور بھی اوپر آ گیا۔ مشین پشیل انہوں نے جیپوں میں ڈال لئے تھے اور اب وہ اس انداز میں چل رہے تھے جیسے پیکیو سے بات چیت کے بعد واپس جا رہے ہوں۔

"تم باہر موجود آدمیوں کو ختم کرو مگر اس دربان کا خیال رکھنا میں باقی کرے دیکھتا ہوں۔" نعمانی نے خاور سے کہا اور تیزی

سے جیپوں سے باہر آئے اور اس کے ساتھ ہی کمرہ سٹ سٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی جیجوں سے گونج اٹھا۔ نعمانی اور خاور دونوں نے انتہائی ماہرانہ انداز میں یہ کارروائی کی تھی۔ نعمانی کا نشانہ سب سے پہلے پیکیو کی سائیڈز میں موجود اس کے دو آدمی بنے تھے۔ اس کے بعد پیکیو کے دائیں ہاتھ پر موجود افراد نے اپنے آپ کو تیزی سے سنبھالا لیکن ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی نعمانی نے چار افراد کو نشانہ بنالیا جبکہ خاور نے کسی پھر کی طرح گھومتے ہوئے بائیں ہاتھ پر موجود چار افراد کو نشانہ بنایا تھا اور نتیجہ یہ کہ پلک جھپکنے میں دس مسلح افراد فرش پر پڑے چرپ رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی نعمانی اور خاور دونوں نے چھلانگیں لگائیں۔ نعمانی کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا میز کے اوپر سے میز کے پیچھے کھڑے پیکیو سے کسی گولے کی طرح ٹکرایا تھا اور پیکیو جو حیرت سے بت بنا کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا جھٹکا ہوا کرسی سمیت پیچھے فرش پر جا گرا جبکہ نعمانی اس کے اوپر تھا اور پھر نعمانی نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ نہ صرف اٹھ کھڑا ہوا تھا بلکہ اس نے اٹھتے ہوئے پیکیو کی کنپٹی پر زوردار ضرب بھی لگا دی تھی جبکہ خاور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا تھا۔ وہ دروازے کے قریب دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا مشین پشیل ایک بار پھر بول پڑا اور ایک آدمی جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا جبکہ نعمانی نے اسی لمحے پیکیو کو دوسری ضرب لگائی اور پھر اس کی ٹانگیں کسی مشین کی طرح

سے سائیڈ پر جاتی ہوئی راہداری کی طرف آگیا جبکہ خاور اسی طرح آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ برآمدے میں پہنچا تو وہی چاروں مسلح افراد ویسے ہی کمرے ہوئے تھے۔ انہوں نے گردنیں موڑ کر خاور کی طرف دیکھا جبکہ خاور اس طرح رک گیا جیسے نعمانی کے پہنچنے کا انتظار کر رہا ہو۔ دوسرے لمے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں کچھ سمجھتے رست رست کی آوازوں کے ساتھ ہی ماحول انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ چاروں ہی گولیوں کا نشانہ بن کر چیختے ہوئے نیچے گرنے لگے کیونکہ خاور نے خاص طور پر ان کے جسموں کی ایسی جگہوں پر فائر کیا تھا کہ انہیں زیادہ چپکنے کی سہلت بھی نہ مل سکے۔ اس کی نظریں اب پچانک پر جمی ہوئی تھیں اور وہی ہوا دوسرے لمے چھوٹی کھڑکی کھلی اور وہی مسلح دربان تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن خاور جانتا تھا کہ پچانک مشین پسٹل کی ریخ میں نہ آتا تھا اس لئے خاور خاموش کھڑا رہا۔

”ارے۔ یہ کیا۔ یہ کیا ہوا“..... اس دربان نے اندر داخل ہو کر جیسے ہی برآمدے میں پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو وہ بوکھلائے پھلے انداز میں چیختا ہوا تیزی سے آگے کی طرف دوڑ پڑا البتہ اس نے ہولسمر سے ریوالور نکال لیا تھا اور پھر جیسے ہی وہ ریخ میں آیا خاور نے فائر کھول دیا اور دربان چلتا ہوا کسی لٹو کی طرح گھوما اور پھر ایک دھماکے سے نیچے جا کر اور چند لمحوں بعد ساکت ہو گیا تو خاور سسٹن کی ادٹ سے نکلا اور تیزی سے دوڑتا ہوا پچانک کی طرف

بڑھ گیا۔ اس نے پچانک کو اندر سے بند کر دیا اور پھر واپس پلٹا تو نعمانی برآمدے میں موجود تھا۔  
”یہ ختم ہو گئے۔ چلو ٹھیک ہے۔ ویسے اندر اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ بس منشیات اور اسلحہ بھرا ہوا ہے“..... نعمانی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

”تم اس سے پوچھ گچھ کرو میں جہیں باہر ہی رکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کوئی اچانک آجائے“..... خاور نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس سیڑھیاں اتر کر اس ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچا تو وہاں لاشوں کے ساتھ بیٹو ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ نعمانی نے قریب جا کر اسے گھسیٹا اور پھر اٹھا کر اس نے اسے ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بیلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی نائٹون کی رسی کا گچھا کھولا۔ یہ رسی کا گچھا اس نے تلاشی کے دوران ایک کمرے سے اٹھایا تھا۔ پھر اس رسی کی مدد سے اس نے بیٹو کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے اچھی طرح باندھ دیئے اور باقی رسی اس نے اس کے جسم کے گرد کس کر باندھ دی۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ بیٹو کی ناک اور منہ پر رکھ کر انہیں دبا دیا۔ چند لمحوں بعد بیٹو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو نعمانی نے ہاتھ ہٹائے اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ چند لمحوں بعد بیٹو نے کر رہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس

کچے ہیں اس لئے اب یہاں جہاری بیچیں بھی کوئی نہ سن سکے گا۔  
نعمانی نے کہا۔

”ہو نہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈان نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔“ ..... بیکی نے کہا۔

”ڈان نے تو مجھے واقعی منشیات کے سلسلے کی پارٹی سمجھ کر منپ دی ہے بہر حال اب تم بتاؤ کہ جہارا جواب کیا ہے۔ یہ سوچ کر جواب دینا کہ جہارا یہ جسم چند لمحوں بعد ریٹوں میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔“ ..... نعمانی نے مرد لہجے میں کہا۔

”دیکھو۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم لوگ کون ہو اس لئے میں سوچوں گا۔ مجھے شیڈ آگ کی یہاں موجودگی یا اس کے کسی آدمی کا کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی کسی نے مجھ سے یہاں رابطہ کیا ہے۔“  
بیکی نے جواب دیا۔

”تو پھر اسکاٹ سے بات کر کے اس سے پوچھ لو۔“ ..... نعمانی نے کہا تو بیکی کا منہ اس طرح کھلا جیسے وہ لبا سانس لینا چاہتا ہو لیکن سانس لینے کی بجائے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ آنکھیں جیسے پتھر کی ہو گئیں۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے سب کو ہلاک کر دیا ہے۔“ ..... بیکی کا ذہن شاید ابھی تک اس بات کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہو رہا تھا۔  
دیسے بھی وہ صرف سامنے کا منظر دیکھ سکتا تھا۔

”ہاں۔ باہر موجود جہارے آدمی بھی دربان سمیت سب ہلاک ہو

کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی بھی لاشوری کو شش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کھسکا رہی رہ گیا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ۔ یہ کس نے جرأت کی ہے کہ۔“ ..... بیکی کے منہ سے لاشوری انداز میں الفاظ نکل رہے تھے لیکن جب اس کی نظریں سائیز پر کھوے ہوئے نعمانی پر پڑیں تو اس کی نہ صرف زبان رک گئی بلکہ چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اب اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا تھا۔ اس نے نظریں گھمائیں اور پھر سامنے پڑے ہوئے اپنے چار آدمیوں کی لاشیں اور ان کے جسموں سے نکلنے والے خون کو دیکھا اور اس کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات جیسے بجمہ سے ہو گئے۔

”یہ۔ یہ تم نے ہلاک کیا ہے ان سب کو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہاں تو دس مسلح افراد تھے۔“ ..... بیکی نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”دس کیا۔ دس ہزار بھی ہوتے تب بھی ان کا بھی حشر ہوتا۔ میں نے جنہیں کہا تھا کہ شیڈ آگ کے بارے میں بتا کر اپنا معاوضہ وصول کر لو لیکن تمہیں شاید اپنے آدمیوں کا زعم تھا۔“ ..... نعمانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے سب کو ہلاک کر دیا ہے۔“ ..... بیکی کا ذہن شاید ابھی تک اس بات کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہو رہا تھا۔  
دیسے بھی وہ صرف سامنے کا منظر دیکھ سکتا تھا۔

”ہاں۔ باہر موجود جہارے آدمی بھی دربان سمیت سب ہلاک ہو

پھر اس نے خنجر اس کی ران میں اتار دیا۔ پیکو کے حلق سے مسلسل  
چٹخیں نکلنے لگیں۔

"اب تم سب کچھ بتاؤ گے۔ پیکو۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تم باس ہو  
اس لئے شاید سمجھا رہا بھی ہو گے لیکن تم احمق ہو اور احمقوں سے اپنی  
مرضی کا جواب اگوتا مجھے آتا ہے۔" نعمانی نے غراتے ہوئے کہا  
اور پھر خنجر ایک طرف میز پر رکھ کر اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی  
شیشی نکال لی۔ پیکو کے دونوں زخموں سے خون فوارے کی طرح  
اہل رہا تھا اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح تڑپ رہا تھا۔ چہرہ  
پھٹ سا گیا تھا اور منہ سے کراہیں اور چٹخیں نکل رہی تھیں۔

"وہی تو تم پہلے ہوئے ساڈ نظر آرہے ہو لیکن صرف دو زخموں  
سے تمہاری یہ حالت ہو رہی ہے اور ابھی تو ابتدا ہے۔" نعمانی  
نے اس طرح برا سا منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے پیکو کو اس حالت  
میں دیکھ کر شدید کوفت ہو رہی ہو۔

"مم۔ مم۔ میرا دل۔ میرا دل۔" پیکو نے ڈوبتے ہوئے لہجے  
میں کہا تو نعمانی بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پیکو کا چہرہ لکھت ہلدی کی  
طرح زرد ہوتا جا رہا تھا۔ نعمانی نے شیشی واپس جیب میں ڈالی اور  
اس نے بجلی کی سی تیزی سے میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی،  
اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل بے ہوش ہوتے ہوئے پیکو کے منہ سے  
لگا دی۔ شراب کا پہلا گھونٹ جیسے ہی پیکو کے حلق سے نیچے اترا اس کا  
چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ غناخت

انچارج ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم شاید مجھے سرکاری آدمی سمجھ رہے  
ہو۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ہمارا کوئی تعلق حکومت سے نہیں اور  
حکومت کے آدمی اس انداز میں کام نہیں کرتے۔ انہیں تم سے کچھ  
پوچھنا ہوتا تو پھر پوری فوج جہاں چرصاصی کر دیتی اور تمہیں اٹھا کر وہ  
ہیڈ کوارٹر لے جاتے اور پھر تمہاری روح بھی سب کچھ بتا دیتی۔ ہمارا  
تعلق بھی شیڈ آگ نائپ کی ایک تنظیم سے ہے اور شیڈ آگ نے جہاں  
ہماری تنظیم کے منہ سے نوالہ چھیننے کی کوشش کی ہے اس لئے ہم  
اسے ٹریس کر رہے ہیں۔" نعمانی نے کہا۔

"کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے۔" پیکو نے ہونٹ چباتے  
ہوئے کہا۔

"ریڈ کھر سے۔" نعمانی نے جواب دیا۔  
"ریڈ کھر۔" یہ کیا نام ہے۔ میں نے تو آج تک یہ نام نہیں سنا۔  
پیکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جلو اب سن لیا۔ اب بولو۔" نعمانی نے کہا۔  
"سوری مسٹر۔ مجھے نہ ہی اسکاٹ کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکوئنسی  
معلوم ہے اور نہ میرا طویل عرصہ سے اس سے کوئی رابطہ ہوا ہے اور  
نہ ہی شیڈ آگ کے کسی آدمی نے مجھ سے رابطہ کیا ہے۔" پیکو نے  
کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا اس کے منہ سے ایک استہائی  
کریٹک جھنجھکی نکلی کیونکہ نعمانی نے اس کے ایک مونے سے بازو میں  
خنجر اتار دیا تھا۔ پھر نعمانی نے ایک جھٹکے سے خنجر کھینچا اور ایک بار



مجھے جہادی موت سے کیلغاندہ لے گا۔ مجھے تو درست معلومات چاہئیں اور بس۔ لیکن یہ بھی بتا دوں کہ مجھے فوراً یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ بولنے والا ج بول رہا ہے یا جھوٹ اور جیسے ہی جہارے منہ سے جھوٹ نکلا اس کے بعد جہادی روح بھی صدیوں تک جیتتی رہ جائے گی۔..... نعمانی نے کہا۔

نہیں۔ میں ج بٹا دیتا ہوں۔ یہاں شیڈاگ کی سب سے خوفناک ایجنٹ مادام شیریں اپنے گروپ کے ساتھ آئی ہوئی ہے۔ مجھے اسکاٹ نے فون کر کے کہا تھا کہ وہ یا اس کا کوئی آدمی مجھے آکر لے گا اور میں ان کے لئے یہاں انتظامات کر دوں۔ چنانچہ ایک آدمی جس کا نام رابرٹ تھا وہ مجھے آکر ملا اور پھر میں نے ان کے لئے دو کونھیں اور دو کاروں کا بندوبست کر دیا تھا اس کے بعد مجھے نہیں معلوم اور نہ میرا ان سے رابطہ ہوا ہے البتہ کل میں نے ان میں سے ایک کو ٹھی پر فون کیا تھا تو وہاں سے مجھے ایک آدمی انتھونی نے جواب دیا کہ رابرٹ اور اس کا گروپ چلا گیا ہے۔ اب مادام شیریں کے ساتھ ایکشن گروپ ہے۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے..... پیکو نے کہا۔

”کون سی کو ٹھی میں وہ موجود ہیں..... نعمانی نے پوچھا۔  
”گلستان کالونی۔ کو ٹھی نمبر آٹھ۔ سیرٹ نمبر آٹھ.....“ پیکو نے

جواب دیا۔

”کیا فون نمبر ہے وہاں کا.....“ نعمانی نے پوچھا تو پیکو نے فون

شراب پیتا چلا گیا لیکن نعمانی نے تھوڑی سی شراب اس کے حلق میں انڈیل کر بوتل اس کے منہ سے علیحدہ کی اور پھر بوتل میں موجود باقی شراب اس نے اس کے زخموں پر انڈیلنا شروع کر دی۔ پیکو اب لمبے لمبے سانس لے رہا تھا لیکن اب بہر حال اس کی حالت ٹھیک ہو گئی تھی اور شراب پرنے سے آہستہ آہستہ خون بھی ٹھکانا بند ہو گیا تھا۔  
”تم بیمار ہو.....“ نعمانی نے خالی بوتل میز پر رکھتے ہوئے کہا۔  
”ہاں۔ میں دل کا مریض ہوں۔ پلیز مجھے کچھ مت کہو.....“ پیکو نے اس بار منت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں ابھی جہارے دل کو گھوڑے کے دل سے بھی زیادہ مضبوط کر دوں گا فکر مت کرو۔ اس شیشی میں جو دوا ہے وہ اپنی تاثیر میں سرخ مریضوں سے بھی زیادہ تیز ہے اور اتنی بات تو تم بھی جانتے ہو کہ جب زخموں پر سرخ مریضیں چڑک دی جائیں تو پھر زخمی کی کیا حالت ہوتی ہے.....“ نعمانی نے جیب سے دوبارہ وہی شیشی نکالتے ہوئے سر دھجے میں کہا۔

”سنو۔ سنو۔ رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ رک جاؤ.....“ پیکو نے کہا۔

”جلدی بتاؤ اور سنو تمہیں سب کچھ کفرم بھی کرانا پڑے گا اس لئے جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرنا.....“ نعمانی نے کہا۔

”میں بتا دیتا ہوں پلیز۔ لیکن وعدہ کرو کہ مجھے تم زندہ چھوڑ دو گے.....“ پیکو نے کہا۔

”میں اپنے خفیہ اڈے سے بول رہا ہوں اس لئے سہر نہیں بتا سکتا۔ بہر حال میں کل پھر فون کروں گا۔ گڈ بائی“..... پیکو نے کہا تو نعمانی نے اس کے کان سے فون ہٹا کر اسے آف کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

”گڈ۔ تم نے سچ بتایا ہے اس لئے تم اب آسان موت مرد حقے“..... نعمانی نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پستل نکالا اور پھر اس سے پھیلے کہ پیکو کچھ بولتا نعمانی نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑخا ہٹ کے ساتھ ہی پیکو کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو گیا اور پیکو کا صرف منہ ہی کھل سکا تھا۔ اسے بیخ مارنے کی بھی سہلت نہ ملی تھی۔ نعمانی نے مشین پستل واپس جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف مز گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار واپس مین روڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

”اب کیا پروگرام ہے۔ کیا اس گلستان کالونی کی کوٹھی پر چھاپہ مارا جائے“..... خاور نے کہا۔

”نہیں۔ پہلے ہم اس کوٹھی کا جائزہ لیں گے پھر چیف کو رپورٹ دیں گے“..... نعمانی نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سہر بتا دیا۔ نعمانی مڑا اور اس نے میز پر موجود کارڈ لیس فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے وہی نمبر پریس کر دیتے جو پیکو نے بتائے تھے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

”اب کنفرم کراؤ۔ جو مرضی آئے کہہ دیتا“..... نعمانی نے فون پیس پیکو کے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

”ہیلو“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میں پیکو بول رہا ہوں۔ اس کو ٹھی کا مالک۔ انتھونی سے بات کراؤ“..... پیکو نے کہا اور نعمانی سمجھ گیا کہ بولنے والا انتھونی نہیں ہے ورنہ پیکو اس کی آواز پہچان لیتا۔

”انتھونی موجود نہیں ہے۔ تم نے کیوں فون کیا ہے۔“ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

”میری کل انتھونی سے بات ہوئی تھی اس نے کہا تھا کہ میں آج فون کر کے معلوم کر لوں۔ وہ کوئی خاص قسم کا اسلحہ منگوانا چاہتا تھا اس لئے میں نے فون کیا ہے۔ مجھے چیف اسکاٹ نے حکم دیا ہوا ہے کہ آپ لوگوں کی پوری پوری مدد کی جائے“..... پیکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ انتھونی کو معلوم ہو گا۔ وہ موجود نہیں ہے۔ تم کون سے نمبر سے بول رہے ہو“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

باکس اٹھا کر اس نے اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھا اور پھر کار کا دروازہ بند کر کے وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتی روڈ کی طرف بڑھ گئی۔ روڈ پر پہنچ کر اس نے وہیں رک کر ایک لمحے کے لئے عمارت کا جائزہ لیا اور پھر تیزی سے دائیں ہاتھ پر مڑ گئی۔ اس سڑک پر کافی ٹریفک تھی اس لئے اس نے سامنے کے رخ سے عمارت کے اندر جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دائیں ہاتھ پر بڑھتی چلی گئی۔ جب عمارت ختم ہوئی تو اس کی دوسری سائیڈ پر بھی سڑک تھی اور اس سڑک پر بھی ٹریفک موجود تھی۔

اب ایک ہی صورت ہے کہ عقبی طرف سے اندر جایا جائے۔ مادام شیریں نے کہا اور سائیڈ سے ہو کر عمارت کی عقبی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمارت کے اختتام پر واقعی ایک نرسری موجود تھی جس میں درخت بھی تھے۔ اس کا پھانگ بھی بند تھا۔ مادام شیریں پھانگ کے قریب رک گئی۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا مائیک نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور اس کی سائیڈ کا بٹن پریس کر دیا۔

"مادام شیریں بول رہی ہوں مارٹن۔ کیا تم نرسری کے اندر ہو..... مادام شیریں نے کہا۔

"ہیں مادام۔ یہاں دو آدمی تھے میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے..... مائیک کے پچھلے حصے سے مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"پھانگ کھولو میں اندر آنا چاہتی ہوں..... مادام شیریں نے کہا اور مائیک کا بٹن آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

مادام شیریں نے کار ایک سائیڈ گلی میں جا کر روک دی جہاں اس نے سیکرٹ سروس کی اس عمارت کا جائزہ لینے کے لئے پہلے روکی تھی۔ مارٹن اس کے ساتھ آیا تھا۔ مارٹن نے ایک سیاہ رنگ کا بیگ اٹھایا ہوا تھا۔

"تم اس عمارت کی عقبی طرف جا کر اس نرسری میں کہیں چھپ جاؤ۔ یہاں ہو سکتا ہے کہ کسی کی نظر پڑ جائے اور نرسری میں اگر کوئی ہو تو اسے ہلاک کر دیتا..... مادام شیریں نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہیں مادام..... مارٹن نے کہا اور بیگ ہاتھ میں پکڑے وہ بھی کار سے نیچے اتر اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا روڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ روڈ پر جا کر وہ مڑ کر مادام شیریں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو مادام شیریں نے کار کی سائیڈ سیٹ اوپر اٹھائی اور اس کے نیچے موجود ایک چھوٹا سا

پستول تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے آگے کی طرف پھیلایا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد مادام شیریں عمارت کی چھت کے کنارے تک پہنچ گئی۔ اس نے دونوں پیر عمارت کی دیوار کے ساتھ لٹ گئے اور دوسرے ہاتھ سے اس نے چھت کا کنارہ پکڑا اور اپنی قلابازی کھا کر وہ پلک جھپکنے میں وسیع و عریض چھت پر پہنچ گئی۔ اس نے پستول کے دستے پر لگا ہوا ایک بن پریس کیا تو دیوار سے چپکا ہوا بڑا علیحدہ ہو کر ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ دوبارہ پستول کی نال سے چپک گیا تو مادام شیریں نے اسے واپس جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر جیکٹ کی جیب سے اس نے نیلے رنگ کا ایک چھوٹا سا پستول نکالا اور اس کی نال کو چھت کے فرش پر رکھ کر اس نے اسے زور سے دبایا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا گیا لیکن اس نے پستول کی نال کو مضبوطی سے چھت کے فرش پر دبائے رکھا۔ پھر یکے بعد دیگرے کئی بار ٹریگر دبائے کے بعد اس نے پستول واپس اٹھایا۔ جس جگہ پستول کی نال موجود تھی وہاں سیاہ رنگ کا وجہ سا پڑ گیا تھا۔ وہ چند لمحے خاموش کھڑی اس جیسے کبھی موجود ہی نہ تھا۔ مادام شیریں کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ رنگ گئی۔ وہ اب ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ کہیں سیڑھیاں نیچے جا رہی ہوں لیکن وسیع و عریض چھت سہا تھی۔ وہاں سیڑھیاں سرے سے موجود ہی نہ تھیں۔

یہ کیسی عمارت ہے۔ چھت پر آنے کے لئے سیڑھیاں ہی نہیں

تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا تو مارٹن کی شکل نظر آئی اور مادام شیریں اندر داخل ہو گئی۔ مارٹن نے پھاٹک بند کر دیا۔

”ادھر سے تو بہت اونچی اور بند دیوار ہے۔“ مارٹن نے کہا۔  
 ”کوئی بات نہیں۔“ مارٹن شیریں نے مختصر سا جواب دیا اور پھر تیز قدم اٹھاتی وہ عمارت کی عقبی دیوار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ دیوار واقعی بہت اونچی تھی اور اس میں کسی قسم کا کوئی دروازہ، کھڑکی یا روشندان موجود نہ تھا لیکن مادام شیریں نے جیب سے ایک چھوٹا سا پستول نکالا جس کی نال کے سرے پر ایک گول ربڑ سا لگا ہوا تھا۔ اس نے پستول کا رخ عمارت کے اوپر والے کنارے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ سر کی آواز کے ساتھ ہی وہ گول ربڑ جو ایک انتہائی باریک تار سے منسلک تھا گولی کی رفتار سے اٹا ہوا عمارت کے اوپر کنارے پر جا کر چپک گیا جبکہ پستول اور اس ربڑ کے درمیان باریک تار موجود تھی۔

”ہوشیار رہنا اگر کوئی میری واپس تک آجائے تو اسے بھی ہلاک کر دینا۔“ مارٹن شیریں نے ساتھ کھڑے ہوئے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مادام۔“ مارٹن نے جواب دیا اور مادام شیریں نے پستول کے ٹریگر کے نیچے لگا ہوا ایک بن دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس کے جسم کو جھٹکا گیا اور اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں اٹھتا ہوا چھت کی طرف جیسے اٹا چلا گیا۔ مارٹن شیریں کے ایک ہاتھ میں

بنائی گئیں۔ یقیناً اب سلسلے سے نیچے اترنا پڑے گا اور سلسلے سڑک پر ٹریفک چل رہی ہے..... مادام شیریں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آگے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کنارے پر پہنچ گئی۔ واقعی سلسلے سڑک پر ٹریفک چل رہی تھی اور بلندی بھی کافی تھی۔ مادام شیریں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ اس نے جیب سے وہی پستول نکالا جس کی مدد سے وہ اوپر آئی تھی۔ اس نے پستول کا رخ سائیڈ دیوار کے تقریباً درمیانی حصے کی طرف کر کے نیگرم دبا دیا۔ سرور کی آواز کے ساتھ ہی نال پر لگا ہوا بڑگولی کی طرح اڑتا ہوا پلک جھپکنے میں اس دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ مادام شیریں کنارے پر بیٹھ گئی اور اس نے اپنے دونوں پیر نیچے لٹکا کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے پستول کا بنن پریس کیا تو دوسرے لمحے اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور اس کا جسم تیر کی طرح اڑتا ہوا دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کا جسم دیوار کے ساتھ فضا میں لٹک رہا تھا۔ مادام شیریں نے دستے پر لگا ہوا بنن دبا دیا اور دوسرے لمحے وہ دیوار کے ساتھ زمین پر کھڑی تھی جبکہ بڑا واپس پستول کی نال پر چپک گیا تھا۔ اس نے بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر پستول جیب میں ڈال کر اس نے دوسری جیب سے ایک چھوٹا سا ریزر پلسٹ نکالا اور اسے ہاتھ میں پکڑ کر وہ برآمدے کے اندرونی حصے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمارت پر خاموشی طاری تھی۔ مادام شیریں کو معلوم تھا کہ عمارت کے اندر موجود اکیلا آدمی بے ہوش ہو چکا ہو گا اس لئے اب عمارت

میں موجود مشینری کو کوئی آپریٹ نہ کر سکے گا۔ اس نے چھت پر پستول کی نال رکھ کر جو کارروائی کی تھی وہ اسی لئے تھی۔ اس پستول سے نکلنے والی ایک خاص قسم کی گیس چھت میں جذب ہو کر نیچے ہر کمرے میں پھیل گئی ہو گی اور یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ پلک جھپکنے سے بھی کمرے میں عمارت میں موجود جاندار بے ہوش ہو سکتے تھے لیکن یہ گیس جس قدر زود اثر تھی اتنی ہی جلدی اس کے اثرات بھی غائب ہو جاتے تھے اس لئے مادام شیریں اطمینان بھرے انداز میں برآمدے کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی لیکن جیسے ہی وہ برآمدے میں داخل ہوئی اچانک چھت کی طرف سے کلک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور ابھی مادام شیریں نے اوپر دیکھنے کے لئے سر اٹھایا ہی تھا کہ اس کا ذہن اس قدر تیزی سے گھوما کہ شاید اس قدر تیز رفتاری کا تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا۔ ذہن گھومنے کا احساس بھی صرف نئے کے ہزار ہویں حصے تک ہی محسوس ہوا تھا اس کے بعد اس کے تمام حواس یکھٹ ختم ہو گئے تھے۔ پھر جس طرح انتہائی گھپ اندھیرے میں ہلکی ہلکی روشنی پیدا ہوتی ہے اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی پیدا ہونے لگی اور آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا اور اس کے چہرے پر بے اختیار حیرت کے تاثرات ابھرانے کیونکہ اسے یاد تھا کہ اس نے چھت سے اندر انتہائی زود اثر گیس فار کی تھی اور مارن کی رپورٹ کے مطابق اس عمارت کے اندر ایک آدمی تھا جو لامحالہ بے

”چپلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو“..... مادام شیریں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم اس عمارت میں چوروں کی طرح داخل ہوئی ہو اور چور کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ سوال کر سکے اس لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم میرے سوالوں کے جواب دو ورنہ عبرتناک موت تمہارا مقدر بن جائے گی“..... بولنے والے نے منہ بناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”چپلے تو یہ بتاؤ کہ تم مرد ہو یا نہیں کیونکہ کوئی مرد اس طرح چپ کر عورتوں کو دھمکیاں نہیں دے سکتا“..... مادام شیریں نے کہا۔

”بچکانہ باتیں مت کرو۔ میں تمہیں صرف ایک منٹ دے رہا ہوں اگر ایک منٹ کے اندر تم نے اپنی شناخت نہ کرائی تو پھر تمہارا جو حشر ہو گا اس پر تمہاری روح بھی صدیوں تک افسوس کرتی رہے گی“..... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز ابھری تو مادام شیریں نے بے اختیار ہونٹ سمجھنے لگے اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی لیکن جیسے ہی اس نے دروازے کو ہاتھ لگایا وہ بے اختیار جمجھتی ہوئی اچھل کر پشت کے بل پیچھے فرش پر گر پڑی۔ دوسرے لمحے وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ دروازے میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اگر فرش پر دبیز قالین

ہوش ہو چکا تھا۔ ظاہر ہے مشیزی کو جب تک آپرٹ نہ کیا جائے اس وقت تک تو مشیزی خود بخود کچھ نہیں کر سکتی۔ پھر اسے کسی مشین سے کس طرح بے ہوش کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ جہاں مشیزی آؤنٹنگ ہو لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کا اپنا یہ خیال بھی ختم ہو گیا کیونکہ اگر آؤنٹنگ مشیزی سے اسے بے ہوش کیا جاتا تو وہ لازماً اسی برآمدے میں ہی موجود ہوتی لیکن اس وقت وہ ایک کمرے میں موجود تھی جس کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ ظاہر ہے اسے کوئی آدمی ہی برآمدے سے اٹھا کر یہاں لے آیا ہو گا۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اس کے جسم پر اس کی مخصوص جیکٹ موجود نہیں تھی۔ ہاتھ پر موجود گھڑی حتیٰ کہ پیروں میں موجود فٹ بوٹ بھی غائب تھے۔ اس کے گلے میں موجود لاکٹ بھی اس کے گلے میں نہیں تھا۔ اس نے تیزی سے کانوں میں موجود ٹائپس چیک کئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بے اختیار سمجھنے لگے کیونکہ دونوں کانوں میں موجود ٹائپس بھی غائب تھے۔

”تمہیں ہوش آ گیا ہے۔ کون ہو تم“..... اچانک چھت سے ایک سخت اور سرد سی مردانہ آواز سنائی دی تو مادام شیریں بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے چھت کی طرف دیکھا لیکن چھت میں اسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جسے وہ مانیک سمجھتی۔

کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسے یہ تو بہر حال معلوم ہو گیا تھا کہ مارٹن پکڑا جا چکا ہے اور اس نے یقیناً مادام شیری کا نام بتا دیا ہو گا لیکن یہ بات بھی وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اب مارٹن زندہ نہیں رہا ہو گا کیونکہ جیسے ہی اس سے تنظیم کا نام پوچھا گیا ہو گا اور اس کے ذہن میں تنظیم کا نام بتانے کا خیال آیا ہو گا اس پر ڈیجہ کال خود بخود فائر ہو چکی ہو گی اور اس کے جسم میں موجود مخصوص ساخت کا بم پھٹ گیا ہو گا اس لئے اس کے اڈے اور سیکشن بہر حال محفوظ ہوں گے لیکن اب مسئلہ تھلمہاں سے نکلنے کا۔ یہ بھی اسے خیال تھا کہ اس کی حرکات بھی کسی مشین پر چیک کی جا رہی ہوں گی اور اس کے پاس ایسی کوئی چیز بھی نہ چھوڑی گئی تھی جس سے وہ اپنا ڈیفنس کر سکے لیکن وہ بہر حال مایوس نہیں تھی۔ اس نے کہاں سے نکل جانے کا فیصلہ کر لیا تھا سچا پچھ اس نے اس بارے میں سوچنا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس کے ذہن میں خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے اس طرح چونک کر سائیڈ کی دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ پہلی بار دیکھ رہی ہو اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ دیوار پر رکھا اور دوسرا ہاتھ آہستہ سے دروازے پر لگایا تو اس کے جسم کو کوئی جھٹکا نہ لگا تو وہ بے اختیار مسکرا دی کیونکہ کمرے کو ساؤنڈ پروف بنانے کے لئے دیواروں پر ایسا میٹریل لگایا گیا تھا جو آواز کو جذب کر لیتا تھا اور مادام شیری

موجود نہ ہوتا تو جس طرح وہ گری تھی اس کی ریڑھ کی ہڈی یقیناً مجروح ہو جاتی۔ ابھی وہ کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ کہاں سے کس طرح نکلے کہ اچانک وہی کلک کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

ایک منٹ گزر گیا ہے اور تم نے دروازے کو ہاتھ لگا کر بھی دیکھ لیا ہے۔ یہ کمرٹ ابھی کمرور تھا لیکن اب جو کمرٹ دوڑ رہا ہے اس کے بعد تمہارے ہاتھ لگانے کے بعد تمہاری روح لٹے کے ہزار ہویں حصے میں تمہارا جسم چھوڑ دے گی..... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لٹچے میں کہا گیا اور مادام شیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”میرا نام مادام شیری ہے.....“ مادام شیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب کھل کر اس سے بات کرے گی۔

”اوکے۔ تم نے درست جواب دیا ہے اس لئے فی الحال تم زندہ رہو گی۔ ویسے تمہیں یہ بتا دوں کہ تمہارے بے ہوش ہونے کے دوران اس عمارت کی عقبی طرف موجود تمہارا آدی مارٹن پکڑا جا چکا ہے۔ اس نے تمہارا نام اور پتہ بتا دیا تھا اور وہ سب کچھ بھی بتا دیا ہے جو میں جانتا چاہتا تھا۔ تمہارے متعلق بعد میں فیصلہ ہو گا۔ تم فی الحال ہمیں رہو گی..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی تو مادام شیری نے بے اختیار ہونٹ سمجھ لئے۔ اس کے چہرے پر یکھت استہانی مسے

جانتی تھی کہ ایسے میٹریل بجلی کے لئے موصل ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ اس کا ہاتھ چونکہ سائیز دیوار پر تھا اس لئے اس کے جسم کو ہلکا سا شاک بھی محسوس نہ ہوا تھا۔ اس نے ہینڈل کو پکڑ کر دیا لیکن دروازہ باہر سے لاک تھا۔ اس نے فور سے اس لاک کو دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رنگ گئی کیونکہ وہ اس لاک کا سسٹم سمجھ گئی تھی۔ یہ تالا بغیر چابی کے کھلنے اور بند ہونے والا تھا اور ہینڈل کو ہلانے سے جس قسم کی آواز اسے سنائی دے رہی تھی اس سے ہی وہ اس کا سسٹم سمجھ گئی تھی۔ یہ اہتائی پیچیدہ سسٹم تھا جسے باس سسٹم کہا جاتا تھا کیونکہ اس سسٹم کو جس انجنیئر نے ایجاد کیا تھا اس کا نام باس تھا۔ باہر سے چونکہ اسے لاک کیا گیا تھا اس لئے اب جب تک باہر سے مخصوص بین کو دو بار پریس نہ کیا جاتا اندر سے اسے کسی صورت بھی نہ کھولا جاسکتا تھا۔ لیکن وہ اس سسٹم کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھی۔ اسے باقاعدہ اس قسم کے تالے کھولنے کی ٹریننگ دی گئی تھی۔ گو اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود نہیں تھی جس سے وہ اسے کھول سکتی لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ کوشش کرے تو وہ اس تالے کو خالی ہاتھ سے بھی کھول سکتی ہے۔ اس نے ہینڈل کو مخصوص انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیے اور چند لمحوں بعد جب اس نے ہینڈل کو اوپر کی طرف زوردار جھٹکا دیا تو ہینڈل خود بخود کھل کر اس کے ہاتھ میں آگیا۔ اس نے ہینڈل کو قالین پر پھینک دیا اور جہاں سے یہ ہینڈل علیحدہ ہوا تھا وہاں ایک

بین موجود تھا جو اب ہینڈل علیحدہ ہو جانے سے اسے نظر آنے لگ گیا تھا۔ مادام شیری نے بین کے اوپر والے حصے کو دبایا اور اس نے اسے کافی در تک دبائے رکھا۔ اس کے بعد اس نے انگلی ہٹائی تو بین کا آدھا حصہ دبایا اور آدھا حصہ باہر نظر آ رہا تھا۔ مادام شیری خاموش کھڑی رہی۔ چند لمحوں بعد ہی دبایا ہوا بین خود بخود بغیر کسی آواز کے واپس آگیا تو مادام شیری نے اسی طرح ایک ہاتھ دیوار پر رکھتے ہوئے بین کے نیچے حصے پر انگلی رکھ کر اسے دبایا تو ایک کھٹک کی آواز ابھری اور مادام شیری کی آنکھوں میں کامیابی کی جھلک ابھر آئی۔ اس نے ہاتھ ہٹایا اور مڑ کر قالین پر پڑا ہوا ہینڈل اٹھایا اور ایک بار پھر پھٹنے کی طرح دیوار پر ہاتھ رکھ کر اس نے ہینڈل کے اس حصے کو اس جگہ پر رکھا جہاں وہ پھٹے لگا ہوا تھا اور پھر اس نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں گھمایا تو ہینڈل لگ گیا اور مادام نے ہینڈل کو نیچے کر کے دروازے کو کھینچا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ مادام نے آہستہ سے اپنا ایک پیر دہلیز کے باہر رکھا اور پھر دیوار سے ہاتھ اٹھا کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے چمپ لگایا اور دوسرے لمبے وہ کمرے سے باہر برآمدے میں موجود تھی۔ وہ اس خوفناک قید خانے سے زندہ باہر تو نکل آنے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ برآمدے کے درمیان پہنچے گی اس پر ایک بار پھر بے ہوش کر دینے والی شعاعیں فائر ہو جائیں گی کیونکہ پھٹے حصے بھی اس پر یہ حملہ اس وقت ہوا تھا جب وہ برآمدے کے درمیان میں پہنچی تھی اور برآمدہ پار کئے بغیر



گئی۔

تم اس کمرے سے باہر کیسے آئیں..... اس آدمی نے استہانی حیرت بھرے لیکن استہانی مطمئن انداز میں مادام شیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہیں قبر میں پہنچانے کے لئے میرا باہر آنا ضروری تھا۔ مادام شیر نے ہونٹ پھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اس آدمی پر چھلانگ لگا دی اور وہ آدمی ایک بار پھر تیزی سے سائیڈ پر ہٹا۔ گو مادام نے اس پر چھلانگ لگاتے ہوئے اسے بڑے مہارتانہ انداز میں ڈانچ دینے کی کوشش کی تھی لیکن وہ آدمی اس طرف کو نہ ہٹا تھا جس طرف کا اس نے ڈانچ دیا تھا بلکہ دوسری طرف ہٹا تھا لیکن مادام شیر کی کاہنہ اس کے پیچھے ہی تیزی سے گھوما لیکن دوسرے لمحے وہ یکھٹ جھنجھٹی ہوئی ہوا میں اچھلی۔ اس آدمی نے بڑے عجیب سے انداز میں اس کے جسم کو تھپکی دے کر اوپر کو اچھلا تھا لیکن اوپر کو اچھلتے ہوئے وہ کسی سرنگ کی طرح گھومی اور اس بار وہ آدمی لڑکھڑا کر ایک فٹ پر سے جا کھڑا ہوا تھا۔ مادام شیر کے پیروں میں چونک بونٹ نہ تھی اس لئے وہ تنگ پیروں سے اس آدمی پر کوئی بھربور ضرب نہ لگا پا رہی تھی۔ اس آدمی کے لڑکھڑا کر پیچھے ہی مادام زمین پر ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے رکی اور پھر اس نے یکھٹ بجائے دوبارہ اس آدمی پر حملہ کرنے کے انہی قلابازی کھانی اور اس بار وہ آدمی حقیقتاً ڈانچ کھا گیا۔ وہ تیزی سے ایک بار پھر سائیڈ پر ہٹا تھا

چونکہ وہ سلمے صحن اور چار دیواری سے باہر نہ جاسکتی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ اب اسے اس آدمی کو تلاش کرنا چاہئے جس نے اس سے بات چیت کی تھی۔ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر اسے برآمدے میں ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا نظر آیا تو وہ دروازے کے ساتھ رک گئی۔ اس نے اپنی پشت دیوار کے ساتھ نہ لگائی تھی کہ کہیں دیوار میں کوئی ایسا سسٹم نہ ہو جس کی وجہ سے وہ پھر پھنس جائے۔ کمرے میں خاموشی تھی۔ اس نے سر آگے کر کے اندر جھانکا خاصہ بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان ایک کافی بڑی آفس ٹیبل تھی جس پر فون اور ٹرانسمیٹر بھی موجود تھے۔ دونوں طرف کرسیاں رکھی ہوئی تھیں لیکن کمرہ خالی تھا۔ وہ آگے بڑھی اور کمرے میں داخل ہو گئی۔ اس نے نظریں ادھر ادھر گھمائیں تو اسے ایک سائیڈ پر دروازے کی دوسری طرف آہٹ سی محسوس ہوئی جیسے اندر کوئی آدمی موجود ہو تو وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اس نے ایک آدمی کو اندر سے باہر آتے دیکھا تو وہ بالکل دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ وہ آدمی باہر آیا اور میز کی طرف بڑھنے ہی کا تھا کہ یکھٹ وہ گھوما شاید اسے احساس ہو گیا تھا کہ کمرے میں کوئی موجود ہے۔ اسی لمحے مادام شیر نے اس پر چھلانگ لگا دی لیکن وہ آدمی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اپنی جگہ سے ہٹا اور مادام شیر کی اڑتی ہوئی منہ کے بل نیچے گرنے ہی لگی تھی کہ اس نے قلابازی کھانی اور سیدھی کمز ہو

نے لٹھ مار دیا ہو۔ وہ جھنجھتی ہوئی گھوم کر فرش پر گر گئی۔ بچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جیسے ہی اس نے اپنے جسم کو اٹھنے کے لئے سمیٹا اسے اپنے ذہن میں خوفناک دھماکا سا ہوتا محسوس ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔

لیکن مادام شیریں نے انتہائی حیرت انگیز طور پر اپنی قلابازی کھاتے ہوئے اپنے جسم کو یلخت موڑا اور پھر توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح اس آدمی کے جسم سے نکلرائی اور وہ ایک دھماکے سے بچے گر ہی رہا تھا کہ مادام شیریں نے دونوں کہنیاں پورے قوت سے اس کی پھیلیوں پر مار کر اپنے جسم کو واپس اٹھانے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یلخت جھنجھتی ہوئی ہو اس کا کافی بلندی تک اٹھتی چلی گئی۔ اس آدمی نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اپنا ایک گھٹنا اوپر اٹھا کر اسے ہوا میں اچھال دیا تھا۔

تم ضرورت سے زیادہ تیزی دکھا رہی ہو۔ میں تمہیں عورت کچھ کر چہارالحاظ کر رہا ہوں لیکن..... اس آدمی نے یلخت کر وٹ بدل کر تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ اس قدر تیزی سے کروٹ بدل کر اٹھا تھا کہ مادام شیریں جو اوپر اٹھتے ہوئے قلابازی کھا کر اس سے کئی قدم دور جا کھڑی ہوئی تھی، حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ آدمی واقعی انتہائی حیرت انگیز تیز رفتاری سے کام لے رہا تھا۔

”ابھی جب میں تمہاری ہڈیاں توڑوں گی تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ عورتیں کیا کر سکتی ہیں.....“ مادام شیریں نے مزاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے اس پر حملہ کر دیا لیکن اس بار وہ آدمی اپنی جگہ سے ذرا بھی نہ ہٹا اور مادام شیریں جو یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ دائیں یا بائیں ہٹے گا، لپٹنے آپ کو سنبھال نہ سکی اور دائیں طرف کو وہ گھومی ہی تھی کہ یلخت اسے محسوس ہوا جیسے اس کی پشت پر کسی

سے وہی ایک مرد اور عورت باہر آئے۔ وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اس کے بعد وہ دونوں تیز قدم اٹھاتے پیدل ہی کوٹھی کی عقبی طرف آنے لگے۔ نوجوان خاموش بیٹھا انہیں آتے ہوئے دیکھتا رہا۔ کوٹھی کی عقبی دیوار کے سامنے سڑک کی دوسری طرف وہ دونوں رک گئے۔ انہوں نے آپس میں کوئی بات کی اور پھر وہ دونوں ہی سڑک کر اس کر کے عقبی دیوار کے قریب آئے۔ دیوار خاصی اونچی تھی۔ دیوار کے قریب آتے ہی وہ آدمی تیزی سے نیچے بیٹھا اور وہ عورت بجلی کی سی تیزی سے اس کے کاندھوں پر سوار ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا اور اس عورت کے دونوں ہاتھ کوٹھی کی عقبی دیوار کے کناروں پر پہنچ گئے اور پھر پلک جھپکنے میں وہ عورت دیوار پر لیٹ سی گئی۔ اس آدمی نے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھلا تو اس عورت نے اس کا ایک ہاتھ پکڑا اور انتہائی مہارت سے اس آدمی کا ہاتھ پکڑے اندر کی طرف لٹک گئی۔ اس طرح اس آدمی کا جسم اٹھتا ہوا اُپر آیا اور اس کا دوسرا ہاتھ دیوار کے کنارے پر لگا تو اس آدمی کے جسم نے یکٹھ الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ دیوار پر پہنچ گیا جبکہ اس عورت نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور وہ خود دیوار کی جڑ میں اندر کی طرف دبک گئی۔

"گڈ۔ انتہائی ماہر ہیں یہ دونوں"..... نوجوان نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے وہ آدمی بھی دیوار سے نیچے کود گیا اور پھر وہ

ایک بڑے کمرے میں ایک مستطیل شکل کی مشین میز پر موجود تھی جبکہ اس مشین کے پیچھے ایک نوجوان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکرین تھی جو چار حصوں میں تقسیم تھی اور چاروں حصوں پر اس کوٹھی کے چاروں طرف کا منظر نظر آ رہا تھا۔ نوجوان ان مناظر کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک کار کوٹھی کے فرنٹ کے سامنے سے آہستہ سے گزرتی چلی گئی۔ اس کار کی رفتار کافی آہستہ تھی۔ کار کے اندر ایک مرد اور ایک عورت تھی اور ان دونوں کی نظریں کوٹھی پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ کار کی آہستہ رفتار دیکھ کر نوجوان چونک پڑا تھا۔ کار اسی طرح آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی گئی اور پھر وہ دائیں ہاتھ پر موجود سڑک پر گھوم گئی۔ اس طرح اب وہ دوسری سکرین پر نظر آ رہی تھی۔ پھر وہ عقب سے ہوتی ہوئی کافی فاصلے پر جا کر رک گئی اور اس میں

پوائنٹ پر شفٹ ہو جانا چاہئے۔..... میکرنے ایسے لمحے میں کہا جیسے اب اس کے ذہن میں یہ بات آئی ہو۔  
 "تو پھر انہیں قید کرنے کی بجائے گولی مار دینی چاہئے۔ ویسے بھی ملازم کا حکم ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو گولی مار دی جائے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نہیں۔ جب تک ان کے بارے میں تسلی نہ ہو جائے ایسا مت کرنا۔ ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے بھی ہوا تب بھی ان سے مزید پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے تاکہ ان کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں بھی معلوم ہو سکے اور ان سے یہ بھی پوچھا جاسکے کہ وہ یہاں کیسے پہنچے..... میکرنے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے بھی مادام شیریں مارٹن کے ساتھ کسی خصوصی مشن پر گئی ہوئی ہیں اس لئے ان کی واپسی تک ان سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور نوجوان نے بغیر کچھ کہے بن آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین کے مختلف بن پریس کر کے آف کر دیا۔ پھر دیوار پر موجود ساک سے اس کا ہلک کھینچا اور مشین کو دونوں ہاتھوں سے اٹھائے وہ تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔  
 متبادل پوائنٹ بائیں ہاتھ پر موجود کوٹھی کو بنایا گیا تھا جو دیکھے ہی کرانے کے لئے خالی تھی اور اسے اس کے مالک سے براہ راست آسکر نے بھاری رقم دے کر حاصل کر لیا تھا۔

دونوں ہتھکڑیوں تک دیوار کی جڑ میں دیکے رہے۔ پھر وہ دونوں اٹھے اور آگے بڑھنے لگے۔ ان کا رخ سائیڈ ریسٹ کی طرف تھا۔ نوجوان نے ہاتھ اٹھا کر انگلی ایک بن پر رکھ لی۔ وہ دونوں بے حد محتاط اور چوکنا تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پستل بھی موجود تھے۔ پھر جیسے ہی وہ سائیڈ راہداری میں داخل ہوئے تو نوجوان نے بن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس نے ان دونوں کو اچھل کر نیچے کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ چند لمحے حرکت کرتے رہے پھر ساکت ہو گئے۔ مشین پستل ان کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا کر گرے تھے۔ نوجوان نے ایک اور بن دبایا۔

"ہیلو میکربول رہا ہوں۔ ایک عورت اور ایک مرد عقبی دیوار سے کود کر اندر داخل ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں ٹی ریز کی مدد سے بے ہوش کر دیا ہے تم انہیں اٹھا کر تہہ خانے میں لے جاؤ اور زنجیروں میں جکڑ دو"..... نوجوان نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہیں یہ..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مقامی ہیں۔ بہر حال ان کا تعلق یقیناً سیکرٹ سروس سے ہو گا۔" میکرنے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو ہمیں فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑنا ہوگی۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمیں فوری طور پر متبادل

رکھا۔

”انجمن ابھی گرم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہاں پہنچنے  
زیادہ دیر نہیں ہوئی۔“ خاور نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا  
دیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

”تخویر کے ساتھ صالحہ تھی۔“ خاور نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ان دونوں نے ہم سے پہلے اس کو ٹھی کو  
ٹریس کر لیا ہے اور اب وہ دونوں اندر ہوں گے۔“ نعمانی نے  
کہا۔

”ہاں۔“ تخویر کی طبیعت ہی ایسی ہے۔ قہار خیال درست ہے  
لیکن کو ٹھی کی عقبی چار دیواری تو کافی اونچی ہے اور اگر وہ اندر ہیں تو  
پھر اب تک کیا کر رہے ہیں۔“ خاور نے کہا۔  
”آؤ۔ اب ہمیں اندر جانا ہو گا۔“ نعمانی نے کہا۔

”میں کار دیوار کے ساتھ روکتا ہوں تم کار کی چھت پر چڑھ کر  
اندروں کو دھاوا میں باہر رکوں گا۔ اگر ضرورت پڑے تو مجھے واچ  
ٹرانسمیٹر کال کر لینا۔“ خاور نے کہا۔

”اوہ۔ کیوں؟“ تخویر کو واچ ٹرانسمیٹر کال کر لیا جائے۔“ نعمانی  
نے چونک کر کہا اور پھر اس نے جلدی سے گھڑی کا ونڈ بنن کھینچا اور  
پھر سویوں کو مخصوص ہندسوں پر لے جا کر اس نے ونڈ بنن کو  
مخصوص انداز میں پریس کر دیا تو گھڑی کا ہندسہ تیزی سے چلتے بچھنے  
لگا لیکن جب کافی دیر تک وہ اسی طرح چلتا بچھتا رہا تو نعمانی نے ایک

نعمانی کار دوڑاتا ہوا سیہ جا گلستان کالونی پہنچا اور پھر تھوڑی دیر بعد  
انہوں نے سٹریٹ نمبر آٹھ میں کو ٹھی نمبر آٹھ کو چیک کر لیا۔ یہ  
خاصی بڑی اور کارز کو ٹھی تھی۔ نعمانی نے کار سائیڈ روڈ پر موڑی اور  
پھر عقبی سڑک پر آکر وہ جیسے ہی آگے بڑھا تو سائیڈ پر بیٹھا ہوا خاور  
چونک پڑا۔

”ارے یہ تو تخویر کی کار ہے۔“ اچانک خاور نے کہا تو نعمانی  
بھی چونک پڑا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر پر بھی حیرت کے  
تاثرات ابھر آئے کیونکہ کچھ فاصلے پر انہیں سڑک کے کنارے تخویر کی  
کار گھڑی نظر آگئی تھی۔

”لیکن یہ تو خالی ہے۔“ نعمانی نے کہا اور کار اس کے پیچھے  
جا کر گھڑی کر دی۔ دوسرے لمحے وہ دونوں نیچے اتارے اور تیزی سے  
کار کی طرف بڑھ گئے۔ خاور نے جلدی سے اس کے بونٹ پر ہاتھ

یقین آگیا تھا کہ کوٹھی آباد تھی اور اسے کچھ درجہ ہی خالی کیا گیا ہے لیکن کیوں اور خالی کرنے والے کہاں گئے اور تنویر اور صالح کہاں ہیں۔ ان سوالوں کے جواب اس کے پاس نہیں تھے۔ بہر حال اس بار وہ پھانک کی طرف بڑھ گیا اور پھر پھانک کو دیکھ کر وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ بڑے اور چھوٹے پھانک دونوں کے اندر سے کنڈے لگے ہوئے تھے۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اندر ہی کہیں ہیں۔ کوئی تہہ خانہ یا کوئی سرنگ“..... نعمانی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ چھوٹا پھانک کھول کر باہر آگیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خاور کو سب کچھ بتا کر ساتھ لے آئے گا اور پھر وہ دونوں مل کر تہہ خانہ یا کوئی سرنگ تلاش کریں گے۔ وہ خاور کو اس لئے بتانا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے اندر جانے کے بعد خاور بہر حال مینشن کا شکار ہو گیا ہو گا۔ وہ کوٹھی کے سامنے سے گزر کر سائیڈ روڈ سے ہوتا ہوا عقبی طرف آیا تو اس نے کار کو اسی طرح دیوار کے ساتھ کھڑے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ جہاں کار کا اتنی زر کھڑے رہتا غیر فطری تھا اس لئے خاور اسے جہاں زیادہ در تک کھڑی نہ کر سکتا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ کار خالی تھی۔ خاور اندر موجود نہ تھا۔ تنویر کی کار وہیں موجود تھی جہاں انہوں نے اسے دیکھا تھا۔ نعمانی اوپر اوپر دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا کیونکہ اسے خیال آیا تھا کہ شاید

طویل سانس لیتے ہوئے وڈ بن پر بس کر دیا۔  
”گزر رہے۔ تنویر کال اٹھ نہیں کر رہا۔ ٹھیک ہے تم کار لے کر دیوار کے ساتھ کھڑی کرو اب اندر جانا ہی پڑے گا“..... نعمانی نے کہا تو خاور جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ نعمانی پیدل ہی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تنویر زر بعد خاور نے کار دیوار کے ساتھ کر کے کھڑی کر دی تو نعمانی نے اوپر اوپر دیکھا لیکن یہ عقبی سڑک مکمل طور پر سنسان سی تھی۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ نعمانی تیزی سے کار کی چھت پر چڑھا اور پھر اس نے اچھل کر دیوار کے کناروں پر دونوں ہاتھ رکھے اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اس کا جسم دیوار پر پہنچ گیا۔ چند لمحوں تک وہ وہیں پڑا اندر کا جائزہ لیتا رہا پھر آہستہ سے اندر کو دنگیا لیکن اسے احساس ہو گیا تھا کہ کوٹھی خالی ہے کیونکہ اندر غیر فطری خاموشی جھانی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ اس نے مشین پمپل جیب سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا، پھر راہداری سے گزر کر وہ کوٹھی کے سامنے کے رخ پر پہنچا تو وہاں بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا اور اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ کوٹھی خالی ہے لیکن پھر یہ تنویر اور صالح کہاں گئے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے تنویر اور صالح اس کوٹھی میں نہ آئے ہوں لیکن پھر یہ کوٹھی خالی کسوں تھی جبکہ انہیں بھی اس کوٹھی کے بارے میں بتایا گیا تھا نعمانی یہ سب کچھ سوچتا ہوا کوٹھی کے اندر گھوم رہا لیکن جب پوری کوٹھی گھوم کر وہ واپس باہر آیا تو چند نشانات کی بنا پر بہر حال اسے

عمران میرزے میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

# شیداک

حصہ دوم

مصنف — منظر بہریم امی

- مادام شیریں بیک زیرو کی دانش منزل میں موجودگی کے باوجود وہاں سے ایک بار پھر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی۔ کیا بیک زیرو مادام شیریں کے مقابلے پر مار کھا گیا — یا — ؟
- پاکشیا سیکرٹ سروس کے کئی ارکان شیداک کے ایجنٹ گروپ کے ہاتھ لگ گئے۔ ان کا کیا حشر ہوا۔ کیا وہ ہلاک کر دیئے گئے — یا — ؟
- وہ لمحہ — جب شیداک کے ہاتھوں دانش منزل اور رانا باؤس ریت کے ڈھیر بن گئے — کیسے — ؟
- وہ لمحہ — جب عمران اور پاکشیا سیکرٹ سروس کے ارکان مادام شیریں اور شیداک کے مقابلے پر مکمل طور پر بے بس ہو گئے۔
- کیا شیداک کی مادام شیریں اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی — یا — ؟
- ایک ایسا ناول جو جاسوسی ادب میں یادگار حیثیت کا حامل ثابت ہو گا۔

یوسف براؤن — پاک گیٹ ملتان

خاور، تنویر کی کار میں موجود ہو۔ گو ایسا ممکن نہ تھا۔ خاور یقیناً اسے دیکھ کر کار سے باہر آجاتا لیکن اس کے باوجود وہ ایک موموم سی امید کے تحت کار کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن ابھی وہ ساتھ والی کوٹھی کی دیوار کے پاس پہنچا ہی تھا کہ اچانک اس کی ناک پر جیسے غبارہ سا پھنسا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکھٹ اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ اس کے ذہن میں جو آخری احساس ابھرا تھا وہ یہ تھا کہ وہ نیچے گر رہا ہے۔ اس کے بعد اس کے تمام احساسات جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک یادگار کہانی

# پاورلینڈ کی تباہی

مصنفہ

و دنیا کی طاقتور ترین تنظیم پاورلینڈ کا ہیڈ کوارٹر جس کی تلاش میں پوری دنیا کے ایجنٹ سرگھسٹے رہ گئے مگر عمران نے صرف چند لمحوں میں اسے تلاش کر لیا..... کیسے؟

و پاورلینڈ کی نئی ڈائریکٹر جس نے عمران اور پاکشٹیا سیکرٹ سروس کو تہس نہس کر دینے کا عزم کیا مگر..... جب اس کا کھراؤ ہوا تو.....؟

و عمران اور پاکشٹیا سیکرٹ سروس جن جیہوں پر سوار ہو کر پاورلینڈ جا رہے تھے ان پر انتہائی خوفناک جنگی ہیلی کاپٹر نے اچانک خوفناک میزائل مار کر انہیں پلک بھٹکے میں بکھیر دیا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی بھی بکھر گئے.....؟

..... یا.....؟

و پاورلینڈ کے وسیع و عریض ادھیڑ ترین ایٹمک مشینری سے لیس میڈیکو ڈرین داخل ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا حشر ہوا.....؟ انتہائی حیرت انگیز انجام.....؟

و وہ لمحہ جب انتہائی طاقتور تیزاب کے تالاب پر پاکشٹیا سیکرٹ سروس کو الٹ لٹکا دیا گیا۔ اور پھر جب انہیں اس تالاب میں ڈوبایا جانے لگا تو.....؟

و وہ لمحہ جب عمران اور پاکشٹیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے جسموں میں

اچانک خوفناک آگ بھڑک اٹھی اور جلتے ہوئے انسانی گوشت کی مٹرائے پھیننے کے ساتھ پاورلینڈ کے چیئرمین ہنری کے خوفناک ہتھم..... کیا عمران اور اس کے ساتھی جن کر رکھ ہو گئے یا.....؟

ایک ایسا لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی الفنگے کر دیئے گئے اور عمران کپڑوں کی تلاش میں الفنگا اور دھار دھار روڑا پھرا اس خوفناک صورت حال کا انجام کیا ہوا.....؟

وہ خوفناک لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی دنیا کی خوفناک ترین چوکنگ شعاہوں کی زمین پر اگلاک ہو گئے۔ کیا واقعی.....؟

پاورلینڈ کا چیئرمین ہنری جو پاورلینڈ میں موجود اپنے ہی سائنسدانوں اور ساتھیوں کو اپنے طاقتوں ہلاک کر دینے پر مجبور ہو گیا۔ کیوں؟

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی ہزاروں ٹن بے کے نیچے دفن ہو گئے پھر کیا ہوا؟ عمران اور پاورلینڈ کے چیئرمین ہنری کے درمیان زلمنت کا مسلسل اور جان لیوا مقابلہ۔ ایسا مقابلہ جس کا ہر قدم موت کی طرف اٹھ گیا۔ اس کا انجام کیا ہوا؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے اس کا کیا ہوا؟ ہو گئے یا پاورلینڈ نے انہیں ہی اپنے زخم چاٹنے پر مجبور کر دیا۔

مسلسل خوفناک اور تیز رفتار ایکشن۔ اعصاب کو مجھ کر دینے والا سپنس۔ لمحہ بہ لمحہ حیرت انگیز طور پر بہتے ہوئے واقعات۔

ایک ایسی کہانی جسے جاسوسی ادب میں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

آج بھی طلب فرمائیے

ناشران:- یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان



عمران میریز میں ایک یادگار اور لافانی شاہکار

# ریڈ میڈ وسا

ریڈ میڈ وسا دنیا کی خطرناک ترین تنظیم جو عمران اور سیکرٹ سروس کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھی۔ عمران اور سلیمان ریڈ میڈ وسا کی قاتل کھیلوں کی زد میں اگر ڈھانچوں میں بدل گئے۔

ریڈ میڈ وسا نے جو لیا بر تشہ کی انتہا کر دی۔ اور جو لیا کے دونوں گال مل گئے اور اس کے ایک پیر کا تمام گوشت تیزاب سے جلادیا گیا۔ ایکسٹو کی پشت میں گولی ماری گئی۔ اور پھر ایک پُر اسرار ایکسٹو نے دانش منزل پر قبضہ کر لیا۔ یہ پُر اسرار ایکسٹو کون تھا؟

ریڈ میڈ وسا جس نے اپنی ذماتہ سے پوری سیکرٹ سروس کا نادر و پود بکیر دیا

عمران جو لیا پر ہونے والے غیر انسانی تشہد کا انتقام لینے کیلئے انسان سے درندہ بن گیا۔

عمران سیکرٹ سروس اور ریڈ میڈ وسا کے درمیان ہونے والی اھصاب شکن جنگ لڑا دینے والے ایکشن، چونکا دینے والے سپنس اور ہنگامہ خیز قہقہے۔

عمران میریز میں ایک دلچپ اور ہنگامہ خیز ناول

# ڈارک مشن

مصنف: بظہر کلیم ایم اے

ایک ایسا مشن جو بیک وقت کامیاب بھی تھا اور ناکام بھی۔ کیسے؟  
ایک ایسا مشن جس میں پہلی بار پاکشیا سیکرٹ سروس نے عمران سے لغات کر دی کیوں؟  
دو لمحہ۔ جب جولیہ نے ٹیم کی لیڈر شپ منجھال لی اور عمران کو اپنے ساتھ رکھنے سے انکار کر دیا۔ کیوں؟

دو لمحہ۔ جب جولیہ اور پاکشیا سیکرٹ سروس مشن مکمل کرنے کے قریب پہنچ گئے لیکن انہوں نے ارادہ بدل دیا کیوں۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔  
دو لمحہ۔ جب جولیہ اور اس کے ساتھیوں نے عمران کی جان بچانے کو مشن پر ترجیح دے دی۔ کیا عمران کی جان واقعی خطرے میں تھی۔ یا؟

دو لمحہ جب عمران نے مشن کو کامیاب کرتے کرتے اسے ناکامی سے دوچار کر دیا۔ کیا واقعی عمران نے جان بوجھ کر ایسا کیا۔ یا؟  
ایک مشن کامیاب ہو سکا یا ناکام رہا۔ ایک ایسا سوال جس کا کوئی فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔  
انتہائی حیرت انگیز، دلچپ، ایکشن اور سپنس سے بھرپور ایک منفرد انداز کا ناول۔

# یوسف براؤن: پاک گیٹ ملتان

عمران میریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈیٹر

# تھرڈ فورس

مصنف - مظہر کلیم ایم اے

تھرڈ فورس - ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم جس نے پاکستان میں ایک ایسی پلاننگ کی کہ عمران جی اس کا آلہ کار بن کر رہ گیا۔ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ پلاننگ۔

تھرڈ فورس - جس کی کامیاب پلاننگ کی وجہ سے سرجمان جیسے شخص کو اختیارات میں معافی نامہ شائع کرنا پڑا۔ کیوں؟ انتہائی حیرت انگیز پوچش۔

تھرڈ فورس - جس سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کاسٹریکٹڈ محنت شہروں میں انتہائی بے چارگی کے عالم میں مارے مارے پھرنے پڑا۔

تھرڈ فورس - جس کے میڈیکل ٹرادر سربراہ کو تلاش کرنے کے لئے عمران نے اپنی پوری ذہنی صلاحیتیں صرف کر دیں مگر نتیجہ سوائے ناکامی کے اور کچھ نہ نکلا۔

تھرڈ فورس - جس کا میڈیکل ٹرادر سربراہ ایکسٹوسے بھی زیادہ

خفیہ تھا جسے عمران جیسا شخص بھی تلاش نہ کر سکا۔

تھرڈ فورس - جس کے میڈیکل ٹرادر کی تلاش کے لئے عمران اور نعمانی میں شرط لگ گئی اور عمران کو نعمانی کے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم کرنی پڑی۔

تھرڈ فورس - جس کے میڈیکل ٹرادر سربراہ کو نعمانی نے انتہائی آسانی سے ٹریس کر لیا۔ کیسے؟

تھرڈ فورس - جس کا سربراہ جب نعمانی کی ذہانت کی وجہ سے سامنے آیا تو عمران حیرت سے بت بن کر رہ گیا۔ تھرڈ فورس کا سربراہ کون تھا۔ انتہائی حیرت انگیز انکشاف۔

کیا عمران تھرڈ فورس کے سربراہ سے فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ یا؟

وہ لمحہ جب پاکستانی سیکرٹ سروس کے ممبر جوہان نے شادی کرنے کا اعلان کر دیا اور اکیٹو اور عمران اپنا خود کو شش کے لئے نہ روک سکے کیوں؟ کیا جوہان کی شادی ہو گئی؟

ایکشن - سپنس اور ذہنی صلاحیتوں کی مسلسل اور بھروسہ جگ انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا ہنگامہ خیز ایڈیٹر

یوسف براؤن پاک گیٹ ملتان

عمران سیر میز میں ایکٹ یادگار اور منفرد ناول

# پاکیشیا کلب

یوسف

مصنف - منظر کلیم ایم اے

- پاکیشیا کلب — ایسا جیت انگیز کلب جس کا کارڈ حاصل کرنا عمران کے بس میں نہ تھا — کیوں — ؟
- پاکیشیا کلب کا اصل راز کیا تھا — ؟ انتہائی حیرت انگیز انکشاف -
- ڈوٹی جان — ایکرمیا کا پٹرپاپ ایکٹ — جس کی دلیری اور جرأت کو عمران جیسا شخص بھی خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو گیا -
- مادام پروشیا — بین الاقوامی تنظیم بیورو کی چیف — جس سے ڈوٹی جان جیسا پٹرپاپ ایکٹ بھی خوفزدہ رہتا تھا -
- ڈاکٹر آرنڈ — پاکیشیا کلب کا پڑا سرا سر راہ — جس کی شخصیت پر لحاظ سے شبہ سے بالاتر تھی -
- ٹی ٹو طیارہ — جس کے حصول کے لئے انتہائی خوفناک ایجنٹوں کے درمیان موت کا کیسل شروع ہو گیا — کیوں — ؟
- عمران ہسپتال میں بیہوش پڑا اور یکسر سروس اپنے فلیٹوں میں -

مگر تین بین الاقوامی ایجنٹ پاکیشیا میں آزادانہ خوفناک کیسل کیلئے میں مصروف رہے — کیا انہیں روکنے والا کوئی نہ تھا — ؟

• وہ لمحہ جب دانش منزل کے آپریشن روم میں ایکسٹوکی کرسی پر ایک غیر ملکی بیٹا احکامات دے رہا تھا — کیوں — ؟ اول

• بیک زیرو سوائے بے بسی سے اُسے دیکھنے کے اور کچھ نہ کر سکا -

• کیا بیک زیرو واقعی بے بس ہو گیا تھا — ؟

• ٹاپنگ — جس نے اپنی جان پر کیسل کر طیارے کے اخوا کو روکنے کی کوشش کی — مگر — ؟

• ٹاپنگ — ڈوٹی جان اور مادام پروشیا کے درمیان ہونے والا مارشل آرٹ کا ایسا خوفناک مقابلہ — جس کا ہر لمحہ موت کا لمحہ تھا — آخری فتح کسے ہوئی — ؟

انتہائی حیرانگیز اور دلچسپ انداز میں

لکھا گیا ایک منفرد ناول -

تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن

سپنسے جبر پور کہانی

یوسف برادرز - پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

# بلیک تھنڈر

پہلا حصہ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

بلیک تھنڈر — ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم جو ایکسٹو سے بھی زیادہ  
پراسرار تنظیم ثابت ہوئی۔

بلیک تھنڈر — جس نے سپر ٹینڈنٹ فیاض کو ایسی خوفناک بیماری کا شکار  
کر دیا جو قطعاً ناقابل علاج تھی — کیا سپر ٹینڈنٹ فیاض  
اس خوفناک بیماری سے جانبر ہو سکا یا —؟

ٹرومین — بلیک تھنڈر کا ایسا ایجنٹ جو عمران کو پرکاش کی حیثیت  
بھی نہ دیتا تھا۔

ٹرومین — جس کے احمقوں عمران کو زندگی میں پہلی بار عبرتناک  
شکست کا مزہ دیکھنا پڑا — مکمل اور واضح شکست۔

ٹرومین — جس نے پاکیشیا کی ٹاپ سپیشل بیوروٹری کو اس کے  
سائنسدانوں سمیت ایک لمحے میں تباہ و برباد کر رکھ دیا۔

ٹرومین — جس کے مقابلے پر اگر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس

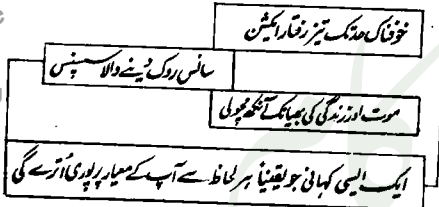
مکمل طور پر بے بس ہو گئی۔

رومین — جس نے دانش منزل سے ایکسٹو کو اغوا کر کے بڑے  
اعلیٰ درجے کے اس کی نقاب کشائی کر دی — کیا ایکسٹو  
بے نقاب ہو گیا —؟

عمران کا ساتھی ڈائمنڈ — جس کی حیرت انگیز کارکردگی نے عمران  
اور پوری سیکرٹ سروس کو ششدر کر دیا۔ وہ کارکردگی کیا تھی —؟

عمران — جو بلیک تھنڈر کی وجہ سے اس حالت پر پہنچ گیا  
کہ ڈاکٹروں نے اس کی زندگی سے قطعی یاویسی ظاہر کر دی — اور  
سر سلطان بلک بلک کر رو پڑے۔

بلیک تھنڈر — اور اس کا ایجنٹ ٹرومین کیا اپنے خوفناک مشن  
میں کامیاب ہو گئے یا —؟



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

# چند باتیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات  
ادبیات کے دیگر فنون میں کسی قسم کی  
جڑی یا کئی مطابقت میں نہ ہونے کی وجہ سے  
پیشہ مصنف پر غرض قلمی ذمہ داری نہیں ہونے

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ شیڈ آگ کا دوسرا حصہ آپ کے  
ہاتھوں میں ہے۔ شیڈ آگ جیسی باسائل، طاقتور اور انتہائی مہارت  
کا کردار کی عامل تنظیم سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا نگرار  
اب عروج کی طرف بڑھ رہا ہے۔ تجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ  
سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے گا  
لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی  
ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں  
ہیں۔

تو نہ شریف سے محمد شاہین صاحب لکھتے ہیں۔ پہلے تو آپ سے  
اپنی عقیدت و محبت کا اظہار بذریعہ خط کرتا رہا ہوں لیکن اب یہ  
اظہار عملی طور پر کر رہا ہوں اور اس خط کے ساتھ علیحدہ پیکٹ میں  
آپ کی ایک تصویر بھیج رہا ہوں۔ تجھے امید ہے کہ یہ تصویر آپ کو  
پسند آئے گی۔ اس تصویر کی ڈرائیونگ وغیرہ میں نے خود کی ہے جبکہ  
تصویر میرے ماموں جان نے تیار کی ہے جو خوشیہ مصوری کرتے  
ہیں۔ تصویر بنانے اور بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو سکے  
کہ آپ سے خلوص اور محبت رکھنے والے لوگ بھی آپ کے آس پاس  
موجود ہیں جو آپ کے اس پاکیزہ مشن میں آپ کے ہمدرد ہیں اور

ناشران۔۔۔۔۔ اشرف قریشی

یوسف قریشی

پرنٹر۔۔۔۔۔ محمد یونس

طابع۔۔۔۔۔ ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت۔۔۔۔۔ 40/- روپے



بمقدم رہیں گے۔"

محترم محمد شاہین صاحب۔ خط لکھنے اور تصویر بھجوانے پر میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں۔ آپ نے اور آپ کے ماموں جان نے جس محنت اور جس خلوص کے ساتھ یہ تصویر بنائی ہے میں اس کے لئے آپ کا بھی اور آپ کے ماموں جان کا بھی دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تصویر دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اور آپ کے ماموں جان واقعی انتہائی فنکارانہ صلاحیتوں کے حامل ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اور آپ کے ماموں جان کے فن میں مزید نکھار پیدا کرے اور یہ بات آپ نے درست لکھی ہے کہ تصویر دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا ہے کہ میرے قارئین مجھ سے کس قدر خلوص و محبت رکھتے ہیں حالانکہ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا لیکن یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے مجھے اس قدر محبت اور خلوص کے حامل قارئین سے نوازا ہے۔ آپ کو یقیناً یہ شکایت ہو گی کہ آپ کے خط کا فوری جواب نہیں دیا گیا۔ میں دراصل یہ چاہتا تھا کہ آپ کے اس خلوص اور محبت پر آپ کا براہ راست خط کے ذریعے شکریہ ادا کروں لیکن میری بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو سکا اس لئے اب مجبوراً چند باتوں کے ذریعے آپ کا شکریہ ادا کر رہا ہوں۔ آپ کی محبت اور خلوص کی بنا پر مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس کوتاہی کو نظر انداز کر دیں گے۔

منذی یزمان ضلع بہاولپور سے عرشہ صاحبہ لکھتی ہیں۔ میں آپ

کی خاموش قاریہ ہوں مگر آپ کا ناول "مٹائی دنیا" پڑھ کر آپ کو خط لکھنے پر مجبور ہو گئی ہوں۔ یہ ناول مجھے سب سے زیادہ پسند آیا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس ناول میں مٹائی دنیا جانے کے لئے جو طریقہ لکھا گیا ہے کیا وہ درست ہے اگر وہ درست ہے تو مجھے بہاولپور یا منڈی یزمان میں کسی ایسے ماہر روحانیت کا پتہ بتائیں جو میری رہنمائی کر سکے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترمہ عرشہ صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مٹائی دنیا میں جو طریقہ لکھا گیا ہے وہ درست ہے لیکن جہاں تک کسی ماہر روحانیت کا پتہ بتانے کا تعلق ہے تو میں اس سلسلے میں معذور ہوں کیونکہ میرا ذاتی طور پر کسی ایسے ماہر روحانیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے جو اس معاملے میں آپ کی رہنمائی کر سکے البتہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس سلسلے میں واقعی کسی ماہر کے بغیر آپ اپنے طور پر اس طریقے کو استعمال نہ کریں کیونکہ اس طرح آپ کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔ بہاولنگر سے راشد مہناس صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن آپ چند باتوں کے اختتام پر اپنے نام سے پہلے "آپ کا مخلص" لکھتے ہیں جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ ہمارے مخلص کیسے ہو گئے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترمہ راشد مہناس صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ سوال پوچھا ہے کہ میں آپ کا مخلص

کلیے ہوں۔ تو محترم اب جبکہ میں نے آپ خط کا جواب دے دیا ہے تو آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہو گا کہ میں واقعی آپ کا مخلص ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے ٹائیگر کو ایک ہوٹل میں اور جوانا کو رانا ہاؤس ڈراپ کیا اور پھر وہ خود وہاں سے سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

کچھ پتا چلا مادام شیری کا..... سلام دعا کے بعد بلیک زرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اس کے مسکرانے کے انداز پر بے اختیار چونک پڑا۔

کیا بات ہے۔ مادام شیری کا نام لیجے ہوئے تمہارے چہرے پر بڑی پراسرار سی مسکراہٹ آگئی ہے۔ کہیں خواب میں اس سے ملاقات تو نہیں ہو گئی..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

میں تو اس لئے مسکرا رہا تھا کہ آپ مادام شیری سے ملاقات کے لئے گئے تھے لیکن واپسی آپ کی خالی ہاتھ ہی ہوئی ہے..... بلیک زرو نے کہا۔

”راج پور میں عمارت تو ہم نے تلاش کر لی تھی لیکن وہ عمارت بھی چھوڑ چکی تھی بس اس کی کار کے بارے میں محسوس کچھ مل چکا ہے۔“ عمران نے جواب دیا اور رسیور کی طرف اس نے ہاتھ بڑھا دیا۔

”تو پھر آئیے آپ کی ملاقات کروں مادام شیری اور اس کے آدمی مارٹن سے۔“ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ بلیک زیرو نے مزے کے کنارے پر لگا ہوا ایک بین دیا تو دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی اور عمران سکرین پر موجود منظر کو دیکھ کر حقیقتاً حیران رہ گیا کیونکہ یہ سپیشل روم کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں کرسی پر ایک غیر ملکی لڑکی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھی۔

”یہ کون ہے اور کیسے یہاں پہنچ گئی؟“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے بن آف کر دیا۔

”یہ مادام شیری ہے۔ یہ عقبی طرف سے چھت پر پہنچی تو مجھے کاشن مل گیا۔ میں نے فوراً ہی حفاظتی انتظام کا بن آن کر دیا۔ پھر اس نے چھت پر کسی حیرت انگیز آلے کی مدد سے ایک مجبورے رنگ کی گیس اندر فائر کر دی جو تمام کمروں میں پھیل گئی لیکن خصوصی انتظامات کی وجہ سے یہ بے اثر ہو گئی۔ اس کے بعد یہ سلسلے کے رخ سے نیچے اتر آئی۔ میں نے اسے بے ہوش کر کے سپیشل روم نمبر ایک میں ڈال دیا اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کی تو عقبی طرف

کی زمری میں ایک غیر ملکی موجود تھا۔ میں نے اس پر خصوصی گن سے فائر کر کے اسے بے ہوش کیا اور پھر میں وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ اس نے زمری میں موجود دونوں آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے پاس ایک بڑا سا تھیلہ بھی تھا جس میں عجیب و غریب ساخت کی مشینری بھی تھی۔ میں اسے وہاں سے اس کے سامان سمیت اٹھا کر یہاں لے آیا اور پھر میں نے اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ شروع کی تو اس نے بتایا کہ اس کا نام مارٹن ہے اور وہ شیزاگ کی مادام شیری کا خصوصی اسسٹنٹ ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بھی بتا دی کہ مادام شیری کو کیسے اس بلڈنگ کا پتہ چلا۔ اس کے بعد مادام شیری نے جہاں کوئی مشین اندر آن کرنے کا پلان بنایا جس کی وجہ سے یہاں موجود تمام مشینری ناکارہ ہو جاتی ہے پھر اس نے اپنی اور مادام شیری کی آمد کے بارے میں تمام تفصیلات بتا دیں۔ میں نے اس سے جب شیزاگ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہیں تو اچانک اس کا جسم ایک دھماکے سے پھٹ گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے جسم کے اندر کوئی ہم موجود تھا اس کے بعد میں نے مادام شیری کو ہوش میں لا کر اس سے بات چیت کی تو بڑی مشکل سے اس نے تسلیم کیا کہ وہ مادام شیری ہے لیکن میں نے اس سے مزید پوچھ گچھ آپ کے آنے تک ملتوی کر دی کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں وہ بھی اس مارٹن کی طرح ہلاک نہ ہو جائے لیکن اس مادام شیری نے حیرت انگیز صلاحیت کا شہوہ دیا کہ اس نے اندر



سے روم کا لاک کھول لیا اور پھر وہ یہاں آپریشن روم میں پہنچ گئی۔  
میں اس وقت کچن میں تھا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی  
ممکن ہو سکتا ہے اس لئے میں مطمئن تھا۔ میں کچن سے باہر آیا تو  
اچانک مجھے احساس ہوا کہ کمرے میں کوئی موجود ہے۔ میں مڑا ہی  
تھا کہ مادام شیریں نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ یہ اور بات ہے کہ یہ مادام  
شیریں انتہائی پھرتیلی اور ماہر لڑکی ہے لیکن میں نے اسے دوبارہ بے  
ہوش کیا اور پھر اسے خصوصی طور پر بے ہوشی کا انجکشن لگا کر میں  
نے اسے سپیشل روم نمبر نو میں کرسی پر باقاعدہ جکڑ دیا ہے۔" بلیک  
زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہو نہ۔ تو معاملات یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ کہاں ہے وہ  
مشینری جو اس مادام شیریں اور اس مارفن سے ملی ہے؟" عمران  
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے زیر روم میں رکھ دیا ہے۔ آئیے۔" بلیک زیرو  
نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں زیرو  
روم میں پہنچے۔ وہاں میز پر مادام شیریں کے پاس موجود سامان کے  
ساتھ ساتھ انتہائی عجیب و غریب ساخت کی مشینری بھی موجود تھی۔  
عمران اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"یہ شہزادگ تو مجھے بلیک تھنڈر سے بھی سائنسی طور پر زیادہ  
ایڈوانس تحفیم لگتی ہے۔ انتہائی حیات انگیز مشینری استعمال کی جا  
رہی ہے۔" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور مڑ کر

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مرا خیال ہے کہ اس مادام شیریں کی آپ باقاعدہ چیکنگ کریں  
کیونکہ تجھے یقین ہے کہ اس کے جسم میں بھی کوئی نہ کوئی بم ضرور  
موجود ہوگا۔" بلیک زیرو نے واپس آپریشن روم میں پہنچتے ہوئے  
کہا۔

"ہاں۔ تم اسے سپیشل روم سے اٹھا کر چیکنگ روم میں لے آؤ  
میں وہیں جا رہا ہوں۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا  
آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اس  
کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے چیکنگ روم کہا تھا۔

"اس کمرے میں ایسی مشینری موجود تھی جس کی مدد سے کسی  
بھی انسان یا مشینری کو مکمل طور پر چیک کیا جا سکتا تھا۔ تھوڑی دیر  
بعد بلیک زیرو کمرے میں داخل ہوا تو اس کے کاندھے پر بے ہوش  
مادام شیریں لدی ہوئی تھی۔ اس نے اسے ایک سٹریچر بنا بیڈ پر لٹا دیا  
جس کے ساتھ ہی میز پر باقاعدہ شیشے کا ایک بڑا غلاف موجود تھا۔ اس  
نے یہ غلاف بیڈ پر رکھا اور پھر اسے باقاعدہ بیڈ کے ساتھ منسلک کر  
دیا۔ اس شیشے کے غلاف سے مختلف رنگوں کی تاریں نکل کر ساتھ  
ہی موجود ایک ڈیوہیل مشین کی طرف جا رہی تھیں۔ بلیک زیرو  
کے پیچھے ہٹتے ہی عمران نے مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر  
اس پر مختلف جنس پریس کر کے اور نابوں کو ایڈجسٹ کر کے اس کے  
مشین کو آن کر دیا۔ مشین کے درمیان میں موجود مسکین پر انہی

ہوئے کہا۔

”انسانوں کے دانت بھی ان کی اصل عمر کا بھانڈا پھوڑا دیتے ہیں۔ جب کسی کی صحیح عمر معلوم نہ ہو رہی ہو تو ڈاکٹر دانتوں سے ہی اس کی درست عمر چیک کر کے سرٹیفکیٹ بنا دیتے ہیں“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

”اور اگر جیسی مصنوعی لگی ہوئی ہو تب“..... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تو پھر عمر کیا معلوم کرنی۔ اس کے کفن دفن کے بندوبست کا آغاز کر دیا جاتا ہے“..... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”بہر حال اس کے دانت بھی اصل ہیں اور ان میں کوئی کیسپول وغیرہ بھی موجود نہیں ہے“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”دودھ کے دانت تو نہیں ہیں“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”دودھ کے دانت۔ کیا مطلب۔ اس عمر میں دودھ کے دانت کہاں رہ سکتے ہیں“..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جس دلیری اور حوصلے سے یہ دانش منزل میں داخل ہوئی اور جس طرح اس نے سپیشل روم کالاک اندر سے کھول لیا اس کے باوجود تم نے اسے بڑی آسانی سے بے ہوش کر دیا اس سے مجھے خیال

آیا تھا“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں نے تو کہا تھا کہ خاصی پھرتیلی اور ماہر لڑکی ہے“..... بلیک

ترجمی لکیریں سی دوڑنے لگیں اور ڈانٹوں پر مختلف رنگوں کی سونیاں حرکت کرنے لگیں۔ عمران کچھ دیر تک سکریں اور ڈانٹوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کر دی۔

”اس کے اندر کوئی مشینری یا بم وغیرہ موجود نہیں ہے البتہ زہریلے کیسپول کو علیحدہ چیک کرنا ہو گا“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر شیشے کا غلاف بیڈ سے علیحدہ کیا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے مادام شیر کی دونوں جڑوں سے بھیج کر اس کا منہ کھولا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس نے اس کے کھلے ہوئے منہ میں ڈال کر دانتوں میں موجود ڈیڑھ نیلا کیسپول چیک کرنا شروع کر دیا۔

”عمر بھی معلوم کر لیتا“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

”عمر۔ کیا مطلب“..... بلیک زیرو نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”صحیح عمر دانتوں سے ہی معلوم ہوتی ہے چاہے انسان ہو یا جانور۔ چونکہ عورتیں اپنی صحیح عمر چھپاتی ہیں اس لئے یہ موقع اچھا ہے کہ تم اس کے دانتوں سے اس کی صحیح عمر معلوم کر لو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”دانتوں سے تو جانوروں کی عمریں معلوم کی جاتی ہیں۔ مجھے بکری کے دانت گنے جاتے ہیں“..... بلیک زیرو نے مسکراتے

زیر نے کہا۔

”تو پھر اصل بات بتا دو..... عمران نے کہا۔

”اصل بات۔ کیا مطلب..... بلیک زیر نے حیران ہو کر کہا۔

”جہارے ذہن پر تو چوٹ نہیں لگ گئی، جبکہ لگنی تو دل پر چاہئے تھی کہ تم اب ہر بات کا مطلب پوچھنے لگ گئے ہو۔ اصل بات کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ہمیں کتنی بار لڑائی میں بے کار کیا تھا اور کس طرح اتفاقاً تم نے اسے بے ہوش کر دیا..... عمران نے کہا تو بلیک زیر بے اختیار ہنس پڑا۔

”اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ بہر حال اس نے اپنی طرف سے تو خاصی مہارت دکھائی تھی لیکن میں بہر حال آپ کا شاگرد ہوں۔ بلیک زیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اچھا جواب ہے۔ سیاست دانوں جیسا کہ اب اگر میں شاگرد کے مار کھانے کی بات کروں تو بات اپنے اوپر آجائے۔ بہر حال اب اسے اٹھاد اور بلیک روم میں لے چلو تاکہ اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے..... عمران نے کہا تو بلیک زیر نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے بیڈ پر بے ہوش پڑی مادام شیری کو اٹھایا اور چیکنگ روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران واپس آپریشن روم میں آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”جولیا یول رہی ہوں..... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی

”ایکسٹنڈ..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”میں سر..... دوسری طرف سے جولیا نے اہتائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”اس انتہائی یاشیز آگ کے آدمیوں کی تلاش کا کیا رزلٹ ہے..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”ابھی تلاش جاری ہے سر۔ ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی..... جولیا نے جواب دیا۔

”تو کن کون تلاش کر رہے ہیں..... عمران نے پوچھا۔

”تنویر اور صالحہ ایک ٹیم کی صورت میں، نعمانی اور خاور دوسری ٹیم کی صورت میں، صفدر اور کیپٹن شکیل تیسری ٹیم کی صورت میں اور صدیقی اور چوہان چوتھی ٹیم کی صورت میں تلاش کر رہے ہیں۔ تنویر اور صالحہ کے بارے میں آپ کو رپورٹ مل چکی ہے اور مشین بھی وائنش منزل پہنچا دی گئی ہے جبکہ وہ دوبارہ انہیں تلاش کرنے میں مصروف ہیں..... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایک کار کا نمبر نوٹ کرو..... عمران نے کہا اور پھر وہ نمبر لکھوا دیا جو اسے رائف سے ملا تھا۔

”میں سر۔ نوٹ کر لیا ہے..... جولیا نے جواب دیا۔

”اس کار کو وائنش منزل کے اطراف میں تلاش کرو کیونکہ میں اسے وائنش منزل کے اطراف میں چکراتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر

یہ کار مل جائے تو اس میں سوار افراد کو بے ہوش کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو اور اگر صرف کار ملے تو پھر اس کی مکمل تلاشی ہونی چاہئے۔ جو سامان اس میں سے ملے اسے دانش منزل پہنچا دو اور اس کار کی خفیہ نگرانی کرو تا کہ اس کی مدد سے کسی نہ کسی کو پکڑا جاسکے۔ جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ کار اسی شیزنگ کی سرخندہ مادام شیریں کے استعمال میں ہے۔ عمران نے کہا۔

”یس سر۔ میں ابھی اس کی تلاش کراتی ہوں۔“ جو یا نے جواب دیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر وہ تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بلیک روم میں مادام شیریں لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھی جبکہ بلیک روم بھی وہیں موجود تھا۔

”تم آپریشن روم میں جاؤ۔“ عمران نے کہا۔

”میں نے اسے ہوش میں لانے کا انجیشن لگا دیا ہے۔ یہ ابھی ہوش میں آجائے گی۔“ بلیک روم نے کہا تو عمران نے انہیں اس میں سر ہلایا اور پھر اس نے بلیک روم کو جو یا کو کی جانے والی کال کے بارے میں بتا دیا تاکہ اگر جو یا کی کال آئے تو وہ اسے آسانی سے پہنچا کر سکے اور بلیک روم سر ملاتا ہوا بلیک روم سے باہر چلا گیا تو عمران کی کرسی گھسیٹ کر اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں مادام شیریں پر جمی ہوئی تھیں۔

صدیقی اور چوہان ایک ہی کار میں صبح سے ایسے ہوٹلوں کو چیک کرتے پھر رہے تھے جہاں غیر ملکیوں کی آمد و رفت جاری رہتی تھی لیکن صبح سے اب دوپہر ہو گئی تھی مگر انہیں کوئی ایسا آدمی نظر نہ آیا تھا جس پر وہ انتہونی ہونے کا شک کر سکتے۔ انہیں معلوم تھا کہ انتہونی نام تو بدل سکتا ہے یا میک اپ کر سکتا ہے لیکن بہر حال اپنا قد و قامت تبدیل نہیں کر سکتا اس لئے وہ قد و قامت کو بنیاد بنا کر چیکنگ کر رہے تھے اور اس قد و قامت کے انہیں کئی افراد نظر آئے تھے لیکن ان کے چہروں پر میک اپ بھی نہ تھا اور ظاہر ہے میک اپ کے بغیر ان کے چہرے انتہونی کے چلیئے سے نہ ملتے تھے اس لئے وہ ان کی نظروں میں مشکوک نہ ٹھہرے تھے۔ صدیقی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ چوہان سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اور صدیقی کا گوا ایک اور ہوٹل کے کپاؤنڈ میں موڑ رہا تھا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ پہلے اس سے مل لیجئے  
ہیں لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو۔۔۔۔۔ صدیقی نے کار لاک کر کے  
ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”ایک سال پہلے اتفاقاً اس سے ایک دوست کی معرفت ملاقات  
ہوئی تھی۔ وہ دوست اسے جانتا تھا اس نے مجھے بتایا تھا۔۔۔۔۔ چوہان  
نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ  
دونوں ہوٹل کے کاؤنٹر پر موجود تھے۔

”مسنجر والگر یہاں مستقل طور پر رہتے ہیں۔ ان سے ملنا تھا۔  
چوہان نے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ وہ کمرہ نمبر انھارہ تیسری منزل میں رہتے ہیں۔ میں انہیں  
آپ کی آمد کی اطلاع دے دیتا ہوں۔۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے کہا۔

”نہیں مذہم سے واقف نہیں ہے ہمارے پاس ان کے ایک  
دوست کی ٹپ ہے۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا تو کاؤنٹر مین نے اثبات میں  
سر ہلادیا اور پھر وہ دونوں اس کا شکریہ ادا کر کے نفٹ کی طرف بڑھ  
گئے۔ کچھ دیر بعد وہ تیسری منزل کے کمرہ نمبر انھارہ کے سامنے پہنچ گئے  
تھے۔ دروازے کے باہر پلیٹ پر والگر کا نام درج تھا۔ چوہان نے ڈور  
فون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

”کون ہے۔۔۔۔۔ ڈور فون کے مائیک سے ایک آواز سنائی دی۔  
”میرا نام آصف ہے۔ ایک سال پہلے ہوٹل البانو میں آپ کے  
اور میرے مشترکہ دوست رابرٹ فورڈ کے ساتھ آپ سے ملاقات

”میرا خیال ہے صدیقی کہ اس طرح ہم اسے تلاش نہ کر پائیں  
گے۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا تو صدیقی جو کار پارکنگ کی طرف لے جا رہا  
تھا چونک پڑا۔

”تو پھر اور کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا اور کار  
پارکنگ میں لے جا کر روک دی۔

”اس ہوٹل کو دیکھ کر میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کہ  
یہاں ایک کارمن ٹیڈا بوڈھا والگر نامی آدمی رہتا ہے۔ وہ طویل عرصہ  
تک کارمن میں رہ چکا ہے اور اس کا تعلق بھی زیر زمین دنیا سے رہا۔  
ہے اور اب کئی سالوں سے یہاں پانچیشیا میں رہ رہا ہے اگر اس سے  
پوچھ گچھ کی جائے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس شیڈاگ یا اس مادام  
شریری یا ہو سکتا ہے کہ وہ انٹھونی کے بارے میں جانتا ہو۔۔۔۔۔ چوہان  
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”جانتا تو ہو گا لیکن کیا اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ انٹھونی یا مادام  
شریری یہاں کہاں رہ رہے ہیں۔۔۔۔۔ صدیقی نے کار سے نیچے اترتے  
ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات تو ہو سکتا ہے اسے معلوم نہ ہو لیکن ہو سکتا ہے  
کہ اس سے مادام شریری یا اس کے ساتھیوں کے چلیئے وغیرہ معلوم ہو  
جائیں اور چونکہ انہیں یہ خیال ہو گا کہ یہاں انہیں کون پہچانتا ہے  
اس لئے انہیں یقیناً میک اپ کا خیال نہ آیا ہو گا۔۔۔۔۔ چوہان نے  
بھی کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

ہوتی تھی۔ مجھے آپ سے ایک ذاتی کام ہے..... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اندر آ جاؤ..... وہی آواز سنائی دی اور پھر دروازے کا آٹو میٹک لاک کھلنے کی مخصوص آواز سنائی دی تو چوہان نے دروازے کو دیا یا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور صدیقی اور چوہان دونوں اندر داخل ہو گئے۔ سنگ روم میں ایک صحت مند کارمن خزا بوڑھا موجود تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور لباس اور اس کی تراش خراش پتہ دے رہی تھی کہ بوڑھا خاصا دولت مند آدمی ہے۔

”اوہ مسٹر آصف۔ آپ کو دیکھ کر مجھے یاد آ گیا ہے کہ آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ ویل کم۔ بوڑھے نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔  
”شکریہ۔ یہ میرے دوست ہیں رانا صاحب..... چوہان نے مصافحہ کرتے ہوئے صدیقی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر صدیقی نے بھی والگر سے مصافحہ کیا۔

”آپ کیا پینٹا پسند کریں گے۔“ والگر نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔  
”جس منگوا لیں..... چوہان نے کہا تو والگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سروس والوں کو دو جوس اور اپنے لئے شراب لانے کا آرڈر دے دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

”آپ کی آمد کیسے ہوئی مسٹر آصف۔ فرمائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں.....“ والگر نے رسیور رکھ کر چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”جوس آجائے پھر بات ہوگی..... چوہان نے کہا تو والگر چونک

پڑا لیکن وہ خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے شراب اور جوس لائے۔  
”دیتے تو جوس کے گلاس صدیقی اور چوہان نے اٹھائے جبکہ شراب کا گلاس والگر نے اپنے سامنے رکھ لیا۔

”مسٹر والگر آپ کا تعلق کارمن سے رہا ہے اور آپ کارمن خزا بھی ہیں جبکہ ہمارا تعلق بھی ایک ایسی فرم سے ہے جس کا ہیڈ آفس کارمن میں ہے۔ ہماری فرم کا نام ٹوسو ہے اور ٹوسو پوری دنیا میں ایسی مشینری کے انتہائی اہم پرزوں کو ذیل کرتی ہے۔ پاکیشیا میں بھی ہماری فرم کا کاروبار ہے اور ہم دونوں یہاں کے مقامی ایجنٹ ہیں۔ گذشتہ دنوں ہماری فرم کو ایسی وار ہیڈز کے سلسلے میں اہم پرزوں کا بہت بڑا آرڈر دیا گیا لیکن پھر اچانک یہ آرڈر روک دیا گیا۔ ہماری فرم کے استفسار پر بتایا گیا کہ حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ کوئی بین الاقوامی تنظیم جس کا نام شیڈ آگ بتایا جاتا ہے، کا ایک گروپ جس کی سرغنہ کوئی مادام شیریں ہے خفیہ طور پر یہاں پاکیشیا میں آئی ہوئی ہے اور وہ پاکیشیائی وار ہیڈز کو چرانا چاہتی ہے جس کی بنا پر وار ہیڈز کے نہ صرف تمام سنور سیلر کو دیئے گئے ہیں بلکہ جب تک اس تنظیم کا خاتمہ نہ ہو جائے اس وقت تک جریدہ وار ہیڈز بنائے ہی نہیں جائیں گے اس طرح ہماری فرم کا بہت بڑا آرڈر خیر معنیہ عرصے کے لئے روک دیا گیا جس سے ہماری فرم کو بے حد نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ ہماری فرم نے ہمارے دوستوں سے ناسک لگایا ہے کہ ہم معلوم کریں کہ یہ شیڈ آگ وغیرہ کب ختم ہوئی

تجربہ دلاتے ہیں کہ آپ کا نام کبھی سامنے نہیں آئے گا اور دوسری بات یہ کہ ہمارا تعلق کسی طرح بھی جرائم پیشہ افراد سے نہیں ہے۔ ہم کاروباری لوگ ہیں۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں یہ حتمی طور پر معلوم ہو سکے کہ یہ لوگ کب تک یہاں رہتے ہیں اور کب واپس جاتے ہیں تاکہ ہمارا بزنس اوپن ہو سکے..... اس بار صدیقی نے والگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آئی ایم سوری مسٹر رانا۔ میں واقعی اس بارے میں مکمل طور پر لاعلم ہوں۔ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا..... والگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ چلیں آپ یہ بتادیں کہ اس مادام شیری کا حلیہ کیا ہے..... صدیقی نے کہا تو والگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یقیناً غصے کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”کیا مطلب۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ سے غلط بیانی کر رہا ہوں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ میں انہیں جانتا تک نہیں اور آپ مجھ سے حلیہ پوچھ رہے ہیں۔ آئی ایم سوری۔ اب آپ جاسکتے ہیں..... والگر نے اس بار حوصلے لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ آؤرانا چلیں۔ مسٹر والگر کم از کم میرے ساتھ غلط بیانی نہیں کر سکتے..... جوحان نے اٹھتے ہوئے کہا تو صدیقی بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں والگر سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر آ گئے۔ اس بار والگر انہیں دروازے تک چھوڑنے آیا تھا اور وہ

ہے۔ ہم نے ملزئی انٹیلی جنس سے رابطہ کیا لیکن وہ کچھ بتاتے ہی نہیں۔ اس پر ہم نے سوچا کہ ہم خود اپنی قلم کے مفاد میں اس گروپ کو تلاش کریں تاکہ اس کی نگرانی کر سکیں اور حتمی طور پر یہ معلوم ہو سکے کہ یہ گروپ کب ختم ہوتا ہے یا پاکیشیا سے کب واپس جاتا ہے..... جوحان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا جبکہ صدیقی خاموش بیٹھا والگر کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات کو چمک کر رہا تھا۔ شیڈ آگ اور مادام شیری دونوں ناموں پر والگر چونکا تھا لیکن اس نے جلد ہی اپنے آپ کو نارمل کر لیا تھا۔

”تو اس سلسلے میں آپ کی میں کیا مدد کر سکتا ہوں مسٹر آصف۔“ والگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ آپ بہت باخبر آدمی ہیں اس لئے آپ کو یقیناً یہاں شیڈ آگ یا مادام شیری یا اس کے آدمیوں کی موجودگی کے بارے میں علم ہو گا۔ اگر آپ ہمیں حتمی طور پر درست معلومات مہیا کر دیں تو آپ کو اس کا اعتنا دہ بھی دیا جاسکتا ہے اور اس بات کی گارنٹی بھی دی جاسکتی ہے کہ آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا۔“ جوحان نے کہا۔

”سوری مسٹر آصف۔ میں تو یہ نام آپ کے منہ سے سن ہی پہلی بار رہا ہوں۔ مجھے اس بارے میں قطعاً کوئی علم نہیں ہے..... والگر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مسٹر والگر آپ شاید اس گروپ سے خوفزدہ ہیں لیکن ہم آپ کو

آواز سنائی دی۔

ہاسکر۔ میں وانگر بول رہا ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے دو مقامی آدمی میرے پاس آئے تھے۔ وہ داماد شیری اور ان کے آدمیوں کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ وانگر نے کہا۔

”تم سے پوچھ رہے تھے۔ کیا مطلب۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ جہارا کوئی تعلق ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے جہارے کسی آدمی نے انہیں میرے بارے میں بتایا ہو۔ بہر حال وہ بھاری معاوضہ بھی دینے کے لئے تیار تھے۔۔۔۔۔ وانگر نے کہا۔

”تم نے کیا بتایا ہے انہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرو لہجے میں پوچھا گیا۔

میں نے انہیں کیا بتانا تھا۔ میں نے تو ان سے واقفیت ہی انکار کر دیا۔ تم تو جانتے ہو کہ میں اپنے ساتھیوں کے راز کبھی فروخت نہیں کیا کرتا۔ ہاں اگر جہاری بجائے اس بارے میں کسی اور نے بات کی ہو تو میں یقیناً ان سے بھاری معاوضہ وصول کر لیتا۔ وانگر نے جواب دیا۔

لیکن تم انہیں کیا بتاتے۔ ہاسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لئے سیدھے چلیے وغیرہ بتا دیتا۔ اب ظاہر ہے مجھے بھی تو صرف انتہائی معلوم ہے کہ یہ گروپ کہاں موجود ہے اور بس۔ اور یہ بات

دونوں اس کے کمرے سے نکل کر سیدھے لٹھ کی طرف بڑھتے چلے گئے لیکن لٹھ میں داخل ہونے کی بجائے چوہان نے صدیقی کو اشارہ کیا اور وہ دونوں تیزی سے واپس مڑ گئے۔

”ساتھ والا کمرہ خالی ہے۔ میں نے اس کی مزے کے نیچے ڈکٹافون لگا دیا ہے۔۔۔۔۔ چوہان نے آہستہ سے کہا تو صدیقی نے اشیات میں سر ہلا دیا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں وانگر کے ساتھ والے خالی کمرے میں پہنچ گئے۔ چوہان نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک جھوٹا سا باکس نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے باکس بیس سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے فون نمبر ڈائل کئے جا رہے ہوں اور صدیقی اور چوہان دونوں نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

میں ماسٹر کلب۔۔۔۔۔ ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

پہلو میں وانگر بول رہا ہوں ہوٹل البانو سے۔ ہاسکر سے بات کر اؤ۔۔۔۔۔ وانگر کی تیز آواز سنائی دی۔

”ہولڈ آن کریں۔ دوسرے لمحے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ ڈکٹافون بھی خاصا طاقتور تھا اور پھر وہ اس میز کے نیچے موجود تھا جس پر فون تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز بھی ان کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔ گو یہ کافی ہلکی تھی لیکن اس کے باوجود بہر حال واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

”میں۔ ہاسکر بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی



صل کرنا ہے۔..... چوہان نے کہا۔

”جہاں تک میرا آئیڈیا ہے آنے والا اس وانگر کو ہلاک کرنے آ رہا ہے کیونکہ اس ہاسکر نے جس انداز میں معاوضہ بھجوانے کی بات کی ہے اس سے تو میں بھی کھتا ہوں۔..... صدیقی نے کہا۔

”ہاں۔ ہو سکتا ہے بہر حال ابھی تھوڑی دیر بعد معلوم ہو جائے۔..... چوہان نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چوہان نے ہاسکر کو آن رکھا ہوا تھا۔ پھر تقریباً آدھ گھنٹہ بعد کال بیل بجنے لگا۔

”آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔

”کون ہے۔..... وانگر کی آواز سنائی دی۔

”وکی ہوں۔ مجھے ہاسکر نے بھیجا ہے۔..... ایک مردانہ آواز سنائی

”یہیں کم ان۔..... وانگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

”صدیقی تم باہر ٹھہرو۔ اس وکی کو واپسی پر بہر حال جہاں لے آنا۔..... چوہان نے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم لگا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن وہ دروازے سے باہر نہیں نکلا۔ اس نے دروازہ تھوڑا سا کھول کر اس میں بھری رکھ لی اور اس سے باہر دیکھنے لگا۔

”لے آئے معاوضہ۔..... وانگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

”ہاں یہ لو۔..... اس وکی کی آواز سنائی دی اس کے ساتھ ہی ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور وانگر کے حلق سے اہتہائی

تو وہ بھی جلتے تھے۔..... وانگر نے جواب دیا۔

”کون لوگ تھے یہ۔ کیا چلے تھے ان کے۔ ہاسکر نے پوچھا۔

”مقامی آدمی تھے۔ ایک کا نام آصف ہے اس سے ایک سال پہلے ایک ہوٹل میں ملاقات ہوئی تھی۔ دوسرے کا نام رانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ۔..... وانگر نے ان کے نام بتانے کے ساتھ ساتھ وہ تفصیل بھی بتا دی جو چوہان نے اسے بتائی تھی اور ساتھ ہی ان کے چلنے بھی بتا دیے۔

”اوکے۔ بہر حال شکریہ۔ معاوضے کی تم فکر نہ کرو۔ میرا آدمی معاوضہ لے کر ابھی جہاز سے پاس پہنچ جائے گا۔ جہیں تو معلوم ہے کہ میں اچھے دوستوں کی ہمیشہ قدر کرتا ہوں۔..... ہاسکر نے کہا۔

”اوکے۔ اسی لئے تو میں نے جہیں کال کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم اہتہائی مناسب آدمی ہو۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ گڈ بائی۔..... وانگر نے اہتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

”بہر حال اس ماسٹر کلب کے ہاسکر کا کلیو مل گیا ہے۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن یہ ماسٹر کلب ہے کہاں۔..... چوہان نے کہا۔

”کسی سے معلوم کر لیں گے۔..... صدیقی نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہاسکر کا جو آدمی جہاں آئے گا اسے پکڑ کر اس سے ساری معلومات لے لینی چاہئیں اور وہ ڈکٹا فون بھی واپس

گچے کرتا ہوں..... صدیقی نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا تو چوہان ہلکا ہوا اور دوازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدیقی اس دکی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر آنکھیں کی کوشش کی لیکن اس کے بازو چونکہ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے اس لئے آنکھیں کی کوشش کے باوجود وہ اٹھ نہ سکا۔

جہار نام دکی ہے۔ ہمیں ہاسکر نے بھیجا ہے اور تم نے والگر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے..... صدیقی نے انتہائی کراخت بچے میں کہا تو دکی کے چہرے پر خوف، حیرت اور دہشت کے طے تبا اثرات ابھرائے۔

تم۔ تم کون ہو۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں تو کسی والگر کو نہیں جانتا۔ دکی نے بوکھلائے ہوئے بچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
والگر کے کمرے میں لگے ہوئے خفیہ کمرے اور نیپ ریکارڈر میں سارے وقوعے کی صرف فلم بن چکی ہے بلکہ جہارے اور والگر کے درمیان ہونے والی بات چیت بھی نیپ ہو چکی ہے لیکن ہم میں خاموشی سے جانے دے سکتے ہیں بشرطیکہ تم ہمیں بتاؤ کہ ہاسکر شیڈ آگ سے کیا تعلق ہے..... صدیقی نے کہا۔

شیڈ آگ۔ وہ کون ہے..... دکی نے چونک کر حیرت بھری نگاہ میں کہا تو صدیقی اس کا چہرہ دیکھ کر بی سنجہ گیا تھا کہ وہ واقعی کونسا آدمی ہے۔ میں بارے میں نہیں جانتا۔

کر بناک تجھیں نکلیں۔

ختم کر دیا ہے اس نے..... چوہان نے صدیقی سے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلادیا۔ چند لمحوں بعد اس نے دروازہ کھولا اور پھر دوسرے لمحے ایک مقامی نوجوان جھپٹا ہوا پھل کر کمرے کے درمیان فرش پر آگرا۔ چوہان کی لات حرکت میں آئی اور اٹھتا ہوا نوجوان ایک بار پھر جھپٹا مار کر نیچے گرا۔ صدیقی نے اسے بازو سے پکڑ کر اندر کھینچ کر اچھال دیا تھا اور پھر چوہان کو اس کی کنپٹی پر لات چلاتا دیکھ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا البتہ اس نے باہر جا کر دروازہ بند کر دیا تھا۔ چوہان کی دوسری ضرب کے بعد دکی بے ہوش ہو چکا تھا۔ چند لمحوں بعد صدیقی واپس آگیا۔

یہ لو ڈکنا فون۔ والگر ختم ہو چکا ہے..... صدیقی نے کہا اور ہاتھ میں موجود ڈکنا فون چوہان کی طرف بڑھا دیا۔ چوہان نے ڈکنا فون اور پاکس اٹھا کر کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالے جبکہ صدیقی نے دکی کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر ان دونوں نے مل کر ایک پردہ اتارا اور اسے پھاڑ کر رسی بنائی اور اس رسی سے دکی کے دونوں بازو اس کی پشت پر باندھ دیئے۔ پھر صدیقی نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد دکی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صدیقی نے ہاتھ ہٹائے اور جیب سے مشین پستل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

تم دروازے پر رکو۔ اچانک کوئی آنے جانے۔ میں اس سے پوچھ

"ما دام شہری کو جانتے ہو"..... صدیقی نے کہا۔

”ہمیں ماسک میک اپ کر لینا چاہئے۔ ایک تو کاؤنٹر مین نے ہمارے چلیے پولیس کو بتا دیئے ہیں اور دوسرا اس ہاسکرتک بھی ہمارے چلیوں کی تفصیل پہنچ چکی ہے۔“..... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ ڈکھولا اور اس میں سے ایک باکس نکال لیا۔ باکس میں ماسکس موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان کے چلیے، بالوں کا رنگ اور ڈیزائن سب کچھ بدل چکا تھا اور اب وہ غیر ملکی دکھائی دے رہے تھے۔

”اب اس ہاسکر کو کور کرنا ہے“..... چوہان نے کہا اور صدیقی

بنے اثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کارناسٹز کلب کی پارکنگ میں پہنچ چکی تھی۔ کلب کے ہال میں زیر زمین دنیا کے افراد بھرے ہوئے تھے اور غیر ملکیوں کی بھی وہاں خاصی تعداد موجود تھی جس میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ کھلے عام شراب اور منشیات کا استعمال کیا جا رہا تھا۔

کیا بات ہے۔ سہاں کھلے عام تشیبات کا استعمال ہو رہا ہے کیا پولیس سہاں چیکنگ نہیں کرتی..... چوہان نے ہال میں داخل ہوتے ہی منہ بناتے ہوئے کہا۔

اگر ہمارے ملک کی صرف پولیس ہی فرض شاس بن جائے تو  
 یہاں کسی قسم کا کوئی جرم ہو ہی نہیں سکتا..... صدیقی نے جواب

Scanned by Wags

Scanned by Wway

تھینک یو..... صدیقی نے اکریمین لہجے میں کہا اور بائیں ہاتھ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ چوہان اس کے پیچھے تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے سامنے دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ دونوں ہی شکل و صورت سے خاصے سخت مزاج بد معاش نظر آ رہے تھے۔

میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جیکب۔ ہم نے ہاسکر سے ملنا ہے..... صدیقی نے قریب جا کر ان سے مخاطب ہو کر کہا تو ان کی تیز نظروں میں غمی آ گئی۔

میں سر جلیے باس آپ کے منتظر ہیں..... ان میں سے ایک نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے آخری حصے میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل موجود تھی جس کے پیچھے ریو لونگ چیرپر ایک گینڈے جیسے جسم کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے چڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور گٹھے میں سکارف باندھ رکھا تھا۔ اس کے سر کے بال چھوٹے چھوٹے اور ڈرٹولا کے انداز میں اوپر کو اٹھنے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی تیز چمک تھی۔ تنگ پیشانی اور بھاری جبڑے بتا رہے تھے کہ وہ ذہنی طور پر انتہائی شاطر اور سخت مزاح کا مالک ہے۔ اس کی تیز نظریں چوہان اور صدیقی پر جمی ہوئی تھیں۔

دیا اور پھر وہ دونوں کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک ورزشی جسم کا نوجوان موجود تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ہاف آستین شریٹ اور جیزی کی چٹون تھی۔ پھرے مہرے سے وہ زیر زمین دنیا کا بی ادبی لگ رہا تھا۔

میں سر..... اس نے انہیں غم ملکی سمجھ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔ مسٹر ہاسکر سے ملنا ہے۔ ہم اکریمینا سے آئے ہیں۔ ہمارے پاس ان کے لئے ایک بڑی ٹپ ہے..... صدیقی نے اکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

آپ کا نام..... کاؤنٹر میں نے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹرکام کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

مائیکل اور جیکب..... صدیقی نے جواب دیا تو کاؤنٹر میں نے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پر مرس کر دیئے۔

باس..... کاؤنٹر پر دو اکریمین موجود ہیں۔ اپنے نام مائیکل اور جیکب بتاتے ہیں وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایک کیریڈیا سے آئے ہیں اور آپ کے لئے ان کے پاس کوئی بڑی ٹپ ہے۔ نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

میں باس..... دوسری طرف کی بات سننے کے بعد نوجوان نے رسیور رکھ دیا۔

بائیں ہاتھ پر راہداری کے آخر میں باس کا آفس ہے۔ باہر موجود دربان کو آپ اپنا نام بتائیں گے..... کاؤنٹر میں نے کہا۔

بیٹھو۔ میرا نام ہاسکر ہے۔ اس نے بغیر اٹھے اور بغیر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے انتہائی سخت اور حقیر بھرے لہجے میں کہا۔  
 ہم یہاں بیٹھنے کے لئے نہیں آئے ہاسکر..... چوہان نے شاید اس کے لہجے کے بیش بغیر بھوک کر کہا۔

تو پھر کس لئے آئے ہو۔ ہاسکر کا لہجہ اسی طرح حقیر آمیز تھا۔  
 والگر نے ہمیں فون کیا تھا اور تم نے وہی کو بھیج کر اسے ہلاک کر دیا۔ کیوں..... چوہان نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو ہاسکر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے میز کی کھلی ہوئی دراز کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ٹیگٹ چوہان کا بازو دھلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کا بھرپور تھپ ہاسکر کے چہرے پر اس قدر قوت سے پڑا کہ کمرہ تھپو کی آواز سے گونج اٹھا اور بھاری بھر کم اور گینڈے جیسے جسم کا مالک ہاسکر ایک ہی تھپ کھا کر کرسی سمیت سائینڈ پر جا گرا۔ کہہ چوہان سائینڈ پروف نہیں تھا اس لئے صدیقی دھلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائینڈ میں ہو گیا۔ اس نے مشین پشٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا اور اس کی توقع کے عین مطابق دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دونوں دربان تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صدیقی نے ٹریگر دبا دیا اور دھٹ دھٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں جھپٹے ہوئے نیچے گرے۔ صدیقی نے دوبارہ ٹریگر دبا دیا اور تپتے ہوئے دونوں دربان ایک بار پھر گولیاں کھا کر ساکت ہو گئے جبکہ ہاسکر نے نیچے کرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی نین کرسی

اور دیوار کے درمیان پھنس جانے کی وجہ سے وہ فوری طور پر اٹھ بیٹھا تھا اور چوہان نے تیزی سے جیب سے مشین پشٹل نکال کر اسے چال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے اس کا دست ہاسکر کے سر پر مار دیا۔ ہاسکر کے منہ سے غراہٹ سی نکلی۔ اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی تو کرسی ڈرا سا کھسک کر عقبی دیوار سے ٹکرائی اور اس طرح ہاسکر چونکہ انتہائی جسم کا آدمی تھی اس لئے وہ اور زیادہ پھنس کر رہ گیا۔ اسی لمحے چوہان نے دوسرا وار کیا اور پھر وہ بپے وار کر تا چلا گیا اور تقریباً چوتھے یا پانچویں وار کے بعد ہاسکر کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تو چوہان نے ہاتھ روک لیا۔ دستے پر خون لگت چکا تھا۔ صدیقی اب دروازے میں کھڑا تھا۔

خاصا سخت جان آدمی ہے یہ..... چوہان نے کرسی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک طرف گھسیٹتے ہوئے کہا اور پھر واقعی خاصی جدوجہد کے بعد وہ کرسی کو اٹھا سکا۔ اب ہاسکر کا جسم فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ چوہان نے آگے بڑھ کر اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اور پوری قوت سے گھسیٹ کر اسے کونے سے باہر نکالا اور پھر وہ اسے اسی طرح گھسیٹتا ہوا کمرے کے درمیان میں لے آیا۔

میں دیکھتا ہوں شاید عقبی طرف کوئی کمرہ ہو..... چوہان نے ہاسکر کا جسم وہیں چھوڑ کر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عقبی دیوار میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ چوہان

W ایک بھی تھا۔ چوہان نے لاک بھی لگا دیا۔ اب ہاسکر انھیں ہی پوچھ  
 W سے کسی طرح بھی یہ ہتھکڑیاں نہ کھول سکتا تھا۔ پھر اس نے اسے  
 W گھسیٹ کر بڑی مشکل سے ایک کرسی پر ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں  
 سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہاسکر کے جسم میں  
 حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو چوہان نے ہاتھ  
 P ہٹائے اور پھر مڑ کر وہ دروازہ کھول کر آفس میں آیا اور اس نے میز پر  
 P جڑا ہوا اپنا مشین پسنل اٹھایا۔ صدیقی اب آفس کا دروازہ اندر سے  
 P لاک کر کے کرسی پر اٹھینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ چوہان مشین پسنل  
 S اٹھا کر واپس عقبی کمرے میں آیا تو اسی لمبے ہاسکر کی آنکھیں کھلیں اور  
 S اس کے منہ سے کراہوں کی بجائے زاری سی نکلی اور وہ ایک جھٹکے  
 C سے اٹھ کر کمرہ بازو گیا لیکن دوسرے لمبے چوہان کا بازو گھومتا جس میں  
 C اس نے مشین پسنل کو اس کی نال سے پکڑا ہوا تھا اور مشین پسنل  
 C کا خون آلود دست پوری قوت سے اٹھ کر کمرہ بازو ہاسکر کے  
 C جب سے پر چڑا تو ہاسکر بے اختیار چیختا ہوا واپس کرسی پر گر گیا۔ پھر اس  
 C سے چیخے کہ وہ سنبھلتا چوہان کا دوسرا بازو عموماً اس بار پھر ہاسکر کے  
 C سنبھلے پر پڑنے والے زوردار تھپڑ سے کمرہ کوچ اٹھا۔ اس بار ہاسکر کے  
 C منہ سے چیخ نکلی۔

C ہمارے ساتھ تحقیق اہمیت لےجے میں بات کرنے کا نتیجہ معلوم ہوا  
 O ہے ہمیں..... چوہان نے خزا سے ہونے کہا۔  
 m تم۔ تم کون ہو۔ تم۔ تم نے یہ کیا کر دیا ہے۔ کون ہو تم۔

نے وہ دروازہ کھولا تو عقبی طرف واقعی ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں  
 بیڈ اور آرام دہ کرسیوں کے ساتھ ساتھ شراب کی بوتلیں ایک بڑے  
 سے ریک میں بھری ہوئی تھیں اور دیواروں پر نیم عریاں عورتوں کی  
 تصویروں کے فریم لگے ہوئے تھے۔ ایک سائیز پر ایک لوہے کی بڑی  
 سی الماری بھی موجود تھی۔

تم ہمیں رکو صدیقی میں اس ہاسکر سے پوچھ گچھ کرتا ہوں۔  
 چوہان نے کہا۔

جلدی کرنا۔ کسی بھی وقت کوئی آسکتا ہے یا فون آسکتا ہے۔  
 صدیقی نے کہا۔

جو بھی آئے اسے گولی مار دینا اور اگر فون آئے تو کہہ دینا کہ  
 ہاسکر مصروف ہے پھر جو گا دیکھا جائے گا..... چوہان نے کہا تو  
 صدیقی نے اجابت میں سر ہٹایا اور چوہان نے ایک بار پھر بھاری بھر کم  
 بے ہوش پڑے ہوئے ہاسکر کے دونوں بازو پکڑے اور اسے گھسیٹتا  
 ہوا اٹھ کر کمرے میں لے گیا۔ ہاسکر کو کمرے میں چھوڑ کر وہ کونے میں  
 موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو الماری میں  
 اتنا ہی جدید ساخت کا اسلحہ پھرا ہوا تھا جبکہ نچلے خانے میں اسے  
 ہتھکڑیوں کا ایک جوڑا بھی نظر آیا۔ اس نے تیزی سے ہتھکڑیاں  
 اٹھائیں اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ہاسکر کو منہ کے بل اٹھایا اور اس  
 کے دونوں شہتیر جیسے بازو اس کی پشت پر کر کے فولادی ہتھکڑیاں  
 اس کی کلائیوں میں ڈال کر کلپ بن دیا۔ کلپ کے ساتھ خصوصی

”کیا ہوا“..... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

”اؤ۔ ایک پتہ مل گیا ہے۔ کوئی باہر تو نہیں ہے..... چوہان نے دروازے کے قریب آتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تجھے آہٹ محسوس ہوئی تھی لیکن کوئی نہیں آیا۔“ صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہال میں اسی طرح شور و غل ہو رہا تھا۔ منشیات کا غلطی اور گاز حاد حواس پورے ہال میں چکراتا پھر رہا تھا۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہو مل کے مین گیٹ سے باہر آئے اور چند لمحوں بعد ان کی کار وہاں سے نکل کر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

اب یہ میک اپ ختم کرنا ہو گا..... چوہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے چہرے پر چڑھا ہوا ماسک اتار کر اسے تہہ کیا اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس نے بائیں نکالا اور ماسک اس میں رکھ دیا جبکہ صدیقی نے کار کو اچانک ایک سائیڈ گلی میں روکا اور پھر تھوڑا سا آگے جا کر اس نے اسے روک دیا۔ دوسرے لمحے اس نے بھی انتہائی پھرتی سے اپنے چہرے پر چڑھا ہوا ماسک اتار لیا اور اسے چوہان کی طرف بڑھا کر اس نے کار کو بیک کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کار دوبارہ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چوہان نے کار میں بیٹھنے ہی صدیقی کو گلستان کالونی اور کوٹھی کا پتہ بتا دیا تھا اس لئے صدیقی کی کار اب گلستان کالونی کی طرف بڑھی چلی

ہاسکر نے ہونٹ بھیجنے ہوئے کہا تو چوہان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پستل کا دستہ ایک بار پھر پوری قوت سے ہاسکر کے جڑوں پر مار دیا اور اس بار کلک کی آواز کے ساتھ ہی ہاسکر کا جڑا ٹوٹ گیا۔ اس کے منہ سے کرہٹاک چیخ نکلی اور اس کا چہرہ میڑھا ہو گیا۔

”بولو۔ کہاں ہے مادام شیری اور اس کے آدمی۔ کہاں ہیں بولو.....“ چوہان نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خالی بازو گھوما اور ہاسکر کے دوسرے جڑے پر اس کا گھونہ پوری قوت سے پڑا اور ہاسکر کا گال پھٹ گیا اور اس میں سے خون نکلنے لگا۔

”بولو کہاں ہیں یہ لوگ۔ بولو.....“ چوہان کا دوسرا ہاتھ گھوما اور ہاسکر کے ٹوٹے ہوئے جڑے پر ایک بار پھر مشین پستل کا دستہ پڑا۔

”بولو کہاں ہیں۔ بولو۔ بولو.....“ چوہان نے چیختے ہوئے کہا۔

”گلگ۔ گلستان کالونی کو بھی سب آہٹ سب آہٹ۔“ ہاسکر نے ڈبکتے ہوئے لچھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کے منہ اور گال سے خون نینے لگا تھا۔ چوہان نے مشین پستل اچھال کر اسے دستے سے پکڑا اور دوسرے لمحے سب آہٹ کی آوازیں کے ساتھ ہی گولیاں ایک تو اتار سے ہاسکر کے پھیلے ہوئے چٹان جیسے سینے میں گھسی چلی گئیں اور ہاسکر کا منہ شدہ چہرہ اور منہ ہوتا چلا گیا اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور وہ کر سی پر ہی ڈھلک گیا۔ چوہان تیزی سے مڑا اور آفس میں آیا تو صدیقی دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔

ایک لگائے اور کار رک گئی۔

یہ۔ یہ تو نعمانی کی کار ہے اور سامنے تنویر کی کار کھڑی ہے۔ کیا مطلب ہوا۔ صدیقی نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ یہ لوگ ہم سے پہلے کوٹھی میں داخل ہو چکے ہیں۔ چوہان نے کہا۔

ہاں۔ یہ نعمانی کی کار جس انداز میں دیوار کے ساتھ کھڑی ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کار پر چڑھ کر اندر کودے ہیں لیکن پھر کیا ہوا۔ صدیقی نے کہا تو چوہان کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز قدم اٹھاتا نعمانی کی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کار کی چھت پر قدموں کے ہلکے سے نشانات موجود تھے۔ اسی لمحے صدیقی بھی کار سے اتر کر وہاں پہنچ گیا۔

جو بھی کار پر چڑھ کر اندر گیا ہے وہ واپس نہیں آیا۔ چوہان نے کہا تو صدیقی بے اختیار چونک پڑا۔

کیا مطلب۔ کیسے معلوم ہوا۔ صدیقی نے حیران ہو کر کہا۔ یہ دیکھو کار کی چھت پر جو توں کے نشانات۔ اگر جانے والا واپس آیا ہوتا تو دوسرے نشانات ہوتے۔ جبکہ یہ سنگل نشانات ہیں۔ چوہان نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر اب کیا ہونا چاہئے۔ صدیقی نے کہا۔ میں اندر جاتا ہوں تم ہمیں روکو۔ چوہان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صدیقی کچھ کہتا چوہان غلطی کی سی تیزی سے کار کی چھت پر

جا رہی تھی۔

اس ہاسکر کو اس پتے کا کیسے علم ہوا۔ تم نے پوچھا تھا۔ اچانک صدیقی نے پوچھا۔

نہیں۔ اتنا وقت ہی نہ تھا پھر اس گیندے میں ایک نہیں دس گیندوں جیسی طاقت بھری ہوئی تھی۔ بڑی مشکل سے تو اس پر تشدد کر کے میں اسے ٹرانس میں لے آیا اور اس نے بے ہوش ہونے سے پہلے لاشعوری طور پر پتہ اگل دیا۔ نہ اس سے ان حالات میں پوچھ گچھ خاصی دشوار طلب بات تھی۔ چوہان نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میرا خیال ہے کہ ہم پہلے چیف کو روک دے دیں اس کے بعد گلستان کالونی کی اس کوٹھی پر ریڈ کریں۔ تھوڑی دیر بعد چوہان نے کہا۔

ہم ابھی ریڈ کرنے نہیں جا رہے۔ ابھی ہم اس کوٹھی کا جائزہ لیں گے پھر ہمیں سے ٹرانسمیٹر جو یا کو تفصیل بتا کر اس سے مزید ہدایات لیں گے۔ صدیقی نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گلستان کالونی پہنچ گئے اور پھر انہیں سڑک نمبر آٹھ میں کوٹھی نمبر آٹھ کو تلاش کرنا زیادہ دشوار ثابت نہ ہوا۔ وہ کوٹھی کے سامنے سے آہستہ سے گزرے اور پھر دائیں ہاتھ پر جاتی ہوئی سائیز روڈ پر مڑ کر جیسے ہی کوٹھی کے عقب میں آئے تو صدیقی اور چوہان دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑے۔ صدیقی نے بے اختیار



”کوٹھی تو خالی لگتی ہے.....“ چوہان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کا خدشہ حقیقت بن کر سامنے آ گیا۔ کوٹھی واقعی خالی تھی لیکن کوٹھی میں چند آثار ایسے تھے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوٹھی کو کچھ گھنٹے پہلے ہی خالی کیا گیا ہے۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر کوٹھی سے باہر آ کر ایک بار تو وہ سائیڈ راہداری سے واپس پائیں باغ کی طرف بڑھنے لگا لیکن پھر اسے خیال آیا کہ باہر سے تو وہ کار پر چڑھ کر اندر کو داخل تھا لیکن اسے اندر سے اونچی دیوار پر چڑھنا مشکل ہوتا اس لئے وہ تیزی سے مڑا اور پھر پھانک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھانک کا کھنڈ اندر سے لگا ہوا تھا۔ اس نے پھانک کھولا اور باہر آ گیا۔ پھانک خود بخود اس کے عقب میں بند ہو گیا اور چوہان تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف پہنچ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بخلی کی سی تیزی سے ایک درخت کے تنے کی اوٹ میں ہو گیا کہ وہ غبرگلی بے ہوش صدیقی کو اٹھا کر تیزی سے بائیں طرف کی کوٹھی

”اوہ۔ اسی لئے تنویر صالحہ، نعمانی اور خاور سے اب تک کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔ تم وہیں رکو میں حیف سے بات کر کے تمہیں پھر کال کرتی ہوں۔ اور اینڈ آل.....“ جو یانے کہا اور اس کے ساتھ ہی مسلسل جلتا ہوا ہندسہ ایک بار پھر جلنے بجھنے لگا تو چوہان نے دنگا بین کو اور دبا کر واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

جانا تو ظاہر ہے بنتا ہوا سکوپ بھی ختم ہو جاتا اس لئے مجبوری تھی۔  
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم اپنی اصل شکل میں بھی خاصے وچرے ہو۔ تم نے خواہ مخواہ  
میک اپ کیا۔۔۔ مادام شیریں نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران  
بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اب مادام شیریں کی بات کا مطلب سمجھ  
گیا تھا کیونکہ مادام شیریں کے مطابق عمران تو رانا باؤس میں پاکستانی  
ریز کا شکار ہو کر ہلاک ہو چکا ہے اور مادام شیریں کو سو فیصد یقین تھا  
کہ پاکستانی ریز کا شکار کسی صورت بھی بچ نہیں سکتا اور پھر اس کا اور  
بلیک زیرو کا قہر و قامت ایک جیسا تھا اور بلیک زیرو پہلے اس سے نکلا  
چکا تھا اس لئے مادام شیریں یہ سمجھ رہی تھیں کہ بلیک زیرو میک اپ  
کر کے اس کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔

مادام شیریں۔ جس سے ہمارا مقابلہ ہوا ہے وہ میرے استاد ہے اور  
میں اس کا ناخلف شاگرد علی عمران ہوں اور چونکہ تمہاری بھارتی اور  
مارشل آرٹ میں مہارت کی تعریف میرے استاد نے کی ہے اس لئے  
مجھ پر جو اچھے تمہیں راڈز میں جکڑنا پڑا ہے کیونکہ مجھے سزا کا عورتوں سے  
بے حد خوف آتا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا۔ کیا مطلب۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم عمران ہو حالانکہ ایسا  
ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔ مادام شیریں نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔  
ہمارا خیال ہے کہ پاکستانی ریز کا شکار زندہ نہیں بچ سکتا۔  
لیکن میں تمہارے سامنے زندہ سلامت بیٹھا ہوں۔ مجھے اے آف

مادام شیریں کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو اس نے الاشعوری طور پر  
انھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہوئے کی وجہ سے ظاہر ہے  
وہ صرف کسمکس کر ہی رہ گئی۔

خواہ مخواہ جدوجہد کر کے اپنے اس نازک اور خوبصورت جسم کو  
تکلیف مت دو مادام شیریں۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو  
مادام شیریں نے چونک کر اسے غور سے دیکھا۔ اس کا انداز ایسا تھا  
جیسے عمران کے ہونے سے پہلے وہ اسے نظر نہ آیا ہو اور اب اچانک نظر  
آنے لگ گیا ہو۔

تم۔ تم کون ہو۔ کیا تم نے میک اپ کر رکھا ہے لیکن تمہیں  
اس کی ضرورت کیوں پیش آئی۔۔۔ مادام شیریں نے کہا۔ اس کا بوجھ  
اب کافی سنبھلا ہوا تھا۔

تم جیسی خوبصورت چیز کے سامنے اگر میں بغیر میک اپ کے آ

ہے کہ شیڈ آگ انتہائی جدید ٹیکنالوجی پر مبنی اختیار استعمال کرتی ہے لیکن کاسٹانی ریز کا توڑ تو بہت پہلے دریافت ہو چکا ہے اور اب تو بچے بچے اس کے بارے میں جانتا ہے۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کاسٹانی ریز کا آج تک کوئی توڑ دریافت نہیں ہو سکا۔ بہر حال تم اب کیا چاہتے ہو۔ یہ ٹھیک ہے میرا نام مادام شیریں ہے اور میرا تعلق شیڈ آگ سے ہے اور بولو۔ مادام شیریں نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

گڈ شو۔ تم واقعی دلیر اور حوصلہ مند لڑکی ہو۔ تم صرف یہ بتا دو کہ کیا اب بھی شیڈ آگ کا سپر چیف لازجٹ ہے یا کوئی اور بن چکا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شیریں بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

تم۔ تم سپر چیف کا نام جانتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ مادام شیریں نے انتہائی حیرت خیز لہجے میں کہا۔

وہ اور میں بچپن میں اکٹھے گھومیں میں کرکٹ کھیلا کرتے تھے اور کمر کیوں کے شیشوں پر نشا نہ بازی کیا کرتے تھے اور جب بھی پکڑا جاتا تو وہی پکڑا جاتا تھا جبکہ میں بزدل ہونے کی وجہ سے انتہائی تیز دوڑتا تھا اور شاید اس نے اپنی بزدلی کو چھپانے کے لئے اس قدر جدید

اختیار استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ بہر حال تمہارے جواب سے یہ بات تو طے ہو گئی ہے کہ ابھی تک شیڈ آگ کا چیف لازجٹ ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا تم واقعی علی عمران ہو۔ مادام شیریں نے انتہائی حیرت سے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ فی الحال تو واقعی علی عمران ہوں۔ مستقبل کا پتہ نہیں۔ ایک بات بتا دوں کہ تم نے شاید اپنے مشن کی ناکامی کے بعد کے خلاف خود ہی انتقامی کارروائی شروع کر دی ہے ورنہ مجھے ہے کہ لازجٹ تمہیں کبھی اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ عمران نے اس بار انتہائی لہجے میں کہا۔

سپر چیف تک تو اس ناکامی کی خبر ہی نہیں پہنچی ورنہ میں تمہیں نظر نہ آتی۔ یہ تو میرے سیکشن کے چیف کی مہربانی ہے کہ اس نے ناکامی کا داغ دھونے کا موقع دے دیا ہے۔ مادام شیریں نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن صابن کون سا استعمال کرنے کا ارادہ دیا ہے اس نے۔ عمران نے چونک کر کہا تو مادام شیریں اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے

صابن۔ کیا مطلب۔ یہ تم اپنا نکاح امتحان انداز میں باتیں

کیوں کرنے لگ جاتے ہو۔ مادام شیریں نے منہ جتاتے ہوئے کہا۔

اس نے کہ میں کنوارہ ہوں اور عورتوں کے نقطہ نظر سے کنوارے مرد احمق اور شادی شدہ مرد غریب ہوتے ہیں۔ باقی رہی سائن کی بات تو ظاہر ہے ناکافی کا داغ اب خالی پانی سے تو نہیں دھل سکتا۔ کوئی سائن، کوئی ڈیڑھت، کچھ نہ کچھ تو بہر حال استعمال کرنا پڑتا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام شیریں بے اختیار ہنس پڑی۔

اب تجھے یقین آگیا ہے کہ تم علی عمران کو اور کارستانی ریڈ کے فار کے بادو، زندہ سلامت ہو اور یہ بھی تجھے پتہ چل گیا ہے کہ میرا اپنے دوسرے مشن میں بھی ناکام ہو گئی ہوں۔ ٹھیک ہے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ یا تو تم مجھے کوئی مار دو یا میر خودکشی کر لوں۔ مادام شیریں نے کہا۔

اے اے اے خودکشی کریں جہارے دشمن۔ ابھی تم میرے دم میں دیکھا ہی کیا ہے اور وہیے بھی تم مجھے یہ دھمکی نہ دو کیونکہ میر نے تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے چیک کر لیا ہے کہ جہارے نماز میں دانت بھی اسلی ہیں اور جہارے اس خوبصورت جسم کے اندر کوئی بھیاٹک بم بھی موجود نہیں ہے ایسا ہمارے ان کے جسم میں تھا۔ باقی رہی میری بات تو میں تو ویسے بھی تم جیسی حسیناؤں کا بیٹھڑا عاشق ہوں۔ میں تمہیں کیسے کوئی مار سکتا ہوں البتہ یہ بات دوسرا

جہ کہ شیڈ آگ نے پاکستانی کے اہم ادارے پاکستان سیکرٹ سروسز پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ ایسا جرم ہے جس کی کوئی تلافی ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اب شیڈ آگ کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شیریں نے ایک طویل سانس لیا۔

ٹھیک ہے۔ تم جو بھی چاہو کر سکتے ہو۔ مادام شیریں نے کہا۔ پھر تم میرے کرنے کے لئے اپنی ٹیم کا ہیڈ کوآرڈر اور شیڈ آگ کے سین ہیڈ کوآرڈر کا پتہ بتا دو۔ باقی کام میں کر لوں گا تمہیں کچھ کرنے کی تکلیف نہ دوں گا۔ عمران نے کہا۔

سوری علی عمران یا جو بھی تم ہو ایسا نام ممکن ہے۔ مادام شیریں نے جواب دیا۔

کیوں نام ممکن ہے۔ عمران نے چونک کر کہا۔ میں بتا ہی نہیں سکتی اس سے پہلے کہ میں کچھ بتاؤں میرا جسم خود بخود بلاسٹ ہو جائے گا۔ مادام شیریں نے کہا۔

میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے جہاری جیننگ بھی کر لی ہے اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ چلو تم ایسا کرو کہ تم صرف اپنے سیکشن ہیڈ کوآرڈر میں ہیڈ کوآرڈر کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا دو تاکہ میں جہارے چیف کو جہاری کامیابی کی مبارک باد دے سکوں اور اپنے لڑکھن کے دوست لارینٹ سے گپ شب بھی لگا سکوں۔ عمران نے کہا۔

سوری۔ میں کچھ نہیں بتا سکتی..... مادام شیریں نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیکھو مادام شیریں۔ تم اگر یہ سمجھ رہی ہو کہ تم راڈز میں ٹکڑی ہوئی ہو اس لئے مجبور ہو تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں تمہیں آزاد کر سکتا ہوں لیکن اس کے باوجود تمہیں بہر حال وہ سب کچھ بتانا پڑے گا جو میں پوچھ رہا ہوں..... عمران نے سردی سے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کر سکتے ہو۔ تم مجھے گولی مار سکتے ہو، فخر جوں سے میرے جسم پر زخم ڈال کر ان پر میری چھڑک سکتے ہو، مجھ پر جسمانی تشدد کر سکتے ہو، میرے بچے اور جسم پر مزاحمت ڈال سکتے ہو اور ابھی بہت کچھ کر سکتے ہو لیکن میں تمہیں یہ بتا دوں کہ مادام شیریں تمہیں یہ سب کچھ کرنے کے باوجود کچھ نہیں بتائے گی۔ تم جو چاہو کر سکتے ہو..... شیریں نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”ان سب کے بغیر تم سب کچھ بتا دو گی۔ مجھے عورتوں کی زبان کھلوانے کے بغیر کسی تشدد کے ایک ہزار طریقے آتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”تم جو طریقہ چاہو استعمال کر سکتے ہو.....“ مادام شیریں نے فیصد کن لہجے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے کے دروازے سے باہر آگیا اور پھر بجائے آپریشن روم میں جانے کے وہ اس سائیڈ کی طرف بڑھ گیا جہاں سے

ویسٹ وائرنگز پائپ کا حوض موجود تھا جس پر ڈھکن لٹائی ہوئی تھی۔ ایک کمرے سے دھاگہ اور بڑی سی چمچی اٹھائی اور پھر گلو کے حوض کی طرف ڈھکن کھول کر اس نے چمچی کی مدد سے حوض کی دیوار سے چٹا ہوا اور ایک انتہائی مکروہ شکل کا کیرا پکڑا اور پھر اس نے دھاگے کا ایک سر اس کے جسم سے باندھا اور اسے دھاگے سے لٹکائے ہوئے وہ واپس اس کمرے میں آیا جہاں مادام شیریں موجود تھی۔ اس نے دھاگے اور کیرے والا ہاتھ عقب میں کیا ہوا تھا۔

”ہاں تو مادام شیریں۔ کیا تم واقعی کچھ نہیں بتاؤ گی.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں اپنی بات بار بار دوہرانے کی عادی نہیں ہوں.....“ مادام شیریں نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو عمران نے اپنا ہاتھ آگے کیا اور دوسرے لہجے دھاگے میں بندھا ہوا انتہائی مکروہ کیرا اس نے مادام شیریں کی آنکھوں کے سامنے ہرانا شروع کر دیا۔ اس کیرے کو دیکھتے ہی مادام شیریں کا چہرہ یکثرت بدلتا شروع ہو گیا۔

”مجھے معلوم ہے مادام شیریں کہ تم انتہائی نفیس خاتون ہو۔ تمہارے جسم سے اٹھنے والی آرزوں خوشبو ہی بتا رہی ہے کہ تمہارا ذوق کس قدر نفیس ہے لیکن جب یہ کیرا میں تمہاری شرٹ کے کار میں ڈالوں گا اور یہ تمہاری پشت پر رینگے گا تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تشدد کسے کہتے ہیں.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ نہیں۔ اے ہٹاؤ۔ اے ہٹاؤ۔ میں اسے دیکھ



لکھرے میں داخل ہوتے ہی تیر لچے میں پوچھا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ سوری میں اب مزید کچھ نہیں بتاؤں گی۔"..... مادام شیریں نے آنکھیں کھلتے ہوئے کہا۔

"یو نائنس۔ جلدی بتاؤ ورنہ..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بس میں نے جو کچھ بتانا تھا بتا دیا۔ میں اپنے آدمیوں کو ہلاک نہیں کر سکتی۔ تم اب بے شک مجھ پر گنہگارے کیڑے

چھوڑ دو..... مادام شیریں نے کہا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس کی کرسی کی عقب میں آیا اور اس نے عقبی دیوار پر موجود

سوچ بورڈ پر ایک بٹن پریس کر دیا تو کلک کی آواز کے ساتھ ہی مادام شیریں کے جسم کے گرد موجود واڈ غائب ہو گئے اور مادام شیریں

بجلی کی سی تیزی سے اٹھی ہی تھی کہ عمران کا بازو اس کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے مادام شیریں ہوا میں کسی گیند کی طرح بلند ہو کر

تھکا بازی کھار کر جیتختی ہوئی ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گری۔ ایک لمحے کے لئے اس کا جسم تڑپا لیکن پھر اس کا چہرہ تیزی سے مٹ

ہوتا چلا گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر

خپلے اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مادام شیریں کا اتہائی تجزی سے مٹ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہوتا شروع ہو گیا اور اس کے

ساتھ ہی عمران نے اسی طرح جھکے جھکے انداز میں اس کی ناک اور منہ

اس کو ٹھنی کی عقبی طرف تنویر اور نعمانی دونوں کی گالیاں موجود تھیں۔ چوہان، صدیقی کو باہر چھوڑ کر اندر گیا تو کوٹھی خالی تھی۔

چوہان فرنٹ گیٹ سے نکل کر عقبی طرف آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کوٹھی کے ساتھ والی کوٹھی میں صدیقی کو بے ہوش کر کے لے جایا

جا رہا تھا۔ اس سے چوہان کچھ گیا کہ باقی ممبرز کو بھی وہیں لے جایا گیا ہو گا اور انہوں نے ڈان دینے کے لئے اصل کوٹھی کے ساتھ والی

کوٹھی میں اڈا بنایا ہے اور جو بھی وہاں چیکنگ کے لئے جاتا ہے اسے کسی جدید آلے کی مدد سے بے ہوش کر کے اندر لے جاتے ہیں۔

چوہان نے جو یا کو وائچ ٹرانسمیٹر رپورٹ دی ہے اور جو یا نے مجھ سے بات کی ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ صفدر اور کیپٹن

شکیل کو کال کر کے انہیں چوہان کی مدد کے لئے بھجوا دے لیکن میں پریشان اس لئے ہو گیا ہوں کہ اس مادام شیریں نے یقیناً اپنے

آدمیوں کو سیکرٹ سروس کے ممبرز کو دیکھتے ہی گولی مار دینے کا حکم دیا ہو گا اس لئے کہیں انہوں نے کوئی حرکت ہی نہ کر ڈالی ہو۔

بلیک زرو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ تمہارا ہوشہ درست ہے۔ غمخو میں اس مادام شیریں سے بات کرتا ہوں..... عمران نے کہا اور تیز قدم

اٹھاتا واپس بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ مادام شیریں آنکھیں بند کئے بیٹھی ہوئی تھی۔

تمہارے آدمیوں کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کیا ہے۔ عمران نے

دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد مادام شیریں کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو گیا اور اس نے اپنا پیر مادام شیریں کی گردن کے ساتھ لگا کر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد مادام شیریں کو ہوش آیا تو عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے گھما دیا تو مادام شیریں کا ہوش میں آکر اٹھتا ہوا جسم یکت ایک جھٹکے سے نیچے گرا اور اس کا چہرہ ایک بار پھر سرخ ہونے لگ گیا۔ اس کے منہ سے غرغراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا۔

”بتاؤ کیا فریکوئنسی ہے تمہارے آدمیوں کی۔ بولو ورنہ۔“ عمران نے غزاتے ہوئے کہا اور پیر کو واپس موڑ دیا۔

”بب۔ بب۔ بتاتی ہوں۔ روکو۔ روکو۔ یہ خوفناک عذاب۔ یہ روکو۔“ مادام شیریں نے رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے گلے میں پھنسنے ہوئے الفاظ بڑی مشکل سے باہر نکل رہے ہوں۔

”بتاؤ۔“ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا تو مادام شیریں نے فریکوئنسی بتا دی۔

”کون انٹرن کرتا ہے وہاں جہادی کال۔“ عمران نے پوچھا۔  
”آسکر۔ اب آسکر انچارج ہے۔“ مادام شیریں نے جواب دیا۔  
”کوئی کوڈ۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ کوئی کوڈ نہیں ہے۔“ مادام شیریں نے کہا تو عمران

نے پیر ہٹایا اور دوسرے لمحے اس نے جھٹک کر مادام شیریں کو بارود سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مادام شیریں کی کنکٹی پر پڑنے والی مڑی ہوئی انگلی کی بھرپور ضرب نے نہ صرف مادام شیریں کو کریناک انداز میں چٹختے پر مجبور کر دیا بلکہ اس کا جسم بھی ڈھیرا بڑ گیا تھا۔ اس کی آنکھیں بھی بند ہو گئی تھیں۔ عمران نے اسے اٹھا کر کرسی پر پھینکا اور پھر تیز قدم اٹھاتا وہ آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر لپٹنے سلٹنے رکھا اور اس پر مادام شیریں کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بن دیا دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ مادام شیریں کالنگ۔ اور۔“ عمران نے مادام شیریں کی آواز اور لمحے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔  
”ہیں۔ آسکر بول رہا ہوں۔ اور۔“ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”آسکر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اور۔“ عمران نے پوچھا۔

”مادام۔ ایک عورت سمیت سات افراد ہمارے قبضے میں آچکے ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے کال کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ آپ ہماری کال انٹرن نہ کر رہی تھیں۔ اور۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی



کو بھی میں شفت ہو جایا جائے اور پھر کسی طرح دو دو کی ٹویسوں  
یہ لوگ آئے اور انہیں گور کیا گیا اور آخر میں تین افراد کو لانگ  
ٹائی ایکس کی مدد سے ٹریس کر کے گور کیا گیا۔

”اوکے۔ تم انہیں ابھی زندہ رکھو۔ میں خود آکر ان سے پوچھ گچھ  
کرسکی گی۔ اور“..... عمران نے مادام شیری کی آواز میں کہا۔  
”یس مادام۔ اور“..... دوسری طرف سے آسکر نے کہا تو عمران  
نے اور اینڈ آف کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”تم اس مادام شیری کو دوبارہ راڈز میں جکڑ دو۔ میں خود وہاں جا  
سکوں“..... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس اس کی جگہ  
کھینچے ہوئے کہا۔

”ابھی اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کیا“..... بلیک زیرو  
نے چونک کر پوچھا۔

”میں نے اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر اور مین ہیڈ کوارٹر کی  
معلومات تو معلوم کر لی ہیں لیکن جب تک یہ کنفرم نہ ہو جائیں  
ہے زندہ رہتا چاہئے“..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور  
بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران تیز قدم اٹھاتا پریٹن  
ہم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بے اختیار چونک پڑا۔

”سات افراد۔ لیکن مجھے تو اطلاع ملی تھی کہ تم نے ایک عورت  
سمیت چار مردوں کو پکڑا ہے۔ اور“..... عمران نے ہونٹ ہنچتے  
ہوئے کہا۔

”یس مادام۔ پہلے ایسا ہی تھا لیکن آپ کی کال آنے سے بعد لمحے  
پہلے تین مزید افراد کو پکڑ لیا گیا ہے۔ اور“..... دوسری طرف سے کہا  
گیا۔

”کیا یہ لوگ ابھی زندہ ہیں۔ اور“..... عمران نے تیز لہجے میں  
پوچھا۔

”یس مادام۔ آپ نے تو حکم دیا تھا کہ انہیں دیکھتے ہی گولی مار  
دی جائے لیکن میں نے انہیں اس لئے زندہ رکھا ہے کہ آپ ان سے  
ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات آسانی سے حاصل کر لیں  
گی لیکن آپ سے رابطہ ہی نہ ہو رہا تھا۔ اب آپ جیسے حکم دیں حکم کی  
تعمیل ہوگی۔ اور“..... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیسے پکڑا ہے انہیں اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ پاکیشیا  
سیکٹ سر دس کے سمبر ہیں۔ اور“..... عمران نے اس بار قدرے  
اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ بہر حال اسے یہ معلوم ہو گیا تھا  
کہ وہ سب زندہ ہیں اور پھر دوسری طرف سے آسکر نے تفصیل بتائی  
شروع کر دی کہ کس طرح اصل کو بھی میں ایک عورت اور ایک  
مرد اٹھ کر لے کر پھر انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ پھر یہ طے ہوا کہ

میرا خیال ہے کہ بجائے خود اندر جانے کے ہم دوسرے  
 عیوں کی طرح بے ہوش ہو کر اندر پہنچیں اور پھر کارروائی  
 کریں۔ اس طرح خاصی سہولت ہو جائے گی۔..... کیپٹن شکیل نے

”سہولت کیا ہوگی ہمیں۔ ہوش میں آئیں گے تو کارروائی کریر  
 ..... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کی فکر مت کرو۔ اس کا انتظام میرے پاس ہے۔“ کیپٹن  
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیسے..... صفدر اور چوہان دونوں نے حیرت بھرے لہجے  
 کہا تو کیپٹن شکیل مڑا۔ اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور پھر  
 سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس بنا خانے کا دھکن کھولا  
 اندر سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اس نے دھکن بند کیا اور  
 باکس پر سیٹ پٹلے کی طرح ایڈجسٹ کر دی اور پھر سیدھا ہو کر اس  
 کار کا دروازہ بند کر دیا۔

”یہ دیکھو اس شیشی میں جو گولیاں ہیں اگر یہ دو گولیاں کھالی  
 ہیں تو جسم میں ان کا اثر ایک گھنٹے تک رہتا ہے اور اس ایک  
 گھنٹے میں چاہے کتنی زوداثر بے ہوش کر دینے والی دوا  
 کی بھی کٹ کر جائے اس کا اثر نہیں ہوتا..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اوہ۔ دیری گڈ۔“ تو تم نے بڑی خاص چیز حاصل کر لی ہے۔  
 نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

صفدر اور کیپٹن شکیل نے کار کو غمی سے کچھ دور روکی اور پھر  
 دونوں ہی نیچے اتر آئے۔ جو یا نے انہیں چوہان سے ملی ہوئی تفصیل  
 بتا دی غمی اس لئے انہوں نے چوہان کی بتائی ہوئی جگہ پر ہی کار روک  
 تھی اور پھر وہ جیسے ہی کار سے نیچے اترے ایک طرف سے چوہان تیز  
 قدم اٹھاتا ان کے قریب پہنچ گیا۔

”یہ سب کیا ہو گیا ہے چوہان۔ کیسے ہو گیا ہے..... صفدر  
 کہا۔

”یہ لوگ انتہائی جدید ترین آلات استعمال کر رہے ہیں صفدر  
 اس لئے ہمیں بھی انتہائی محتاط رہنا ہو گا..... چوہان نے مختصر طور  
 ایک بار پھر تفصیل دہرانے کے بعد کہا۔

”جہاڑی بات درست ہے لیکن بہر حال ہمیں اندر تو جانا ہی  
 گا..... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ میں اپنی کار میں ایسی تمام چیزیں رکھتا ہوں“..... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر تو کام بن گیا۔ اب ہمیں صرف بے ہوش ہونے کی اداکاری ہی کرنا ہوگی“..... صفدر نے ایک طویل سانس لینے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر شیشی اڑھکن ہٹا کر اس نے دو گولیاں صفدر اور دو گولیاں چوہان کو دیں اور دو گولیاں اپنے منہ میں ڈال کر اس نے شیشی کا ڈھکن بند کر دیا اور مڑ کر اس نے ایک بار پھر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور سیٹ اٹھا کر باکس کھولا اور شیشی اندر رکھ کر اسے دوبارہ بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کار کو باقاعدہ لاک کر دیا۔

”اؤ ہمیں اسی انداز میں اس طرف جانا ہے تاکہ وہ لوگ مشکوک نہ ہو سکیں“..... صفدر نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کونٹری منبر آٹھ کی سائیڈ روڈ سے گزر کر اس کے عقبی میں پہنچے تو وہاں تین کاریں موجود تھیں۔ تنویر، صدیقی اور نعمانی تینوں کی کاریں۔ وہ آہستہ آہستہ دیوار کے ساتھ لگ کر آگے جا رہے تھے کہ اچانک سائیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز ان کے پیروں میں گر کر پھنی اور اس کے ساتھ ہی صفدر کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کو کسی نے تیزی سے گھومتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو اور بعد لمحوں بعد اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ جس طرح تاریکی میں ہلکی ہلکی روشنی نمودار ہوتی ہے اسی طرح

”کے ذہن میں یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں خیال آیا کہ کیپٹن شکیل کی دی ہوئی دوا کھالینے کے باوجود وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ اس کے ساتھ ہی فرش پر پڑے ہوئے کیپٹن شکیل اور چوہان دونوں کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات واضح نظر آ رہے تھے۔ اس نے دیکھا کہ صالح، تنویر، نعمانی اور صدیقی بھی اسی کمرے میں فرش پر پڑے ہوئے تھے لیکن ان کے جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت تھے۔ کمرے میں کسی قسم کا کوئی فرقہ پھرتا تھا اور کمرے کا اکوٹا دروازہ بند تھا۔ صفدر تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ اسی لمحے اسے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا تو اس نے کیپٹن شکیل کو اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔

”یہ۔۔ کیا ہوا ہے۔ ہم بے ہوش کیسے ہو گئے“..... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔  
”کیس شاید ہماری توقع سے زیادہ طاقتور تھی لیکن بہر حال گولیوں کی وجہ سے ہمیں جلدی ہوش آ گیا ہے“..... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا۔ بعد چوہان بھی ہوش میں آ گیا۔

”دروازہ باہر سے بند ہے“..... صفدر نے کہا۔

”نجانے ان لوگوں نے ہمیں صرف بے ہوش کرنے تک ہی کیوں پہنچے آپ کو محدود رکھا ہے۔ جس انداز میں ہم ان کے ہاتھ لگے ہیں۔ ہمیں تو گولیوں سے اڑا دینا چاہیے تھا“..... چوہان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صفدر اور چوہان بجلی کی سی تیزی سے چھپت پڑے جبکہ کیپٹن شکیل تیزی سے مڑ کر دروازے سے دوسری طرف آگیا۔ کمرے کے باہر راہداری تھی۔ وہ راہداری میں آگے بڑھا ہی تھا کہ اس نے سائیڈ پر ایک کمرے کے کھلے ہوئے دروازے سے باتوں کی آوازیں سنیں۔

”مادام آ رہی ہے اس لئے جلدی سے انتظامات کر لو“..... ایک آدمی کہہ رہا تھا۔

”کیسے انتظامات“..... دوسری آواز سنائی دی۔

”جیرونی نگرانی کے۔“ مجھے خدشہ ہے کہ سیکرٹ سروس کے ابھی مزید لوگ بھی آئیں گے۔ نجانے انہیں اس اڈے کا کیسے پتہ چل گیا ہے..... پہلی آواز نے کہا تو کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ کمرے میں دو ہی آدمی ہیں۔ کیپٹن شکیل خالی ہاتھ تھا۔ اس نے رستے میں اپنی

”کیپٹن جیک کر لی تھیں اسلحہ پہلے ہی نکال لیا گیا تھا لیکن کیپٹن شکیل خالی ہاتھ ہی آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کمرے میں داخل ہوا تھا تو اس نے دو آدمیوں کو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

”ارے تم۔ تم..... دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن کیپٹن شکیل نے کسی بمبو کے عقاب کی طرح ان پر چھلانگ لگا دی اور وہ ان دونوں کو ہی رگیدتا ہوا فرش پر ان کے اوپر گرانا پھر بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا لیکن اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا جو اس نے ان پر گرنے ہوئے اور قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہوئے ایک آدمی کی سائبہ عجیب سے اچک لیا تھا۔ وہ دونوں بھی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے تھے لیکن کیپٹن شکیل نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے پتھر پست کی مخصوص آواز کے ساتھ ہی وہ دونوں نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ اسی لمحے باہر سے بھی گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو کیپٹن شکیل مشین پسٹل اٹھانے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر ابھو وہ راہداری کے آخر میں پہنچا ہی تھا کہ وہ بے اختیار ٹھٹک کر روک گیا۔

”صفدر میں کیپٹن شکیل ہوں“..... کیپٹن شکیل نے اونچی آواز میں کہا کیونکہ اس نے صفدر کی جھٹک دیکھ لی تھی جو ایک ستون کے پیچھے چھپ گیا تھا۔

”اؤہ۔ تم ہو۔ آ جاؤ اور میں نے چار آدمیوں کو ختم کر دیا ہے۔“

صفر نے ستون کی اوٹ سے باہر آتے ہوئے کہا اور اسی لمحے دوسری سائیڈ سے ایک بار پھر مشین گن چلنے کی آوازیں سنائی دیں تو صفر اور کمیشن شکیل تیزی سے دوسری طرف بڑھ گئے لیکن راہداری کا موڑ مڑتے ہی چوہان ایک کمرے سے نکلنا ہوا دکھائی دیا۔

”مہاں دو آدمی تھے اور مشینیں بھی نصب ہیں۔ میں نے دونوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔“ چوہان نے کہا۔

”اور چیکنگ کر لو۔“ صفر نے کہا اور وہ تیزی سے سر ہلاتے ہوئے علیحدہ علیحدہ کوٹھی کی سائیڈوں اور سنورز کی طرف بڑھ گئے لیکن کوٹھی میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

”اب ہمیں اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانا ہو گا۔“ صفر نے کہا۔

”میرا خیال ہے ان مشینوں کو چیک کر لیا جائے۔ خاصی عجیب قسم کی مشینیں ہیں اور ہاں۔ ایک مشین تو ایسی ہے جس کی سکرین پر اس کو ٹھہی کے چاروں طرف کے بیرونی مناظر علیحدہ علیحدہ نظر آ رہے ہیں۔“ چوہان نے کہا۔

”اوہ آؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک کوئی آجائے۔“ صفر نے کہا۔  
”تم دونوں جاؤ میں ہمیں رکتا ہوں۔“ کمیشن شکیل نے کہا اور صفر اور چوہان سر ہلاتے ہوئے تیزی سے مڑے اور اس کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے جس میں چوہان نے مشینز کی بابت بتایا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اور اس میں دیوار کے ساتھ دو بڑی بڑی

مشینیں نصب تھیں جبکہ ایک مستطیل شکل کی مشین ایک میز پر رکھی ہوئی تھی جس کے سامنے کرسی تھی لیکن کرسی اب فرش پر گر چی ہوئی تھی اور کرسی کے ساتھ ہی فرش پر ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی جبکہ دوسری لاش دروازے کے قریب پڑی ہوئی تھی۔ صفر سمجھ گیا کہ ان دونوں کا خاتمہ چوہان نے کیا ہو گا۔

”یہ میز پر موجود مشین پر بیرونی مناظر نظر آ رہے ہیں۔“ چوہان نے کہا اور صفر سر ہلاتا ہوا اس مشین کی طرف بڑھا تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ایک منظر میں جو کوٹھی کا فرنٹ کا منظر تھا، ایک کار ایسی آ کر رہی تھی اور پھر اس کار کو دیکھتے ہی صفر اچھلا تھا کیونکہ یہ کار عمران کی تھی۔

”اوہ عمران صاحب بھی آگئے ہیں۔“ چوہان نے کہا کیونکہ عمران اب کار سے اتر کر کوٹھی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”تم باہر جا کر عمران صاحب کو لے آؤ نہ وہ خواہ مخواہ کی اچھل کود کرتے رہیں گے۔“ صفر نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفر نے کوٹھی کا گیٹ کھلتے اور چوہان اور کمیشن شکیل دونوں کو کوٹھی سے باہر نکل کر ہاتھ ہراتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی عمران بے اختیار چونک پڑا تھا۔ صفر مسکرا دیا۔ بہر حال وہ اب سمجھ گیا تھا کہ سارے ساتھی اس مشین کی وجہ سے نظروں میں آئے ہوں گے۔ اس لحاظ سے تو یہ خاصی کام کی مشین تھی۔ پھر عمران اس

کہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔

باقی ساتھی کہاں ہیں..... عمران نے پوچھا۔

وہ ادھر کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں..... صفدر نے

کہا۔

اوہ۔ انہیں ہوش میں لے آنا پڑے گا۔ اتنی دیر بے ہوش رہنے

سے ذہن پر بھی اثر پڑ سکتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ صابر کے ذہن پر

کوئی اثر پڑ جائے..... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے

مسکرا کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا دکھائی دیا اور تھوڑی دیر بعد عمران، چوہان اور کیپٹن شکیل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

”ارے تم تو سب ٹھیک ٹھاک ہو۔ میں خواہ مخواہ سارے

رہتے خوش ہوتا رہا..... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

”خوش ہوتے رہے۔ کیا مطلب.....“ صفدر نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

”جیف نے مجھے بتایا کہ ساری نیم پکڑی گئی ہے اور ہو سکتا ہے

کہ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہو اس لئے میں جا کر چیک کروں۔ میں نے

سوچا کہ چلو اچھی موت نصیب ہوئی ساتھیوں کو اور اچھی موت تو

ظاہر ہے خوش نصیبوں کو ہی ملتی ہے اور جس کے دوست خوش

نصیب ہوں اسے خوش تو بہر حال ہونا ہی چاہئے..... عمران نے

آگے بڑھ کر وہاں موجود مشینری کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”اچھی موت۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔“ صفدر

کے لئے میں حقیقی حیرت تھی۔

”شیڈ آگ بہر حال شے تو ہے اور شی یا اس کے آدمیوں کے ہاتھوں

مرنے والے شہید حسن بہر حال کہلا سکتے ہیں۔ تو کیا یہ اچھی موت

نہیں ہے.....“ عمران نے کہا اور اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ

چوہان بھی ہنس پڑا جبکہ کیپٹن شکیل کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ

ترے لگی تھی۔

”خاصی جدید مشینیں ہیں.....“ عمران نے مشینری کو دیکھتے

کوئی بین پر لیں کیا تھا تو اس کے جسم کے گرد رادار غائب ہو گیا تھا۔  
اس نے بین دینے کی مخصوص آواز سنی تھی۔ مادام شیریں نے گردن  
کو پیچنے کی طرف ممکن حد تک جھکا کر دیکھا تو واقعی کرسی کے عقب  
میں دیوار پر سوچ پینل موجود تھا جس کے درمیان ایک سرخ رنگ  
کا بڑا سا بین بھی موجود تھا۔

”مجھے یہاں سے نکلنا چاہئے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔“ مادام  
شیریں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اب صرف وہ نظروں کی  
مدد سے تو اس بین کو پر لیں نہ کر سکتی تھی۔ وہ سوچنے لگی کہ آخر کس  
طرح اپنے جسم کے گرد موجود رادار کو ہٹا سکتی ہے لیکن باوجود ذہن پر  
دور دینے کے اسے کوئی ترکیب سمجھ میں نہ آ رہی تھی لیکن وہ اپنے  
ذہن پر زور دیتی رہی اور پھر اچانک اس کے ذہن پر برق کے کوندے  
ایسی طرح ایک خیال ابھرا اور وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے  
سانس اندر کی طرف کر کے اپنے جسم کو سکڑا تو اسے محسوس ہوا کہ  
رادار اور اس کے جسم کے درمیان کسی حد تک خلا پیدا ہو گیا ہے  
اور وہ اگر کوشش کرے تو اس خلا سے کھسک کر رادار کی گرفت  
سے آزاد ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے سانس کو اور زیادہ اندر کی  
طرف کھینچا اور اپنے جسم کو مخصوص انداز میں اور زیادہ سکڑ کر اس  
نے اوپر کی طرف کھسکنا شروع کر دیا۔ یہ اچھا تھا کہ اس کی پنڈلیاں  
رادار کی گرفت سے آزاد تھیں اور پھر اس کے پیروں میں جوتیاں بھی  
موجود نہ تھیں ورنہ ظاہر ہے یہ جوتیاں رادار میں انکب سکتی تھیں۔ وہ

مادام شیریں کو ہوش آیا تو پہلے تو چند لمحوں تک اس کی آنکھوں  
کے سامنے دھند سی جھامی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار  
ہونا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اس تکلیف کا تاثر  
ابھرا آیا جو عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے پہنچائی تھی۔ اس  
نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق  
سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ وہ پہلے کی طرح کرسی پر رادار  
میں جکڑی ہوئی بیٹھی تھی۔ کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اسے  
یاد تھا کہ عمران نے اسے اتنی خوفناک تکلیف پہنچاتے ہوئے اس  
سے اسکر کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی پوچھی تھی اور ایسا کرتے ہوئے عمران  
کا رویہ پہلے سے یکسر بدل گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اسکر نے یقیناً  
کوئی ایسا کام کر دکھایا ہے جس سے یہ عمران پاگل سا ہو رہا تھا۔  
اسے یہ بھی یاد تھا کہ عمران نے کرسی کے عقب میں دیوار پر موجود

مسلسل کو شش کرتی رہی۔ گو اس کے اوپر کی طرف اٹھنے کی رفتار خاصی سست تھی لیکن بہر حال اس کا جسم اوپر کی طرف اٹھتا چلا جا رہا تھا اور جیسے جیسے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتی جا رہی تھی ویسے ہی اس کی کوشش تیز ہوتی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے پیر سیٹ پر پہنچ گئے اور اس کا جسم اوپر کو اٹھ آیا۔ اب اس کے بازو بھی آزاد ہو چکے تھے اس لئے اس نے دونوں ہاتھوں کو راڈز پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اس نے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اچھالا تو دوسرے لمحے وہ قلابازی کھا کر فرش پر کھڑی تھی۔ وہ بہر حال راڈز کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی لیکن اب اصل مرحلہ جہاں سے باہر جانے لگا تھا اور اسے معلوم تھا کہ یہ مرحلہ ان راڈز کی گرفت سے بھی زیادہ مشکل ہے لیکن وہ بہر حال مایوس نہ تھی۔ وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے دروازے کو کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اسے بند نہ کیا گیا تھا۔ ظاہر ہے جب وہ راڈز میں جکڑی ہوئی اور بے ہوش تھی تو دروازہ لاک کرنے کی کسی کو کیا ضرورت تھی۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر کی طرف جھانکا تو باہر ایک راہداری تھی اور پھر وہ اس راہداری میں نکل کر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی راہداری کے دوسرے سرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ راہداری کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا جسے چند لمحوں تک تو وہ دروازے کے ساتھ کان لگا کر دوسری طرف سے آہٹ سنتی رہی لیکن دوسری طرف مکمل خاموشی تھی۔ اس نے آہستہ سے دروازے کو کھولا اور دوسری طرف جھانکا تو یہ وہی کمرہ تھا

جس میں اس کی پہلے آدمی کے ساتھ لڑائی ہوئی تھی۔ اس وقت کمرہ خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ مادام شیرر تیزی سے کمرے میں آئی اور پھر اس دروازے کی طرف بڑھ گئی جہاں سے وہ برآمدے سے ہوتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ شگے پیر ہونے کی وجہ سے اس کے قدموں کی چاپ بھی سنائی نہ دے رہی تھی اور ویسے بھی وہ چونکہ انتہائی محتاط تھی اس لئے پنجوں کے بل دوڑتی ہوئی وہ اس دروازے سے نکل کر برآمدے میں آئی اور پھر تیزی سے برآمدہ کر اس کر کے وہ سائڈ دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑتی ہوئی پھانک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چونکہ اس کمرے میں وہ آدمی موجود نہ تھا اس لئے مادام شیرر کا خیال تھا کہ وہ اس پر کوئی حربہ استعمال نہیں کر سکے گا اور ایسا ہی ہوا اور وہ پھانک تک پہنچ گئی اور کسی نے اسے نہ جھیک کیا اور نہ ہی روکا۔ اس نے پھانک کی چھوٹی کھڑکی کی کنڈی کھولی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر باہر سڑک پر آ گئی۔ اس نے آہستہ سے کھڑکی بند کی اور پھر دوڑتی ہوئی وہ سڑک پر اس کر کے دوسری طرف آ گئی۔ اس کے پیروں میں جوتی تک نہ تھی اور اس حالت میں وہ خود بھی اپنے آپ کو عجیب سا محسوس کر رہی تھی لیکن اس وقت مسئلہ اس کی زندگی کا تھا اس لئے اس نے اس کی پرواہ نہ کی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس سائڈ روڈ پر پہنچ گئی جہاں اس کی کار موجود تھی۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی کہ کار کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اس نے اندر جھانکا تو اسے احساس ہو گیا کہ کسی



لداوام شیری نے کہا اور پھر اس نے مارٹن کے ساتھ اس عمارت میں  
 جانے اور پھر وہاں سے نکل کر یہاں تک پہنچنے کی ساری تفصیل بتا  
 دی حتیٰ کہ اس نے عمران کے زندہ ہونے اور اس کے فریوکیاں  
 پوچھنے والی ساری تفصیل بھی بتادی۔

"عمران زندہ ہے۔ حیرت ہے۔ کاسٹانی ریز کے فائر کے باوجود  
 زندہ ہے۔ اور..... چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں چیف۔ مجھے خود یقین نہیں آ رہا تھا لیکن بہر حال وہ زندہ  
 ہے۔ اور..... لداوام شیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 "اور اس نے تم سے میری اور ہیز کوارٹر کی فریوکیاں بھی  
 معلوم کر لی ہیں۔ اور..... چیف نے کہا۔

"یہں چیف۔ میں یہی اطلاع آپ کو دینا چاہتی تھی۔ میں مجبور ہو  
 گئی تھی اور چونکہ میں نے سوچا کہ فریوکیاں بتانے سے بہر حال محل  
 وقوع تو نہیں معلوم ہو سکتا اور وہ زیادہ سے زیادہ آپ سے بات  
 کرے گا اس لئے میں نے بتا دیں۔ اور..... لداوام شیری نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ابھی تک اس مشن میں کامیاب نہیں  
 ہو سکی۔ اور..... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں چیف۔ میرے آدمیوں نے پاکیشیا  
 سیکرٹ سروس کے کئی ممبرز کو پکڑ کر ہلاک کر دیا ہے۔ ان کا  
 ہیز کوارٹر اب میں اچھی طرح دیکھ چکی ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہو  
 چکا ہے کہ عمران بھی زندہ ہے اس لئے اب میں پوری قوت سے

نے کار کی تلاشی لی ہے کیونکہ سیٹیں اپنی جگہوں پر ایڈجسٹ نہ  
 تھیں۔ ڈیٹن بورڈ بھی کھلا ہوا تھا لیکن بہر حال کار موجود تھی اور کار  
 کے اندر اور ارد گرد کوئی آدمی موجود نہ تھا اس لئے وہ تیزی سے  
 ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چابیاں تو ظاہر ہے اس کی جیب میں نہ  
 تھیں لیکن اس نے بجلی کی کسی تیزی سے انگنٹین کے پیچھے انگلیاں ڈال  
 کر دو تاریں باہر کھینچیں اور پھر ان کو توڑ کر اس نے انہیں جب  
 آپس میں ملایا تو کار سٹارٹ ہو گئی۔ اس نے دروازے بند کئے اور کار  
 کو خاصی تیز رفتاری سے بیک کر کے وہ سڑک پر لے آئی اور دوسرے  
 لمحے وہ کار کو انتہائی تیز رفتاری سے دوڑاتی ہوئی اس کو ٹھکی کی طرف  
 بڑھتی چلی گئی جہاں سے وہ اس عمارت کو تباہ کرنے کے لئے مارٹن  
 کے ساتھ نکلی تھی۔ کوٹھی میں پہنچ کر وہ دوڑتی ہوئی اندرونی کمرے  
 میں پہنچی اور اس نے سب سے پہلے ایک الماری میں سے اپنا بیگ  
 باہر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اسے کھولا اور اندر سے ایک  
 چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن کو  
 دوبارہ دبایا تو باکس میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ لداوام شیری کاننگ۔ اور..... لداوام شیری نے بار  
 بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ہیں۔ جم اسکلٹ انڈنگ یو۔ اور..... چند لمحوں بعد اسے  
 ایڈیاسکیشن کے چیف جم اسکلٹ کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں آپ کو ایک اہم رپورٹ دینا چاہتی ہوں۔ اور۔۔۔

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نکل جاؤں گی۔ شیری کبھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ ناکامی کا لفظ میری ذہن نشینی میں موجود ہی نہیں ہے۔ اور..... مادام شیری نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

”گڈ۔ تم واقعی بہادر اور دلیر ہو۔ تم نے اس ہیڈ کوارٹر سے زندہ سلامت باہر آکر اپنی صلاحیتوں کا اچھا مظاہرہ کیا ہے شیری۔ اب تم زیادہ تیز رفتاری سے کام کرو۔ تجھے جلد از جلد تمہاری طرف سے کامیابی کی خبر چلے گی کیونکہ میں اس کے بعد وار ہیڈز والے مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہوں تاکہ چیف کو اس کی اطلاع دے سکوں۔ اور.....“ چیف نے کہا۔

”ہو سکتا ہے چیف کہ وہ عمران سپر چیف کو کال کر کے سب کچھ بتا دے۔ اور.....“ مادام شیری نے ایک خیال کے تحت کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ سپر چیف اس طرح کسی سے بات نہیں کرتا۔ اور.....“ چیف نے کہا۔

”اوکے چیف۔ اور اینڈ آل.....“ مادام شیری نے مطمئن لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے آس نے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر تیزی سے اسے آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ مادام شیری کا ٹانگہ آسکر۔ اور.....“ مادام شیری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”ہیس۔ اور.....“ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی کیونکہ آواز اجنبی تھی۔

”کون بول رہا ہے۔ اور.....“ مادام شیری نے تیز اور تھکاتے لہجے میں کہا۔

”مارٹی بول رہا ہوں مادام۔ اور.....“ اسی اجنبی آواز نے جواب دیا۔

”مارٹی۔ کون مارٹی۔ آسکر کہاں ہے۔ دوسرے ساتھی کہاں ہیں۔ اور.....“ مادام شیری کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

”میں آسکر صاحب کا مقامی ملازم ہوں مادام۔ آسکر صاحب نے میری خدمات حاصل کی ہیں تاکہ میں گھر کے کام کر سکوں۔ آسکر صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ کہیں گئے ہوئے ہیں۔ اس وقت میں اکیلا ہوں مادام۔ مجھے آسکر صاحب نے کہا تھا کہ اگر آپ کی کال آئے تو میں کال انڈر کر کے آپ کو بتا دوں کہ وہ سب ایک انتہائی اہم ضروری کام پر جا رہے ہیں۔ واپسی پر وہ خود آپ کو کال کر لیں گے۔ اور.....“ مارٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کب گئے ہیں۔ اور.....“ مادام شیری نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

”دو گھنٹے تو ہو گئے ہوں گے مادام۔ اور.....“ مارٹی نے جواب دیا۔

”ہونہ۔ جب آسکر واپس آئے تو اسے کہنا کہ مجھے فوراً کال دے۔ میں سپیشل پوائنٹ پر موجود ہوں۔ اور اینڈ آل۔“ مادام بیوی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”آسکر آجائے تو پھر اسے بلا کر کوئی خصوصی منصوبہ بندی کرنا پڑے گی۔..... مادام شیری نے کہا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تاکہ لباس تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے جوتے بھی پہن سکے اور میک اپ بھی کر لے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی اس عمارت سے اس کی گمشدگی کا پتہ چلے گا وہ اسے پورے دارالحکومت میں پانگوں کی طرح تلاش کریں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مشین روم میں موجود تھا۔ وہ ان مشینوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھا جو بند تھیں کہ اچانک نگرانی کرنے والی مشین میں تیز سسٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران بے اختیار ہچکچا پڑا۔

”یہ تو ٹرانسمیٹر کال جیسی آواز ہے۔۔۔۔۔“ صفدر نے کہا تو عمران نے اشیات میں سر ملایا اور پھر اس نے اس مشین کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔۔۔۔۔ مادام شیری کالنگ۔۔۔۔۔“ صفدر نے کہا تو عمران نے اپنی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ مادام شیری کو تو وہ دانش منزل میں بے ہوشی کے عالم میں جھوڑ آیا تھا اور بالکل ڈیڑھ گھنٹہ پہلے آیا تھا کہ وہ اسے دوبارہ کرسی پر آواز میں جکڑ دے تو پھر یہ مادام

شریری کی کال۔

”ہیں۔ اور.....“ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ایک بین آن کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ مسکند یہ تھا کہ یہاں کے کسی آدمی کی اس نے آواز نہ سنی تھی اس لئے وہ اس آدمی کی آواز کی نقل بھی نہ کر سکتا تھا اس لئے اس نے صرف یس کہنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

”کون بول رہا ہے۔ اور..... دوسری طرف سے مادام شریری کی انتہائی تیز اور تھکانا آواز سنائی دی۔

”مارنی بول رہا ہوں مادام۔ اور.....“ اس بار عمران نے کہا کیونکہ ظاہر ہے اب وہ خاموش نہ رہ سکتا تھا۔

”مارنی۔ کون مارنی۔ آسکر کہاں ہے۔ دوسرے ساتھی کہاں ہیں۔ اور.....“ مادام شریری کے لہجے میں حیرت تھی تو عمران نے اسے کہانی سنائی شروع کر دی کہ وہ آسکر کا مقامی ملازم ہے اور آسکر اپنے ساتھیوں سمیت باہر گیا ہوا ہے۔

”کب گئے ہیں۔ اور.....“ مادام شریری نے کہا لیکن اس بار اس کے لہجے میں اطمینان تھا تو عمران کا سا ہوا چہرہ بھی نارمل ہو گیا کیونکہ مادام شریری کا لہجہ بتا رہا تھا کہ عمران کی کہانی کامیاب رہی ہے اور وہ مطمئن ہو گئی ہے۔

”وہ گھنٹے تو ہو گئے ہوں گے۔ اور.....“ عمران نے جواب دیا۔ ”ہو نہ۔ جب آسکر واپس آئے تو اسے کہنا کہ مجھے فوراً کال کرو۔ میں سسٹل پوائنٹ پر موجود ہوں۔ اور اینڈ آل۔“ دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا۔ وہ اس فریکوئنسی کو چیک کرنا چاہتا تھا جہاں سے مادام شریری کال کر رہی تھی لیکن مشین میں ایسا کوئی سسٹم نہ تھا اس لئے اس نے چند لمحوں بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے وہ بین آف کر دیے۔

”یہ مادام شریری شاید اس گروپ کی سرغز ہے۔“ صغدر نے کہا۔ ”ہاں۔ بہر حال اب یہاں موجود مشینز شفٹ کرنا ہوگی اور اس مادام شریری کو تلاش کرنا ہوگا۔ تم ایسا کرو کہ ویگن لے آؤ اور اس مشینز کو یہاں سے چیلے رانا باؤس پہنچاؤ پھر اگر چیف کہے گا تو اسے وائش منزل شفٹ کر دیا جائے گا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ یہ انتہائی جدید اور پیچیدہ مشینز براہ راست وائش منزل جائے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی مدد سے مجرم کوئی فائدہ اٹھا لیں۔“ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

”اس مادام شریری کو بھی تو نریس کرنا ہوگا۔ اس کا حلیہ اگر معلوم ہو جائے تو.....“ نعمانی نے کہا۔ ”وہ ایجنٹ ہے تو ظاہر ہے کہ وہ آسانی سے میک اپ وغیرہ تبدیل کر سکتی ہے اس لئے جب تک اس کے بارے میں کوئی ٹھوس کلیم نہ مل جائے تب تک اسے تلاش نہیں کیا جاسکتا۔“ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ جو یوں نے مجھے دانش منزل کے سامنے ایک خاص کار کی چینگ اور نگرانی کا کہا تھا اور میں نے وہ کار ایک سائنٹ روڈ پر کمزری چبک کر لی تھی۔ پھر میں نے اس کی تلاشی لی لیکن اس میں کوئی خاص چیز نہ تھی۔ اس کے بعد مجھے جو یوں نے کال کر کے یہاں بھجوا دیا اور چیف نے کہا تھا کہ یہ کار مادام شیری استعمال کر رہی ہے..... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کار۔ کیا نمبر بھی بتایا تھا اس کا۔“..... عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے یاد آگیا تھا کہ یہ حکم اس نے خود پیلور چف جو یا کو دیا تھا۔

”ہاں“..... صفدر نے کہا اور نمبر بتا دیا۔

”اوہ۔ پھر تو تم سب ایسا کرو کہ اس کار کو جا کر چیک کرو اگر وہ اس سائیڈ روڈ پر موجود نہ ہو تو پھر اسے شہر میں تلاش کرو۔“ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب فوری طور پر دانش منزل پہنچنا چاہتا تھا تاکہ وہاں سے مادام شیری کے فرار کے بارے میں تفصیلات معلوم کر سکے جو اس کے نقطہ نظر سے انتہائی حیرت انگیز ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک بھی تھا البتہ صفدر نے وہاں سے دانش منزل کے سامنے جانے کی وجہ سے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ عقی طرف سے اندر جائے گا۔

مادام شمیری میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر کے آسکر کی کال کا انتہائی بے چینی سے انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ جلد از جلد اس عمارت پر دوبارہ حملہ کرنے کی کوئی کامیاب پلاننگ کر سکے لیکن آسکر کی طرف سے باوجود اس کے شدید انتظار کے کال ہی نہ کی جا رہی تھی۔ ایک دو بار تو اس نے سوچا کہ وہ خود دوبارہ کال کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آسکر جیسے ہی آنے گا وہ اسے کال کرے گا اور کال نہ آنے کا مطلب تھا کہ آسکر ابھی نہیں آیا۔ لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ آسکر اپنے تمام ساتھیوں سمیت کہاں گیا ہے اور کیا کر رہا ہے۔ ابھی وہ کرسی پر بیٹھی ہوئی یہ ساری باتیں سوچ ہی رہی تھی کہ الماری میں موجود اس کے بیگ میں سے اسے ایسی آواز سنائی دی جیسے فون کی گھنٹی بج رہی ہے تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ یہ آواز بتا رہی تھی کہ چٹف کی طرف

آ رہی تھی۔

”شیری کیا کہیں معلوم ہے کہ ایشن گروپ کیا کر رہا ہے۔ دوسری طرف سے انتہائی تلخ لہجے میں کہا گیا۔

”یس چیف۔ آسکر اپنے ساتھیوں سمیت کہیں گیا ہوا ہے۔ اس کے ملازم مارٹی نے کال انڈ کی تھی۔ اسی نے مجھے بتایا تھا اور اب میں اس کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی کہ آپ کی کال آگئی لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں..... مادام شیری نے تیز بولتے ہوئے کہا۔

”شیری۔ آسکر ایشن گروپ کے سب آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیری جو کرسی پر بیٹھی تھی بے اختیار اچھل کر کودی ہو گئی۔

”ہلاک ہو گئے ہیں۔ نہیں چیف۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ نہیں مایا تو ممکن ہی نہیں ہے..... مادام شیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ان سب کی لاشیں ان کے اڈے پر پڑی ہوئی ہیں اور وہاں موجود مشینری بھی غائب ہے۔ میں نے آسکر کو ایک خصوصی پیغام دینے کے لئے کال کیا تو مجھے کال کا جواب ملا جس پر میں نے آکسڈ فسر سے چیکنگ کی۔ یہ آکسڈ فسر میرے حکم پر آسکر ہر اس جگہ نصب کیا کرتا تھا جہاں وہ اڈا بناتا تھا۔ یہ آکسڈ فسر چونکہ خفیہ ہوتا ہے اس لئے یہ عام انداز میں کسی کو نظر نہیں آ سکتا۔ اس آکسڈ فسر سے میں نے چیکنگ کی تو آسکر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہاں

سے کال ہے اور چیف کی طرف سے اتنی جلدی کال کا آنا اس کے لئے حیرت کا باعث تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھی اور الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھول کر اس میں موجود بیگ کو پھرتی سے کھولا اور اندر موجود ایک ہتلا سا پاکس نکال لیا۔ فون جیسی گھنٹی کی آواز اسی پاکس میں سے آرہی تھی۔ یہ ایک خصوصی ساخت کا فون تھا جس پر صرف کال سنی جا سکتی تھی اور یہ فون پاکس میز کو اوڑھ کر طرف سے شیڈ آگ کے ٹاپ بہنوں کو دیا جاتا تھا تاکہ کسی بھی لمحے ان کو کال کیا جاسکے۔ مادام شیری تیزی سے مزی اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے پاکس کی سائیز کو دبایا تو پاکس کا اوپر والا حصہ کسی دھکن کی طرح کھل گیا۔ اندر مختلف رنگوں کے بنن اور بلب لگے ہوئے تھے اور سبز رنگ کا بلب تیزی سے جل بچھ رہا تھا۔ مادام شیری اس بلب سے کو دیکھ کر ہی سمجھ گئی کہ سیکشن میز کو اوڑھ سے کال ہے۔ اگر مین میز کو اوڑھ سے کال ہوتی تو سرخ رنگ کا بلب جل بچھ رہا ہوتا۔ اس نے اس سبز بلب کے نیچے لگا ہوا بنن پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ..... چیف کی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ آلہ فون کی طرح کام کرتا تھا اس لئے اس میں بار بار اور کہنے اور بنن دبانے کی ضرورت نہ تھی۔

”یس۔ شیری بول رہی ہوں چیف..... مادام شیری نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ چیف سے تو ابھی اس کی بات نہ کی تھی۔ مگر چیف کی اتنی جلدی کال آنے کی وجہ اسے سمجھ نہ

چیف نے چونکے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بات کرتے کرتے چانک اس بات کے پوچھنے کا خیال آگیا ہو۔

”میں کار پر گئی تھی اور پھر واپس بھی اسی کار پر آئی ہوں۔“ مادام شیریں نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ یہ کار چیک کر لی گئی ہو اور وہ اب اس کار کو ٹریس کر کے تم تک پہنچ جائیں اس لئے اب تم فوری طور پر یہ جگہ اور وہ کار چھوڑ دو اور کسی دوسری جگہ منتقل ہو جاؤ۔ میں اب سپیشل گروپ کو بھیج رہا ہوں۔ اس کے ساتھ مل کر تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کرنا ہے کیونکہ اب یہ شیڈ آؤگ کی اتنا کا مسئلہ بن گیا ہے اور اب تم نے مقامی انتظامات کے لئے ایک نئی پارٹی سے رابطہ کرنا ہے کیونکہ آسکر کا اڈا ٹریس ہونے کا مطلب ہے کہ پرانی پارٹیاں درست نہیں ہیں۔“ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بغیر اور کوئی بات کئے رابطہ ختم کر دیا۔

بکری بوٹی نظر آئیں جبکہ کمرے خالی تھے۔ وہاں کسی قسم کی کوئی مشینری موجود نہ تھی۔۔۔۔۔۔ چیف نے ایتھانی سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ دیری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ۔“ مادام شیریں نے ایتھانی مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گئی جیسے اس کے جسم سے لکھت جان نکل گئی ہو۔

”اس کا مطلب ہے شیریں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس اڈے کا سراغ لگا لیا اور پھر انہیں ہلاک کر کے وہ وہاں سے مشینری لے گئے ہیں اور اب وہ یقیناً تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ بہر حال وہ تمہیں تلاش کر لیں گے۔ ان کی کارکردگی بتا رہی ہے کہ وہ ایسے کاموں میں ایتھانی ماہر ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مجھے وہ کیسے ٹریس کر لیں گے چیف۔“ مادام شیریں نے کہا۔

”آسکر کو جہارے اس پوائنٹ کا علم ہے۔“ چیف نے پوچھا۔

”اوہ ہاں۔ اسے تو معلوم ہے۔“ مادام شیریں نے چونک کر کہا۔

”اس کے باوجود اگر وہ تم تک اب تک نہیں پہنچے تو اس کا مطلب ہے کہ آسکر سے وہ اس اڈے کے بارے میں معلوم نہیں کر سکے لیکن بہر حال وہ تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے تم اس ہیڈ کوارٹر کے رابطہ میں کس چیز پر گئی تھیں۔“ بات کرتے کرتے

ہیں سبیشل روم میں جا رہا ہوں تاکہ ماڈام شیرہ کی بنائی  
سیکشن اور مین ہیڈ کوارٹر کی فریکوئینسیوں کی لوکیشن چیک کر سکوں۔

میں کیا بتاؤں عمران صاحب۔ میری سمجھ میں تو خود نہیں آ رہا۔ آپ کے حکم کے مطابق میں نے اسے کرسی پر راؤڈ میں بٹکر دیا تھا اور وہ بے ہوش بھی تھی اس لئے میں مطمئن تھا۔ پھر اچانک کافی دیر بعد مجھے خیال آیا کہ میں جا کر دیکھوں کہ وہ مادام شیری ہوش میں بھی آئی ہے یا نہیں۔ سناچہ میں بلیک روم میں گیا تو کرسی کے راؤڈ ویسے ہی موجود تھے لیکن مادام شیری موجود نہیں تھی۔ میں بوکھلا گیا پھر



وہی کی مکمل تلاشی لے اور خاص طور پر تہہ خانے وغیرہ چیک کرے۔" بلیک زرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھا اور اس پر وہ فریکوئنسی چھٹ کرنا شروع کر دی جو مادام شیری نے مین ہیڈ کوارٹر کی بتائی تھی۔

"مادام شیری کالنگ سپر چیف باس۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد مادام شیری کی آواز اور لہجے میں کال کرتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر انڈنگ یو۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مشین کی آواز سنائی دی۔

"سپر چیف سے بات کر او۔ اٹ ازموسٹ آئیر جنسی۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرو۔ اور ایڈ آل۔۔۔۔۔ مشین آواز نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ چند لمحوں خاموش بیٹھا رہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈمپ فرام پاکیشیا کالنگ ٹو چیف باس آف شیڈ آگ۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کال کیجئے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ہجرے پر حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

تم جو لیا ہے کہہ کر سارے ممبرز کو اس کار کے ذریعے مادام شیری کو تلاش کر او۔۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ایک دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کمرے میں پہنچ کر اس نے الماری سے دنیا کا مخصوص انداز میں بنا ہوا نقش نکالا اور اسے میز پر پھیلا کر اس نے ایک جدید کینکولیئر اٹھایا اور پھر سارہ کافڈوں کا ایک پیڑ اور قلم لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حساب کتاب کرنا شروع کر دیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسلسل محنت کے بعد وہ نقشے پر دو دائرے لگا چکا تھا۔ ایک دائرے کے اندر پاجان کے قریب ایک جہرہ ساڈان تھا جبکہ دوسرے دائرے میں کارمن کا ایک براشہر زلیگ تھا۔

"تو شیڈ آگ کا ایڈیٹیشن ساڈان میں اور مین ہیڈ کوارٹر زلیگ میں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر اس نے نقشہ تہہ کیا۔ اسے واپس الماری میں رکھا اور کینکولیئر اور پیڈ وغیرہ بھی ساتھ ہی رکھ کر وہ واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

"عمران صاحب۔ اس کار کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ وہ کاشان کالونی کی کوٹھی نمبر چھتیس اے بلاک میں موجود ہے لیکن کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ بلیک زرو نے عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں کی تلاشی لی گئی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ابھی صفحہ کی کال آئی تھی۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ

"میں نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ میں کیا بن گیا ہوں اور کیا نہیں۔  
میں نے پوچھا تھا کہ تمہیں میری اس فریکوئنسی کا علم کیسے ہوا۔  
اور..... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے ارے۔ یہ رعب اپنی تعظیم کے آدیوں پر ڈالنا مجھ پر  
رعب جمانے کی کوشش کی تو مارتھیا ریورس گیارہ بھی لگا سکتی ہے۔  
اور..... عمران نے کہا۔

"مارتھیا چار سال پہلے وفات پا گئی ہے۔ اور..... لارینٹس نے  
اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو وہ پہلے ہی ریورس گیارہ لگا چکی ہے۔ ویری سیڈ۔ بہر حال  
جب چونکہ تم نے نرم لہجے میں بات کی ہے اس لئے سن لو کہ تمہاری  
تعظیم شیڈ آگ کے ایشیا سیکشن کی مادام شیری نے اپنے ساتھیوں  
محبت پاکیشیا سے ایسی اسلحہ چوری کرنے کی کوشش کی لیکن پاکیشیا  
سیکٹ سروس کو اس کی اطلاع پہلے ہی مل گئی تھی اس نے اصل  
اسلحہ کی جگہ نقلی اسلحہ سٹور میں رکھ دیا گیا۔ مادام شیری یہ نقلی اسلحہ  
میں سزا نہ صرف اس شہری کو بلکہ پوری شیڈ آگ کو بھگتنا پڑے گی  
لیکن اس سے پہلے کہ پاکیشیا سیکٹ سروس اس بارے میں کوئی  
اعلام کرتی مادام شیری واپس پاکیشیا آئی اور اس نے پاکیشیا سیکٹ  
سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام شروع کر دیا۔ پاکیشیا

"کیا وہ آپ کا واقف ہے..... بلکہ زیرو سے نہ رہا گیا تو وہ  
بول پڑا حالانکہ عام طور پر وہ کال کے دوران بولنے سے گریز کرتا تھا  
اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور مسلسل کال دینے میں  
مصروف رہا۔

"کون پرنس آف ڈھب۔ اور..... اچانک ایک جھنجھٹی ہوئی  
آواز سنائی دی لیکن لہجہ مشکینی نہ تھا لیکن یہ آواز سنتے ہی عمران بے  
اختیار چونک پڑا۔

"وی پرنس آف ڈھب جس نے چیف آف شیڈ آگ لارینٹس کی  
اس کی گرل فرینڈ مارتھیا سے شادی کرائی تھی۔ اور..... عمران  
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم یہ تم ہو پرنس آف ڈھب۔ اوہ۔ میں لارینٹس  
بول رہا ہوں۔ تمہیں کیسے یہ فریکوئنسی معلوم ہوئی ہے۔ اور..... اس  
بار دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"پہلے تو مبارک باد قبول کرو کہ اب تم ایک بین الاقوامی تنظیم  
کے چیف باس بن چکے ہو۔ یہ اور بات ہے کہ یہ جرائم پیشہ تنظیم  
ہے اور میرے ذاتی نقطہ نظر سے کسی سیکٹ انجمن کا مجرموں کی  
تعظیم کا چیف باس بننا اس کی ترقی معکوس ہے لیکن اس کے باوجود  
میں اس لئے تمہیں مبارک باد دے رہا ہوں کہ چلو جو کچھ بھی ہو  
بہر حال چیف تو بن ہی گئے ہو۔ اور..... عمران نے مسکراتے  
ہوئے کہا۔

اور..... لارجنٹ نے کہا۔

”اسی بات سے تم مجھ سمجھ سکتے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا ہے اور کیا کر سکتی ہے۔ اور..... عمران نے کہا۔

”مجھے کسی سروس سے مت ڈراؤ پرس۔ میں صرف تمہارے ساتھ بھی دوستی کی وجہ سے بات کر رہا ہوں ورنہ میں اور سیری تنظیم چاہے تو پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز کو ہلاک کر دے۔ بہر حال میں اپنے ایشیا سیکشن سے بات کرتا ہوں اس کے بعد میں کوئی فیصلہ کروں گا۔ تم مجھے پندرہ منٹ بعد دوبارہ کال کرنا۔ اور اینڈ آف۔“

اس بار دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ ایسا وعدہ کر لے گا..... بلیک زرو دے گا۔“

”دیکھو ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہر حال نہیں کرے گا تو اپنا نقصان کرے گا اور کرے گا تو میرا نقصان کرے گا..... عمران نے کہا تو بلیک زرو چونک پڑا۔

”اس کے نقصان کی بات تو مجھ میں آتی ہے لیکن یہ آپ کا نقصان کیا ہو گا..... بلیک زرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔“

”ظاہر ہے شیڈ آگ کے خلاف مشن نہیں بنے گا اور مشن نہیں بنے گا تو مجھے چیک بھی نہیں ملے گا..... عمران نے کہا تو بلیک زرو بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات

سیکرٹ سروس نے اس کے خلاف کام کیا اور اس کے پورے گروپ کا خاتمہ کر دیا گیا۔ مادام شمیری فرار ہو چکی ہے اور اگر وہ پاکیشیا میں ہے تب بھی اور اگر پاکیشیا سے باہر ہے تب بھی اسے بہر حال ہلاک کر دیا جائے گا کیونکہ پاکیشیا کے فوجیوں کی ہلاکت میں وہ ملوث ہے۔ جہادی یہ فریکوئنسی میں نے اپنے ذرائع سے حاصل کی ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف پوری شیڈ آگ تنظیم کا مکمل خاتمہ چاہتا ہے لیکن میں نے اس سے درخواست کی ہے کہ میں لارجنٹ سے بات کرتا ہوں اس کے جواب کے بعد آپ فیصلہ کریں۔ پتہ چلتا میں یہ کال اس لئے کر رہا ہوں کہ اگر تم بحیثیت چیف یہ وعدہ کرو کہ آئندہ شیڈ آگ پاکیشیا کے خلاف کسی مشن پر کام نہیں کرے گی تو پھر شیڈ آگ کے مکمل خاتمہ سے ہاتھ روکا جا سکتا ہے۔ اور..... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جہادی فریکوئنسی کیا ہے۔ اور..... دوسری طرف سے لارجنٹ نے پوچھا۔

”جہادی تنظیم تو انتہائی جدید ترین سائنسی آلات اور ہتھیار استعمال کرتی ہے۔ کیا تمہارے ہیڈ کوارٹر میں ایسی کوئی مشین نہیں ہے جو تمہیں بتا سکے کہ میں کس فریکوئنسی سے بات کر رہا ہوں۔ اور..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے اعتراف ہے کہ جہاں موجود انتہائی جدید ترین مشینیں ہیں اس فریکوئنسی کا سراغ نہیں لگا سکی جہاں سے تم کال کر رہے ہو۔“

ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسپور اٹھالیا۔  
"ایکسٹو..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ صفدر کی کال آئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے اس کو فحشی اور اس میں موجود کاری کی انتہائی تفصیل سے تلاشی لی ہے لیکن وہاں سے کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی..... جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ مادام شیری وہاں سے یقیناً کسی ٹیکسی میں گئی ہوگی اور ضروری نہیں کہ ٹیکسی اسے کو فحشی کے گیٹ پر ہی مل گئی ہو اس لئے اس سے کہو کہ وہ ارد گرد کے علاقے سے اس ٹیکسی کو ٹریس کرنے کی کوشش کرے..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سر۔ میں نے پہلے ہی اسے یہ بات کہی ہے اور اس نے بتایا ہے کہ وہ اس پوائنٹ پر کام کر رہا ہے..... جولیا نے جواب دیا۔  
"باقی صبر کرو کو بھی کہہ دو کہ وہ بھی اس مادام شیری کو ٹریس کریں۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے قدروقت کی تفصیل بتادی۔

"میں سر..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسپور کھا اور پھر ٹرانسمیٹر پر چونکے پہلے ہی مین ہیڈ کو آرڈر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ تھی اس لئے اسے دوبارہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔  
"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھب فرام پاکیشیا کانگ۔ اور۔"

عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"میں۔ لارجنٹ انڈنگک یو۔ اور..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے لارجنٹ کی آواز سنائی دی۔

"کیا فیصلہ کیا ہے تم نے لارجنٹ۔ اور۔" عمران نے پوچھا۔  
"میں نے ایشیا سیکشن سے رپورٹ لی ہے۔ تمہاری پاکیشیا سیکرٹ سروس نے شیڈاگ کی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے، اس کے اہم مہجنوں کو ہلاک کیا ہے، اس کی انتہائی قیمتی مشینری قبضے میں کر لی ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کو آرڈر کی تباہی تو اس کا مقدر بن چکی ہے اور آئندہ کے سلسلے میں بھی کچھ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ میں اپنا کام صرف کسی ملک کی خوشنودی کے لئے نہیں چھوڑ سکتا البتہ میں نے ایشیا سیکشن کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہیں ہلاک نہیں کرے گا۔ اور..... لارجنٹ نے کہا۔

"تو تم نے شیڈاگ کی مکمل تباہی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اوکے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ شاید تم عقل استعمال کرو گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب کسی کا برا وقت آجاتا ہے تو عقل بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ جہاں تک میرے بارے میں تمہارے حکم پہنچے کا سوال ہے تو یہ سن لو کہ میرا براہ راست کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جب بھی ضرورت پڑتی ہے وہ میری خدمات حاصل کر لیتی ہے اس لئے اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے شیڈاگ کے خلاف میری خدمات حاصل

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ ڈائری دوجس میں فارن انجینئرس کے فون نمبرز اور نام درج ہیں..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز سے ایک ڈائری نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹتے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے کو وہ غور سے دیکھتا رہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ڈائری بند کی اور اسے میز پر رکھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”وکتور یہ کلب..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مسٹر چانگ سے بات کرنی ہے۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آپ کا نام..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”بے نام..... عمران نے جواب دیا۔

”ہولڈ آن کریں..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ بے نام کا لفظ اس نے مقامی زبان میں بولا تھا اس لئے شاید وہ لڑکی اسے واقعی کوئی نام سمجھ گئی تھی۔ بلیک زیرو بھی مسکرا رہا تھا۔

”ہیلو۔ چانگ بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کیس تو پھر نہ تم میرے ہاتھوں بچ سکو گے اور نہ جہادی تنظیم اس لئے بہتر بھی ہے کہ تم اپنے ایشیا سیکشن کو میرے متعلق دیا ہوا حکم واپس لے لو اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ جہاد ایشیا سیکشن بچان کے قریب ایک جبرہ سازان میں ہے اور جہاد یہ مین ہیڈ کو انٹرکارمن کے شہر زنگ میں ہے۔ اور۔“ عمران نے جواب دیا۔

”مجھے تسلیم ہے پرنس کہ تم ضرورت سے زیادہ باتونی ہو لیکن صرف لوکیشن معلوم ہونے سے ہمارا کچھ نہیں بگڑے گا۔ ہمیں ابھی معلوم ہی نہیں کہ شیڈ آگ کس قدر طاقتور اور منظم تنظیم ہے۔ شیڈ آگ چاہے تو ہمارے ملک پاکیشیا کی بھی اینٹ سے اینٹ بجا سکتی ہے اس لئے تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ اور اینڈ آل۔“

دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اس جیسے احمق نجانے کیسے اتنی بڑی تنظیم کے چیف بن جاتے ہیں..... عمران نے منہ بنا تے ہوئے کہا۔

”ایسے لوگ صرف حکم دینا جانتے ہیں۔ انہیں فیلڈ کی مشکلات کے بارے میں علم ہی نہیں ہوتا۔ بہر حال اب کیا پروگرام ہے آپ کا..... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پروگرام کیا ہونا ہے۔ پہلے تو اس ماڈام شیری کو ٹریس کرنا ہے۔ اس کے بعد ان کے ہینڈ کو انٹر کے بارے میں سوچیں گے۔“

سپیشل فون پر پاکیشیا بات کرو۔..... عمران نے اس بار  
 مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد پاس پڑے  
 سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔  
 یس..... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔  
 چانگ بول رہا ہوں پاس۔ حکم فرمائیے..... دوسری طرف  
 سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”باجان کے قریب ایک جہزہ ساڈان ہے۔ وہاں ایک بین  
 الاقوامی مجرم تنظیم شیڈ آگ کا ایشیائی ہیڈ کوارٹر ہے۔ کیا تم اس  
 بارے میں کچھ جانتے ہو۔“ عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا  
 ”شیڈ آگ کا نام تو سنا ہوا ہے سر لیکن مزید تفصیلات کا علم نہیں  
 ہے البتہ ساڈان آزاد جہزہ ہے۔ وہاں شاید بہت سی تنظیموں کے  
 آفس ہوں گے۔“ چانگ نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 ”اس شیڈ آگ کے ایشیائی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جس قدر جلد  
 ممکن ہو سکے تمام تفصیلات معلوم کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مجھے  
 وہاں ٹیم بھیجی پڑے۔“ شیڈ آگ نے پاکیشیا میں ایک واردات کرنے  
 کی کوشش کی ہے۔ گو اس کی یہ کوشش تو ناکام ہو گئی ہے لیکن  
 اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ ایسی کوئی حرکت کرے اس کا خاتمہ کیا جانا  
 ضروری ہے..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ میں لہجے سے کام شروع کر دیتا ہوں اور زیادہ سے  
 زیادہ دو روز میں تفصیلات حاصل کر لوں گا..... دوسری طرف سے

کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کے رسیور رکھا اور ایک بار پھر ڈائری  
 اٹھا کر اس کے صفحات کی ورق گردانی شروع کر دی پھر اس کی  
 نظریں ایک صفحہ پر جم گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے اسے دوبارہ  
 میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے منبر ڈائل کرنے  
 شروع کر دیئے۔

”زیلف کارپوریشن..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز  
 سنائی دی۔

”زیلف سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ ایس ایس  
 ون..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”ہولڈ آن کریں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یس۔ زیلف بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز  
 سنائی دی۔ بچہ مودبانہ تھا۔

”سپیشل فون پر بات کرو..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ  
 دیا۔ تھوڑی دیر بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور  
 اٹھالیا۔

”ایکسٹو..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”زیلف بول رہا ہوں سر..... دوسری طرف سے زیلف کی  
 مودبانہ آواز سنائی دی۔

”کارمن کے شہر زیلف میں ایک مجرم تنظیم شیڈ آگ کا ہیڈ کوارٹر  
 ہے۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو..... عمران نے مخصوص

لجے میں کہا۔  
خاتمہ ضروری ہے۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ دو تین روز کے اندر ہی میں اس سلسلے میں تفصیلات معلوم کر لوں گا۔" زلیف نے جواب دیا اور عمران نے اؤکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ مادام شمیری کہاں غائب ہو گئی جو ابھی تک اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں آئی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے اسے اب تک معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس کے آدمی ختم ہو چکے ہیں اس لئے وہ اب یا تو دوسرے آدمیوں کی آمد کے انتظار میں ہو گی یا پھر فوری طور پر ملک سے فرار ہونے کی کوشش کر رہی ہو گی۔۔۔۔۔" بلیک زبرونے کہا۔

"ہاں۔ اس کا بھی امکان ہے۔ ٹھیک ہے تم جو بیا سے کہہ دو کہ ممبرز کی ڈیوٹی ایئر پورٹ پر لگوا دے اور اس کے ساتھ ہی باجان سے جو لوگ پاکیشیا آئیں ان کی نگرانی کا بھی حکم دے دو۔ اگر کوئی خاص رپورٹ ملے تو مجھے رانا باجاس اطلاع دے دینا۔ میں وہاں پر موجود مشینری پر تفصیلی کام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کمری سے

اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زبرونے اجابت میں سر ہلا دیا اور عمران مزے کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے خفیہ راستہ باہر نکلتا تھا۔ ویسے تو وہ اب مین گیٹ سے بھی باہر جاسکتا تھا لیکن چونکہ اس کی کار اس خفیہ راستے کے قریب موجود تھی اس لئے اس بار بھی اس نے یہی راستہ استعمال کیا تھا۔

"نوسر۔ صرف شیڈ آگ کا نام سنا ہوا ہے کہ یہ بین الاقوامی تنظیم ہے اور اپنی اسلحے کو ڈیل کرتی ہے۔۔۔۔۔ زلیف نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس کے چیف کا نام لار جنت ہے۔ لار جنت کے بارے میں مجھیں کچھ معلوم ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"لار جنت۔ میں سر۔ وہ اب لارڈ لار جنت کہلاتا ہے لیکن وہ تو کارمن دار الحکومت میں رہتا ہے اور کنگ آف ہوٹلز کہلاتا ہے۔ پورے کارمن میں لار جنت نام کے فائیو ستارہ ہوٹل پھیلے ہوئے ہیں جن کا وہ مالک ہے۔ یہ پچھلے کارمن کی سیکرٹ سروس میں کام کرتا تھا پھر اس نے سروس چھوڑ دی اور ایکری میا چلا گیا۔ پھر کافی طویل عرصہ بعد اس کی واپسی ہوئی تو یہ لارڈ لار جنت بن چکا تھا۔ اس کے پاس بے پناہ دولت تھی۔ اس نے لار جنت ہوٹل بنایا اور پھر یہ سلسلہ پھیلتا چلا گیا۔۔۔۔۔ زلیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گلد۔ یہی لار جنت شیڈ آگ کا چیف ہے۔ بہر حال تم نے اس کے ہیڈ کوارٹر اور شیڈ آگ پر کام کرنا ہے۔ جس قدر تفصیلات بھی معلوم ہو سکیں وہ معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو کیونکہ شیڈ آگ نے پاکیشیا میں واردات کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کی یہ کوشش تو ناکام بنا دی گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوسری کوشش کرے اس کا

یہ عمران کو اشد ضرورت کے علاوہ ہلاک نہ کیا جائے لیکن پھر  
 غوی در بعد چیف نے اسے دوبارہ کال کیا اور کہا گیا کہ سر چیف  
 نے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پہلے اس عمران کے خاتمے کا حکم  
 دیا ہے کیونکہ اس نے نہ صرف سر چیف بلکہ پوری تنظیم کے خاتمے  
 کی دھمکیاں دی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی چیف نے اسے عمران کی  
 رہائش گاہ کا پتہ بھی بتا دیا تھا۔ چنانچہ وہ تیار ہو کر اپنی نئی رہائش گاہ  
 سے نکلی اور یہاں پہنچ گئی۔ اب وہ کافی در سے یہاں بیٹھی اس فلیٹ  
 کا جائزہ لے رہی تھی۔ وہ دراصل یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ عمران  
 فلیٹ پر موجود ہے یا نہیں لیکن اسے یہاں بیٹھے ہوئے کافی دیر گزر  
 گئی تھی لیکن ابھی تک نہ کوئی آدمی اس فلیٹ سے باہر آیا تھا اور نہ  
 کوئی اندر گیا تھا اس لئے اس نے آخر کار یہ فیصلہ کیا کہ وہ خود فلیٹ  
 پر جائے اور اگر عمران وہاں موجود ہو تو اسے ہلاک کر دے اور اگر  
 موجود نہ ہو تو وہ اس فلیٹ کی تلاشی بھی لے۔ ہو سکتا ہے کہ فلیٹ  
 نے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی کیوں مل جائے  
 اور پھر وہ وہیں رہے۔ جب عمران وہاں پہنچے تو وہ اسے ہلاک کر  
 دے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ انہی اور کاؤنٹر پر جا کر اس سے مل  
 پے کیا اور پھر ریٹوران سے باہر نکل کر وہ پیدل چلتی ہوئی سڑک  
 پر اس کے فلیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے جسم پر جیکٹ  
 اور جینز تھے۔ جیکٹ میں اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا  
 لیٹل اور دوسرا ضروری اسلحہ بھر رکھا تھا۔ فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھ کر

مادام شمیری عمران کے فلیٹ کے سامنے سڑک کی دوسری طرف  
 ایک ریٹوران میں کافی در سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے  
 جوس کا گلاس موجود تھا لیکن اس کی نظریں عمران کے فلیٹ پر جمی  
 ہوئی تھیں۔ چیف نے اسے جس پارٹی کا پتہ بتایا تھا مادام شمیری نے  
 اس سے رابطہ کیا تھا اور پھر اس پارٹی سے اسے کوٹھی، اسلحہ اور کار  
 مل گئی تھی۔ اس کے علاوہ چیف نے اسے کال کر کے بتا دیا تھا کہ  
 عمران نے اس کی بتائی ہوئی فریکوئنسی پر سر چیف سے رابطہ کیا اور  
 اسے دھمکیاں دیں۔ سر چیف اس کا پرانا واقف ہے۔ چنانچہ سر  
 چیف نے اس سے اس بارے میں رپورٹ طلب کی اور جب چیف  
 نے اسے تفصیلی رپورٹ دی تو سر چیف نے کہا کہ اب پاکیشیا  
 سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوآرڈر کو تباہ کرنے کے مشن کو ہر  
 صورت میں ترجیح دی جائے البتہ سر چیف نے چیف کو حکم دیا تھا کہ



سیدھی اس نوجوان کی ناک سے ٹکرائی اور دوسرے سجے وہ بہانا ہوا نیچے گر گیا۔ مادام شیریں مسلسل ٹریگر دباتی رہی۔ پھر وہ تیزی سے مڑی اور سیدھیاں اتر کر نیچے سڑک پر آ گئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر سڑک کر اس کر کے وہ اس طرف کو بڑھ گئی جدھر اس کی کار تھی۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ تلاش لینے کی خصوصی مشین تو وہ کار میں ہی بھول آئی تھی۔ یہ ایک جدید ساخت کا گاڑیکر تھا جو کسی بھی خفیہ آلے کی نشاندہی کر سکتا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ جب تک وہ سڑک گاڑیکر اٹھا کر واپس آئے گی فلیٹ پر موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات بھی ختم ہو جائیں گے۔ ویسے اسے اس آدمی یا فلیٹ میں موجود کسی بھی دوسرے آدمی کی طرف سے کوئی پریشانی نہ تھی کیونکہ یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ سیکنڈ کے ہزاروں حصے میں کسی بھی جاندار کو بے ہوش کر سکتی تھی۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے کار کا دروازہ چابی سے کھولا اور پھر اندر بیٹھ کر اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں موجود ایک باکس باہر کھینچ لیا۔ باکس کھول کر اس نے اس میں موجود ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکال کر جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور باکس کو واپس ڈیش بورڈ میں رکھ کر اس نے ڈیش بورڈ بند کیا اور کار سے اتر کر ایک بار پھر اس نے کار کا دروازہ لاک کیا اور مڑ کر اطمینان بھرے انداز میں دوبارہ فلیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ سڑک کر اس کر کے وہ فلیٹ کے قریب پہنچی اور پھر سیدھیاں چڑھتی ہوئی اوپر پہنچ گئی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ نوجوان جس نے

وہ اوپر پہنچی تو دروازہ بند تھا۔ اس نے دروازے میں کی ہول تلاش کرنے کی کوشش کی تاکہ اس کی ہول کے ذریعہ وہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کر دے لیکن وہاں نہ کوئی کی ہول تھا اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی دوسرا سوراخ۔ اس نے دروازے کو دبا یا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

”کون ہے“..... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بوجہ خاصا سخت تھا لیکن یہ آواز بہر حال عمران کی نہیں تھی۔

”کیا علی عمران صاحب یہاں رہتے ہیں“..... مادام شیریں نے اونچی آواز میں کہا۔

”جی ہاں۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں“..... اندر سے ہی بغیر دروازہ کھولے جواب دیا گیا۔

”آپ کون ہیں“..... مادام شیریں نے پوچھا۔

”میں ان کا باورچی ہوں“..... اندر سے ہی جواب دیا گیا۔

”اوکے پھر یہ خط لے لیں اور انہیں دے دیجئے گا“..... مادام شیریں نے کہا تو اسے دروازے کی کھینچی ہٹنے کی آواز سنائی دی تو اس نے جیب سے گیس پشٹ نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور ہاتھ اس نے اپنی پشت کی طرف کر لیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا تو ایک نوجوان کھڑا نظر آیا۔ مادام شیریں نے پہلی کی سی تیزی سے ہاتھ اٹگے کیا اور گیس پشٹ کا ٹریگر دبا دیا۔ پشٹ کی نال سے نکلنے والی گیس کی چھوار

میں موجود خصوصی سسٹم چونکہ ان تھا اس لئے گائیکر اسے چمک کر  
 کر سکتا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر بارہوی کو گھسیٹا اور پھر اسے اسی  
 طرح گھسیٹتی ہوئی سنگ روم میں لے آئی۔ اس نے اسے کھینچ کر  
 ایک جھٹکے سے ایک کرسی پر ڈالا اور پھر وہ سنگ روم سے باہر نکل  
 گئی۔ اس نے ایک کمرے میں رسیاں وغیرہ دیکھی تھیں۔ اس نے  
 وہاں سے رسی کا ایک بنڈل اٹھایا اور واپس آکر اس نے بارہوی کو  
 کرسی کے ساتھ رسی سے اچھی طرح جکڑ دیا۔ وہ اب اسے ہوش میں لا  
 کر اس سے عمران کے بارے میں تفصیلی پوچھ گچھ کرنا چاہتی تھی۔  
 جب اس نے اسے رسی سے باندھ لیا تو اس نے جیکٹ کی جیب سے  
 ایک لمبی گردن والی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اس کا  
 دھانڈا بارہوی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی۔  
 اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ سامنے پڑی ہوئی  
 کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی البتہ اس نے جیب سے مشین پستل  
 نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس بارہوی کے جسم میں  
 حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے  
 آنکھیں کھول دیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار  
 اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی میں جکڑے ہونے کی وجہ سے  
 وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا لیکن اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی  
 مادام شیری پر جمی ہوئی تھیں۔

”کیا نام ہے تمہارا؟“..... مادام شیری نے سخت لہجے میں پوچھا۔

اپنے آپ کو عمران کا بارہوی بتایا تھا دروازے کے قریب ہی فرش پر  
 بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ مادام شیری اندر داخل ہوئی۔ اس نے تھک کر  
 اس نوجوان کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹ کر پیچھے کیا اور پھر دروازہ بند  
 کر کے اس نے اسے لاک کر دیا تاکہ اچانک کوئی اندر نہ آجائے اور  
 پھر وہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پورے فلیٹ میں گھوم چکی  
 تھی لیکن یہ عام سا فلیٹ تھا۔ دو بیڈ روم، ایک کچن، ایک ڈرائینگ  
 روم اور ایک سنگ روم پر مشتمل ایک عام سا فلیٹ۔ فلیٹ میں  
 فرنیچر بھی عام سا تھا لیکن پورے فلیٹ میں گھومتے ہوئے بہر حال  
 اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ یہاں کوئی عورت نہیں رہتی کیونکہ  
 اسے معلوم تھا کہ جہاں عورتیں رہتی ہوں وہاں بہر حال ان کی  
 موجودگی کا کوئی نہ کوئی ثبوت مل جاتا ہے لیکن یہاں کسی وارڈروب  
 میں نہ ہی عورتوں کے لباس تھے اور نہ ان کے میک اپ وغیرہ کا  
 کوئی سامان اسے نظر آیا تھا۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے گائیکر نکالا  
 اور پھر اسے آن کر دیا لیکن ایک بار پھر پورے فلیٹ میں گھوم لینے  
 کے باوجود گائیکر نے کوئی اشارہ نہ دیا تو اس نے منہ بناتے ہوئے  
 گائیکر آف کر دیا اور اسے واپس جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

”یہ کس قسم کی رہائش گاہ ہے۔ شاید عمران کوئی غریب آدمی ہے  
 کہ نہ ہی یہاں کوئی ٹھاٹھ باٹھ ہے اور نہ ہی یہاں کوئی خفیہ آلہ۔“  
 مادام شیری نے راہداری میں بے ہوش پڑے ہوئے اس بارہوی کی  
 طرف بڑھتے ہوئے جبراً کر کہا۔ اب اسے کون بتاتا کہ چونکہ فلیٹ

راتے ہوئے کہا۔

اس لہجے میں بات کرتے ہوئے تم اور زیادہ حسین لگتی ہو۔  
حال صاحب فلیٹ میں موجود نہیں ہیں اور ان کی عادت ہے کہ وہ  
کبھی بنا کر جاتے ہیں اور نہ ہی ان کی واپسی کا کوئی پتہ ہوتا ہے۔ آ  
آئیں تو ابھی آ جائیں نہ آئیں تو کئی کئی ہفتے فلیٹ کا رخ ہی نہ  
ہیں..... سلیمان نے جواب دیا۔

”بکو اس مت کرو۔ سیدی طرح بتاؤ کہاں ہے عمران اس  
وقت۔“ مادام شیریں نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

”کیا تم صاحب سے پہلے بھی مل چکی ہو؟“ سلیمان نے اس کی  
بات کا جواب دینے کی بجائے انسا سوال کر دیا۔

”ہاں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو؟“ مادام شیریں نے چونک کر  
چہا۔

”پھر تو تم خود ہی فیصلہ کر سکتی ہو کہ میں صاحب سے زیادہ  
بصورت، جوان اور وجیہ ہوں۔ اس کے باوجود تم صاحب کے  
ارے میں ہی پوچھ رہی ہو؟“ سلیمان نے جواب دیا۔

”اوہ یو فول۔ تم میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔“ سنو آخری بار کہہ  
دی ہوں۔ بتاؤ کہاں ہے عمران؟“ مادام شیریں نے غصے سے  
پٹختے ہوئے کہا۔ اسے اس بادوچی کے اس انداز سے بات کرنے پر بے  
خاصہ آ رہا تھا۔ یہ شخص بددعا ہوئے کے باوجود اس طرح بات کر  
تا تھا جیسے وہ کسی پارک میں بیٹھے ہوئے رومانی لکھنو کر رہے

میرا نام سلیمان ہے۔ تم نے شاید کسی گیس سے مجھے بے  
ہوش کیا تھا..... سلیمان نے کہا تو مادام شیریں بے اختیار چونک  
پڑی۔

”ہاں۔ لیکن تم نے یہ بات کیوں پوچھی۔ کیا جہاں گیس سے  
بے ہوش نہیں کیا جاسکتا تھا؟“ مادام شیریں نے ایک خیال کے  
سمت کہا تو سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ بات میں نے اس لئے پوچھی ہے کہ تمہیں ایسا کرنے کی کیا  
ضرورت ہے۔ تمہارے حسن کو دیکھ کر تو میں ویسے ہی بے ہوش ہو  
رہا تھا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس قدر خوبصورت لڑکی بھی  
اس فلیٹ پر آ سکتی ہے..... سلیمان نے جواب دیا تو مادام شیریں  
بے اختیار ہنس پڑی۔

”اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی عمران کے ملازم ہو۔ وہ بھی  
اسی طرح کی باتیں کر کے دوسروں کو بے وقوف بناتا ہے۔ کہاں ہے  
عمران؟“ مادام شیریں نے کہا۔

”کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔ کیا تم حسین نہیں ہو؟“  
سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم میرے حسن کو جھوڑ میری بات کا جواب دو اور یہ سن لو کہ  
میں جس قدر حسین ہوں اس سے زیادہ شفاک اور بے رحم بھی ہوں  
اگر تم نے مجھ سے آئیں بائیں شبائیں کرنے کی کوشش کی تو  
تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ اوجھڑوں گی..... مادام شیریں نے

ہوں۔

"میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ صاحب نہ بتا کر جاتے ہیں اور نہ ان کی واپسی کا پتہ ہوتا ہے۔ وہ آوارہ گرد آدمی ہیں نجائے کہاں کہاں گھومتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو مادام شیریں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا۔۔۔۔۔۔ اچانک سلیمان نے کہا تو مادام شیریں بے اختیار چونک پڑی۔

"میرا نام مادام شیریں ہے مادام شیریں۔ اور سنو جب عمران آئے تو اسے بتا دینا کہ مادام شیریں یہاں آئی تھی اور اب وہ میرے ہاتھوں بچ نہ سکے گا۔۔۔۔۔۔ مادام شیریں نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بتا دوں گا لیکن تم بیٹھو۔ کہاں جا رہی ہو۔ میں نے ابھی تک جہادی کوئی خدمت ہی نہیں کی۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شیریں کا بازو پکٹی کی سی تیزی سے گھوما اور پتلاخ کی زوردار آواز سے کہہ گونج اٹھا۔ سلیمان کے چہرے پر اس قدر زوردار تھمرا پڑا تھا کہ اس کا منہ گھوم گیا تھا۔

"اب اگر مزید بکواس کی تو گولی اتار دوں گی جہادی کھوپڑی میں۔۔۔۔۔۔ مادام شیریں نے غصے سے جھپٹتے ہوئے کہا لیکن سلیمان نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے چہرے پر یکھٹ اتہانی خوف کے تاثرات ابھرنے لگے جیسے ایک ہی تھمرا گھا کر اس کے ہوش ٹھکانے آگئے ہوں۔

"ہونہ۔۔۔۔۔۔ پہلے تو بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہے تھے ایک ہی تھمرا گھا کر دیا تمہیں۔۔۔۔۔۔ مادام شیریں نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تو رہبر سل کر رہا تھا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ مجھے تھمرا کھانے پڑیں گے۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"رہبر سل۔ کس بات کی رہبر سل۔۔۔۔۔۔ مادام شیریں نے چونک کر پوچھا۔

"صاحب بھی لڑکیوں سے اسی طرح باتیں کرتے ہیں اور لڑکیاں ان کے سامنے بچھ سی جاتی ہیں۔ میں نے سوچا تھا کہ میں بھی آپ سے ایسی باتیں کروں لیکن آپ تو اتنا ناراض ہو گئیں اور آپ نے مجھے تھمرا بھی مار دیا۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اب بے پناہ معصومیت تھی۔

"تم واقعی احمق آدمی ہو اس لئے میں تمہیں رسیوں سے آزاد کر کے جا رہی ہوں۔ سنو اگر جہاد سے بقول وہ عمران یہاں کئی روز تک نہ آیا تو تم ویسے ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے۔

مادام شیریں نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اس احمق پاور کا برہم آ گیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اسے ہوش میں رکھ کر تو آزاد نہ کر سکتی تھی اس لئے دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور سلیمان کی کنپٹی پناخہ سا چھوٹ گیا۔ سلیمان کے منہ سے ایک چیخ سی نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

لپٹے آپ کو سنبھال ہی رہی تھی کہ دروازے سے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کا پانی ابلنے والی کیتلی پکڑی ہوئی تھی جس کی ٹونٹی سے بھاپ نکل رہی تھی۔ اس نے دوسرے ہاتھ میں لوہے کا ایک سینڈنہ سا پکڑا ہوا تھا۔ مادام شیری ابھی حیرت سے کیتلی اور سینڈنہ کو دیکھ رہی تھی کہ سلیمان نے سامنے پڑی ہوئی مزید سینڈنہ رکھا اور پھر کیتلی کو اس سینڈنہ پر رکھ دیا۔

تم واقعی ضرورت سے زیادہ حسین ہو مادام شیری اور میں نہیں چاہتا کہ تم صاحب سے ملو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ صاحب نے فوراً ہی تم پر دل و جان سے فدا ہو جانا ہے اور اس طرح اس کی منگنیہ بچاری اس کے انتظار میں سو کھتی رہ جائے گی اس لئے میں ابلے ہوئے پانی سے بھری یہ کیتلی لے آیا ہوں۔ جب یہ ابلتا ہوا پانی جہارے جہرے پر پڑے گا تو پھر جہاری جو شکل بنے گی اسے دیکھ کر کوئی تھوکتا بھی پسند نہ کرے گا..... سلیمان نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیتلی اٹھالی۔

رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ..... مادام شیری نے ہڈیانی انداز میں چیخیں ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اتنی بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ اگر یہ ابلتا ہوا پانی اس کے جہرے پر پڑا تو اس کا کیا حشر ہو گا۔

گھبراؤ نہیں۔ میں یہ پانی پہلے جہارے سر پر ڈالوں گا تاکہ جہاری یہ گرم کھوپڑی مزید گرم ہو جائے۔ جہارے سر کے بال

ہو نہ۔ جسمانی طور پر ویسے تو خاصا طاقتور نظر آ رہا ہے لیکن اندر سے کھوکھلا ہے۔ ایک ہی جرب سے بے ہوش ہو گیا ہے۔ مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ تمام رسیاں کھول کر اس نے ایک طرف ڈالیں اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کمرے سے نکل کر وہ راہداری میں چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی اچانک اسے اپنے عقب میں ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ پہلی کی سی تیزی سے مڑی اور پھر اسے دروازے پر کھڑا سلیمان نظر آ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ حیرت کا اظہار کرتی کہ اسے اتنی جلدی کیسے ہوش آ گیا ہے، سلیمان کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے اس کے قدموں کے نیچے پٹاخا سا پھٹا اور اس کے ساتھ ہی مادام شیری کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی نے تیزی سے گھومتے ہوئے پنکھے سے باندھ دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا۔ اس کے بعد اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ پھر جیسے انتہائی تاریکی میں روشنی کا نقطہ چھتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ چمکا اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلی چلی گئی۔ ہوش میں آتے ہی اس نے آنکھیں کھولیں اور بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا جب اس نے دیکھا کہ وہ اسی کمرے میں اسی کرسی پر اسی جگہ بے ہوش ہوئی یہی تھی اور کمرہ خالی تھا۔ ابھی وہ ذہنی طور پر

کر دینے والی گیس پھیلاد اور پھر اس کے ملازم لوہریوں سے لڑی ہو کر  
باندھ کر اسے تھو مارو اور پھر اس کی کنپٹی پر ضرب لگا کر واپس چلی  
جاؤ۔ اس طرح ہوتی ہے ملاقات۔ اگر میں فوری طور پر بے ہوش ہو  
جانے کی اداکاری نہ کرتا تو تم تو نکل گئی تھی..... سلیمان نے  
فلکت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب واقعی انتہائی مستقل مزاج  
آدمی نظر آ رہا تھا اور مادام شیریں حیرت سے اس شخص کو دیکھنے لگی جو  
واقعی گرگٹ کی طرح بار بار رنگ بدل رہا تھا۔ کبھی انتہائی معصوم  
نظر آ رہا تھا کبھی پاگل اور کبھی انتہائی عقلمند اور کبھی احمق۔

تم کیا چیز ہو۔ میں تو تمہیں ابھی تک نہیں سمجھ سکی۔ ویسے میں  
نے زندگی میں پہلی بار کسی پر رحم کھایا تھا جس کا نتیجہ بھی مجھے مل  
گیا ہے ورنہ میں تمہیں لازماً گولی مار دیتی تو مجھے یہ وقت نہ دیکھنا  
پڑتا..... مادام شیریں نے جھلکے ہوئے لہجے میں کہا تو سلیمان بے  
اختیار ہنس پڑا۔

اگر تم یہ حماقت کر لیتی تو اب تک تمہاری لاش کیرے کھا کر  
آرام کر رہے ہوتے..... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس  
نے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسور اٹھایا اور غصہ ڈال کر  
کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔  
رانا ہاؤس۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی  
دی۔  
سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں..... سلیمان نے کہا۔

ہمیشہ کے لئے نکل جائیں اور پھر یہ پانی خود بخود تمہارے پیہرے سے  
ہوتا ہوا تمہارے جسم پر پڑے گا..... سلیمان نے اسی طرح مزے  
لے کر بات کرتے ہوئے کہا جیسے وہ تصور میں ہی اس سارے سین  
کو دیکھ دیکھ کر لطف لے رہا ہو۔ اس کی آنکھوں میں خاص قسم کی  
چمک آگئی تھی۔

تم پاگل ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم پاگل ہو۔ مت کرو ایسا۔  
رک جاؤ..... مادام شیریں واقعی سلیمان کی آنکھوں کی چمک اور اس  
کی باتوں سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

تم نے مجھے پاگل کہا ہے اس لئے اب تو ایسا ہو گا..... سلیمان  
نے غصیلے لہجے میں کہا اور کیتلی کو اوپر اٹھالیا۔

اوہ۔ اوہ نہیں۔ تم عقلمند ہو۔ پلیز مت کرو ایسا۔ رک جاؤ۔  
مادام شیریں نے اس بار ہڈیانی انداز میں جھنجھٹے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ  
منت بھرا تھا۔

چونکہ تم نے میری اب تعریف کر دی ہے اور میں اپنی تعریف  
سن کر خوش ہوتا ہوں اس لئے فی الحال رک جاتا ہوں لیکن اب تم  
یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئی تھی۔ کیا مقصد تھا تمہارا..... سلیمان  
نے کیتلی کو واپس سینڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔

مم۔ مم۔ میں عمران سے ملنے آئی تھی..... مادام شیریں نے لہجے  
لیے سانس لیتے ہوئے کہا۔

تو ملنے کا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ تم پہلے یہاں فلیٹ میں بے ہوش

بکہ مارا۔ میں نے فوراً ہی بے ہوش ہونے کی اداکاری کی تو اس نے رسیاں کھولیں اور واپس جانے لگی تو میں نے الماری میں موجود خصوصی باکس سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپول اٹھا کر اس کے قدموں میں مار دیا اور وہ بے ہوش ہو گئی تو میں نے اسے کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا۔ پھر میں نے کچن سے چائے بنانے کے لئے رکھی ہوئی کیتلی اٹھائی جس میں پانی ابل رہا تھا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ یہ ابلتا ہوا پانی ڈال کر اسے مزید خوبصورت بنا دوں لیکن وہ رونے پینے لگی۔ چنانچہ میں نے ارادہ ترک کر دیا اور میں آپ کو فون اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ کی اس مہمان کا کیا کروں۔ ابلتا ہوا پانی اس پر ڈال دوں یا اس میں چائے کی پتی ڈال کر اسے چائے کا کپ پیش کروں..... سلیمان نے ویسے تو انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کی تھی لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنی بات کا خود ہی لطف لے رہا ہے۔ گو عمران نے اسے ڈانٹ دیا تھا لیکن وہ عمران کا پوری طرح مزاج شناس تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران نے یہ ڈانٹ اس لئے اسے پلائی ہے کہ وہ سنجیدگی سے سب کچھ بتا دے اس لئے اس نے لہجے میں سنجیدگی رکھی تھی لیکن الفاظ غیر سنجیدہ تھے۔

”ٹھیک ہے۔ میں جوزف اور جونا کو بھیج رہا ہوں وہ اس مادام شیری کو وہاں سے رانا ہاؤس لے آئیں گے..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سلیمان نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”ہاں۔ ابھی پہنچے ہیں۔ کیوں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔“

”ان سے میری ملاقات کراؤ۔ ان کا ایک مہمان یہاں فلیٹ پر موجود ہے..... سلیمان نے کہا تو مادام شیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ویسے اس نے اب تک اپنے طور پر رسیوں سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کی ہر ممکن کوشش کر لی تھی لیکن اس سلیمان نے اسے نہ جانے کس انداز میں باندھا تھا کہ رہا ہونا تو ایک طرف اسے پوری طرح سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

”کیا بات ہے سلیمان۔ کون ہے مہمان..... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

”انتہائی خوبصورت اور حسین مہمان ہے صاحب۔ آپ سے پہلے بھی مل چکا ہے..... سلیمان نے جواب دیا۔“

”کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں۔ سمجھے.....“ عمران کی غزائی ہوئی آواز سنائی دی تو سلیمان بے اختیار ہنس سا گیا۔

”موری صاحب۔ ایک غیر ملکی عورت ہے۔ اپنا نام مادام شیری بتاتی ہے۔ اس نے فلیٹ کا دروازہ کھلتے ہی مجھ پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور میں بے ہوش ہو گیا اور جب مجھے ہوش آیا تو میں سنگ روم میں کرسی پر جمنا ہوا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہی تھی، پھر اس نے مجھے تھم مارا تو میں نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کی اور اسے میری شکل پر زخم آگیا اور اس نے میری کنپٹی پر

منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"..... ساتھ ستر لاکھ ڈالروں کا سن کر مادام شیریں نے بے اختیار حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"شہرہ۔ میں جا کر کیلکولیز پر حساب لگاتا ہوں پھر آکر بتاتا ہوں"..... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور مادام شیریں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے اسے یقین سا ہو گیا تھا کہ یہ احمق آدمی ہے اس لئے جب تک یہ حساب کتاب لگائے گا عمران کا آدمی یہاں پہنچ جائے گا اور اسے یقین تھا کہ اس بار عمران اسے لازماً گولی مار دے گا لیکن اب وہ کیا کر سکتی تھی۔ نہ وہ رسیاں توڑ سکتی تھی اور نہ ہی انہیں کسی جادوگر کی طرح غائب کر سکتی تھی اور پھر وہی ہوا۔ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ابھی میرا حساب ہی نہیں ہوا اور یہ پہنچ گیا"..... سلیمان کی بڑبڑاتی ہوئی آواز راہداری میں سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد کمرے میں سلیمان کے ساتھ ایک دیوہیکل حبشی داخل ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام شیریں کچھ کہتی اس دیوہیکل حبشی کا بازو گھوما اور مادام شیریں کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی کے اندر آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا اور پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

"صاحب نے میرے کارنامے کی داد بھی نہیں دی حالانکہ میں نے کتنی تفصیل سے انہیں بتایا تھا"..... سلیمان نے مادام شیریں کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"دیکھو سلیمان۔ تم مجھ سے دولت لے لو اور مجھے رہا کر دو۔ پلیز سلیمان"..... مادام شیریں نے کہا۔

"کتنی دولت دے سکو گی"..... سلیمان نے کہا۔

"اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں لیکن میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں تمہیں دس ہزار ڈالر دوں گی"..... مادام شیریں نے جلدی سے کہا کیونکہ دولت کی بات سن کر اس نے سلیمان کی آنکھوں میں اجڑانے والی چمک دیکھ لی تھی اس لئے اس نے جان بوجھ کر دس ہزار ڈالر کہہ دیئے تھے تاکہ سلیمان فوراً ہی آمادہ ہو جائے۔

"صرف دس ہزار ڈالر۔ ارے اس سے زیادہ تو میں نے صاحب سے لینے ہیں۔ تمہیں جھوڑنے کا مطلب ہو گا کہ مجھے خود بھی یہاں سے بھاگنا پڑے گا اور میری رقم بھی رہ جائے گی"..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کتنے لینے ہیں تم نے اس سے"..... مادام شیریں نے چونک کر پوچھا۔

"شہرہ۔ مجھے ڈالروں میں ضرب کرنے دو۔ گزشتہ پندرہ سالوں کی تنخواہیں، ادور نامہ اور بونس وغیرہ ملا کر کوئی ساٹھ ستر لاکھ ڈالر تو بن ہی جائیں گے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوں گے"..... سلیمان نے



جوزف اور جوانا کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہوئی تو عمران کمرے سے نکل کر پورچ میں آگیا۔ کار روک کر وہ دونوں نیچے اترے اور پھر جوزف نے عقبی دروازہ کھول کر دونوں سیٹوں کے درمیان بے ہوش پڑی ہوئی مادام شیری کو اٹھا کر کاندھے پر لا دیا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

”چینگنگ کر لی تھی۔ وہاں نگرانی تو نہیں ہو رہی تھی اور جہاں آتے ہوئے تمہارا تعاقب تو نہیں ہوا.....“ عمران نے جونا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

نہیں سانس۔ میں نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں تھا اور نہ ہی ہمارا تعاقب ہوا۔ میں نے خاص طور پر چیک کیا تھا..... جو اتانے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا دیا اور پھر دو بلک دوم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ

”جوزف۔ الماری سے سیشل میک اپ واشر نکالو اور اس کا میک اپ تھیک کر دو۔“..... عمران نے مادام شیریں کو غور سے دیکھتے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس ہاں.....“ جوزف نے جواب دیا اور ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی دیکھ لیا تھا کہ مادام شیریں کے چہرے پر میک اپ ہے اور ویسے بھی اس کا چہرہ وہ بہ تھا جس چہرے میں وہ دانش منزل میں داخل ہوئی تھی۔ ویسے بد وقت اور حساسیت کے لحاظ سے وہ مادام شیریں ہی تھی۔ جوزف نے الماری سے سےپشلی میک اپ وائر نکالا اور پھر اس نے مادام شیریں کے چہرے کو وائر کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے میک اپ وائر کا غلاف ہٹایا تو مادام شیریں کا اصل چہرہ سامنے آ گیا۔ وہی چہرہ جس چہرے میں وہ دانش منزل میں داخل ہوئی تھی۔

اگر وہ وہاں چلا جائے تو بڑے بڑے اداکاروں کے چراغ گل ہو جائیں اور پوری دنیا کے فلمی ایوارڈ اس کی فلم ریلیز ہونے سے پہلے ہی اسے مل جائیں..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ہو نہ۔ سنو عمران اگر تم مجھ پر یقین کرو تو میں تم سے ملنے وہاں جہارے فلیٹ پر گئی تھی..... مادام شیریں نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ بتا دوں کہ اب جہارے چرے پر میک اپ نہیں ہے۔ میں نے اسے واش کروا دیا ہے..... عمران نے کہا تو مادام شیریں بے اختیار چونک پڑی۔

”میں نے اس لئے میک اپ کیا تھا تاکہ میں سیکرٹ سرورس بالوں سے بچ کر تم تک پہنچ سکوں ورنہ میں جہارے اس اداکار باورچی کو اپنا اصل نام نہ بتاتی۔ کوئی فرضی نام بھی بتا سکتی تھی۔“

ادام شیریں نے کہا۔

”گد۔ خاصی ذہین لڑکی ہو۔ بڑی کامیابی سے کہانی بنا لیتی ہو۔ ہر حال اب بھی جہاری اور میری ملاقات ہو رہی ہے بتاؤ کیا خدمت کر سکتا ہوں میں جہاری..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تم سے یہ کہنے آئی تھی کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم وہ ماری مشینری جو تم سے میرے آدمیوں سے حاصل کی ہے واپس کر دو اور میں تمہیں گارنٹی دے دوں کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا کا رخ میں کرے گی..... مادام شیریں نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میک اپ واشٹر رکھ دو اور اسے ہوش میں لے آؤ..... عمران نے کہا۔ چونکہ میک اپ واش ہو چکا تھا اس لئے یہ خدمت بھی ختم ہو گیا تھا کہ مادام شیریں کے چہرے پر ڈبل میک اپ نہ ہو۔ جوزف نے میک اپ واشٹر الماڈی میں رکھا اور واپس آکر اس نے مادام شیریں کا ناک اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد مادام شیریں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم چونکہ راز میں جکڑا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔ اس کی آنکھوں میں دھند سی چھانی ہوئی تھی لیکن پھر وہ دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی۔

”جہیں ہوش آ گیا مادام شیریں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کاش میں جہارے اس باورچی کو گولی مار دیتی لیکن اس نے اپنی اداکاری سے مجھے اپنے پر رحم کھانے پر مجبور کر دیا اور پھر اس رحم کا نتیجہ ہے کہ میں اس وقت سہاں جہارے سلمے موجود ہوں۔“

مادام شیریں نے جھٹلائے ہوئے سچے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں نے اسے بڑی مشکل سے ہالی وڈ جانے سے روکا ہوا ہے وہ

میری جہاد بے سہرچیف باس سے بات چیت ہو چکی ہے۔ اس نے جیسے ہی ہٹنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے یہ باتیں کر کے اپنا اور میرا وقت ضائع کرنے کی کوشش نہ کرو۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

\* اُدکے۔ جوزف اسے رہا کر دو..... عمران نے ایک طویل سانس لیچہ ہونے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر سوفا چینل پر موجود ایک بین پریس کیا تو کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی مادام شیری کے جسم کے گرد موجود راڈز کرسی میں ہی غائب ہو گئے تو مادام شیری اٹھ کر کمزی ہو گئی۔

اس بات کو چھوڑو۔ وہ صرف سپر چیف باس ہے۔ فیلڈ میں کام تو ہم نے کرتا ہے..... مادام شیری نے کہا۔

اس اعتماد کا شکریہ عمران۔ اب جلو دکھاؤ مجھے مشیر۔ میں  
میتا ہوں تمہیں ان کے بارے میں..... مادام شیر نے  
مسکراتے ہوئے کہا۔

ایک صورت میں جہاری یہ افر قبول ہو سکتی ہے کہ تم ان تمام مشینوں کی کارکردگی کی تفصیلات مجھے بتا دو..... عمران نے کہا۔

جوزف تم آگے چلو اور مادام شیریں تم جوزف کے پیچھے چلو گی۔  
لہران نے کہا۔

’ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔..... مادام شیریں نے فوراً ہی کہا۔  
’تو میں یہاں باری باری مشین منگوا لیتا ہوں۔ کیا خیال ہے۔‘  
عمران نے کہا۔

”اوکے جیسے جہاری مرضی“..... مادام شیریں نے کانڈھے پکاتے ہوئے کہا اور پھر جوزف کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔  
 بلکہ عمران اس کے عقب میں تھا۔ جوزف دروازے سے باہر نکل کر راتو اس کے پیچھے مادام شیریں بھی مڑ گئی۔

”نہیں۔ اس حالت میں میرا ذہن کام نہیں کرے گا۔ ویسے بھی جب جہاد امیر معاہدہ ہو گیا تو پھر تمہیں مجھ پر اعتماد کرنا چاہئے۔“

ماو ام شری نے کہا۔

تم نے پھر فرار ہونے کی کوشش کرنی ہے اور اس عمارت میں میرا استاد رہتا ہے جو عورتوں کے معاملے میں رحم دل ہے اس لئے اس نے تم پر فائز نہیں کھولا اور یقیناً اسے اس بات کا بھی یقین ہو گا کہ تم بھاگ کر کہاں جا سکتی ہو لیکن یہاں عورتوں پر رحم کھانے والے نہیں ہیں اس لئے اگر تم نے فرار ہونے کی کوشش کی تو تم

"خبردار۔ اگر کسی نے مجھ پر حملہ کیا تو میں یہ خوفناک ہم آن کر  
جس گی..... عمران جیسے ہی دروازے سے مڑا اسے مادام شیریں کی  
تھی، ہوائی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے اگے بڑھا۔ اس نے دیکھا

تھما۔ اصل مسئلہ یہ تھی کہ اس وقت رانا ہاؤس کا خصوصی حفاظتی نظام بھی آن نہ تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر ہم کام ہی نہ کر سکتا اور ایسی صورت میں اس کی نوک پر اسٹار بھی چمکتا ہوا نظر نہ آتا۔

"میں نے اس لئے کہا تھا کہ میں اپنی زندگی بچانا چاہتی تھی۔  
ہمارے آدمیوں نے میری جینٹ سے سب کچھ نکال لیا تھا لیکن یہ  
سنار بم جس خفیہ جیب میں تھا وہاں تک ان کا ہاتھ پہنچ ہی نہ سکتا تھا  
اس لئے مجھے یقین تھا کہ سنار بم بہر حال موجود ہو گا اور اب سنوار کر  
تم اپنے آپ کو اور اپنے آدمیوں کو بچانا چاہتے ہو تو پھر میرے ساتھ  
کار میں بیٹھو۔ کار تم چلاؤ گے جبکہ میں عقبی نشست پر بیٹھوں گی اور  
گر تم نے یا ہمارے آدمیوں نے کوئی معمولی سی بھی غلط حرکت کی  
اور میں اپنی جان پر کھیل جاؤں گی اور تم مجھے کار میں بٹھا کر مین  
ریکس لے چلو..... مادام شیرینی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔  
"ٹھیک ہے۔ آؤں لے چلتا ہوں تمہیں..... عمران نے ایک  
بیل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم تینوں چلو پورچ کی طرف..... مادام شیرینی نے کہا اور پھر  
 عمران کے کہنے پر جوزف اور جونا بھی پورچ میں آگئے۔ گوان دونوں  
 کے چہرے بری طرح بگڑے ہوئے تھے اور شاید اگر عمران نہ ہوتا تو  
 اس سنہری پتی کی پروانہ کئے بغیر اس پر حملہ کر دیتے لیکن عمران  
 اٹھ اٹھا کہ اس وقت جو کچھ مادام شیرینی کہہ رہی ہے وہ درست ہے۔  
 پانچ پورچ میں پہنچ کر مادام شیرینی نے جوزف اور جونا کو بھانگ پر

کہ مادام شیریں دیوار سے پشتے لگائے کھڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں سنہرے رنگ کی پتلی سی پٹی تھی جس کے ایک سرے پر ستارہ ساحل سجھ رہا تھا جبکہ جوزف بھی جو آگے جا رہا تھا مادام شیریں کی آواز سنتے ہی تیزی سے سڑا۔

”رک جاؤ جوزف۔“ عمران نے جوزف کا مادام شیری پر جھلنا لگ گئے کا موڈ دیکھتے ہوئے جیج کر کہا تو جوزف بے اختیار ہنسنے لگا۔ اسی لمحے ایک طرف سے جوانا تیزی سے اندر داخل ہوا۔ شاید وہ بھی مادام شیری کی جتنی ہوئی آواز سن کر اندر آیا تھا۔

تم بھی رک جاؤ۔ تم اس سٹارم کو تو جانتے ہو گے عمران۔  
 جہیں معلوم ہو گا کہ اگر میں نے اپنی انگلی کو ذرا سی بھی جھنجھش  
 دے دی تو تم تینوں سمیت یہ عمارت ایک لمے میں راکھ کا ڈھیر بن  
 جائے گی۔ میں نے تو دیکھے بھی مرنا ہے اس لئے مجھے اپنی موت کی  
 کوئی پرواہ نہیں ہو گی لیکن مجھے یہ احساس بہر حال رہے گا کہ میں نے  
 جہیں ہلاک کر دیا ہے..... مادام شیری نے چھینٹے ہوئے لہجے میں  
 کہا۔

تم نے تو کہا تھا کہ تم کوئی اقدام نہیں کر دو گی ..... عمران نے ہنسنے پر غصہ کر دیا۔ اے جوزف پر غصہ کر رہا تھا جس نے اسے راز میں جکڑنے سے پہلے اس کی تلاش نہ لی تھی۔ عمران نے اسے اس لئے نہ کہا تھا کہ وہ جانتا تھا کہ جوزف ہمیشہ خود ہی ایسا کر لیتا ہے۔ ویسے وہ اس سٹار بم کی تباہ کاریوں کے بارے میں بھی جانتا



”مامام شیریں کو سپیشل نمبروں پر کال کرو اور اب تم نے مامام شیریں کے احکامات پر کام کرنا ہے۔ مشن کے بارے میں تفصیل میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز سروس ہے۔ اب میں نے اس کا ریکارڈ چیک کر لیا ہے اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا علی عمران۔ ویسے میں نے مامام شیریں کو علی عمران کا رہائشی پتہ بھی بتا دیا ہے۔ تم نے فوری طور پر دو کام کرنے ہیں۔ ایک تو سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہے اور دوسرا اس عمران کا خاتمہ کرنا ہے اگر تم نے یہ دونوں کام کر لئے تو ہمارا مشن ویسے ہی مکمل ہو جائے گا۔ مجھے مامام شیریں نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق وہ سیکرٹ سروس کے اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر واپس نکل آئی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ اس میں انتہائی جدید ترین سائنسی حفاظتی انتظامات موجود ہیں۔ اس نے جو کچھ بتایا ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے ایڈ کوارٹر سے سٹاپ ریجیٹر منگو لیا تھا۔ یہ سٹاپ ریجیٹر اس بلڈنگ میں موجود تمام حفاظتی انتظامات کو عارضی طور پر ناکارہ کر سکتا ہے اور حفاظتی انتظامات ناکارہ ہوتے ہی اس پوری عمارت کو ایکس وی میڈائل میں انلوں سے تم تباہ کر سکتے ہو۔ سٹاپ ریجیٹر اور ایکس وی میڈائل تمہیں ایک آدمی سے مل جائیں گے۔ میں تمہیں اس آدمی کا فون نمبر بتا دیتا ہوں تم اسے فون کر کے اپنا نام بتاؤ گے تو وہ یہ دونوں اجیزیں تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دے گا۔ یہ کوٹھی جس میں تم موجود

تھے۔ کوٹھی ہر لحاظ سے فرنیچر تھی بلکہ یہاں ایک کمرے میں انتہائی جدید ترین اسلحہ بھی موجود تھا اور ایک نئے ماڈل کی کار بھی گیران میں موجود تھی۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے ہاتھ دھو کر غسل کیا اور پھر لباس وغیرہ تبدیل کر کے انہوں نے ریک میں موجود شراب کی بوتلیں نکال کر شراب پی اس طرح وہ تینوں ہی جو طویل اور مسلسل سفر کرنے کی وجہ سے قدرے تھکے ہوئے تھے۔ اب ہر لحاظ سے تازہ دم نظر آنے لگ گئے تھے۔

میں چیف کو اطلاع کر دوں..... مارشل نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا پاکس نکالا۔ اس کی سائیز پر موجود ایک بن پریس کر دیا تو پاکس پر ایک بلب تیزی سے جلنے لگنے لگا۔ مارشل خاموش بیٹھا رہا۔ تموزی در بدر بلب ایک جھٹکے سے مسلسل جلنے لگا۔

ہیلو ہیلو۔ مارشل کاننگ۔ اور..... مارشل نے اس بلب کے مسلسل جلنے کی کہا کیونکہ بلب کے مسلسل جلنے کا مطلب تھا کہ رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

یہ کہاں سے بول رہے ہو۔ اور..... دوسری طرف سے سیشن چیف کی آواز سنائی دی۔

پاکیشیا سے چیف۔ ہم ہر لحاظ سے ٹھیک ٹھاک یہاں پہنچ گئے ہیں اور یہاں پہنچتے ہی میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اور..... مارشل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

ہو اور اس کا سارا سامان یہ سب اس آدمی نے ہی ارجح کیا ہے۔  
اور۔۔۔ سیکشن چیف نے کہا اور اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

۔۔۔ سب چیف۔۔۔ اور۔۔۔ مارشل نے کہا۔

۔۔۔ انتہائی برق رفتاری اور مہارت سے مشن مکمل کرو۔ جس قدر  
دیر کرو گے اتنے ہی جہاز لے لئے خطرات بڑھ جائیں گے۔ اور ایڈ  
آل۔۔۔ سیکشن چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا  
تو مارشل نے بین آف کر دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور  
اٹھایا اور چیف کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔  
۔۔۔ یس۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت لہجے میں آواز سنائی

دی۔

۔۔۔ مارشل بول رہا ہوں۔۔۔ مارشل نے کہا۔

۔۔۔ اوہ۔۔۔ کس کالونی سے۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا  
گیا۔

۔۔۔ اشارہ کالونی سے۔۔۔ مارشل نے جواب دیا۔

۔۔۔ ٹھیک ہے۔ فرمائیے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

۔۔۔ سٹاپ ریجنر اور ایکس دی میزائل چاہئیں۔۔۔ مارشل نے  
کہا۔

۔۔۔ وہ آپ کی آمد سے پہلے وصول ہو گئے تھے اس لئے آپ کی کوٹھی  
میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔ آپ دائیں کمرے میں بائیں ہاتھ پر لگی ہوئی  
ٹائٹلون میں سے درمیانی ٹائل کو پریس کریں گے تو ایک خفیہ

۔۔۔ کھل جائے گا جس کی دوسری طرف ایک خفیہ کمرہ ہے۔ اس  
کمرے میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا  
گیا۔

۔۔۔ اوکے۔۔۔ مارشل نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر واقعی جب  
انہوں نے اس خفیہ کمرے کو کھولا تو جہاں چار ایکس دی میزائل اور  
سٹاپ ریجنر موجود تھے۔ یہ سب عام مشینری کے ڈبوں میں بند تھے اور  
انہیں کارمن سے کسی سینٹر کمپنی کی طرف سے پاکیشیا میں سٹائل  
کارپوریشن کے نام پر بک کرایا گیا تھا۔

۔۔۔ دونوں ہی نام فرضی ہوں گے۔۔۔ جافن نے کہا اور مارشل  
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے بعد انہوں نے دوبارہ اس کمرے کو  
بند کیا اور ایک بار پھر سٹنگ روم میں آ گئے۔

۔۔۔ اب مادام شیریں سے بات ہوتی چلیے تاکہ ہم کام شروع کر  
سکیں۔۔۔ مارشل نے کہا اور باقی ساتھیوں کے سر ہلانے پر اس  
نے بیگ میں سے ایک جھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر  
لیزیر پر رکھا اور پھر اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور بین دبا  
دیا۔

۔۔۔ ہیلو۔ ایس ایس مارشل کالنگ۔ اور۔۔۔ مارشل نے بار بار  
ال میٹھے ہونے کہا۔

۔۔۔ میں مادام شیریں انٹرننگ یو۔ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر  
سے مادام شیریں کی آواز سنائی دی چونکہ وہ سب مادام شیریں کی آواز کو

سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے اور پھر محوِ غم ہو گئے۔  
ایک عورت ہنسی کے ساتھ اندر داخل ہوئی تو مارشل اور جافن  
دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

”بیٹھو اور مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ تم یہاں تک کیسے پہنچے اور  
جہارے لئے اس کو کبھی کا بندوبست کس نے کیا ہے؟.....“ مادام  
شری نے ان کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھنے ہوئے کہا۔

”تمام انتظامات چیف نے کئے ہیں مادام.....“ مارشل نے کہا  
اور پھر اس نے یہاں پہنچنے، چیف سے گفتگو کے ساتھ ساتھ فون پر  
کسی آدمی سے ہونے والی گفتگو اور سناپ ریجنر اور ایکس وی  
میزائلوں کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

”ہو نہ۔ تو اس بار چیف نے ایسا انتظام کیا ہے کہ ہمیں کسی  
طرح ٹریس نہ کیا جاسکے۔ گڈ شو.....“ مادام شری نے کہا۔

”اب آپ بتائیں کہ ہمیں سب سے پہلے کیا کرنا ہے۔ اسی  
عمارت کو تباہ کرنا ہے یا اس عمران کو ٹریس کر کے اسے ہلاک کرنا  
ہے۔ ویسے چیف نے بتایا تھا کہ آپ اس عمارت میں داخل ہوئی  
تھیں اس طرح آپ کو اس عمارت کے محل وقوع کا علم ہو گا اس لئے  
میری تجویز تو یہ ہے کہ پہلے اس عمارت کو تباہ کر دیا جائے۔“ مارشل  
نے کہا۔

”جہاری تجویز درست ہے لیکن اصل بات میں یہ سوچ رہی ہوں  
کہ کیا یہ سناپ ریجنر وہاں موجود مشینری کو زبردستی بھی سکے گا یا

بہانتے تھے اس لئے ان سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر  
آئے تھے۔

”مادام ہم سیکشن چیف کے حکم پر یہاں پہنچ گئے ہیں اور مشن پر  
کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سیکشن چیف کا حکم ہے کہ ہم نے فوری  
طور پر سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ اور اس کے لئے کام کرنے  
والے علی عمران کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کے سائنسی انتظامات بھی ہو  
چکے ہیں۔ صرف آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اور.....“ مارشل  
نے قدرے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”تم کہاں موجود ہو۔ اور..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔  
”اسٹار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ میں۔ اور.....“ مارشل  
بیتے جواب دیا۔

”اوکے میں بھی وہیں آ رہی ہوں پھر تفصیل سے بات ہوگی لیکن  
میں میک آپ میں ہوں اس لئے میں کوڈ ایم ایس استعمال کروں  
گی۔ اور.....“ مادام شری نے کہا۔

”ٹھیک ہے مادام۔ اور.....“ مارشل نے کہا۔

”اور اینڈ آل.....“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ  
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارشل نے ٹرانسمیٹر فزف کر دیا۔

”ہنسی جا کر بھانک پر رک جاؤ اور پھر مادام شری کو اندر لے  
آؤ.....“ مارشل نے اپنے ساتھی سے کہا اور وہ خاموشی سے اٹھ کر  
کمرے سے باہر چلا گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل بجنے کی آواز



نہیں..... مادام شیریں نے کہا تو مارشل اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک گئے۔

”مادام۔ سٹاپ ریجنر چیف نے خصوصی طور پر ہیڈ کوارٹر سے منگوایا ہے اور یہ لازماً وہ کام کر سکتا ہے جو دنیا کی کوئی اور مشین نہیں کر سکتی اور ایکس دی میزائل بھی اگر کسی بڑی سے بڑی عمارت پر فائر ہو جائے تو سوائے اس عمارت کے جسے خصوصی طور پر ایٹم بم پروف بنایا گیا ہے باقی ہر قسم کی عمارت کو جلا کر راکھ کر دے گا۔“

”اوکے آؤ پھر اپنے مشن کا آغاز اس عمارت سے ہی کرتے ہیں۔“

مادام شیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹنے کو فحشی سے ٹکل کر سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مادام شیری خود تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر مارشل بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹ پر اس کے دوست ساقی جافن اور ہنری موجود تھے۔ ایکس وی میزائل اور سٹاپ ریجنر کار کی ڈگی میں رکھ دیئے گئے تھے۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار جیسے ہی ایک سڑک پر رڑی مادام شیری نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔

اس سڑک پر اس عمارت کا فرنٹ ہے..... مادام شیرینی نے کہا تو مارشل اور اس کے ساتھی چوکنا ہو کر بیٹھ گئے اور جب کار اس عمارت کے سامنے سے گزرنے لگی تو مادام شیرینی نے مارشل کو اس عمارت کی نشاندہی کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار سائیڈ روڈ پر

”یہ واقعی اس کام کے لئے آئیڈیل جگہ ہے مادام“..... مارشل

جس کے ساتھ ایک باریک سا برمانص تھا۔ باکس کی سطح پر  
میں مختلف رنگوں کے بن گئے ہوئے تھے۔ مادام شیری خاموش کھڑی  
یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔ مارشل نے سٹاپ ریجنر اٹھا کر اس کی  
سائیز پر موجود ایک بن پریس کیا تو باکس کے اندر ہلکی سی روشنی  
پھیل گئی۔ مارشل نے برے کا باریک سرا دیوار پر رکھا اور پھر ایک  
بن دبایا تو برمانص کی سی تیزی سے گھومنے لگا اور پھر پلک جھپکنے میں  
برما دیوار کے اندر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بن جس کے  
دبانے سے برما حرکت میں آیا تھا خود بخود آف ہو گیا۔ اب سٹاپ ریجنر  
دیوار کے ساتھ فکس ہو چکا تھا۔ اسی لمحے ہمزی اور جافن بھی ان کے  
قریب آگئے۔ جافن کے ہاتھ میں ایک ذی چارجر موجود تھا۔

”یہ لیجئے باس۔ دونوں میزائل نصب ہو چکے ہیں اور ہم نے اینٹل  
بھی چیک کر لئے ہیں“..... جافن نے کہا۔

”کہاں نصب کئے ہیں تجھے دکھاؤ“..... مارشل نے کہا اور واپس  
مڑ گیا۔ مادام شیری بھی ان کے ساتھ ہی واپس مڑ گئی اور پھر کافی  
فاصلے پر انہوں نے زمین پر دو سینڈز رکھے ہوئے دیکھے جن پر دو چھوٹے  
چھوٹے سرخ رنگ کے میزائل نصب تھے۔ ان دونوں کے رخ اوپر کی  
طرف تھے۔ ان میزائلوں کے عقب میں ایک چپٹا سا باکس تھا اور  
ایک باکس سے ایک تار نکل کر دوسرے باکس میں جا رہا تھا  
دوسرے باکس پر ایک چارجر بھی موجود تھا۔ مارشل نے ان کے  
اینٹل چیک کئے۔ تاریں چیک کیں اور پھر چارجر کو چیک کر کے

نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران جافن نے کار کے  
انجنین سے چابی نکالی اور اس کی مدد سے ڈیگ کھول دی اور اس میں  
موجود سٹاپ ریجنر اور ایکس دی میزائل کے ڈبے اٹھا کر باہر رکھ دیئے  
سٹاپ ریجنر کے ساتھ مارشل دو ایکس دی میزائل لے آیا تھا۔

”ہمزی اور جافن تم دونوں ایکس دی میزائلوں کو ان کے  
لائنچروں پر اس طرح نصب کر دو گے کہ ڈی چارج بن بنش کرتے ہی  
یہ دونوں بیک وقت اس عمارت کے اندر جا گریں جبکہ میں سٹاپ  
ریجنر کو اس عمارت کی دیوار پر ایڈجسٹ کروں گا۔“ مارشل نے اپنے  
ساتھیوں سے کہا۔

”یس باس“..... ہمزی اور جافن نے کہا اور ان دونوں نے  
میزائلوں کے ڈبے اٹھا کر کاندھوں پر رکھے اور تیزی سے آگے بڑھ گئے۔

”نچے مادام“..... مارشل نے جھک کر سٹاپ ریجنر کا ڈبہ اٹھایا  
اور پھر وہ مادام شیری سمیت اس عمارت کی عقبی دیوار کی طرف بڑھ  
گیا۔ دیوار خاصی طویل اور بلند تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بالکل  
سپاٹ تھی اور اس پر گرے رنگ کا کوئی خاص قسم کا مصالحہ پلستر  
کے انداز میں لگایا گیا تھا۔ پوری دیوار مکمل طور پر سپاٹ تھی۔ اس  
میں نہ کوئی دروازہ تھا نہ کھڑکی اور نہ کوئی روشنی اور نہ ہی کہیں  
چھوٹا یا بڑا کوئی سوراخ یا رخسہ تھا۔ مارشل نے دیوار کے قریب پہنچ  
کر سٹاپ ریجنر کا ڈبہ نیچے زمین پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس میں  
موجود مشین کو باہر نکال دیا۔ یہ ایک مستطیل شکل کا باکس تھا

سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

”گڈ۔ یہ ہر لحاظ سے درست نصب ہیں۔ اب اس عمارت کو تباہ ہونے اور بھل کر رکھ ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔ مارشل نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں تباہی کے دوران یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ یہ اتنی بلند عمارت ہے کہ اس کا ملبہ ادھر بھی گرے گا۔ مادام شیریں نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے مادام اسی لئے تو میں نے چارجر لگوایا ہے۔ ہم اسے دور جا کر تباہ کریں گے تاکہ ہم پر شک بھی نہ ہو سکے۔ مارشل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن میں چاہتی ہوں کہ سٹاپ ریجنر آن ہوتے ہی یہ میزائل بھی فائر ہو جائیں۔ ان میں وقفہ نہ آئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس وقفے کے دوران وہ لوگ کوئی انتقام کر لیں۔ مادام شیریں نے کہا۔

”مادام۔ اتنا وقفہ تو بہر حال رکھنا ہی پڑے گا کہ ہم یہاں سے کار لے کر دور جا سکیں۔ یہ وقفہ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ کا ہو گا اور پانچ منٹ میں وہ لوگ کیا کر سکتے ہیں۔ مارشل نے کہا۔

”ٹھیک ہے چلو۔ مادام شیریں نے کہا تو مارشل نے ہنسی کو کار باہر لے جانے کا کہا اور ہنسی تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔

”مادام آپ اور جافن بھی کار میں بیٹھ جائیں۔ جب آپ کار

پھانک سے باہر لے جائیں گے تو میں سٹاپ ریجنر آن کر کے آکر بیٹھ جاؤں گا اس طرح وقفہ مزید کم ہو سکتا ہے۔ مارشل نے کہا تو مادام شیریں، ہنسی اور جافن تینوں جا کر کار میں بیٹھ گئے جبکہ مارشل اس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ ہنسی کار لے کر پھانک کی طرف بڑھا اور جافن نے پہلے جا کر پھانک کھول دیا۔ ہنسی کار باہر لے گیا اور اس نے پھانک کے باہر لے جا کر کار روک دی۔ جافن نے پھانک بند کیا اور پھر آکر وہ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد مارشل بھی پھانک سے نکل کر کار کی طرف بڑھا اور پھر وہ بھی آکر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا کیونکہ سائیڈ سیٹ پر اس بار مادام شیریں بیٹھی ہوئی تھی۔ مارشل کے بیٹھے ہی ہنسی نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی اور پھر وہ ایک لمبا جھکڑ کاٹ کر واپس اس سڑک پر آگئے جہاں عمارت کا فرنٹ تھا۔ چونکہ یہ سائیڈ روڈوں کے تھے اس لئے مجبوراً انہیں یہ لمبا جھکڑ کاٹنا پڑا تھا پھر کچھ فاصلے پر لے جا کر ہنسی نے مادام شیریں کے کہنے پر کار روک دی۔

”ڈی چارجر کہاں ہے مجھے دو۔ مادام شیریں نے مارشل سے کہا تو مارشل نے ڈی چارجر مادام کے ہاتھ میں دے دیا جس جگہ وہ موجود تھے وہاں سے عمارت انہیں صاف نظر آرہی تھی۔ مادام شیریں نے ڈی چارجر پر ایک بین پریس کیا تو زرد رنگ کا بلب تیزی سے جلنے لگے۔

”گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایکس وی میزائل کام کر رہے ہیں۔

مادام شیریں نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرا بن پرکس کر دیا۔ یہ بن پرکس ہوتے ہی زرد بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی چھماکے سے دوسرا سرخ رنگ کا بلب جلا اور پھر بجھ گیا۔ اب ان کی نظریں عمارت پر جمی ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے انہوں نے عمارت کے اوپر سے دونوں میزائل اڑ کر آتے ہوئے دیکھ لئے۔ ان کی رفتار بے حد تیز تھی اور پھر وہ دونوں نیچے گر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی ٹکڑا ہٹ کی تیز آوازیں ابھریں اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر عمارت کے اندر سے آگ کا ایک بڑا سا شعلہ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ بالکل اسی طرح جس طرح آتش فشاں پھنسنے سے لاوا اوپر کو اٹھتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گرد اور دھواں سا چھا گیا۔

”وہ مارا۔ ویری گڈ۔ چلو لے چلو کار۔“ مادام شیریں نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ہمزی نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھائی اور پھر بجلی کی سی تیزی سے وہ اسے موڑ کر آگے لے جانے لگا۔ ان سب کے بھرے مسرت سے کھلے دڑ ہے تھے کیونکہ انہوں نے اپنا پہلا مشن انتہائی کامیابی سے مکمل کر لیا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں اس کے لئے کافی تیار کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کچن سے باہر آیا اور اس نے کافی کی ایک تیار شدہ پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

”تو جس طرح مادام شیریں یہاں سے فرار ہوئی تھی ویسے ہی وہ رانا ہاؤس سے بھی فرار ہو گئی ہے۔“ بلیک زیرو نے کہا۔  
 ”وہاں سے وہ فرار نہیں ہوئی بلکہ ہماری مجبوری کا فائدہ اٹھا کر باقاعدہ گئی ہے اور میں نے اسے خود لے جا کر مین مارکیٹ چھوڑا تھا۔“ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

”مادام شیریں ہے ہی ایسی عمران صاحب۔ مجھے آج تک اس بات پر افسوس ہے کہ وہ یہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی۔“

”اوہ۔ اوہ یہ تو ہوادام شیری ہے۔ جلدی کرو ایس وی مشین ان کر دو۔ یہ یقیناً حفاظتی سسٹم فیل کر رہے ہیں۔ جلدی کرو۔ فوراً۔“

عمران نے چیخے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بجلی کی کسی تیزی سے دوڑتا ہوا ایک دروازے میں غائب ہو گیا۔ عمران ہونٹ بٹھینچے خاموش کھڑا سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ دیوار کے ساتھ مشین نصب کر کے جیسے ہی وہ آدمی بچھے ہٹا دو اور غیر ملکی بھی عقب سے چلتے ہوئے ان کے قریب آگئے اور پھر ان میں سے ایک نے ایک ڈی چارجر اس مشین نصب کرنے والے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اسی لمحے کھٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ان کی گھٹکو سنائی دینے لگی۔ بلیک زیرو نے ایس

میرا خیال ہے ولی را ولی می شمسد کی طرح جو یا کو اس مادام  
شیری کی تلاش پر لگایا جائے اس بار باقی ساری ٹیم تو کام کر رہی ہے  
جبکہ جو یا صرف رپورٹیں دینے اور رپورٹیں لپٹنے میں مصروف ہے اس  
لئے مادام شیری ٹریس نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک  
زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔  
صالحہ تو کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

جو یا نے اسے صفحہ کے ساتھ دیکھنے کی بجائے تنویر کے ساتھ رکھا ہوا ہے اور جہاں تنویر ہو وہاں بچاوی صاف کیا کر سکتی ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیر و بھی بے اختیار مسکرا

فکر مت کرو ایس دی مشین آن ہو جانے کے بعد عقبی طرف کی مشین ہماری مرضی کے بغیر کام نہ کر سکے گی..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو رک گیا۔ وہ آدمی جس نے مشین نصب کی تھی وہ اب ان میزائلوں پر بھکا ہوا تھا اور ان کی چیکنگ کر رہا تھا۔

"بلیک زیرو۔ تھری دن بھی آن کر دو۔ جلدی کرو..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ملاتا ہوا آپریشن روم کے ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تیزی سے مشین پر موجود کور ہٹایا اور پھر مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین آن ہوتے ہی کمرے میں سائیں سائیں کی آواز سنائی دینے لگی۔

"اوکے اب جا کر سپیشل سسٹم آن کر دو لیکن اس کی پاور تھری ایکس محدود کر دنا..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"تھری ایکس پر۔ لیکن..... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"میں انہیں یہ تاثر دینا چاہتا ہوں کہ ان کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ جاؤ اور جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو..... عمران نے سرو لہجے میں کہا تو بلیک زیرو خاموشی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ادھر سکرین پر مادام شیری ایک آدمی سمیت کار میں بیٹھ رہی تھی جبکہ دوسرا آدمی پھانگ کی طرف بڑھ رہا تھا اور مشین نصب کرنے والا آدمی دوبارہ دیوار کی طرف آ رہا تھا۔ پھر اس نے دیوار کے قریب پہنچ کر اس مشین کا ایک بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا جبکہ کار اب پھانگ سے ٹکل کر سکرین سے غائب ہو گئی تھی۔

دی مشین آن کر دی تھی۔ پھر وہ چاروں مڑے تو عمران تیزی سے بلیک زیرو والی کرسی کی طرف گیا اور اس نے تیزی سے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور سکرین ایک لمحے کے لئے ایک جھمکے سے بند ہوئی پھر ایک جھمکے سے دوبارہ روشن ہو گئی۔ اب اس سکرین پر عقبی طرف کی پوری زسری نظر آ رہی تھی۔ وہ چاروں ایک جگہ جا کر روکے تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلی چلی گئیں۔ وہاں زمین پر سینڈ پر باقاعدہ میزائل نصب تھے۔ اسی لمحے بلیک زیرو بھی واپس آ گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب..... بلیک زیرو نے بھی سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"دانش منزل کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی کارروائی ہو رہی ہے۔ یہ دنیا کے انتہائی خوفناک اور تباہ کن میزائل ہیں۔ ایکس وی میزائل اور اب مجھے یقین ہے کہ جو مشین دیوار کے ساتھ نصب کی گئی ہے وہ دانش منزل کے حفاظتی نظام کو آف کر دے گی اس کے بعد یہ میزائل فائر ہوں گے اور دانش منزل تباہ ہو جائے گی۔" عمران نے اس طرح کنزروی شروع کر دی جیسے وہ ٹی وی پر کسی فلم کے آنے والے اہم سین کے بارے میں دیکھنے والوں کو بریف کر رہا ہو۔

"پھر کیا ہم دیکھتے رہیں گے۔ میں عقب میں جا رہا ہوں۔" بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"جلدی مت کرو بلیک زیرو ورنہ سارا کھیل خراب ہو جائے گا۔

اسی لمحے بلیک زیرو واپس آگیا۔

آؤ اب برآمدے میں کھڑے ہو کر دانش منزل کی تباہی کا منظر دیکھیں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر کسبیدگی کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ بولا کچھ نہیں اور پھر وہ عمران سمیت آپریشن روم سے نکل کر برآمدے میں آکر کھڑے ہو گئے تقریباً پندرہ منٹ بعد اچانک انہیں سانس سانس کی تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر دونوں میزائل صحن کے عین درمیان میں آکر گرے۔ اس کے ساتھ ہی خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دونوں میزائل پھٹ گئے اور ان سے نکلنے والے شعلے آتش فشاں کے لاوے کی طرح اوپر آسمان کی طرف اٹھتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ عمران بڑے اطمینان سے بھرے انداز میں کھڑا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا جبکہ بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

”یہ کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ یہ تو صرف میزائل ہی پھٹے ہیں۔ عمارت کو تو کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت سے بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہی ایس پاور کا یہی کمال ہے بلیک زیرو۔ اس نے نہ صرف ان میزائلوں کو عمارت کے اوپر پہنچنے ہی ان کا اینٹگل تبدیل کر دیا بلکہ عمارت کے گرد ایسی ریز بھی پھیل گئیں کہ اب یہ میزائل عمارت کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتے تھے اس لئے یہ پھٹے ضرور لیکن تم نے

دیکھا کہ عمارت کو خراش تک نہیں آئی۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر تو وہ کچھ چاہیں گے کہ ان کا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ ویسے انہیں ہمیں پہلے ہی پکڑ لینا چاہئے تھا۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”آؤ اب انہیں گھیرنے کا کام کریں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا سائین مشین کی طرف گیا جو کونے میں موجود تھی اور جس میں سے سانس سانس کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے اس کے کئی مین کیے بعد دیگرے پریس کرنے شروع کر دیئے تو اس مشین کے درمیان ایک سکرین روشن ہو گئی اور چند لمحوں بعد ایک جھماکے سے اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ منظر ایک سڑک کا تھا جہاں خاصی ٹریفک تھی اور اس ٹریفک کے درمیان سیاہ رنگ کی ایک نئے ماڈل کی کار بھی دوڑی چلی جا رہی تھی۔ سکرین پر اس کار کے گرد سفید رنگ کا ایک ہلکا سا بالہ نظر آ رہا تھا۔ یہ دہی کار تھی جو عقبی زسری میں موجود تھی اور جس میں مادام شیریں اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں خاموش کھڑے دیکھتے رہے۔ کار مسلسل سکرین پر نظر آ رہی تھی اور پھر کار اسٹار کالونی میں داخل ہو گئی تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رنگنے لگی اور تھوڑی دیر بعد کار ایک کوٹھی کے بڑے سے گیٹ کے سامنے رک گئی۔

”کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ۔ تو یہ ہے ان کا نیا اڈہ۔۔۔۔۔ عمران

ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
 "تیسری بار آخری۔ کیا مطلب..... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔  
 "تین بارہاں کہی جاتی ہے اور تیسری بار آخری ہوتی ہے۔ پھر باقی  
 ساری عمر آدمی اس تیسری بار کو ہی کوستارہ جاتا ہے۔" عمران نے  
 کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اس پر  
 ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔  
 "ہیلو، ہیلو۔ چیف کانٹک۔ جو ممبر اسٹار کالونی کے قریب ہو وہ  
 جواب دے۔ اور..... عمران نے مخصوص لہجے میں کال دیتے  
 ہوئے کہا۔

"یس۔ نعمانی اسٹنٹنگ یو چیف۔ میں اور چوہان اسٹار کالونی کے  
 قریب موجود ہیں۔ اور..... چند لمحوں بعد نعمانی کی آواز سنائی دی۔  
 "جہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے پشٹلز ہیں۔  
 اور..... عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں پوچھا۔  
 "یس چیف۔ اور..... نعمانی نے جواب دیا۔

"اسٹار کالونی کو فوجی خبر ایک سو گیارہ میں بے ہوش کر دینے  
 والی گیس فائر کر دو اور پھر باہر انتظار کرو۔ میں عمران کو وہاں بھیج  
 رہا ہوں۔ باقی کارروائی عمران مکمل کرے گا۔ پوری طرح محتاط رہنا  
 کو فوجی میں شیڈ آگ کے ایجنٹ موجود ہیں۔ اور..... عمران نے  
 کہا۔

"یس چیف۔ اور..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے  
 ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم حق بنی زہری میں جا کر وہ مشین اٹھا کر زیرو روم میں رکھ دو  
 تاکہ اس کی بھی تفصیلی چیکنگ ہو سکے۔ میں اس مادام شیر کی  
 زیارت کے لئے تیسری بار جا رہا ہوں اور تیسری بار آخری ہوتی



اضبات میں سر ہلا دیا۔

”مادام اگر آپ اجازت دیں تو میں سیکشن چیف کو اس کی رپورٹ دے دوں“..... مارشل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”ہاں ضرور دے دو“..... مادام شیریں نے کہا تو مارشل اٹھا اور اس نے بیگ میں سے باکس باہر نکالا اور اس کا بنن آن کر دیا۔ باکس پر موجود ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور پھر چند لمحوں بعد ایک جھماکے سے وہ بلب مسلسل جلنے لگا۔

”مارشل بول رہا ہوں چیف۔ اور“..... مارشل نے بلب کے مسلسل جلنے ہی مؤویانہ لہجے میں کہا۔

”یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور“..... دوسری طرف سے سیکشن چیف کی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوآرڈر تباہ کر دیا گیا ہے چیف۔ اور“..... مارشل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ کیسے۔“ تفصیلی رپورٹ دو۔ اور“..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا اور مارشل نے شروع سے لے کر آخر تک پوری تفصیل بتا دی۔

”اب تم کہاں موجود ہو۔ اور“..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”اسی رہائش گاہ پر جس کا بندوبست آپ نے کیا تھا۔ اور۔“

مادام آپ وہاں سے جزی جلدی روانہ ہو گئیں۔ میں چاہتا تھا کہ اس عمارت کی تباہی کو مکمل طور پر دیکھ لیتا..... کو بھی پہنچنے ہی مارشل نے کہا۔

”جہاز کا مطلب تھا کہ ہم مقامی پولیس کے ہاتھ لگ جاتے۔“ مادام شیریں نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اوہ ہاں۔ سوری مادام آپ واقعی استجائی گہرائی میں سوچتی ہیں۔ آئی ایم سوری۔ مجھے اس بات کا خیال ہی نہ آیا تھا..... مارشل نے فوراً ہی معذرت کر لی۔

”مادام ٹھیک کہہ رہی ہیں مارشل۔ اس پورے علاقے کو پولیس نے گھیر لیتا تھا اور ظاہر ہے پھر وہاں موجود دہر آدمی کی تفصیلی چیکنگ ہوتی اس طرح ہم پھنس جاتے۔ تباہی تو بہر حال ہو گئی۔ تباہی کے آثار تو ہم نے دیکھ ہی لئے تھے۔“..... ہنسی نے کہا اور مارشل نے

سیکرت سروس تم لوگوں کی تلاش میں نکل کھڑی ہوگی اور یہ رہائش گاہ وہ کسی بھی وقت ٹریس کر سکتے ہیں جس کار میں جا کر تم نے واردات کی ہے اسے بھی اس کو فہمی میں چھوڑ دو اور وہاں جا کر نئی کار لے لینا۔ مجھے یقین ہے کہ جلد یا بدیر سیکرت سروس اس کو فہمی تک پہنچ جائے گی اور ان کا طریقہ کار یہی ہے کہ وہ پہلے کو فہمی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے پھر اندر آئیں گے اس طرح دوسرا فائدہ ہو جائے گا۔ تم بھی ان کے ہاتھوں بچ جاؤ گے اور وہ لوگ بھی تمہارے قابو میں آجائیں گے کیونکہ جیسے ہی وہ لوگ اندر داخل ہوں تم نے باہر سے ایک بار پھر گیس فائر کر دینی ہے اور پھر اندر جا کر انہیں ہلاک کر دینا ہے اور سنو اس بات کے چکر میں نہ رہنا کہ آنے والا ایک آدمی ہے یا دو۔ جو بھی اندر آئے اسے ہلاک کر دو جو باہر نظر آئے اسے بھی ہلاک کر دو۔ ان کے خاتمے کے بعد لازماً اور بحیثیت وہاں پہنچیں گے اور اس انداز میں اگر تم نے کام کیا تو تم ان سب کا آسانی سے خاتمہ کر لینے میں کامیاب رہو گے۔ اس طرح تمہیں انہیں تلاش کرنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ اور ”سچیف“ نے کہا۔

”اوہ۔ دیری لگد چیف۔ آپ نے واقعی کمال فہانت سے کام لیا ہے۔ یہ واقعی ان کے لئے انتہائی خوبصورت ٹرپ ثابت ہو گا۔ اور..... ماوام غیری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم فوری طور پر اس تجویز پر عمل کرو جس قدر دیر کرو گی اتنا ہی

مارشل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں اس نے حیرت جھلکے لگی تھی کہ اسے چیف کے اس سوال کی سمجھ ہی نہ آئی تھی۔

۱۰۔ اس رہائش گاہ سے ایک خفیہ راستہ جاتا ہے کیا تمہیں اس بارے میں معلوم ہے۔ اور..... چیف نے کہا۔

”یس چیف، یہاں اس بارے میں ایک کاغذ موجود تھا جس پر ساری تفصیل لکھی ہوئی تھی۔ یہ راستہ یہاں سے دو کوٹھیاں چھوڑ کر تیسری کوٹھی تک جاتا ہے اور وہ کوٹھی بھی ہمارے لئے بک کر آئی گئی ہے۔ اور..... مارشل نے کہا۔“

” تو تم مادام شیری سمیت اس تبادل کو بھی میں پہنچ جاؤ اور  
 جہارے پاس تھری دن مشین موجود ہے اسے یہاں کسی جگہ نصب  
 کر دو اس طرح تم وہاں بیٹھ کر اس کو بھی میں اور اس کے ارد گرد کی  
 چیکنگ کر سکتے ہو۔ فوری طور پر یہ رہائش گاہ چھوڑ کر وہاں شفٹ ہو  
 جاؤ۔ اور..... چف نے کہا۔

”چیف۔ میں مادام شمیری بول رہی ہوں۔ یہ ہدایات آپ نے کیوں دی ہیں۔ کیا یہاں کوئی خطرہ ہے۔ اور..... مادام شمیری نے ہاتھ اٹھا کر مارشل کو بوسنے سے منع کرتے ہوئے خود بات کرتے ہوئے کہا۔

- ہاں۔ تم اس پاکیشیا سیکٹ سروس کے بارے میں اتنا نہیں جانتی جتنا میں جان گیا ہوں۔ اس عمارت کی تباہی کے بعد پوری

دو آدمی پیدل چل کر کوٹھی کی طرف بڑھتے دکھائی دیئے اور ان کا انداز دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔ ان دونوں کے ہاتھ جیسوں میں تھے اور ان کے قد و قامت اور ان کے چلنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔

”چیف کا خیال درست ثابت ہو رہا ہے مارشل۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں۔“ مادام شیری نے کہا۔ ”میں مادام۔چیف بے حد ذہین ہے۔“ مارشل نے جواب دیا اور اسی لمحے انہوں نے دیکھا کہ ان دونوں نے کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے اچانک جیب سے چھوٹے اور چھٹی نال کے پستل نکالے اور ملک جھپکنے میں انہوں نے فائر کھول دیئے۔ وہ چل ویسے ہی رہے تھے لیکن ان کے پستل سے سرخ رنگ کے کیپسول نکل کر کوٹھی کے اندر گر رہے تھے۔ چند کیپسول فائر کرنے کے بعد ان دونوں نے پستل جیسوں میں ڈالے اور اسی طرح آگے بڑھ گئے اور پھر سکرین سے آؤٹ ہو گئے۔

”اب یہ کچھ دیر بعد کوٹھی کے اندر داخل ہوں گے۔“ مارشل نے کہا اور مادام شیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ہمزی اور جافن تم دونوں جاؤ۔ یہ لوگ جیسے ہی اندر داخل ہوں تم نے بھی اندر گیس فائر کر دینی ہے۔ اس کے بعد تم نے وہیں رکنا ہے۔“ جہارے پستل میں جو کیپسول ہیں اس گیس کے اثرات انسانی جسم میں دو گھنٹوں تک رہتے ہیں اس طرح = ”

نقصان ہو گا۔ جلدی کرو کیونکہ یہ لوگ انتہائی تیزی سے کام کرتے ہیں۔ اور اینڈ آئل..... دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارشل نے باکس کا بٹن آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنے پورے سامان سمیت متبادل کوٹھی میں شفٹ ہو چکے تھے۔ خفیہ راستہ بند کر دیا گیا لیکن جہاں آنے سے پہلے مارشل نے ایک چھوٹا سا باکس بڑے کمرے کے ایک کونے میں نصب کر دیا تھا۔ یہ تھری ون مشین تھی اور یہ ایسی مشین تھی کہ جب تک خصوصی طور پر اسے دیکھا نہ جائے یہ عام حالات میں چپک نہ ہو سکتی تھی۔ اب وہ اس متبادل کوٹھی کے ایک کمرے میں ایک چھوٹی سی مشین کو سامنے رکھے بیٹھے ہوئے تھے۔ مشین میں سے روشنی نکل کر سامنے دیوار پر پڑ رہی تھی جہاں ایک کافی بڑی سکرین روشن ہو گئی تھی۔ اس سکرین کے سنٹر میں تو اس پہلے والی کوٹھی کے اس کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جہاں وہ مشین نصب تھی۔ اس کے گرد سکرین چار حصوں میں تقسیم تھی جن میں ہر ایک حصے میں کوٹھی کے چاروں طرف کا بیرونی منظر نظر آ رہا تھا اور ان سب کی نظریں سکرین کے اس حصے پر جمی ہوئی تھیں جس میں فرنٹ کا منظر نظر آ رہا تھا۔

”ہمزی اور جافن تم دونوں گیس پستل لے کر حیار رہو۔“ مارشل نے کہا تو ہمزی اور جافن دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر ہی گزر گئی تھی کہ اچانک سکرین پر دائیں طرف سے

ان دونوں کے ہاتھوں میں گیس پمپز تھے اور انہوں نے پھانک کے قریب کھڑے ہو کر انتہائی برقی رفتار سے گیس پمپز سے کیپول اندر فائر کرنے شروع کر دیے اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گئے۔  
 "وری گڈ۔ اب یہ عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو چکے ہوں گے۔" مادام شیریں نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 "اب پانچ منٹ بعد ہم جائیں گے اور ان تینوں کا خاتمہ کر دیں گے۔" مارشل نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں اس عمران کو باندھ کر پھیلے اسے ہوش میں لانا چاہتی ہوں۔" مادام شیریں نے کہا۔  
 "سوری مادام۔ ایسا ممکن نہیں ہے جب چیف نے حکم دے دیا ہے کہ انہیں فوری ہلاک کرنا ہے تو پھر حکم کی تعمیل ہو گی۔" مارشل نے کہا۔

"شٹ اپ۔ جیسے میں کہہ رہی ہوں ویسے ہی ہو گا۔ کچھ۔ میں انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ ان کی موت کس کے ہاتھوں سے آرہی ہے۔" مادام شیریں نے غصیلے لہجے میں کہا۔  
 "اوکے مادام۔ جیسے آپ کہیں۔" مارشل نے کہا اور مادام شیریں نے اثبات میں سر ہلادیا۔

گھنٹوں تک ہوش میں نہ آسکیں گے اس کے بعد ان دو گھنٹوں میں جو بھی اندر داخل ہو گا تم نے پھر گیس فائر کر دینی ہے جب ہمیں یقین ہو جائے گا کہ اب مزید لوگ نہیں آسکتے تو پھر ہم سب اندر جائیں گے اور ان کا شکار کھیلیں گے۔" مارشل نے کہا۔  
 "لیکن باس۔ چیف نے تو کہا ہے کہ ان کو ساتھ ساتھ ہلاک کرتے رہو۔" ہمزی نے کہا لیکن مارشل کے جواب دینے سے پہلے تین آدمی سکرین پر نظر آئے تو مادام شیریں بے اختیار اچھل پڑی۔  
 "اوہ۔ اوہ۔ یہ تیسرا تو عمران ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ وری گڈ۔ تو یہ بھی قابو میں آگیا۔ سو جیسے ہی یہ تینوں اندر داخل ہوں تم نے گیس فائر کر دینی ہے۔ جلدی جاؤ اور گیس فائر کرنے کے بعد تم دونوں نے واپس جہاں آ جانا ہے۔ ہم سب گیس ختم ہونے پر اندر جائیں گے۔" مادام شیریں نے کہا تو وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ وہ تینوں کو ٹھکی کے باہر کھڑے اس طرح آئیں میں باتیں کر رہے تھے جیسے وہاں اتفاقاً ان کی ملاقات ہو گئی ہو اور وہ آپس میں باتیں کر رہے ہوں۔ پھر اچانک ایک آدمی تیزی سے مڑا اور پہلی کی سی تیزی سے پھانک پر چڑھ کر اندر کود گیا جبکہ باقی دو ویسے ہی کھڑے باتیں کرتے رہے۔ چند لمحوں بعد پھانک کھلا اور یہ دونوں بھی تیزی سے اندر داخل ہوئے تو سکرین سے آؤٹ ہو گئے لیکن مادام شیریں اور مارشل دونوں ہی خاموش بیٹھے دیکھتے رہے۔ چند لمحوں بعد ہمزی اور جافن دونوں سکرین پر نظر آنے لگے۔

”ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو“..... چوہان نے کہا۔ وہ تینوں کو ٹھنی کی اندرونی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پورچ میں ایک کار موجود تھی اور عمران نے دیکھ لیا تھا کہ یہ وہی کار تھی جس میں مادام شیری اور اس کے ساتھیوں نے وائٹس منزل میں واردات کی تھی اس لئے عمران مطمئن تھا کہ یہ سب اندر بے ہوش پڑے ہوں گے لیکن ابھی وہ پورچ تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہیں اپنے عقب میں جھٹک جھٹک کی مخصوص آوازیں سنائی دیں اور وہ تیزی سے مڑے تو انہوں نے اپنے قریب ہی سرخ رنگ کے کیپول گرتے دیکھے۔

”سائنس روک لو“..... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اپنا سائنس روک لیا لیکن سائنس روکنے کے باوجود اسے یوں احساس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی لو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن پر سیاہ بادل سے پھیلتے چلے گئے اور آخری احساس بھی اسے یہی ہوا کہ وہ لڑکھا کر نیچے گر رہا ہے۔ پھر جس طرح تاریک بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی لہریں نمودار ہوئیں اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں تو ساتھ ہی کرسیوں پر نعمانی اور چوہان بھی اسی طرح

عمران نعمانی کے ساتھ کوٹھی کے باہر موجود تھا۔ چوہان بھانگ پر چڑھ کر اندر اتر گیا تھا۔ چند لمحوں بعد چوہانا بھانگ کھلا تو عمران اور نعمانی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔

”عمران صاحب۔ کوٹھی خالی ہے“..... چوہان نے بھانگ کو بند کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے کندھ نہ لگایا تھا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم نے چند لمحوں میں ساری کوٹھی بھی گھوم لی ہے یا چھاری آنکھوں میں کوئی خفیہ لیئر لگے ہوئے ہیں جن کی مدد سے تم نے ساری کوٹھی چیک کر لی ہے“..... عمران نے کہا تو چوہان اور نعمانی دونوں ہنس پڑے۔

”مجھے یہی احساس ہو رہا ہے“..... چوہان نے کہا۔

”ظاہر ہے اندر موجود افراد بے ہوش ہوں گے اس لئے تمہیں یہ احساس ہو رہا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تمہیں ہماری آمد کا پہلے سے کیسے علم ہو گیا تھا؟“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”یہ ذہانت ہمارے سیکشن چیف کی ہے۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گا پاکیشیا سیکرٹ سروس پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش میں نکل کھڑی ہو گی اس لئے اس نے ہمیں فوراً متبادل کو بھی میں جانے اور ہماری نگرانی کرنے کا کہا اور دیکھو اس کے کہنے کے مطابق تم اس وقت جہاں بے بس بندھے ہوئے بیٹھے ہو اور یہ جہاز دو دنوں سا بھی یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں۔ اس طرح ہمارے دونوں مشن مکمل ہو گئے ہیں“..... مادام شیریں نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ چوہان اور نعمانی مادام شیریں کی ہیڈ کوارٹر والی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

”تم کس عمارت کی بات کر رہی ہو؟“..... عمران نے دانستہ اس طرح چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا جیسے اسے معلوم ہی نہ ہو کیونکہ وہ نعمانی اور چوہان کے سامنے یہ اقرار کیسے کر سکتا تھا کہ وہ بھی ایکسٹو کے ساتھ اس عمارت میں موجود تھا۔

”وہی عمارت۔ جہاں تم اور تمہارا استاد رہتا ہے۔ جہاں سے میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی تھی“..... مادام شیریں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو تم زہروادس کی بات کر رہی ہو اور بقول تمہارے تم

کریسٹوں پر کریسٹوں سے جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ایک آدمی آخر میں بیٹھے ہوئے چوہان کی ناک سے ایک بوتل لگائے ہوئے تھا۔ پھر اس آدمی نے بوتل ہٹا دی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ مڑ کر اس بڑے سے کمرے کے اندرونی طرف بڑھ گیا۔ یہ کمرہ تہہ خانے کے انداز میں بنا ہوا تھا۔ اس آدمی کے جاتے ہی چوہان کے ساتھ بیٹھا ہوا نعمانی اور پھر چند لمحوں بعد چوہان بھی ہوش میں آ گیا۔

”یہ کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا انہیں پہلے ہی ہماری آمد کی خبر تھی؟“..... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے“..... عمران نے کہا۔ گو وہ باتیں کر رہا تھا لیکن اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ پوری تیز رفتاری سے سی کلٹنے میں مصروف تھے۔ پھر جیسے ہی اس کی رسیاں کٹیں اسی لمحے دروازہ کھلا اور مادام شیریں اور اس کے ساتھ تین آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان تینوں میں سے ایک وہ تھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔

”تم نے دیکھا عمران کہ میں نے تمہیں کس طرح ٹرپ کر لیا ہے اور اب تم بے بس بیٹھے ہوئے ہو“..... مادام شیریں نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے فاخرانہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور سامنے بڑی ہوتی کریسٹوں میں سے ایک کریسٹ پر بیٹھ گئی جبکہ اس کے باقی ساتھی اس کے ساتھ کمرے ہو گئے تھے۔

نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے اے تباہ ہوتے دیکھا ہے۔" مادام شیریں نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔ اس نے مشین پشیل کارخ عمران کی طرف کر دیا تھا اور اس کے چہرے پر ریگت سفاکی کے تاثرات ابھرائے تھے۔ عمران نے گو اس دوران ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں تو کاٹ لی تھیں لیکن ظاہر ہے مکمل طور پر آزاد ہونے کے لئے اس کے جسم کے گرد موجود رسیاں بھی علیحدہ ہونا ضروری تھیں اور ایسا اس وقت ہو سکتا تھا جب یہ چاروں اس کمرے سے باہر جاتے لیکن عمران کی کوشش کے باوجود وہ باہر جانے پر کسی طرح بھی آمادہ نہ ہو رہے تھے۔

"اوکے۔ اگر تم احمق بننے میں ہی خوش ہو تو جلاؤ گولی۔" عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا البتہ اس نے اپنا دایاں ہاتھ آہستہ سے رسیوں کے اندر سے اس طرح سیدھا کر لیا تھا کہ اس کا رخ مادام شیریں کی طرف تھا۔ اس کے کوٹ کی آستین میں آخری حربے کے طور پر بلیو پن مارکر موجود تھا اور اب وہ اس بلیو پن مارکر کے ذریعے ہی اپنا دفاع کرنا چاہتا تھا۔

"مارشل تم جا کر اس عمارت کا راؤنڈ لگاؤ۔ جس یقین سے یہ شخص بات کر رہا ہے ضرور کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے۔" اچانک مادام شیریں نے مڑ کر اپنے ساتھی سے کہا۔

نے اسے تباہ کر دیا ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔"..... عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا کیونکہ دارالحکومت میں زرد ہاؤس نام کی ایسی عمارت واقعی موجود تھی جسے خاص خاص موقعوں پر ہی استعمال کیا جاتا تھا اس لئے عمران نے زرد ہاؤس کا نام لیا تھا تاکہ نعمانی اور چوہان دونوں مطمئن ہو جائیں۔

"تم اسے جو مرضی آئے نام دے دو۔ بہر حال وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور وہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔"..... مادام شیریں نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا تو تم لوگ صرف خواب ہی دیکھ سکتے ہو۔" تھیں..... عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے بہر حال ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے اور اب تم تینوں کے خاتمے کے بعد ہمارا مشن بھی مکمل ہو جائے گا۔ باقی جو ممبرز رہ جائیں گے ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے گا۔"..... مادام شیریں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے مشین پشیل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"تم نے بتایا ہے کہ تم نے اپنے سیکشن چیف کو رپورٹ دے دی ہے اور جب بعد میں تمہارے سیکشن چیف کو علم ہو گا کہ تم نے اس سے غلط بیانی کی ہے تو تمہارا اور تمہارے اس سپیشل سیکشن کا کیا حشر ہو گا۔ ہم تو بندھے ہوئے ہیں تم اپنے آدمیوں سمیت وہاں جا کر چیکنگ کر سکتی ہو اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔"..... عمران

ہوئی رسی اٹھائی اور پھر جس قدر تیزی سے اس نے رسیاں کھولی تھیں اس سے زیادہ تیزی سے اس نے مادام شیریں اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے انہیں رسیوں سے باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے تیزی سے نعمانی اور چوہان کی رسیاں خنجر سے کاٹ دیں۔

"ان چاروں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دو۔" عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر خود بھی ان کے ساتھ اس کام میں شامل ہو گیا۔ قموڑی در بعد وہ چاروں کرسیوں پر باندھے جا چکے تھے۔ "تم چوہان کے ساتھ جا کر خفیہ راستہ تلاش کرو۔ اس کے متبادل پوائنٹ پر پہنچو اور وہاں کی صورت حال دیکھو۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں ان کے اور ساتھی بھی موجود ہوں۔" عمران نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نصیحت ہے۔" نعمانی نے کہا اور پھر وہ چوہان کو ساتھ لے کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ عمران سامنے پڑی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ چاروں جلد ہی ہوش میں آجائیں گے کیونکہ بلیو پن مارکر سے نکلنے والی خصوصی ریز کا اثر زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک ہوتا ہے اس لئے تو اس نے انہیں باندھنے میں جلدی کی تھی اور پھر وہی ہوا سجدہ لمحوں بعد ہی باری باری ان چاروں کو ہوش آتا چلا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔" مادام شیریں نے

"جموڑیں مادام۔ آپ نے تو پہلے کی کافی وقت ضائع کر دیا ہے۔ ان کو ختم کرو اگر وہ عمارت بقول اس کے تباہ نہیں ہوئی تو اسے دوبارہ بھی تباہ کیا جاسکتا ہے۔ ان کا خاتمہ تو کر دیں۔" مارشل نے جواب دیا۔ لیکن اسی دوران عمران اپنی انگلیوں سے آستین کی سائڈ میں باہر کو نکلے ہوئے دھاگے کو مخصوص انداز میں کھول کر کھینچ چکا تھا اور اس طرح کوٹ کی آستین پر جہاں مناشی بن لگے ہوئے ہوتے ہیں ان کے نیچے موجود بلیو پن مارکر ادھن ہو چکی تھی۔

"ہاں۔ جہاری یہ بات درست ہے۔" مادام شیریں نے مڑتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران نے اپنے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مادام شیریں ہلکتی اس طرح جھنجھتی ہوئی نیچے گری جیسے کسی نے اسے اٹھا کر پشت کے بل نیچے پھینک دیا ہو۔

"کیا ہوا مادام۔" مارشل اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا لیکن عمران کا ہاتھ مسلسل کام کر رہا تھا۔ نتیجہ یہ کہ پلک جھپکنے میں مارشل اور اس کے دونوں ساتھی بھی مادام شیریں کی طرح جھینچے ہوئے نیچے گرے اور پھر سہمکت ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے تیزی سے اپنے جسم کے گرد موجود رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ نعمانی اور چوہان حیرت سے عمران کو ایسا کرتے دیکھ رہے تھے اور انہیں حقیقتاً یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ عمران نے کس طرح ان چاروں کو نیچے گرایا ہے لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے کھلی



نے مجھے اللہ دھمکی دے ڈالی اس لئے اب شیڈ آگ کا خاتمہ ہر صورت  
ہی ہو گا۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے چپلے  
لہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور چوہان اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ ان کے متبادل پوائنٹ پر کوئی نہیں ہے البتہ  
ایک مشین موجود ہے جو آن ہے۔ اس کے علاوہ ایک الماری میں  
ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا مڑاں موجود ہے اور اس کے علاوہ عجیب  
غریب قسم کی چھوٹی چھوٹی مشینیں اور ہتھیار بھی موجود ہیں۔ نعمانی  
لو میں وہیں چھوڑ آیا ہوں تاکہ وہ خیال رکھے۔۔۔۔۔ چوہان نے اندر آ  
کر عمران کو اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا ذاتی سامان بھی وہاں موجود ہو گا۔ اسے چیک کیا ہے۔"  
عمران نے پوچھا۔

"سامان تو موجود ہے لیکن اسے چیک نہیں کیا ہم نے۔" چوہان  
نے جواب دیا۔

"تو پھر تم ہمیں رکو۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ  
سیکشن سیکشن کے لوگوں کے ذاتی سامان میں ضرور کوئی نہ کوئی  
ہی چیز موجود ہو گی جس سے ان کے ایشیائی ہیڈ کوارٹر جو جریرہ  
ڈان میں ہے، کی نشاندہی ہو سکے گی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی  
لے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہوش میں آتے ہی چونک کر کہا۔

"میں نے آپ کو کہا تھا مادام شیری کہ ان کا فوری خاتمہ کر  
دیں۔۔۔۔۔ ساتھ بیٹھے ہوئے مارشل نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔  
لیکن یہ تو بندھے ہوئے تھے۔ یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔" مادام  
شیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تم سے اس عمارت کے بارے میں باتیں ہو سکتی  
ہیں۔ ویسے میں نے غلط نہیں کہا تھا۔ وہ عمارت ابھی ویسے ہی موجود  
ہے جیسے پہلے تھی۔ ہمارے ایکس دی میڈیٹل کالون کا رخ تبدیل کر دیا  
گیا تھا اس لئے وہ عمارت کے صحن میں گرے اور باقی عمارت کے  
گرد مخصوص ریز پھیلا دی گئی اس وجہ سے وہ عمارت محفوظ رہی البتہ  
تم نے کار میں بیٹھ کر جو کچھ دیکھا تھا وہ ان میڈیٹل کالون کے پھٹنے کا نتیجہ  
تھا البتہ جہادی کار مارک کر لی گئی اور پھر جہادی کار جہاں جہاں  
سے گزری اسے چیک کیا جاتا رہا حتیٰ کہ جہادی کار اس کو ٹھہری میں پہنچ  
گئی اور اس کے پیچھے ہم بھی پہنچ گئے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے  
ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بہر حال اب تم کیا چاہتے ہو۔" مادام  
شیری نے ہنست جباتے ہوئے کہا۔

"جہارے ایشیائی سیکشن کے ہیڈ کوارٹر اور جہارے مین  
ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ۔ میں نے جہارے سر چیف لارینٹس سے بات کی  
تھی لیکن اس احمق آدمی کو تم لوگوں پر اندھا اعتماد تھا اس لئے اس

بعد آخر کار اس نے گانٹھ کی وہ چھوٹی سی رسی تلاش کر لی جس کی مدد سے ایک جھٹکے سے گانٹھ کھل سکتی تھی لیکن اصل مسئلہ سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کا تھا جسے چوہان کہا جاتا تھا۔

”مسر چوہان۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ تم مجھے شراب پلا دو۔ وہ تبادلہ پوائنٹ پر موجود ہے مجھے سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے۔“  
 مارشل نے اچانک چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”شراب تو نہیں البتہ پانی پلایا جاسکتا ہے لیکن وہ بھی اس وقت صاف میرے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں آ جائے گا۔ فی الحال میں چوہان نے جواب دیا۔“

”لیکن اس وقت تک تو میں مرجاؤں گا۔ مجھے ایسی بیماری ہے کہ درد گھٹنے بعد اگر میں شراب نہ پوں تو مجھے ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا ہے۔“  
 مارشل نے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

”مرنا تو تم نے ویسے ہی ہے اس لئے اس طرح مرجاؤ گے تو کیا فرق پڑ جائے گا۔“  
 چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس قدر سفاک کا مظاہرہ نہ کرو۔ پلیر مجھے شراب لا دو۔ پلیر۔“  
 مارشل نے انتہائی منت مبر سے لہجے میں کہا۔

”میں سفاک ہوں یا نرم دل اسے چھوڑ دو۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہاں رہوں تو میں یہاں رہوں گا۔“  
 چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہیں خطرہ ہے کہ تم پانی لینے جاؤ گے تو ہم رسیاں کھول

مارشل، مادام شیریں اور اپنے ساتھیوں سمیت رسیوں سے بندھا کر سی پر بٹھا ہوا تھا لیکن جب سے اسے ہوش آیا تھا اس نے رسیاں کھولنے کی کوشش شروع کر دی تھی کیونکہ وہ باقاعدہ تربیت یافتہ آدمی تھا اور شیڈ آگ میں شامل ہونے سے پہلے وہ کارمن کی دوسرکاری انجینئری میں بھی شامل رہا تھا اس لئے یہ سارے کام اسے آتے تھے۔  
 ویسے وہ دل ہی دل میں مادام شیریں پر غصہ کھا رہا تھا جس نے خواہ مخواہ انہیں ہوش میں لانے کا چکر چلایا تھا ورنہ مارشل تو مٹاؤ کے ایک لمحے کی ہمت دینے کا بھی قائل نہ تھا لیکن سیکشن چیف نے اسے حکم دیا تھا کہ وہاں انہوں نے مادام شیریں کی ماتحتی میں کام کرنا ہے اس لئے وہ مجبور ہو گیا تھا۔ ویسے اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کے ذاتی سامان میں ایک ڈائری ایسی بھی موجود ہے جس میں ہینڈ کوارٹر کے بارے میں اشارے موجود ہیں اس لئے بھی وہ جلد از جلد پوزیشن بدلنے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے

اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا لیکن وہ بولے نہیں۔ گانٹھ کھینٹے ہی جیسے ہی مارشل کے جسم کے گرد موجود رسیاں ڈھیلی ہوئیں اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں ہٹائیں اور پھر اچھل کر وہ کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھیوں کی کرسیوں کے عقب میں گیا اور پھر اس نے انتہائی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں اور مادام شیر کی رسیاں بھی کھول دیں اور خود وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اس دوران اگر چوہان واپس آئے تو اس سے بھی نمٹا جاسکے۔ گو اسے معلوم تھا کہ یہاں شراب موجود نہ ہوگی اور شراب لینے کے لئے چوہان کو متبادل پوائنٹ پر جانا ہوگا۔

”اب نکل چلو یہاں سے“..... مادام شیر نے کہا۔

”نہیں مادام۔ اب تو موقع ملا ہے ان سے منٹے کا“..... مارشل نے کہا اور اسی لمحے اسے دور سے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ آنے والے دو آدمی ہیں۔ شاید عمران بھی چوہان کے ساتھ واپس آ رہا تھا۔ مارشل نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے جبکہ مادام شیر بھی ایک سائیڈ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔ ان سب کے جسم تنے ہوئے تھے اور وہ آنے والوں پر حملہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔

لیں گے۔ تم جاؤ تو بے شک میری رسیاں چیک کر لو میں درست کہہ رہا ہوں میں مریاؤں گا میری طبیعت بگڑتی جا رہی ہے۔“ مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے آہستہ آہستہ کانپنے شروع کر دیا۔ اس کے ہجرے پر بھی تکلیف کے تاثرات ابھرتے تھے۔ مارشل واقعی شاندار اداکاری کر رہا تھا۔

”پلیز۔ مم۔ مم۔ مم۔ میں مریاؤں گا“..... مارشل نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اے پلاؤ شراب۔ کیوں ایک انسان کو اس طرح مارنا چاہیے ہو..... مادام شیر نے عصیلے لہجے میں کہا۔

”نھیک ہے۔ جھلے میں چیک کر لوں اس کی رسیاں پھر جانچو گا۔“ چوہان نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مارشل کی کرسی کے عقب میں آگیا۔ مارشل نے قاہرہ ہے گانٹھ نہ کھولی تھی اس لئے اسے کوئی فکر نہ تھی البتہ اس نے اداکاری جاری رکھی تھی۔ چوہان نے اس کی رسیاں چیک کرنے کے ساتھ ساتھ مادام شیر کی رسیاں بھی چیک کیں اور پھر وہ تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”پلیز ذرا جلدی آنا۔ پلیز..... مارشل نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور چوہان بغیر مزے سر ملاتا ہوا کمرے سے باہر نکلا تو مارشل انگلیاں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آگئیں اور چند لمحوں بعد ایک جھٹکے سے گانٹھ کھول لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مادام شیر

اس کی حالت بگڑنے لگی تو میں نے سوچا کہ کہیں یقیناً یہ مر ہی نہ جائے اور ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس سے بوجھ کچھ کرنی ہو اس لئے میں یہاں شراب پیئے دیا ہوں۔ چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
تم نے ان کی رسیاں چیک کر لی تھیں۔ عمران نے ہونٹ جھپٹاتے ہوئے کہا۔

جی ہاں۔ میں نے آنے سے پہلے ان سب کی باقاعدہ رسیاں چیک کی تھیں۔ ویسے میں کیسے انہیں چھوڑ کر آ سکتا تھا۔ چوہان نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔  
اُدھے پھر آؤ۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ نعمانی تم یہیں رہو گے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کا اور کوئی آدمی باہر ہو اور اچانک آ نہ جائے۔ عمران نے نعمانی سے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ چوہان ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جس کے پتے کھلے ہوئے تھے اور اندر موجود شراب کی بوتلیں بڑی نظر آ رہی تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور واپس مڑ گیا۔

آؤ۔۔۔۔۔۔ عمران نے چوہان سے کہا اور پھر وہ دونوں ہی خفیہ راستے کی طرف بڑھ گئے۔ ڈائری عمران نے اپنی جیب میں ڈال لی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے اچانک ان پر دونوں سائیڈوں سے سائے سے جھپٹے اور وہ دونوں ہی اچھل کر ہوا میں قلابازیاں کھاتے ہوئے کمرے کے درمیان میں جا گرے لیکن ہوا میں قلابازیاں کھاتے ہوئے عمران

عمران نے متبادل پوائنٹ پر پہنچ کر ان لوگوں کے ذاتی سامان کی تلاشی لی تو ایک بیگ کے خفیہ خانے میں سے اسے ایک ڈائری مل گئی۔ اس نے ڈائری کھولی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔  
دیری گز۔ اس میں ایسے اشارات موجود ہیں جن سے سیکشن ہیڈ کو اثر کی نشاندہی ہو رہی ہے۔ یہ ڈائری اس مارشل کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مارشل سے مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔ عمران نے ڈائری بند کرتے ہوئے ساتھ موجود نعمانی سے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے چوہان خفیہ راستے سے اندر داخل ہوا تو عمران اور نعمانی دونوں اسے اس طرح آتے دیکھ کر بے اختیار چوتک پڑے۔

کیا ہوا۔ تم کیوں آ گئے ہو۔۔۔۔۔۔ عمران نے چوتک کر کہا۔  
وہ مارشل نامی آدمی کسی بیماری میں مبتلا ہے اگر اسے دو گھنٹے میں شراب نہ ملی تو وہ مر سکتا ہے۔ پہلے تو میں نے انکار کر دیا لیکن

عمران فلائنگ کک لگا کر قلابازی کھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے مفلوج مارشل کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور دوسرے لمحے مارشل کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا مادام شیری اور اس کے ایک ساتھی سے پوری قوت سے نکلایا اور وہ دونوں جھپٹتے ہوئے نیچے گرے۔ اسی لمحے مادام شیری کے دوسرے ساتھی کے حلق سے کر بناک جھج سنا دی اور وہ چھت سے گرنے والی جھپکی کی طرح نیچے گرا تھا۔ چوہان کو اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی مارنے کا موقع مل گیا تھا۔ ادھر جس کے سینے پر عمران نے فلائنگ کک ماری تھی وہ دیوار کے ساتھ ہی گر کر چرپ رہا تھا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون فوارے کی طرح بہہ رہا تھا۔ مارشل ان دنوں سے نکل کر ایک بار پھر نیچے گر کر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا جبکہ مادام شیری نیچے گرتے ہی واقعی پارے کی طرح حرکت میں آئی تھی اور اس نے اچھل کر عمران کو کراس مارنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران انتہائی تیزی سے اپنی جگہ چھوڑ گیا تھا اس لئے اس کا یہ خطرناک واؤ ناکام ہو گیا البتہ اس کا جسم جیسے ہی ناکام ہو کر نیچے گرا اس نے ایک بار پھر اچھل کر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اچھل کر کراس مارنے کی کوشش کرتی عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور مادام شیری جھپتی ہوئی فٹ بال کی طرح اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی جبکہ چوہان اب اس تیرہ آدمی سے لڑنے میں مصروف تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ اب مادام

نے کمرے کی صورت حال دیکھ لی تھی۔ کرسیاں خالی تھیں جبکہ مادام شیری اور اس کے ساتھی کرسیوں سے اٹھ کر کمرے میں موجود تھے۔ نیچے گرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ مارشل بجلی کی سی تیزی سے اس سے ٹکرایا لیکن اب عمران پوری طرح سنبھل چکا تھا اس لئے جیسے ہی مارشل ایسا کرنے لگا عمران تیزی سے کروٹ بدل گیا لیکن دوسرے لمحے اس کی پسلیوں پر زوردار ضرب لگی۔ ضرب شاید مارشل کے دوسرے ساتھی نے لگائی تھی۔ عمران یہ ضرب کھا کر ایک جھٹکے سے دوسری کروٹ بدل گیا لیکن اس کے ساتھ ہی نیچے گرنے والے مارشل کی گردن پر اس کا ہاتھ پڑا اور مارشل کے حلق سے نکلنے والی جھج سے کرہ گونج اٹھا۔ زوردار اور اچانک ضرب نے مارشل کا اعصابی نظام چند لمحوں کے لئے مفلوج کر دیا تھا۔ اس لئے عمران کو اٹھنے کا موقع مل گیا۔ اسی لمحے مارشل کے دوسرے ساتھی نے عمران پر حملہ کر دیا لیکن وہ جھپٹتا ہوا اچھلا اور عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران نے اس کے سینے پر زوردار ضرب لگا دی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ادھر چوہان، مادام شیری اور اس کے دو ساتھیوں سے بیک وقت لڑنے میں مصروف تھا۔ مارشل فرش پر پڑا چرپ رہا تھا۔ اس کا ساتھی جو دیوار سے ٹکرایا تھا بجلی کی سی تیزی سے اٹھے بزحابی تھا کہ عمر ان کا جسم ہوا میں اٹھا اور اس کی زوردار فلائنگ کک اس آدمی کے سینے پر لگی تو وہ آدمی انتہائی کر بناک انداز میں جھپٹتا ہوا واپس عقبی دیوار سے جا ٹکرایا جبکہ

اس نے ایک بار پھر اپنی قلابازی کھائی لیکن اس سے پہلے کہ اس کی دونوں ٹانگیں مڑ کر عمران کے سینے پر پڑیں عمران نے دونوں ہاتھ سمیٹے اور مادام شیریں کا جسم ہوا میں گھومتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے دوسری دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران نے اس کی ٹانگوں کو پکڑ کر مخصوص انداز میں اپنے ہاتھوں کو گھما دیا تھا اور اس بار مادام شیریں سنبھل نہ سکی تھی۔ اس کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا اور پھر ایک دھماکہ ہوا اور مادام شیریں کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ نیچے گر کر ترپنے لگی۔ چوہان اس دوران تیسرے آدمی کی گردن بھی توڑ چکا تھا اس لئے وہ بھی اب خالی ہاتھ کھڑا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے کھڑا مادام شیریں کو دیکھ رہا تھا جو بار بار اٹھنے کی کوشش میں مصروف تھی لیکن پھر گر پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات موجود تھے پھر چانک وہ نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ اس کی ناک سے خون رسنے لگ گیا تھا۔

آئی ایم سوری عمران صاحب۔ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے..... چوہان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔  
 نہیں۔ یہ تربیت یافتہ لوگ تھے۔ تم نے بہر حال رسیاں چنیک کر لی تھیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔  
 کیا یہ سب ہلاک ہو گئے ہیں..... چوہان نے مڑ کر دوسرے دیواروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔  
 نہیں۔ صرف یہ مارشل بچ گیا ہے اور ان سب میں یہی سب

شیریں دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑی نہ ہو سکے گی اس لئے وہ بھی اس آدمی کی طرف ہلٹ پڑا جس نے چوہان کی گردن اپنی ٹانگوں میں جکڑی ہوئی تھی لیکن مادام شیریں عمران کی توقع سے کہیں زیادہ سخت جان واقع ہوئی تھی۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے کی بجائے ربر کی گیند کی طرح پوری رفتار سے واپس آکر مڑتے ہوئے عمران سے ٹکرائی اور عمران چونکہ مڑ رہا تھا اس لئے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور وہ نیچے گر کر تو مادام شیریں کا گھٹنا اس کے چہرے کو رگڑتا چلا گیا۔ مادام شیریں نے ہاتھوں کا سہارا لے کر قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ جیسے ہی سیدھی کھڑی ہوئی عمران کا جسم کسی سپرنگ کی طرح سمٹ کر اچھلا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

گلد۔ تم میں لڑنے کے جراثیم موجود ہیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن مادام شیریں نے ایک لمحہ صانع کئے بغیر اس پر حملہ کر دیا لیکن اس بار عمران اپنی جگہ پر کھڑا رہا اور دوسرے لمحے بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی طرح اپنی طرف بڑھتی ہوئی مادام شیریں کے جسم کو اس نے مخصوص انداز میں تھپکی دی تو مادام شیریں کے جسم نے یلٹت تیزی سے رخ بدلا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک زوردار دھماکے سے سائینڈ دیوار سے جا ٹکرائی۔ مادام شیریں نے واقعی بڑی مہارت سے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنے سر کو دیوار سے ٹکرائے سے بچا لیا تھا لیکن وہ بہر حال نیچے گر گئی تھی۔ نیچے گرتے ہی

سے زیادہ تربیت یافتہ ہے۔ میں نے جان بوجھ کر ابتدا میں ہی اس کی گردن پر مخصوص انداز میں ضرب لگا کر اس کا اعصابی نظام جامد کر دیا تھا اور نہ یہ شخص ہمارے لئے خاصا مسکد بن جاتا اور میں اسے زندہ بھی رکھنا چاہتا تھا کیونکہ اس سے میں نے سیکشن ہیڈ کو ارٹھر کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں..... عمران نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ملادیا۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے جھک کر مادام شیریں کی جنس پکڑ لی۔

”یہ تو مر چکی ہے عمران صاحب۔ پھر آپ کیا چیک کر رہے ہیں۔“ چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 ”ایک تو یہ خاصی جاندار اور سخت جان لڑکی ہے اور دوسرا سر پر چوٹ لگنے کے بعد اس کی تاک سے خون نکلا تھا اور خون بہہ نکلنے کی صورت میں اکثر آدمی بچ جاتا ہے سینے یا ہلاک ہو چکی ہے۔“ عمران نے اس کی نفیس چھوڑ کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ملادیا۔

”اب اس مارشل کو کیا کرنا ہے..... چوہان نے پوچھا۔  
 ”نعمانی کو بلاؤ۔ وہاں سے سارا سامان بھی کار میں لا دانا ہے اور اسے بھی اٹھا کر کار میں ڈالو۔ اب اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنا پڑاؤس میں ہوگی۔“ عمران نے کہا اور چوہان سر ملاتا ہوا یہ دینی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”خاصا ہنگامہ رہا وہاں عمران صاحب..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ عمران نے اسے کوٹھی میں پیش آنے والے سارے واقعات کی تفصیل بتادی تھی۔

”ہاں۔ ویسے اب مجھے احساس ہوا ہے کہ تم اس مادام شیریں کی تعریف کیوں کر رہے تھے۔ خاصی جاندار اور اچھی لڑاکا تھی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”شکر ہے آپ نے خود ہی یہ بات کر دی۔ اب میں مطمئن ہوں ورنہ حقیقتاً مجھے یہ احساس بہر حال تھا کہ یہ لڑکی ایک بار مجھے نیچے گرانے میں کامیاب ہو گئی تھی..... بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اصل لڑاکا وہ مارشل تھا۔ اگر میں اسے مفلوج نہ کرتا تو اس

میں شیڈنگ کے ایشیائی سیکشن کا ہیڈ کوارٹر موجود نہیں ہے البتہ وہاں ان کے سپیشل سیکشن کا آفس موجود ہے جس کا انچارج ایک آدمی مارشل ہے لیکن مارشل آج کل اپنے ساتھیوں سمیت کہیں گیا ہوا ہے اور اب وہاں ایک آدمی کرافٹ انچارج ہے۔ یہ عمارت زورک روڈ پر واقع ہے اور بظاہر ایک کلب ہے۔ مارشل آرٹ سکھانے کا کلب اور اس کا نام بھی مارشل کلب ہے اور انچارج مارشل کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ مارشل آرٹ کا خاصا ماہر ہے اور وہی وہاں انسٹرکٹر ہے۔ ویسے اس کلب کے نیچے تہ خانوں کا وسیع جال موجود ہے البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر جزیرے ساڈان سے شمال کی طرف ایک اور جزیرے یوگان پر ہو سکتا ہے کیونکہ مارشل اکثر یوگان جاتا رہتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ یوگان کہاں جاتا ہے..... چانگ نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”اس کلب کے کسی باخبر آدمی کو پکڑ کر اس سے تم مزید معلومات حاصل کر سکتے تھے..... عمران نے سر دھجے میں کہا۔“  
 ”ییس سر۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن آپ نے خصوصی طور پر چونکے اس کا حکم نہ دیا تھا اس لئے میں محتاط رہا کہ کہیں کوئی غلط کام نہ ہو جائے..... چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔“  
 ”تم کتنے وقت میں یہ کام کر سکتے ہو..... عمران نے پوچھا۔“  
 ”جی صرف چند گھنٹے لگیں گے..... چانگ نے جواب دیا۔“

کے ساتھ خاصی اٹھک بیٹھک ہوتی لیکن وہاں کا ماحول ایسا تھا کہ مجھے اسے منطوق کرنا پڑا..... عمران نے کہا۔“  
 ”اوہ ہاں۔ آپ نے بتایا نہیں کہ اس مارشل سے آپ نے رانا پاؤس میں کیا معلوم کیا ہے..... بلیک زرو نے چونک کر پوچھا۔“  
 ”کوئی خاص بات تو معلوم نہیں ہو سکی لیکن جو کچھ اس نے بتایا ہے میرے خیال میں وہ عمارت سیکشن ہیڈ کوارٹر نہیں ہو سکتی۔ اس کا بچہ بتا رہا تھا کہ وہ جگہ کہہ رہا ہے اور اس کی ڈائری میں بھی وہی اشارات موجود تھے۔ میرا خیال ہے کہ وہاں اصل سیکشن ہیڈ کوارٹر کو خفیہ رکھا گیا ہے۔ بہر حال چانگ کی رپورٹ آئے گی تو کچھ اندازہ ہو گا کیونکہ چانگ خاصا ہوشیار اور تیز آدمی ہے..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی بج گئی۔“

”اوہ۔ شاید چانگ کی ہی کال ہو..... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا۔“  
 ”ییس۔ چیف سپیکنگ..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔“  
 ”چانگ بول رہا ہوں باس باچان سے..... دوسری طرف سے چانگ کی مودبانہ آواز سنائی دی۔“  
 ”ییس۔ کیا رپورٹ ہے..... عمران نے اسی طرح سر دھجے میں پوچھا۔“  
 ”سر میں نے جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق ساڈان جزیرے



”پہلے میرا بھی یہی خیال تھا لیکن اس لارجنٹ سے بات کرنے کے بعد میرا ارادہ بدل گیا ہے۔ اگر لارجنٹ مجھے یقین دلا دیتا کہ آئندہ شیڈ آگ پاکیشیا میں کام نہیں کرے گی تو میں واقعی خاموش ہو جاتا لیکن لارجنٹ کا جواب بتا رہا ہے کہ وہ باز نہیں آئے گا اس لئے اسے ہمیشہ کے لئے باز رکھنا ضروری ہو گیا ہے“..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی ایک بار بھرنج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ہیئس چیف ایڈمنٹنگ یو“..... عمران نے مخصوص نمبر پر کہا۔ ”زیلف بول رہا ہوں چیف کارمن سے“..... دوسری طرف سے کارمن کے فادر ایجنٹ زیلف کی آواز سنائی دی جسے عمران نے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اطلاعات مہیا کرنے کا کام سونپا تھا۔

”ہیئس“ کیا رپورٹ ہے..... عمران نے کہا۔ ”چیف میں نے مکمل انکوائری کر لی ہے۔ شیڈ آگ کا ہیڈ کوارٹر کارمن کے شہر زیلف میں نہیں ہے بلکہ یہاں ایک عمارت میں ایک انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر نصب ہے جس کا تعلق کسی خفیہ مواصلاتی سیارے سے ہے۔ اصل ہیڈ کوارٹر باجیان کے قریب ایک جزیرے یوگان میں ہے اور وہاں کا انتہائی ایک آدمی ہم اسکاٹ ہے۔ لارجنٹ یہاں کارمن میں رہتا ہے اور صرف احکامات دیتا ہے۔ اصل کام وہیں یوگان میں ہوتا ہے اور یہ ہیڈ کوارٹر اس لئے ایشیا میں بنایا گیا ہے کہ جو کام شیڈ آگ کرتی ہے اس کے زیادہ تر گاہک ایشیا میں ہی

اوکے جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ معلومات حاصل کر کے رپورٹ کرو“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”تو یہ مارشل باقاعدہ مارشل آرٹ کا انسٹرکٹر تھا“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں اسی لئے تو مجھے فوراً احساس گیا تھا کہ یہ آدمی اچھا لڑاکا ثابت ہو گا“..... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب آپ کا کیا پروگرام ہے..... بلیک زیرو نے کہا۔

”مادام شیری اور اس کے ساتھی تو ختم ہو گئے لیکن یہ لوگ جس طرح کی مشینری استعمال کر رہے ہیں اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ شیڈ آگ کو مزید مہلت دینا غلطی ہو گا۔ اس کا خاتمہ انتہائی ضروری ہے کیونکہ پاکیشیا اپنی اسلحہ کی چوری جیسی واردات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پاس اتنا وافر اسلحہ نہیں ہے کہ چوری ہو جانے کے باوجود ہمیں کوئی فرق نہ پڑے اور پھر اس اسلحہ پر پاکیشیا کے عوام کی خون پسینے کی کمائی خرچ ہو رہی ہے اور اس سے ہمارے ملک کی سلامتی اور دفاع کا بھی بنیادی تعلق ہے“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”میں بھی یہی چاہتا تھا لیکن میرا خیال تھا کہ شاید آپ مزید آگے نہ بڑھیں گے کیونکہ مادام شیری اور اس کا گروپ تو ختم ہو چکا ہے۔“

بلیک زیرو نے کہا۔

معلوم کی تھیں..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ لیکن لارڈ لارجنٹ کبھی اسے ساتھ لے کر یوگان نہیں گیا اس لئے اسے وہاں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے البتہ وہ جم اسکاٹ چونکہ یوگان سے آکر لارڈ لارجنٹ سے ملتا رہتا ہے اور لارڈ لارجنٹ بھی اسے کال کرتا رہتا ہے اس لئے اسے معلوم ہے کہ وہاں کا انچارج جم اسکاٹ ہے..... زیلف نے جواب دیا۔

”اب لارڈ لارجنٹ کہاں ہے..... عمران نے پوچھا۔

”وہ دارالحکومت میں اپنے محل میں رہتا ہے اور اس نے وہاں حفاظت کے انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہیں اور وہ کسی اجنبی سے کسی صورت بھی نہیں ملتا..... زیلف نے جواب دیا۔

”کہاں ہے اس کا محل..... عمران نے پوچھا۔

”کنزرویٹو کلب روڈ پر اس کا انتہائی شاندار محل ہے جے لارجنٹ میژن کہا جاتا ہے..... زیلف نے جواب دیا۔

”اوکے..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اچھا خاصا ملٹا ہوا جگر چلا رکھا ہے انہوں نے..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کہ شیڈ آگ کا ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے۔ اسے لازماً کارمن میں ہونا چاہئے۔“ عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب کہ پہلے اس لارجنٹ کو پکڑا جانے

ہیں..... زیلف نے کہا۔

”لیکن وہاں تو شیڈ آگ کا ایشیائی ہیڈ کوارٹر ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر تو ظاہر ہے علیحدہ ہی ہو گا..... عمران نے کہا۔

”نہیں چیف۔ یہ انہوں نے جکر دے رکھا ہے کیونکہ ایکریڈیا اور دوسری سپر ایڈورز بھی مسلسل شیڈ آگ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے میں لگی رہتی ہیں۔ وہی ہیڈ کوارٹر ہے۔ ایشیائی بھی اور مین بھی۔“ زیلف نے بڑے با اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم اس قدر حتمی طور پر کیسے یہ بات کر رہے ہو..... عمران نے کہا۔“ اس لئے چیف کہ میں نے لارڈ لارجنٹ کی پرائیویٹ سیکرٹری

مارجولی کو ٹرانس میں لے آکر اس سے یہ ساری معلومات حاصل کی ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے جتنا زہم سیکھانے کا سکول کھول

رکھا ہے اور وہ میرے سکول میں اس سلسلے میں سبق لینے آتی رہتی ہے۔ جب آپ کا حکم ملا تو مجھے فوراً اس کا خیال آیا کہ وہ چونکہ لارڈ

لارجنٹ کے انتہائی قریب ہے اس لئے یقیناً اسے اس بارے میں علم ہو گا۔ ویسے تو وہ ہر ماہ میں صرف دو روز آتی ہے لیکن میں نے اسے

خصوصی طور پر کال کر لیا اور پھر جب وہ آئی تو میں نے اسے خصوصی سبق کے بہانے ٹرانس میں لے لیا اور پھر اس سے یہ پوری معلومات

حاصل ہوئی ہیں اس لئے یہ معلومات حتمی ہیں..... زیلف نے جواب دیا۔

”گڈ۔ تم نے اس سے یوگان کے بارے میں مزید تفصیلات

پھر اس سے اصل بات معلوم ہو جائے گی۔..... بلیک زیرو نے کہا۔  
 "ہاں جہادی بات درست ہے۔..... عمران نے اثبات میں سر  
 ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام میں کر لوں۔..... بلیک زیرو نے  
 کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ نہیں بلیک زیرو۔ ان حالات میں جہاد پاکستانیوں سے جانا  
 مناسب نہیں ہے۔ انہیں بہر حال مادام شیری اور اس کے ساتھیوں  
 کی ہلاکت کا علم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ پاگلوں کی طرح  
 یہاں کوئی بڑی واردات کرنے کی کوشش کریں اس لئے جہاد  
 یہاں رہنا بے حد ضروری ہے۔ نیم بھی یہیں رہے گی میں جو ان کو  
 ساتھ لے کر کارمن جاؤں گا۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے  
 اثبات میں سر ہلادیا۔

"تم یہاں پوری طرح ہوشیار رہنا اور جب چانگ کی طرف سے  
 اطلاع ملے تو تم جو یا کی سربراہی میں نیم باجان بھیج دینا۔ چانگ  
 وہاں ان کا ساتھ دے گا۔ اگر ضرورت ہوتی تو میں کارمن سے براہ  
 راست وہاں جا کر ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں گا۔..... عمران نے  
 انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔..... بلیک زیرو نے بھی احتراماً  
 اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا احتراماً اور تیز قدم اٹھاتا بیرونی  
 دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میر کے بچے اونچی نشست کی ریلوونگ  
 چیر پر بیٹھے ہوئے تخت چہرے کے مالک ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا  
 کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا اور جس آفس  
 میں وہ بیٹھا ہوا تھا اسے انتہائی قیمتی اور دیدہ زیب فرنیچر سے سجایا گیا  
 تھا۔ فرنیچر کا انتخاب اور اس کی سیٹنگ کے ساتھ ساتھ آفس میں  
 موجود دوسرے سامان کو دیکھ کر پہلی نظر میں ہی احساس ہو جاتا تھا  
 کہ اسے کسی انتہائی ماہر نے ڈیزائن کیا ہے۔

"میں لارڈ لارنٹ سیٹنگ۔..... اس تخت چہرے کے مالک  
 آدمی نے رسیور اٹھاتے ہوئے انتہائی تحکماً لہجے میں کہا۔ یہ لارڈ  
 لارنٹ تھا شیڈ آگ کا سرچیف باس اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے  
 لارنٹ ہوٹلز کا مالک۔

"یوگان سے ہم اسکات کی کال ہے باس۔..... اس کی لیڈی

اسے تباہ ہوتے ہوئے بھی دیکھا تھا لیکن اب جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ عمارت ۱۰۰ فٹ کی لمبائی پر ۵۰ فٹ چوڑی اور خصوصاً مارشل کبھی جھوٹ بول ہی نہ سکتے تھے لیکن ان کی یہ بات بہر حال جھوٹ ثابت ہوئی ہے۔ اسکاٹ نے اسی طرح انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”مادام شیری۔ مارشل اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا قہمیں علم کیسے ہوا؟“ لارڈ جنت نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”جس رہائش گاہ کا بندوبست میں نے ان کے لئے کیا تھا اس میں میرے حکم پر خفیہ کیرہ نصب کیا گیا تھا تاکہ مشن کی اصل تفصیلات سے میں آگاہ رہوں۔ میں نے جب وہاں کال کی تو وہاں سے جواب نہ ملا تو میں نے اس آدمی کو جس نے یہ سارا انتظام کیا تھا وہاں بھیجا تو مجھے رپورٹ دی گئی کہ کوئی اور اس کا متبادل پوائنٹ بالکل خالی پڑے ہوئے ہیں البتہ وہاں ایسے آثار ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں شدید جدوجہد ہوئی رہی ہے۔ اس پر میں نے اس خفیہ کیرہ کی فلم منگوائی اور اس فلم کو جب دیکھا گیا تو ساری صورت حال سنسنے آگئی۔ اس رہائش گاہ پر عمران سیکرٹ سروس کے دو ممبرز سمیت پہنچا اور مارشل نے انہیں ٹرپ کر کے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد مارشل نے مادام شیری سے کہا کہ انہیں اس بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جائے لیکن مادام شیری انہیں رسیوں سے باندھ کر ہوش میں لے آئی اور ان سے پوچھ گچھ شروع کر

سکیئر کی انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”اوکے۔۔۔۔۔ لارڈ لار جنت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کے نیچے لگا ہوا ایک بین پریس کر دیا تاکہ اس کے اور تمام اسکاٹ کے درمیان ہونے والی بات چیت اس کی لیدی سکیئر کی سن سکے۔

”تم اسکاٹ کا نائب پاس۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

”میں لار جنت بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔۔۔۔۔ لار جنت نے اسی طرح سخت اور تھمکانے لہجے میں کہا۔

”باس۔ پاکیشیا میں شیڈ آگ کا مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے۔ مادام شیری اور ایجنٹ گروپ کا چیف مارشل اپنے دو ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گئے ہیں اور شیڈ آگ کی انتہائی قیمتی مشینری بھی ان کے قبضے میں چل گئی ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو لار جنت کے چہرے کا رنگ بے گت بدل گیا۔

”جبکہ اس سے پہلے تم نے ہی اطلاع دی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔ لار جنت نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”مارشل اور مادام شیری نے یہی اطلاع دی تھی۔ انہوں نے وہاں ہیڈ کوارٹر سے بھیجی جانے والی سناپ ریکارڈ کے ذریعے مشینری کو زبرد کر دیا تھا اور پھر ایکس وی میزائل فائر کر دیئے تھے اور ان دونوں نے

نے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے جم اسکاٹ۔ باقی دنیا بھر میں پورے ہونے والے مشنز کیسے روکے جاسکتے ہیں..... لارڈ لارنٹھ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس وقت دو مشنوں پر کام ہو رہا ہے باس۔ ایک روسیہ سے آواہ ہونے والی ریاست کے سلسلے میں اور دوسرا افریقہ کے ایک ملک کے لئے اور ان دونوں مشنوں پر ٹاپ ایجنٹ کام کر رہے ہیں یہ دونوں مشنز بعد میں بھی پورے کئے جاسکتے ہیں۔ میں ان دونوں ٹاپ ایجنٹوں کو پاکیشیا بھجوانا چاہتا تھا..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”نہیں۔ پاکیشیا یا اس کی سیکرٹ سروس کہیں بھاگی نہیں جا رہی۔ جیسے تم یہ دونوں مشنز مکمل کراؤ اور اس کے بعد پاکیشیا پر اقامت بن کر ٹوٹ پڑو۔ اس کے لئے چاہے تمہیں پورے پاکیشیا کی فیسٹ سے اینٹ کیوں نہ بجاتی پڑے تمہیں اس کی اجازت ہو گئی..... لارڈ لارنٹھ نے کہا۔

”اوکے باس۔ ویسے میں اپنا ایک سیکشن وہاں بھجوا رہا ہوں جو ان لوگوں کو ٹریس بھی کرے گا اور ان کے بارے میں معلومات بھی مہیا کرے گا اس طرح جب بھی ہمیں مشن مکمل کرنے کا موقع ملے گا ہمارے پاس تازہ ترین معلومات موجود ہوں گی..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”گڈ۔ یہ اچھا انتظام ہے..... لارڈ لارنٹھ نے کہا اور اس کے

دی۔ پھر چنانک اس عمران نے کسی خفیہ ہتھیار کی مدد سے مادام شیری، مارشل اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا اور اپنی اور اپنے ساتھیوں کی رسیاں کھول دیں۔ اس کے بعد انہوں نے مادام شیری، مارشل اور اس کے ساتھیوں کو کرسیوں پر رسیوں کی مدد سے باندھ دیا لیکن پھر مارشل نے اپنی صلاحیتوں کی مدد سے خود بھی رہائی حاصل کی اور مادام شیری اور ساتھیوں کو بھی رہا کر دیا۔ اس کے بعد ان سب کی عمران اور اس کے ساتھی سے انتہائی خوفناک لڑائی ہوئی جس میں مادام شیری سمیت سب ہلاک ہو گئے اور عمران اور اس کے ساتھی ان سب کی لاشیں اور تمام مشینری اٹھا کر وہاں سے چلے گئے۔ اس اطلاع کے بعد میں نے اس آدمی کو اس عمارت کا محل وقوع بتا کر وہاں کی رپورٹ حاصل کی تو معلوم ہوا کہ وہ عمارت صحیح سلامت موجود ہے..... جم اسکاٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”وری بیٹہ جم اسکاٹ۔ وری بیٹہ۔ شیزاگ کے لئے یہ ذوق مرنے کا مقام ہے کہ اس قدر طاقتور تنظیم ہوتے ہوئے وہ ایک پسماندہ ملک کے احمق اور معجزے سے آدمی کے ہاتھوں شکست کھا گئی ہے..... لارڈ لارنٹھ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”اس لئے میں نے یہ کال کی ہے کہ میں آپ سے اجازت چاہتا تھا کہ میں شیزاگ کی پوری قوت سے اس عمران اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کروں اور جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک باقی تمام مشنز پر کام روک دیا جائے..... جم اسکاٹ

ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”جونس۔ تو یہ عمران وہاں خاصا تیز ثابت ہوا ہے لیکن کب تک۔ شیڈ آگ کے مقابلے میں آکر اس نے اپنی موت پر بہر حال ہر نگاہ دی ہے۔۔۔۔۔۔ لارڈ لارجنٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر سلسلے موجود ایک فائل پر اس کی نظریں جم گئیں۔ ابھی اسے فائل دیکھتے ہوئے تھوڑی سی در ہوئی تھی کہ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی ایک بار بھونچ اٹھی اور لارڈ لارجنٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”ہیں۔۔۔۔۔۔ لارڈ لارجنٹ نے کہا۔

”ہاں۔ ہوٹل سکس سٹار کے مینجر جیفزے آپ سے بات کرنے کے خواہش مند ہیں۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”جیفزے۔ اچھا بات کراؤ۔۔۔۔۔۔ لارڈ لارجنٹ نے چونک کر کہا۔

”ہیلو لارڈ صاحب۔ میں جیفزے بول رہا ہوں لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل سے۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک موبڈائن آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ خاصا بھاری اور باوقار تھا۔

”ہیں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔۔۔۔۔۔ لارڈ لارجنٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ایسی کال کبھی شاذ و نادر ہی آتی تھی ورنہ ہوٹلوں کا سارا کاروبار ان کے بزنس مینجر ہی سنبھالتے تھے۔

”لارڈ صاحب۔ اٹکیریمیا میں میرے ایک اہتمامی عزیز دوست ہیں جن کے بچہ پر بے پناہ احسانات ہیں۔ انہوں نے مجھے فون کر کے کہا

ہے کہ میں آپ سے دو اٹکیریمی صحافیوں کے لئے وقت لے کر ہوں۔ ان میں ایک سفید فام ہے اور دوسرا سیاہ فام۔ دونوں کا تعلق ٹیکریمیا کے سب سے بڑے اخبار ہیرالڈ سے ہے اور دونوں اس کے سپیشل رپورٹریں۔ ہیرالڈ اخبار پوری دنیا کے عظیم ترین ہوٹلوں کے سلسلے میں ایک سپلیمنٹ شائع کر رہا ہے اور اس کے لئے انہوں نے لارجنٹ ہوٹلز کا بھی انتخاب کیا ہے اور اس سلسلے میں یہ صحافی آپ کا تفصیلی انٹرویو کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ سب کو معلوم ہے کہ آپ کسی سے ملاقات نہیں کرتے اس لئے انہوں نے مجھے درخواست لی ہے کہ میں آپ سے اس انٹرویو کے لئے وقت لوں۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ مہربانی فرمائیں۔۔۔۔۔۔ جیفزے نے ہتھائی موبڈائن لہجے میں کہا۔

”سوری جیفزے میرے پاس کسی انٹرویو کے لئے کوئی وقت نہیں ہے اور آئندہ اس سلسلے میں کال نہ کرنا۔۔۔۔۔۔ لارجنٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر اس کی نظریں سلسلے موجود فائل پر جم سی گئیں۔

ملنے سے تو انکار نہیں کر سکتا..... جو انانے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اب وہ کسی سے نہیں ملتا۔ حتیٰ کے بڑے صحافیوں سے بھی وہ ملنے سے انکار کر دیتا ہے اور اس کے بارے میں یہ بھی کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کب محل میں موجود ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا۔ پتہ یہی لگا ہے کہ وہ محل میں کم رہتا ہے اور میک اپ کر کے وہ عام آدمی کے روپ میں اکیریکریا اور دوسرے ممالک میں گھومتا پھرتا رہتا ہے البتہ اس کے محل میں فون کیا جائے تو مستقل یہی جواب ملتا ہے کہ لارڈ صاحب موجود نہیں ہیں ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے میں نے ان سے ملنے کا ایک جکر چلایا ہے دیکھو شاید بات بن جائے.....“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے بڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس نے انوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”ہیس.....“ راہبہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں ہوٹل رین بو سے بول رہا ہوں۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں صحافی ہوں اکیریکریا کے سب سے زیادہ شائع ہونے والے اخبار، میرا لڈ کا سبیشل رپورٹر ہوں۔ میرے ساتھ ایک سیاہ فام سبیشل رپورٹر جانشن بھی ہے اور ہم جناب جیفرے سے ملاقات کے خواہشمند ہیں اور ہمارے پاس اس سلسلے میں اکیریکریا کے لارڈ ہوگن کا خصوصی اتھارٹی کارڈ بھی موجود ہے۔ کیا یہ ملاقات ہو سکتی ہے۔“

عمران اکیریکریا میک اپ میں جو انانے کے ساتھ کارمن دارا حکومت کے ایئرپورٹ سے ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا ایک ہوٹل میں گیا۔ وہاں ان کے لئے کمرے پہلے سے محفوظ کر لئے گئے تھے۔

”ماسٹر آپ نے بتایا ہے کہ آپ یہاں لارڈ جنٹ سے ملنے آئے ہیں لیکن لارڈ جنٹ تو اکیریکریا میں رہتا ہے وہ یہاں کیسے آگیا.....“ جو انانے کمرے میں پہنچتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لارڈ جنٹ اب وہ پہلے والا لارڈ جنٹ نہیں ہے۔ اب وہ لارڈ لارڈ جنٹ کہلاتا ہے اور یہاں ایک بہت بڑے محل میں رہتا ہے۔ کارمن تو کیا دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں لارڈ جنٹ ہونٹز موجود ہیں اور وہ ان کا مالک ہے.....“ عمران نے جواب دیا تو جو انانے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ بہت دولت مند ہو گیا ہے لیکن پھر بھی وہ کم از کم مجھ سے

عمران نے کہا۔

”بوڑا آن کیجئے میں بات کرتی ہوں..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی چھا گئی۔

”بسو مسٹرانیکل کیا آپ لائن پر ہیں..... تھوڑی دیر بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

”یس..... عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے جواب دیا وہ جس طرح اس لڑکی نے بات کی تھی عمران کا ذہن پڑی سے اترنے لگا تھا۔

”تشریف لے آئیے باس جیفرے نے آپ کو ملاقات کا وقت دے دیا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے شمریہ۔ خبر روانہ ہو رہے ہیں..... عمران نے کہا اور ریسور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جوانا بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ بوموں سے نکل کر نیکی میں بیٹھے لارجنت سکس سٹار ہوٹل کی طرف بڑھ گئے۔ لارجنت بوموں تھری سٹار سے سکس سٹار تک تھے اور پھر ہوٹل کے ساتھ سٹارز کی تعداد بھی لکھی اور پڑھی جاتی تھی۔ جیفرے لارجنت سکس سٹار ہوٹل کا چیف مینیجر تھا۔ تھوڑی دیر بعد نیکی نے انہیں ایک عظیم اشان ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے اتار دیا۔ وہ بال میں داخل ہوئے اور سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”یس سر..... کاؤنٹر پر موجود چند لڑکیوں میں سے ایک نے

انہیں انڈ کرتے ہوئے کہا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ جانسن ہے۔ ہمارا تعلق ایکریٹین ہیرالڈ اخبار سے ہے اور ہمیں چیف مینیجر جیفرے نے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یس سر..... لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سائیکل پر موجود ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔ اس نوجوان کے سینے پر سپروائزر کا کاج لگا ہوا تھا۔

”یس مس..... سپروائزر نے قریب آکر کہا۔

”انہیں چیف مینیجر کے آفس تک چھوڑ آؤ انہوں نے چیف مینیجر صاحب سے ملاقات کرنی ہے..... لڑکی نے کہا۔

”اوہ یس مس۔ آپسے سر..... سپروائزر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں وہ لفٹ کے ذریعے چھٹی منزل پر پہنچ گئے۔ راہداری میں مختلف آفسز تھے جن کا تعلق ہوٹل انتظامیہ سے ہی تھا البتہ سب سے آخر میں ایک دروازے کے باہر دو مسلح باوردی آدمی موجود تھے۔

”یہ چیف مینیجر صاحب کے آفس کا دروازہ ہے..... اس سپروائزر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ عمران اور جوانا اس دروازے سے اندر داخل ہوئے تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف اندھے شیشے کا کین تھا جس کے دروازے کے باہر بیضوی کاؤنٹر کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی



بہنہ بنی ہوئی تھی۔

مرزا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھی کا نام جانسن ہے۔ ہمارا تعلق ایک عیسائی اخبار میراڈ سے ہے۔ مسٹر جیفرے نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے۔ عمران نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 "میں سر۔ تشریف رکھیں۔" اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جوانا مڑ کر ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔ عمران اس لڑکی کے بولنے ہی اس کی آواز پہچان گیا تھا کہ فون پر اس کی گفتگو اس لڑکی سے ہوئی تھی۔

"تشریف لائے۔" کچھ دیر بعد لڑکی نے ان دونوں سے کہا تو وہ دونوں اٹھ کر کیمین کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ لڑکی نے اٹھ کر احاطہ ان کے لئے دروازہ کھولا۔

"شکریہ۔" عمران نے کہا اور پھر وہ جوانا سمیت اندر داخل ہوا تو ایک بڑی سی میز کے چپے ایک اوجھ عمر آدمی موجود تھا جس کی شخصیت خاصی بارعب تھی۔ وہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر مصافحہ، تعارف اور رسمی جملوں کے بعد عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور جیفرے کے سامنے رکھ دیا۔

لیکن لارڈ صاحب تو کسی سے کسی صورت بھی ملاقات نہیں کرتے۔ جیفرے نے اٹھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ بات تو کر دیکھیں شاید ہماری قسمت کام دکھا جائے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیفرے نے اثبات میں سر ہلادیا

اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر فون کے نیچے موجود بین پریس کیا اور وہ تیزی سے منبر داخل کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ کا بین آن کر دیں تاکہ ہم بھی اپنی قسمت کا فیصلہ براہ راست سن سکیں۔" عمران نے کہا تو جیفرے نے مسکراتے ہوئے آخر میں لارڈ کا بین پریس کر دیا۔

"لارڈ لارڈ جٹ مینشن۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیفرے فرام لارڈ جٹ سکس سٹار ہوٹل۔" جیفرے نے تھکمانے لہجے میں کہا۔

"میں سر۔" دوسری طرف سے اس بار مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ صاحب سے بات کراؤ انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔" جیفرے نے کہا۔

"ہو لڈ آن کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 "ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں۔" جیفرے نے کہا۔  
 "بات کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لارڈ صاحب۔ میں جیفرے بول رہا ہوں لارڈ جٹ سکس سٹار ہوٹل سے۔" جیفرے نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

کہا اور جیفرے بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران اور جوانا اس سے مصافحہ کر کے کینن سے باہر آگئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر آکر نیکی میں بیٹھے واپس اپنے ہوٹل کی طرف بڑے چلے جا رہے تھے۔ جوانا کا چہرہ بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا لیکن وہ خاموش تھا لیکن عمران کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے لارجنٹ نے ملاقات سے انکار کر کے اس کا کوئی فائدہ کر دیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر اپنے ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔

ماسٹر اس گھنٹیا اور کہنے آدمی کی یہ جرأت کہ وہ آپ سے ملاقات کرنے سے انکار کرے۔ آپ ابھی چلیں اس کے محل میں پھر دیکھیں میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں..... کمرے میں پہنچتے ہی جوانا بے اختیار پھٹ پڑا۔

کیا کرو گے وہاں تو سنا ہے کہ خصوصی حفاظتی انتظامات ہیں اور ویسے بھی وہ شیڈاگ کا سر چیف ہے اور شیڈاگ عام مشنر کے دوران اگر انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے تو اس کے سر چیف نے کس قسم کی مشینری سے کام لے رکھا ہو گا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں اسے اس کی مشینری سمیت ہنس کر دوں گا۔ آپ چلیں تو سہی یا پھر مجھے اجازت دیں میں اسے اٹھا کر وہاں سے یہاں لے آتا ہوں..... جوانا نے اسی طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

شاید پاکیشیا سے باہر نکلنے ہی تم دوبارہ ماسٹر کھڑکے رکن بن

ہیں۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے..... دوسری طرف سے حریت بھری آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ بولنے والا واقعی لارجنٹ ہے کیونکہ وہ اس سے ٹراسمیز پر پاکیشیا سے بات کر چکا تھا اور ویسے بھی وہ اس کی آواز پہچانتا تھا۔ پھر جیفرے نے انتہائی مودبانہ انداز میں اسے عمران اور جوانا کے صحافی ہونے اور پھر انٹرویو کے لئے وقت دینے کی درخواست کی لیکن دوسری طرف سے صاف اور دو ٹوک انداز میں جواب دے کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو جیفرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسور کھ دیا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

آئی ایم سوری۔ لارڈ صاحب نے انکار کر دیا ہے..... جیفرے نے کہا۔

ہاں۔ ہم نے سن لیا ہے مگر آپ کی بے حد مہربانی کہ آپ نے کوشش کی۔ اب یہ ہماری قسمت کہ ہمیں وقت نہیں مل سکا۔ آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہم صحافیوں کے لئے یہ معمولی بات ہے..... عمران نے کہا تو جیفرے کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

آپ کیا پتہ پتہ کر رہے ہیں جیفرے نے کہا۔  
سوری اس وقت نہیں پھر کبھی ہی۔ آپ کا بھی وقت قیمتی ہوتا ہے بے حد شکریہ۔ اب اجازت دیں..... عمران نے اٹھتے ہوئے

جاتے ہو۔ بہر حال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر ہم نے دیے ہی اس کے محل پر ریڈ کر دیا تو اس کی پوری تنظیم یہاں ہمارے خلاف حرکت میں آسکتی ہے اور میں ایسا نہیں چاہتا۔ ہمارا نارگٹ صرف لارنسٹ کی موت ہے اور یہ کوئی ایسا بڑا کام نہیں ہے۔ یہ کام خاموشی سے ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو رات کو چلیں گے اس کے محل۔ فی الحال تم آرام کرو..... عمران نے کہا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اس کی گردن توڑنے کا کام آپ مجھے ہی دیں گے ماسٹر۔“ جوانا نے کہا۔

”نہیک ہے۔ تم ہی یہ نیک کام کر لینا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

یوگان کے ایک ہوٹل کے کمرے میں جوانا، صفدر، صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ موجود تھی۔ وہ ابھی ایر پورٹ سے سیدھے یہاں پہنچے تھے کیونکہ اس ہوٹل میں ان کے کمرے بک تھے۔ پاکیشیا سے وہ جھپٹے بچان پہنچے تھے اور پھر بچان سے یہاں آئے تھے۔ پاکیشیا میں چیف نے انہیں وائس منزل کے میٹنگ روم میں کال کر کے مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ چونکہ عمران کو اس نے شیڈ آگ کے سپر چیف کے خاتمے کے لئے بھیجا ہے اس لئے اس مشن میں جوانا کی قیادت میں ٹیم جائے گی البتہ اگر ضرورت پڑی تو عمران کا رمن میں اپنا مشن مکمل کر کے ان کے پاس یوگان پہنچ جائے گا اور چیف نے انہیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ بچان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سپیشل فارن انٹلنٹ چانگ ان سے آکر ملاقات کرے گا اور اگر وہ چاہیں تو چانگ ان کی ہر طرح سے

امداد بھی کرے گا۔ چنانچہ اس وقت وہ سب جویا کے کمرے میں موجود تھے۔ جویا سمیت وہ سب ایک میٹھاپ میں تھے اور کاغذات کی رو سے وہ سب سیاح تھے۔

راجہ۔ پہلے چیکنگ ہو جانی چاہئے۔ جویا نے صدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ تو صدر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر اس نے اپنے بیگ میں سے جدید ساخت کا گائیکر نکالا اور اس کی مدد سے اس نے پورے کمرے اور ملحقہ باتھ روم وغیرہ کی اچھی طرح تلاشی لے لی۔

کچھ نہیں ہے۔ صدر نے واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور سب نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔

بھیس اس عمر کی آمد سے پہلے یہ مشن مکمل کرنا ہے اس لئے زیادہ لمبے چوڑے منصوبوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کرو اور اس پر چڑھائی کر دو۔ تنویر نے کہا۔

شیڈاگ انتہائی مستحکم اور با وسائل تنظیم ہے تنویر اور پھر وہ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے۔ چیف نے بتایا تھا کہ انہوں نے دانش منزل پر بھی انیک کیا تھا اور اگر چیف نے دانش منزل کے اندر خصوصی حفاظتی انتظامات نہ کئے ہوتے تو دانش منزل راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جاتی اس لئے ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا پڑے گا۔ جویا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

مس جویا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیڈ کوارٹر کی بجائے شیڈاگ

کے یہاں کے انٹارج کو ٹریس کرنا چاہئے۔ وہ بہر حال یوگانی ہے اور وہ لازماً کہیں نہ کہیں آتا جاتا ہو گا۔ اگر اس پر قابو پایا جائے تو پھر ہیڈ کوارٹر کی تباہی کوئی مسئلہ نہ ہو گی۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

ہاں۔ تمہاری یہ تجویز درست ہے لیکن پہلے چانگ سے بات ہو جائے پھر سوچیں گے۔ جویا نے جواب دیا اور پھر ان کے درمیان کافی در تک اسی قسم کی باتیں ہوتی رہیں کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جویا سمیت سب چونک پڑے۔

میرا خیال ہے چانگ کی کال ہو گی۔ جویا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر سیر اٹھا لیا۔

یس۔ مارگریٹ بول رہی ہوں۔ جویا نے کاغذات کی رو سے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

چانگ بول رہا ہوں مس مارگریٹ۔ کیا آپ مجھے ملاقات کا وقت دے سکتی ہیں۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

اوہ یس آجائے۔ ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے۔ جویا نے کہا اور ر سیرور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صدر نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک گھٹے ہوئے جسم کا ادھیر عمر بچا بیٹا موجود تھا۔

میرا نام چانگ ہے۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے

”آپ یقین کریں مس واقعی یہاں کسی کو بھی اس نام کا علم تک نہیں ہے۔“..... چانگ نے کہا۔  
 ”پھر یہ کیسے طے ہو گیا کہ یہاں شیڈ آگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ظاہر ہے چیف نے کسی اطلاع کی بنیاد پر ہی ایسا سوچا ہو گا۔“..... جویا نے کہا۔

”یہاں سے قریب ایک جزیرہ ساڈان ہے۔ جھوٹا سا جزیرہ ہے وہاں شیڈ آگ کا اڈا موجود ہے جس کا انچارج مارشل نامی ایک آدمی تھا اسے شیڈ آگ کا سپیشل سیکشن کہا جاتا تھا اور پیرہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہیں شیڈ آگ کا ایشیائی سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ اڈا ایک کلب کے نیچے تہہ خانوں میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ کلب مارشل آرٹ سکھانے کا کلب تھا اور مارشل ہی اس کا مالک اور چیف انسٹرکٹر تھا۔ پھر مارشل اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ پاکیشیا گیا تھا اور وہاں وہ سیکرٹ سروس کے ہاتھوں مارا گیا۔ اب وہاں کا انچارج ایک آدمی سمجھتا ہے لیکن سمجھتا کو قطعی معلوم نہیں ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ مارشل یوگان آتا جاتا رہتا تھا اور اس کلب کے نیچے ایک ایسا جدید ترین ٹرانسمیٹر موجود تھا جس کا تعلق کسی خفیہ مواصلاتی سارے سے تھا۔ اس کی چیکنگ کی گئی تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس پر ہونے والی کال خود کار انداز میں یوگان ٹرانسفر ہو جاتی ہے۔ ان ساری باتوں سے یہ نتیجہ نکلا گیا کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے لیکن دھوکہ دینے کے لئے نام ساڈان کا

مسکرا کر کہا۔  
 ”میرا نام مارگرٹ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں تشریف رکھیں۔“ جویا نے کہا تو چانگ سر ہلاتا ہوا ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ صفدر نے دروازے کو بند کر کے دوبارہ پختی لگائی اور پھر وہ بھی چانگ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔  
 ”کیا کوئی بات ہو سکتی ہے۔“ چانگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ہنچکاتے ہوئے کہا۔  
 ”ہاں۔ کھل کر بات کرو۔ ہم اسے چیک کر چکے ہیں اور یہ اوکے ہے۔“ جویا نے کہا تو چانگ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔  
 ”آئی ایم سوری۔“ مجھے جیلے ہی یہ سوچنا چاہئے تھا کہ آپ کا تعلق کس سے ہے۔ بہر حال مس مارگرٹ، چیف نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ سے طوں اور آپ کے احکامات کی تعمیل کروں اس لئے میں حاضر ہوا ہوں۔“..... چانگ نے کہا۔  
 ”کیا شیڈ آگ کے بارے میں تم نے یہاں کوئی تحقیقات کی ہیں۔“..... جویا نے پوچھا۔  
 ”یس مس۔ لیکن یہاں ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔“..... چانگ نے جواب دیا۔  
 ”کیا یہاں کوئی شیڈ آگ کے بارے میں نہیں جانتا حالانکہ یہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔“..... جویا نے حیرت بھرے لہجے کہا۔

ایسا کریں کہ یہاں ہمارے لئے کسی رہائش گاہ، اسٹے اور کاروں کا بندوبست کریں اس کے بعد ہم جائیں اور ہمارا کام..... جو کیا ہے۔

”اس کا بندوبست پہلے ہی کر دیا گیا ہے لیکن آپ کو یہاں ہوٹل میں کم از کم چوبیس گھنٹے گزارنے ہوں گے تاکہ کسی کو آپ پر کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شیڈ آگ کو آپ کی وہاں سے یہاں آمد کا علم ہو چکا ہو اور وہ آپ کو تلاش کر رہے ہوں۔“

چانگ نے کہا۔

”مسٹر چانگ کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم انہیں اپنے بارے میں خود اطلاع دے سکیں..... اچانک صاف نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

”کیوں۔ اس کا کیا فائدہ ہو گا.....“ چانگ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”اس طرح ان کا کوئی نہ کوئی آدمی سامنے آنے کا اور پھر اس کے ذریعے ان کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کیا جاسکے گا.....“ صاف نے جواب دیا۔

”اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ واقعی یہ قابل عمل آئیڈیا ہے.....“ جو کیا نے تحسین بھرے لہجے میں کہا تو صاف کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں۔ اس کا یہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ آپ مختلف ہوٹلوں میں جا کر شیڈ آگ کے بارے میں مکمل عام معلومات حاس

استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر علی عمران صاحب نے بھی چیف کو کسی اطلاع کے ذریعے کنفرم کر دیا کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے اس لئے انہوں نے آپ کو ساڈان کی بجائے یوگان بھیجا ہے۔ آپ کی آمد سے پہلے میں نے یہاں ہر ممکن کوشش کر لی ہے لیکن یہاں نہ میں ہیڈ کوارٹر ٹریس کر سکا ہوں اور نہ ہی اس کے چیف کو۔ یہ ساری معلومات مارشل کو تھیں اور مارشل ہلاک ہو چکا ہے.....“ چانگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہمیں یہاں خود اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا پڑے گا۔“ نین کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ساڈان سے اس سپیشل سیشن کے کسی آدمی کو افواہ کر لیا جائے اور پھر اس سے معلومات حاصل کی جائیں۔ جو کیا نے کہا۔

”میں نے ایسا بھی کر دیکھا ہے وہ لوگ واقعی کچھ نہیں جانتے۔“ چانگ نے جواب دیا۔

”مس مارگرٹ اگر اس ٹرانسفر مشین کی مشینری کو چیک کر لیا جائے تو شاید اس سے یہاں ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگایا جاسکے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”میں نے اس پوائنٹ پر بھی کام کر دیکھا ہے لیکن جس خفیہ مواصلاتی سیارے سے اس کا تعلق ہے اس کی مشینری کو چیک کئے بغیر کچھ معلوم نہیں ہو سکتا.....“ چانگ نے جواب دیا۔

”بہر حال مسٹر چانگ ہم نے تو بہر حال اسے ٹریس کرنا ہے۔ آپ

کرنا شروع کر دیں اس طرح یقیناً ان تک اطلاع پہنچ جائے گی۔  
چانگ نے جواب دیا۔

”گڈ۔ یہ سب سے بہتر طریقہ ہے اور سرسٹر چانگ آپ اس رہائش گاہ کی چابیاں ہمیں دیں اور اس کے بعد آپ فارغ ہیں۔“ جو یا نے کہا تو چانگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی جیب سے ایک کی رنگ نکال کر دیا جس کے اندر ایک نوکرن بھی موجود تھا۔ ”یہاں کی سب سے پوش آبادی کر اس کالونی ہے۔ کوٹھی نمبر بارہ۔ اس کوٹھی میں اسلحہ اور کاریں موجود ہیں میں بھی یہاں موجود رہوں گا۔ یہ افون نمبر آپ نوٹ کر لیں۔“ چانگ نے چابی دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنا فون نمبر بھی بتا دیا۔

”اوکے ٹھیک ہے۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔“ جو یا نے کہا تو چانگ اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی اٹھا اور پھر چانگ کے باہر جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

”صالحہ کی تجویز درست ہے اس سے صالحہ، صفدر کے ساتھ یہاں پوچھ گچھ کرے گی جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں ان کی نگرانی کریں گے اور میں اپنے طور پر یہاں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔“ جو یا نے کہا۔

”آپ اکیلے کیا کریں گی۔“ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔  
”میں کسی چھوٹے ملک کی ایجنٹ بن کر اسٹی اسلحے کے بارے

میں یہاں معلومات حاصل کروں گی کیونکہ شیڈ آگ اسٹی اسلحے کو ہی ذیل کرتی ہے۔“ جو یا نے کہا۔

”اوہ۔ یہ شیڈ آگ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ کیا ہم بھی اسٹی اسلحے کے ڈیلر بن کر کام کریں اس طرح زیادہ آسانی سے کام ہو سکے گا۔“ صفدر نے کہا۔

”لیکن کام کا آغاز کہاں سے کیا جائے۔“ جو یا نے کہا۔  
”یہاں معلومات فروخت کرنے والی کوئی نہ کوئی پارٹی ضرور ہو گی اگر اس کا پتہ چل جائے تو زیادہ آسانی ہو سکتی ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ کسی دیر سے بات کی جائے۔“ صفدر نے کہا اور جو یا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میں کوشش کرتا ہوں۔ آپ لوگ اس رہائش گاہ پر پہنچ جائیں میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔“ کیپٹن شکیل نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں۔“ صالحہ نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جو یا نے بھی اس کے پروگرام کی تائید کر دی اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

خاموشی طاری رہی پھر ڈور فون کے مائیک سے ایک اور آواز سنائی

دی۔

”کون ہے گیٹ پر“..... بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی اور  
عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ فارن ایجنٹ زلیف بول رہا  
ہے۔

”پرنس آف ڈھب“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ آپ ایک منٹ۔ میں خود آ رہا ہوں“..... دوسری  
طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈور  
فون آف ہو گیا۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی  
کوٹھی کا چھوٹا سا پھانک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا لیکن باہر آئے  
ہی وہ یلکھت اس طرح چونک پڑا جیسے اسے طاقتور الیکٹرک شاک لگا  
ہو۔

”میں عمران ہوں زلیف“..... عمران نے اصل آواز میں کہا تو  
زلیف بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ تو یہ آپ ہیں۔ میں سمجھا کہ میرے ساتھ ڈاج ہو گیا ہے۔  
آئیے۔ اندر آ جائیے“..... زلیف نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور  
عمران جو ان کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے اندر داخل ہوا۔ ان کے  
عقب میں زلیف نے پھانک بند کیا اور پھر وہ انہیں لے کر ڈرائنگ  
روم میں آگیا۔

”آپ کیا پتیا پسند کریں گے“..... زلیف نے کہا۔

نیکی کارمن دارالحکومت کی سب سے معروف شاہراہ پر خاصی  
تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ نیکی کی عقبی  
سیٹ پر عمران اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ایک جگہ ان کی نیکی  
مڑی اور سائین پر دوڑتی ہوئی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔  
تھوڑی دیر بعد نیکی ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ کے  
سلسلے جا کر رک گئی۔ عمران اور جوانا نیچے اترے۔ جوانا نے میز  
دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور نیکی ڈرائیور سلام کر کے نیکی کو آگے بڑھا  
کر لے گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

”کون ہے“..... ڈور فون سے ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی

دی۔

”ہم نے زلیف سے ملنا ہے میرا نام پرنس آف ڈھب ہے فراہ  
پاکیشیا“..... عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔ کچھ دیر تک



ہو سکا اور اس کے محل پر براہ راست حملہ اس لئے نہیں کیا جاسکتا کہ لامحالہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی احتیاطات ہوں گے اس لئے اس کی پرسنل سیکورٹی سے ہمیں ایسی معلومات مل سکتی ہیں کہ جن کی مدد سے اسے پکڑا جاسکے۔..... عمران نے کہا۔

”وہ تو وہاں سے صرف ایک روز چھٹی کرتی ہے۔ چھٹی سنڈے کو ہوتی ہے اور ابھی سنڈے آنے میں چار روز باقی ہیں ورنہ وہ تو مستقل وہیں رہتی ہے۔ پہلے بھی میں نے اسے سنڈے کے دن ہی بلوا کر اس سے پوچھ گچھ کی تھی..... زیلف نے کہا۔

”کیا تم اسے فون کر کے فوری ملاقات کا بندوبست نہیں کر سکتے..... عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ وہاں تمام کالیں نہ صرف ٹیپ ہوتی ہیں بلکہ سنی بھی جاتی ہیں اور معمولی سے شک پر آدمی غائب ہو جاتا ہے۔“ زیلف نے کہا۔

”بہر حال کوئی نہ کوئی ایمر جنسی تو ہو سکتی ہے اور پھر جہارے بارے میں تو وہ لوگ بھی جانتے ہوں گے..... عمران نے کہا۔

”ایک منٹ۔ ہاں ایک کام ہو سکتا ہے۔ مارجولی کی بڑی بہن اگر چاہے تو وہ اس کو بلا سکتی ہے کیونکہ مارجولی کی بڑی بہن مارٹھا کسی زمانے میں لارجنٹ کی عورت رہ چکی ہے اور اب بھی لارجنٹ اس کا خرچہ برداشت کرتا ہے لیکن عملی طور پر وہ اسے جھوڑ چکا ہے کیونکہ مارٹھا ایک ایکسٹریٹ میں مانگوں سے محروم ہو چکی ہے۔“ زیلف

”کچھ نہیں۔ ہمیں اس طرح اچانک آنا پڑا ہے جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن تم سے کچھ معلومات حاصل کرنا تمہیں۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”فریڈے“ زیلف نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اب سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

”جیف نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے انہیں رپورٹ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ تم نے لارجنٹ کے بارے میں معلومات اس کی پرسنل سیکورٹی سے حاصل کی تھیں۔ کیا یہ درست ہے..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ آپ سے کیا چھپانا وہ میری گول فرینڈ ہے۔“ زیلف نے مسرت سے جواب دیا۔

”اچھا کیا تمہارے یہ بات بتاؤ۔ اس طرح کم از کم جہاری گول فرینڈ کی زندگی بچ جائے گی۔“ اب اس کا نام بتا دو اور وہ کہاں رہتی ہے اور کس وقت اس سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ یہ سب تفصیل سے بتا دو..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا آپ اس سے ملنا چاہتے ہیں۔ لیکن کیوں۔“ زیلف نے حیران ہو کر کہا۔

”جیف نے لارڈ لارجنٹ کو ہلاک کرنے کا آرڈر دے دیا ہے اور ہماری جہاں آہ اسی سلسلے میں ہے۔ میں نے ایک اور ذریعے سے کوشش کی تھی کہ لارجنٹ سے ملاقات ہو سکے لیکن ایسا ممکن نہیں

اور کچھ دیر بعد وہ ایک متوسط انداز کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے۔  
 زلیف نے جیب سے چابی نکال کر اس کا تالا کھولا اور پھر وہ اندر آ گئے  
 "یہاں کار تو موجود نہ ہوگی..... عمران نے اندر داخل ہو گئے  
 ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کار کا البتہ میں بندوبست کر دیتا ہوں..... زلیف نے  
 کہا اور پھر کوٹھی کے اندر ایک کمرے میں موجود فون کا رسیور اٹھایا  
 اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔  
 "لیکس ماڈرن کار پوریشن..... رابطہ قائم ہوئے ہی ایک مردانہ  
 آواز سنائی دی تو زلیف نے اسے اس کوٹھی کا پتہ بتا کر وہاں ایک  
 نئی کار بھیجنے کا آرڈر دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"کار ابھی پہنچ جائے گی..... زلیف نے رسیور رکھتے ہوئے کہا  
 اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تقریباً نصف گھنٹے بعد  
 نئے ماڈل کی کار پہنچ گئی۔ زلیف نے کاغذات پر دستخط کئے اور کار سے  
 آنے والے کو واپس بھجوا دیا۔

"اسلو آپ کو کس قسم کا چلبے..... زلیف نے کار لے آنے  
 والے کے جانے کے بعد عمران سے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل  
 بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایک خاص آدمی کو کال کر کے منگوا دیتا  
 ہوں۔" زلیف نے کہا اور ایک بار پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر

نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔  
 "یہاں رہتی ہے وہ..... عمران نے پوچھا۔  
 "سکات پلازہ کے فلیٹ نمبر اٹھائیس چھٹی منزل میں۔" زلیف  
 نے کہا۔

"کیا وہ وہاں اکیلی رہتی ہے..... عمران نے پوچھا۔  
 "جی ہاں۔ وہ وہیل چیئر پر رہتی ہے..... زلیف نے جواب دیا۔  
 "اوکے۔ کیا تم اپنی کار میں ہمیں وہاں تک پہنچا سکتے ہو۔" عمران  
 نے اٹھتے ہوئے کہا۔  
 "میں آپ کے لئے مستقل طور پر کار کا بندوبست کر دیتا ہوں۔"  
 زلیف نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔  
 "کار کے ساتھ ساتھ کسی۔" بانٹش گاہ کا بندوبست بھی کر دو تو زیادہ  
 بہتر ہے۔" عمران نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ اس کالونی میں ایک خالی کوٹھی موجود ہے۔ یہ  
 میری ملکیت ہے اس میں کرایہ دار رہتے تھے جو پچھلے ہفتے چھوڑ گئے ہیں  
 اور ابھی تک کوئی مناسب کرایہ دار نہیں ملے۔ آئیے..... زلیف  
 نے کہا۔

"یہ سوچو کہ ہم بھی مناسب کرایہ دار یہاں آ کر سکیں گے۔" عمران  
 نے کہا تو زلیف بے اختیار ہنس پڑا اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے  
 چلتے ہوئے کوٹھی سے باہر آ گئے۔ باہر آتے ہی زلیف دائیں ہاتھ پر مڑ  
 گیا اور کئی کوٹھیاں عبور کرنے کے بعد وہ ایک سائیل روڈ پر مڑ گئے

منبر داخل کرنے شروع کر دیے اور پھر رابطہ ہونے پر کسی کو اس نے اسلحہ مہیا کرنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”ابھی اسلحہ بھی پہنچ جائے گا۔“ زلیف نے کہا۔

”تم تو واقعی کھل جا سہم ثابت ہو رہے ہو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو زلیف بے اختیار ہنس پڑا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ نے اب تک کوئی ایسی فرمائش نہیں کی جو روئین سے ہٹ کر ہو۔ باقی اسلحہ اور کاریں وغیرہ تو ہمارے لئے روئین کی حیثیت رکھتی ہیں۔“ زلیف نے ہنستے ہوئے کہا۔

”جوانا کی موجودگی میں کوئی فرمائش کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔“ عمران نے کہا تو زلیف بے اختیار چونک پڑا جبکہ ساتھ بیٹھا ہوا جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔“ زلیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جوانا کی انگلیوں میں کھپکی ہوتی رہتی ہے اور اسے انگلیوں کی کھپکی دور کرنے کے لئے انسانی گردنیں چاہئیں۔ چاہے وہ گردن لڑکی کی ہو یا مرد کی۔ اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ روئین سے ہٹ کر فرمائش کیسے کی جا سکتی ہے۔ مجھے تو بہر حال لاش ہی مل سکتی ہے۔“ عمران نے کہا تو زلیف بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کال بیل بجی تو زلیف اٹھ کر پھانگ کی طرف چلا

گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا بیگ تھا۔

”لیجئے اس میں آپ کا مطلوب اسلحہ موجود ہے۔“ زلیف لٹا

بیگ ایک سائیڈ پر پڑی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

”اوکے بے حد شکریہ۔ اب تم آرام کر سکتے ہو۔“ عمران نے

کہا اور زلیف سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے بیرونی گیٹ کی طرف

بڑھ گیا۔

”عمران نے بیگ کھولا اور اس میں سے مشین پستل نکال کر اس

نے اپنی جیب میں ڈالا اور ایک مشین پستل اس نے جوانا کی طرف

بڑھا دیا۔ اس کے علاوہ اس بیگ میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا ایک پستل بھی موجود تھا۔ وہ بھی عمران نے اٹھا کر اپنی جیب میں

ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کاریں بیٹھے اس کالونی سے نکل کر اسکاٹ پلازہ والی روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ذرا نیونگ

سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ جوانا سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

”اسکاٹ پلازہ آٹھ منزلہ عمارت تھی۔ عمران نے کار پارکنگ

میں روکی اور پھر وہ دونوں لفٹ کے ذریعے چھٹی منزل پر پہنچ گئے۔

فلٹ نمبر اٹھائیس کا دروازہ بند تھا جبکہ دروازے کے ساتھ کارڈ پر

مار تھا کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس پلازہ کے تمام فلٹ لکڑی اور سبز

پروف تھے۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

”کون ہے۔“ ڈور فون سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ جب

بے حد سخت تھا۔

میرا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھی کا نام جانس۔ ہمیں لارڈ لارجسٹ نے بھیجا ہے..... عمران نے کہا۔

اوہ۔ نمبر..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو عمران نے ایک لڑکی کو وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کی ٹانگوں پر کھیل تھا۔

اُجالے..... لڑکی نے دروازہ کھول کر وہیل چیئر کو سائیڈ پر کرتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے بچے جو انا اندر داخل ہو گئے۔ جو انا نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔ لڑکی وہیل چیئر چلائی ہوئی انہیں ڈرائیونگ روم کے انداز میں بچے ہوئے کمرے میں لے آئی۔

ہاں۔ اب بتاؤ کیوں بھیجا ہے اس نے تمہیں۔ ویسے بڑے طویل عرصے کے بعد اس نے کسی کو بھیجا ہے ورنہ تو اس نے مجھ سے ایک لحاظ سے لنک ہی ختم کر دیا تھا..... لڑکی نے جس کا نام مارتھا تھا، مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ شاید انتہائی میں رہنے کی وجہ سے اسے بولنے کا موقع نہ ملا تھا اس نے جیسے ہی اسے موقع ملا اس نے مسلسل بولنا شروع کر دیا تھا۔

مارتھا یہ فلیٹ آپ کے نام ہے یا لارڈ لارجسٹ کے نام ہے۔ عمران نے کہا تو مارتھا چونک پڑی۔

میرے نام ہے ماری۔ یہ بھی اچھے وقتوں میں میرے نام ہو گیا

تھا ورنہ تو میں کسی محتاج خانے میں پڑی ہوتی لیکن تم نے یہ بات کیوں پوچھی..... مارتھا نے کہا۔

لارڈ لارجسٹ آپ کو کتنی رقم دیتے ہیں..... عمران نے اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

رقم۔ وہ۔ ہودی رقم دے گا۔ اس نے شروع شروع میں تو رقم دی پھر بند کر دی۔ اب تو میری انشورنس پالیسی کی وجہ سے کچھ رقم مل جاتی ہے جس سے میں گزارہ کر رہی ہوں یا پھر میری بہن مارجولی مجھے کبھی کبھی رقم بھجوا دیتی ہے لیکن یہ سب آخر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تم تو لارڈ لارجسٹ کا پیغام نیچے آئے تھے..... مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

میں مارتھا آپ معذور ہیں۔ کیا آپ چاہتی ہیں کہ آپ کو اتنی رقم مل جائے کہ اس کے بعد آپ کی باقی زندگی انتہائی عیش و آرام سے گزار سکیں..... عمران نے کہا۔

ہاں۔ میں چاہتی تو ہوں۔ ظاہر ہے مجھے ایسا چاہنا بھی چاہیے لیکن اس سفاک اور بے حس معاشرے میں اتنی رقم مجھے معذور ٹوٹا کون دے گا۔ جب میں ٹھیک تھی تو یہ لارجسٹ میرے آگے بیٹھے پھرتا تھا لیکن معذور ہو جانے کے بعد اس نے بھی طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لی ہیں۔ لیکن تم کیوں کہہ رہے ہو۔ مجھے رقم مل سکتی ہے لیکن کیسے اور کیوں..... مارتھا نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔



گئی۔ شاید وہ رقم کو سیف میں محفوظ کرنے گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد مارتھا واپس آگئی۔

”میں اس رقم کو محفوظ کرنے گئی تھی۔ آپ نے محسوس تو نہیں کیا۔“ مارتھا نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ رقم آپ کی ہے لیکن اب آپ مارجولی کو یہاں بلوائیں تاکہ ہم اپنا کام منساکر واپس جاسکیں۔“ عمران نے کہا تو مارتھا نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

”میس لارڈ لارینٹ میسنز..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مارتھا بول رہی ہوں مارجولی.....“ مارتھا نے کہا۔

”اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا اس وقت.....“ مارجولی نے چونک کر کہا۔

”سنو مارجولی۔ میں نے اپنا فلیٹ فروخت کر دیا ہے اور میں اب

مستقل طور پر ایکری میا شفٹ ہو رہی ہوں۔ میری فلائٹ ایک گھنٹے

بعد جانے والی ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ تم سے آخری بار

ملاقات کر لوں۔ کیا تم آ سکتی ہو مجھ سے ملنے.....“ مارتھا نے کہا۔

”لیکن یہ اچانک تمہیں کیا دورہ پڑ گیا ہے.....“ مارجولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں یہاں بور ہو رہی تھی۔ تمہیں پہلے اس لئے نہیں بتایا کہ

کہیں تم رکاوٹ نہ ڈالو۔ آ جاؤ پلیز۔ پھر شاید ہماری ملاقات نہ ہو

میں نہیں چاہتی کہ میری چھوٹی بہن کو میری وجہ سے کوئی تکلیف پہنچے۔“ مارتھا نے کہا۔

”ہم آپ کو حلف دیتے ہیں کہ مارجولی کو کوئی نقصان نہیں پہنچے

گا۔ ہم اسے واپس بھجوا دیں گے اور اس کے بعد ہم ان معلومات کو

اپنے دوسرے سیکشن کو ٹرانسفر کر دیں گے اور وہ سیکشن ان معلومات

کی بنا پر کارروائی کرے گا البتہ یہ بات طے ہے کہ نہ ہی آپ کا نام

درمیان میں آئے گا اور نہ ہی مارجولی کا.....“ عمران نے کہا۔

”نجانے کیا بات ہے کہ مجھے جہاڑی بات پر یقین آ رہا ہے لیکن

مارجولی کو کیسے بلایا جائے گا۔ کیا کہہ کر.....“ مارتھا نے کہا۔

”آپ اسے فون کر کے اپنی حیثیت کی غرابی کا کہیں اور اسے فوراً

پہنچنے کا کہیں۔ اس طرح کسی کو شک بھی نہ پڑے گا اور پھر ایک

گھنٹے بعد وہ واپس جا کر کہہ سکتی ہے کہ اس نے آپ کی دیکھ بھال کی

ہے اور جب آپ کی حیثیت مستحکم گئی تو وہ واپس چلی گئی۔“ عمران

نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر دیں رقم۔“ مارتھا نے کہا۔

”جائزہ۔ مس مارتھا کو دس لاکھ کارمن مارک دے دو۔“ عمران

نے جو ان سے کہا تو جو انانے سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب

سے معافی کر نیسی کے بڑے نوٹوں کا ایک بڈل نکالا اور مارتھا کی

طرف بڑھا دیا۔ مارتھا نے بڈل لیا اور پھر وہیل جیئر چلائی تو وہ

تیزی سے ڈرائیونگ روم سے نکل کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ

لئے۔ مارتھانے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ میں آ رہی ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور مارتھانے شکر یہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”وہ آ رہی ہے۔۔۔۔۔ مارتھانے اس انداز میں کہا جیسے اس نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد کل ہیل بجنے کی آواز سنائی دی تو مارتھانے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس کا بین پریس کر دیا۔

”کون ہے؟“ مارتھانے کہا۔

مارجونی ”باکس میں سے مارجولی کی آواز سنائی دی۔

”اچھا۔ مارتھانے کہا اور باکس کا بین آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈالا اور پھر وہیل چیئر چلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر دروازہ کھلنے اور مارجولی اور مارتھا کے درمیان سیٹو کی آوازیں سنائی دیں اور چند لمحوں بعد مارتھا وہیل چیئر چلاتی ہوئی ڈرائیونگ روم میں داخل ہوئی تو ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اس کے ساتھ بیٹھ رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے ڈرائیونگ روم میں عمران اور جوانا کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی۔

== ”کون ہیں؟“ مارجولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

== ”اس فیٹ کے خریداریں۔۔۔۔۔ بیٹھو۔۔۔۔۔ مارتھانے مسکراتے ہوئے کہا تو مارجولی کے سستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرے۔

آئے اور پھر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

”میں تمہارے لئے شراب لے آؤں۔۔۔۔۔ مارتھانے کہا اور تیزی سے وہیل چیئر چلاتی ہوئی واپس چلی گئی۔

”تمہارا نام مارجولی ہے اور تم مارتھا کی چھوٹی بہن ہو۔“ عمران نے مارجولی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔۔۔۔۔ مارجولی نے مختصر سا جواب دیا۔

”اور تم لارڈ لارینٹ کی پرسنل سیکرٹری بھی ہو اور اس کے ساتھ اس کے محل میں رہتی ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو مارجولی بے اختیار چونک پڑی۔

”ہاں مگر تم۔۔۔۔۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔۔ مارجولی نے حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

”سنو مارجولی۔ تمہارا بوائے فرینڈ زلیف ہمارا دوست ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے۔ مارتھا کو ہم نے اس کے معذور ہونے کی وجہ سے بھاری رقم دی ہے تاکہ وہ تمہیں یہاں بلائے۔ ہم تمہیں بھی رقم دے سکتے ہیں بشرطیکہ تم لارڈ لارینٹ کے محل میں موجود حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیلات بتا دو اور اگر تم نے انکار کیا تو پھر یہ سب کچھ زبردستی بھی معلوم کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے بعد تم شاید ہی زندہ رہو۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”او۔۔۔۔۔ او۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ غلط ہے۔ میں کچھ نہیں بتا سکتی۔ میں جانتی ہوں۔

رہی ہوں..... مارجولی نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ ورنہ..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آنے لگ گیا جبکہ جوانا بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر دروازے کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔

"یہ۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔ پیہ مجھے ہلاک کر دیا جائے گا۔۔۔ مارجولی نے انتہائی خوفزدہ جیسے میں کہہ سیکر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ اس لمحے مارتھا وہیل جیپ چلائی ہوئی واپس کمرے میں آئی تو اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل موجود تھی۔

کیا ہوا۔۔۔ تم خوفزدہ کیوں ہو..... مارتھا نے بوتل میز پر رکھتے ہوئے حیرت بخیزے انداز میں مارجولی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظروں دروازے کے قریب کھڑے جوانا پر پڑ گئیں اور وہ چونک پڑی تھی۔

"مارجولی مجھ بتانے سے انکار کر رہی ہے۔ اسے کھانا؟" عمران نے خشک جیسے میں کہا۔

"دیکھو مارجولی۔۔۔ یہ لوگ بے حد بھردار اچھے ہیں اس لئے یہ رقم دے رہے ہیں ورنہ یہ لوگ چاہیں تو سب کچھ زبردستی بھی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ جہاز اور میرا نام سامنے نہیں آئے گا اس لئے تم انہیں بتا دو جو یہ پوچھتے ہیں..... مارتھا نے کہا۔

"مارجولی۔۔۔ ہمیں صرف جہاز کے دوست ذیلیف کا خیال ہے ورنہ

اس جانسن کو دیکھ رہی ہو۔ یہ اگر اپنا انگوٹھا بھی جہاز پر گرون پر رکھ دے تو تم سب کچھ بتانے پر مجبور ہو جاؤ گی لیکن اس کے بعد جہاز کا جسم ہمیشہ کے لئے مفلوج ہو جائے گا اور تم پر وہ لارڈ لارینٹ ہرگز رحم نہ کھائے گا اور جہاز کی باقی عمر فٹ پاتھوں پر یا محتاج خانوں میں بے حس و حرکت پڑے پڑے گزرے گی۔ تم ایک مکھی بھی اڑانے کے قابل نہ رہو گی۔ بولو۔۔۔ جواب دو میرے پاس وقت نہیں ہے اس لئے ہاں یا نہ میں جواب دو..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے ان حفاظتی انتظامات کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ اس کا انچارج جیپ ہے۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں تو صرف فون سنتی ہوں اور بس..... مارجولی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"جانسن..... عمران نے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر..... جوانا نے جواب دیا۔

"جتنی رقم تم نے مارتھا کو دی ہے اتنی ہی رقم مارجولی کو بھی دے دو..... عمران نے کہا تو جوانا نے کوٹ کی دوسری جیب سے ایک اور بنڈل نکالا اور مارجولی کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ۔۔۔ یہ اتنی بڑی رقم۔۔۔ مم۔۔۔ مگر..... مارجولی نے انتہائی حیرت بھری نظروں سے بڑی ماییت کے نوٹوں کے اس بنڈل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ رقم جہاز پر ہے۔ اسے اٹھا لو اور سنو اس کے بدلے میں تم



گی ورنہ اس قدر بھاری رقم وہاں نہیں ہو گئی تو انہیں شک پڑ جائے گا..... مارجولی نے کہا تو مارتھانے اثبات میں سر ملادیا۔

”سنو مسٹر۔ میں تمہیں بتاتی ہوں۔ محل سے باہر آنے اور اندر جانے کا ایک خفیہ راستہ موجود ہے لیکن اس راستے کو صرف لارڈ جنٹ ہی استعمال کرتا ہے اور کوئی اسے استعمال نہیں کر سکتا۔

اس کا کنٹرول بھی لارڈ لارڈ جنٹ کے پاس ہی رہتا ہے۔ اس کے اندر بھی حفاظتی انتظامات ہیں لیکن کسی کو یہ معلوم نہیں ہیں کہ یہ انتظامات کس قسم کے ہیں۔ صرف لارڈ لارڈ جنٹ ذاتی طور پر جانتا ہے۔“ مارجولی نے کہا۔

”اس کی تفصیل بتاؤ.....“ عمران نے کہا۔

”محل سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر ایک کوٹھی ہے جس کا منہ تھری ایلیس ہے۔ اس کوٹھی میں لارڈ کے حفاظتی عملے کے چار آدمی رہتے ہیں۔ یہ محل سے مغرب کی طرف ہے۔ محل سے خفیہ راستہ اس کوٹھی تک جاتا ہے۔ لارڈ لارڈ جنٹ نے جب جانا ہوتا ہے تو وہ اس خفیہ راستے سے اس کوٹھی میں جاتا ہے اور پھر وہاں سے باہر چلا جاتا ہے اور اس کی واپس بھی اسی طرح ہوتی ہے.....“ مارجولی نے کہا۔

”وہی وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں اور محل میں کتنے افراد ہیں.....“ عمران نے پوچھا۔

”کمپوزر کنٹرول انتظامات ہیں اور ان کا انچارج جیمز ہے۔“ باقاعدہ

صرف وہ خفیہ راستہ بتا دو جس سے لارڈ لارڈ جنٹ محل سے باہر آتا جاتا ہے.....“ عمران نے کہا تو مارجولی بے اختیار اچھل پڑی۔

”کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ایسا راستہ ہے.....“ مارجولی نے استغاثی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ان باتوں کو چھوڑو اور میری بات کا جواب دو۔ پہلے ہی بہت سا وقت ضائع ہو چکا ہے.....“ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

”لیکن اگر انہیں معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو میں ماری جاؤں گی۔ وہ بے حد بے رحم لوگ ہیں.....“ مارجولی نے ہنچکاتے ہوئے کہا۔

”تم تو بتا رہے تھے کہ وہ مل کر واپس چلی جاؤ گی اور بس۔ جہاں آیا، مارتھا کا نامور سیان میں نہیں آئے گا لیکن یہ سن لو کہ اگر تم

نے غلط معلومات دیں یا ذاتی دینے کی کوشش کی تو پھر دنیا بھر میں تمہیں کہیں پناہ نہ مل سکے گی اور جہاں موت اس قدر عبرتناک ہو

گی کہ جہاں روح بھی سدیر۔ تک تڑپتی رہے گی.....“ عمران نے اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ مارجولی اور مارتھا دونوں کے جسم نمایاں

طور پر کانپنے لگ گئے۔

”مارجولی۔ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں یہ واقعی ایسا کر سکتے ہیں۔ پناہ انہیں کچھ بتا دو.....“ مارتھا نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے بھی احساس ہو گیا ہے کہ اس کے سوا میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔“ ٹھیک ہے میں بتا دیتی ہوں لیکن یہ راز مارتھا تم اپنے پاس رکھ لو۔ میں سنڈے کو آؤں گی تو تم سے ملے لوں

عمران سبزی میں ایک انتہائی دلچسپ یا گار اور تجرخیز ناول

# شیداک ہید کوادر

مصنف — منظر کلیم ایم نے

شیداک ہید کوادر

جسے تلاش کرنا ہی نامکن تھا لیکن عمران نے ہر قیمت پر اسے تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا — — — پھر — — — ؟

شیداک ہید کوادر

جس تک طویل مدد جہد کے بعد پہنچنے کے باوجود عمران اور پاکیشیا کیڑ سروریں اس میں داخل ہونے سے قاصر رہے — — — کیوں — — — ؟

شیداک ہید کوادر

جسے تباہ کرنے کے مشن پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا واسطہ لا تعداد خونخوار شادکس سے پڑ گیا اور اس کے ساتھی ان خونخوار شادکس کے مقابل بے بس ہو کر رہ گئے ۔

جم اسکاٹ

شیداک کا چیف — جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کیلئے انتہائی جدید ترین اور انتہائی جھلک اور جدید اسلحے کا

آپریشن روم بنا ہوا ہے۔ ہمیں جب باہر جانا ہوتا ہے تو جیمز سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ پھر جیمز اوکے کرتا ہے تو ہم باہر جاتے ہیں اور جب ہماری واپسی ہوتی ہے تو ہم باہر سے گیٹ پر کال بیل بجاتے ہیں تو اندر سے ہمیں خفیہ کیمروں سے چیک کیا جاتا ہے پھر ہمیں اندر آنے کی اجازت ملتی ہے۔۔۔۔۔ مارچولی نے کہا اور پھر عمران اس سے سوالات کرتا رہا اور وہ جواب دیتی رہی۔

اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ عمران نے کہا تو مارچولی اٹھی اور سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ مارٹھا اس کو دی جانے والی رقم اٹھا کر دوبارہ اندرونی کمرے کی طرف چلی گئی۔  
مارٹھا۔ کیا یہ مارچون جا کر اس جیمز کو سب کچھ نہیں بتائے گی۔ جوان نے کہا۔

نہیں۔ اس طرح وہ خود ماری جائے گی اس لئے وہ کچھ نہیں بتائے گی۔ عمران نے کہا اور جوان نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر مارٹھا کی واپسی پر وہ مارٹھا کو خاموش رہنے کا کہہ کر اس کے فلیٹ سے باہر آگئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں وہ تحری ایکس کوٹھی اور لارڈ لار جٹ کا محل تھا۔

Barwary

ختم شد

عمران میرزے میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈیٹر

# ذہین ایجنٹ

خاص نمبر  
مکمل ناول

مصنف: بد منظر کلیم ایم اے

گراہم — ایکریما کا ذہین ایجنٹ — جس نے عمران اور پاکیشا سیکرٹ سروس کے مقابل اپنی ذہانت ثابت کر دی۔ کیسے؟

گراہم — جس نے اکیلے ہی عمران اور پاکیشا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں کامیابی حاصل کر لی — کیا واقعی؟

وہ لمحہ — جب عمران اور پاکیشا سیکرٹ سروس باوجود انتہائی کوششوں کے ذہین ایجنٹ کے مقابلے میں شکست کھا گئے۔

وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے گراہم نے اپنا مشن مکمل کر لیا — کیا واقعی وہ عمران سے زیادہ ذہین تھا؟

آخری کامیابی کسے حاصل ہوئی — گراہم کو — یا؟

انتہائی دلچسپ — ہنگامہ خیز اور ذہانت سے بھرپور ایک منفرد انداز کا ناول

یوسف براؤنز — پاک گیٹ ملتان

بے دریغ استعمال شروع کر دیا — پھر کیا ہوا؟

وہ لمحہ — جب عمران کے ساتھی جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں عمران اور دوسرے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے میٹس گن کے برٹ کا شکار ہو گئے — حقیقی شکار — پھر؟

وہ لمحہ — جب عمران نے شہیدانگ میڈیکل وارڈ کو تباہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا — کیوں؟

وہ لمحہ — جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت شہیدانگ میڈیکل وارڈ کو تباہ کرنے کی بجائے مشن چھوڑ کر واپس لوٹ گیا — کیوں؟

• کیا شہیدانگ کا میڈیکل وارڈ واقعی ناقابل ترمیم ثابت ہوا — یا؟

• انتہائی تیز رفتار ایجنٹ — بے پناہ سپینس اور لمحہ بولمہ تبدیل ہونے والے واقعات — انتہائی حیرت انگیز پولیٹیشنز

• اٹکھا — دلچسپ اور منفرد ناول

یوسف براؤنز — پاک گیٹ ملتان

# عمران کی موت

مصنف: منظر کلیم ایم اے

- ماسٹر کلرز۔ پیشہ ور خوفناک قاتلوں کی بین الاقوامی تنظیم جس کا ہر ممبر قتل کرنے میں بے پناہ مہارت رکھتا تھا۔
- ماسٹر کلرز۔ جس کے ہر ممبر نے اپنے اپنے انداز میں عمران پر مسلسل اور خوفناک قاتلانہ حملے شروع کر دیئے۔
- ماسٹر کلرز۔ جنہوں نے عمران کے فیٹ۔ راما ہاؤس اور زیر ہاؤس کے پر نیچے اڑا دیئے۔ کیسے؟
- پلے در پلے اور خوفناک حملوں کے سامنے اکیلا عمران کب تک بھڑک سکتا تھا؟
- ماسٹر کلرز اور عمران کے درمیان خوفناک اور اعصاب شکن تصادم۔
- کیا عمران خوفناک قاتلوں کی اس تنظیم کے ہاتھوں بچ سکتے ہیں؟
- ہو گیا۔ یا موت عمران کی مقدر ہو چکی تھی؟
- خوفناک اور مسلسل انکیشن سے بھر پور کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

# بلڈی گیم

پیشہ ور

مصنف: منظر کلیم ایم اے

- بلڈی گیم جس کا آغاز پولیشی کی ایک نوجوان لڑکی کے غنڈوں کے ہاتھوں جبری اغوا سے ہوا۔
- بلڈی گیم۔ جس کا انجام اکیڑہاکی عظیم الشان لیبیا ٹریول کی تباہی اور یہودی سائنس دان کی بے در پے موت پر جا کر ہوا۔
- بلڈی گیم۔ ایک ایسے سائنسی آئیڈیے کی بنیاد پر کھیلی گئی جو ابھی محض ایک آئیڈیہی تھا۔ وہ کیا کیا تھا؟
- بلڈی گیم۔ جس میں عمران، منیجر اور جوائن نے حصہ لیا لیکن اس گیم کے ہر مرحلے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں؟
- بلڈی گیم۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو حاصل ہونے والے ہر کھیل کو انتہائی مہارت سے مسلخ کیا جاتا رہا اور عمران اور اس کے ساتھی باوجود مسلسل جدوجہد کے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکے۔
- بے پناہ سسپنس۔ محوہ مجاہدہ ہونے والی واقعات، تیز رفتار انکیشن سے بھر پور ایک ایسی کہانی جو جاسوسی اور بین ایکٹل کہانی ثابت ہوگی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران یہ زیرِ قلعہ مغرور انتہائی دلچسپ اور سرگرمی کے ساتھ

# بلیک ورلڈ

مصنف: منظرِ حکیم ام

بلیک ورلڈ۔ شیطان کی دنیا۔ شیطان اور اس کے کاندھوں کی دنیا۔ جہاں یہ قوتوں کا راج ہے۔ جہاں انسانیت کے خلاف ہر طرح پر شیطانی انداز میں ہمدردی رہتا ہے۔

پروفیسر الیٹ۔ شیعہ دنیا کا ایک اہلِ کار۔ جو شیطان کا نائب تھا اور جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف ایک خوفناک شیطانی منصوبے پر کام شروع کر دیا۔ یہ منصوبہ کیا تھا۔؟

رعمیس۔ ایک اہلِ بادوبی زبرد۔ جو صدیوں پہلے ایک شیطانی معبد کے پجاری کی طاقت تھا اور پروفیسر الیٹ کو اس کی تلاش میں۔ کیوں۔؟ وہ اس سے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا۔؟

جوتی۔ ایک شیطانی قوت۔ جو انتہائی خوبصورت عورت کے روپ میں عمران سے مل گئی اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اس کی شیطانی سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا۔ کیا واقعی ایسا ہوا۔ کیا جوتی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔

بلیک ورلڈ۔ جس کے مقابل عمران، جوزف، جوانا اور ٹائیگر سمیت جب میدان میں اترا تو عمران کو پہلی بار احساس ہوا کہ بلیک ورلڈ کی شیطانی قوتیں کس قدر

طاقتور اور خوفناک قوتوں کی مالک ہیں۔

بلیک ورلڈ۔ ایک ایسی پراسرار سرانگیزہ اور انوکھی دنیا۔ جس کا ہر معاملہ عام دنیا سے ہٹ کر تھا۔

بلیک ورلڈ۔ جس کی پراسرار اور انوکھی قوتوں کے مقابل عمران کو بالکل منفرد انداز میں جدوجہد کرنی پڑی۔ انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی جدوجہد۔

• وہ لمحہ۔ جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کے خوفناک بیچوں میں پھنس کر رہ گئے اور ان کے بچ بچنے کی کوئی راہ باقی نہ رہی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کا شکار ہو گئے۔ یا۔؟

بلیک ورلڈ۔ جس کے خلاف طویل جدوجہد کے باوجود آخر کار ناکامی ہی عمران کا مقصد بنی۔ کیوں اور کیسے۔؟ کیا واقعی عمران ناکام ہو گیا تھا۔ یا۔؟

بلیک ورلڈ۔ جس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران کو عام دنیاوی اسلحہ کی بجائے قطعی مختلف انداز کی طاقت کا سہارا لینا پڑا۔ وہ طاقت کیا تھی۔؟

• قطعی مختلف انداز کی کہانی۔ انتہائی منفرد انداز کی جدوجہد  
• تحیر اور سرگرمیوں میں لپٹی ہوئی ایک پراسرار دنیا کی کہانی  
• ایک ایسا ناول جو اس سے قبل مغربی قرائس پر نہیں سمجھا۔

## یوسف براذرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ ہنگامہ خیز ایڈیو پنجر

فلاسٹر پر چکیٹ (ڈبل سنچرمن)

• مادام بلیک — ایک ایسی عورت جو اس پروجیکٹ کی مدد سے پورے دنیا پر حکومت کرنے کی خواہشمند تھی۔  
 • فلاسٹر پروجیکٹ — جس کی تلاش اور جاننے کے لئے پاکیشیا سروس کی تیم براہ راست اکیٹو (بلیک نیرو) کی سربراہی میں گئی۔  
 • فلاسٹر پروجیکٹ مشن — جس میں عمران کو شامل ہونے سے روکنا یا کیا گیا؟

● جم مارکر۔ جس نے پاکستانی سیکرٹ سروس اور عمران کو روکنے کے لیے پورے آرک لینڈ میں جگہ جگہ موت کے جال بکھار دیئے۔

کیا ایکٹو نغمہ ہو گیا۔؟

● مادام میک — جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو قدم قدم پر

سیکرت سروسز پر عمل طور پر فتح حاصل کر چکے تھے۔۔۔۔۔ پھر کیا ہوا۔۔۔۔۔؟

۱۔ کیا عمران کی امیلاز، بیب زید اور بالیسیا سیرٹ سروس جمہور اور مولانا بلیک کا مقابلہ کر کے۔ یا۔ ۶

شاہد کار جو جاسوسی ادب کا ناقابل فرسوش ایڈونچر کہلانے کا صحیح حقدار ہے۔

یوسف برادر - پاک فٹ مین

# مکروہ جرم

مصنف :- منہر کلیم ایم۔ اے

- جعلی اور نقلی ادویات — جس سے ہزاروں لاکھوں بے گناہ مریض تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیتے ہیں۔
- جعلی اور نقلی ادویات — جو ایسا مکروہ جرم ہے جسے کوئی بھی معاشرہ کسی صورت بھی قبول نہیں کر سکتا۔
- مکروہ جرم — جس کے خلاف فرسٹاؤر اپنی پوری قوت سے میدان میں نکل آئے۔
- جعلی اور نقلی ادویات — جس کا حال پورے ملک میں پھیلا ہوا تھا اور کھلے عام جعلی اور نقلی ادویات فروخت کی جا رہی تھیں۔
- مکروہ جرم — جس کا پھیلاؤ دیکھ کر عمران اور فرسٹاؤر بھی حیران رہ گئے۔ کیا یہ کچھ حکومتی سرپرستی میں ہو رہا تھا۔؟
- ایسے مجرم — جو لفظ براہ انتہائی معزز تھے لیکن دراصل وہ مکروہ اور انتہائی قابل نفرت مجرم تھے۔

- وہ لمحہ — جب سب سے بڑے مجرم کے خلاف قدرت کا قانون مکاناتِ عمل حرکت میں آگیا۔ پھر کیا ہوا۔ انتہائی حیرت انگیز اور عبرت ناک نتیجہ۔؟
- وہ لمحہ — جب فرسٹاؤر نے سوپر فیاض کو بھی اس مکروہ جرم کے مجرموں کے ساتھ اغوا کر لیا اور پھر موت کے بے رحم پنجے سوپر فیاض کی طرف بڑھنے لگے۔ کیا سوپر فیاض بھی اس جرم میں شریک تھا۔؟ کیا وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ یا۔؟
- سماجی برائی کے اس قابل نفرت جال کو فرسٹاؤر نے کس طرح توڑا۔ توڑ بھی سکے یا نہیں۔؟
- انتہائی خوریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا۔

- تیز اور مسلسل ایکشن
- لمحہ بہ لمحہ ہر نئے واقعہ
- اعصاب شکن سپنس۔

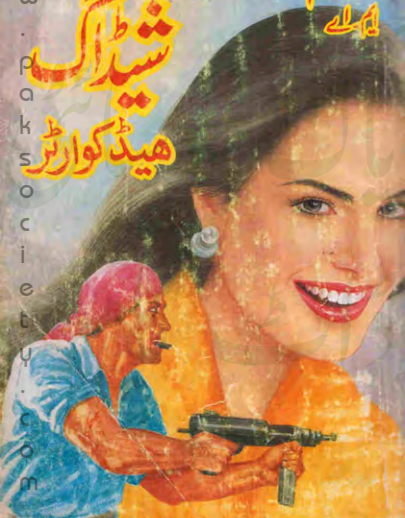
یوسف براؤن پاک گیٹ ملتان

www.pakistanisociety.com

# عراق سیرت

منظہر کلیم  
ایک لے

## شہد اک ہید کوارٹر





# چند باتیں

اس ناول کے تمام مقام، کردار، واقعات اور ٹریک کردہ پرنٹرز طبعی فرضی ہیں کسی قسم کی جڑی یا کئی مطالعات ہمیں اتنا قریبی نہیں کیلتے پرنٹرز معصفت پرنٹرز طبعی ذمہ دار نہیں ہونگے

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "شیڈ آگ ہیڈ کو ارثر" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ شیڈ آگ کے بارے میں آپ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ کس قدر طاقتور اور باواسائل تنظیم ہے اس لئے قاہر ہے کہ ایسی تنظیم کا ہیڈ کو ارثر کس حیثیت کا حامل ہو گا اسے کس انداز میں خفیہ رکھا گیا ہو گا اور اس کی حفاظت کے لئے کیا کیا انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جب شیڈ آگ کے ہیڈ کو ارثر کو ٹریس کر کے اسے تباہ کرنے کا فیصلہ کیا تو انہیں اسے ٹریس کرنے اور اسے تباہ کرنے کی خواہش کی تکمیل میں جن جانکاه مراحل سے گزرنا پڑا اور ان مراحل سے گزرنے کے باوجود جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کو ارثر تباہ کرنے کا ارادہ ترک کرنا پڑا تو ان جانکاه مراحل کا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کو پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے اور ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طور کم نہیں ہیں۔

جھنگ صدر سے عصمت اللہ بابر لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں اور مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔"

ناشران ————— اشرف قریشی

————— یوسف قریشی

پرنٹر ————— محمد یونس

طالع ————— ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ————— 40/- روپے



آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم خالد محمود پھلوان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے مثال دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ کو شادی کرنے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی شادیاں کر لینی چاہئیں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کنواروں کا ٹولہ ہونے کی بجائے شادی شدہ افراد کا ٹولہ بن جائے لیکن جب ٹولہ دوسری صورت میں بھی ٹولہ ہی رہے گا تو پھر آپ کو آخر عمران اور اس کے ساتھیوں کی شادی پر اس قدر اصرار کیوں ہے۔ امید ہے آپ ضرور اس پر غور کریں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حاصل پور ضلع بہاولپور سے محمود حسین صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر "ہارا کاری" تو ناقابل فراموش ہے کیونکہ اس میں ٹائیگر کا کردار واقعی بے مثال ہے لیکن آپ سے شکایت ہے کہ ٹائیگر کی اس قدر صلاحیتوں کے باوجود عمران اسے بیرون ملک مشن پر ہر بار ساتھ کیوں نہیں لے جاتا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم محمود حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ٹائیگر میں واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں لیکن جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو میں نے پہلے کئی بار قارئین کے خطوط کے جواب میں وضاحت کی ہے کہ عمران مشن کے لئے ساتھیوں کا

آپ کے ناول کئی بار پڑھنے کے باوجود انہیں بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے اور یہی آپ کی تحریر کی سحر انگیزی ہے جو شاید کسی دوسرے مصنف کے قلم میں نہیں ہے۔ مجھے ایک ایسا ناول ملا ہے جس کے پہلے اور آخری صفحات پچھٹے ہوئے ہیں۔ میں اس کا نام جانتا چاہتا ہوں۔ اس ناول میں کیپٹن باز کا کردار موجود ہے۔ امید ہے آپ ضرور مطلع کریں گے۔

محترم عصمت اللہ بابر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ کیپٹن بابر میرے ناولوں کا کردار نہیں ہے اس لئے آپ جس ناول کا نام جانتا چاہتے ہیں وہ میرا تحریر کردہ ناول نہیں ہے کسی دوسرے مصنف کا ہے اس لئے میں اس کا نام بتانے سے قاصر ہوں۔ آپ اپنی زندگی لائبریری سے رجوع کریں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس بارے میں آپ کو کچھ بتا سکیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پنڈی بھنبیاں سے خالد محمود پھلوان لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ کے ناولوں کی تعریف سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ سے ایک بات پوچھنے کے لئے خط لکھا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس طویل عرصے سے کنواروں کا ٹولہ چلا رہا ہے حالانکہ غیر ملکی سیکرٹ ایجنٹ ایسے بھی سامنے آتے رہتے ہیں جو شادی شدہ ہوتے ہیں جیسے گولڈن مپٹ میں پائزہ اور ہیلن۔ اس لئے آپ یہ غور نہیں کر سکتے کہ سیکرٹ ایجنٹ شادی نہیں کر سکتے۔ امید ہے

انتخاب کرتے ہوئے مشن کے مخصوص حالات کا خیال رکھتا ہے اور ہر مشن کے لیے مخصوص حالات ہوتے ہیں اس لئے جہاں عمران یہ لکھتا ہے کہ ٹائنگ کی صلاحیتوں کو مشن کی تکمیل میں کام میں لایا جاسکتا ہے تو ضرور اسے شامل کر لیتا ہے۔ امید ہے اس وضاحت سے آپ کی شکایت دور ہو گئی ہوگی۔

صادق آباد سے وسیم صدیقی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ بہترین ناول لکھ کر کروڑوں مسلمانوں کی دعائیں لے رہے ہیں۔ آپ کے ناولوں میں دیے تو کوئی غامی نہیں ہوتی لیکن ایک بات بہت گھٹکتی ہے کہ عمران آج کل مذاق مذاق میں جھوٹ بہت بولنے لگ گیا ہے۔ اسے جھوٹ بولنے سے ضرور منع کریں کیونکہ جھوٹ بولنا گناہ ہے۔"

محترم وسیم صدیقی صاحب۔ ناول پسند کرنے اور پر غلوں و دعاؤں کا بے حد شکر ہے۔ جھوٹ بولنا واقعی گناہ ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ عمران مذاق مذاق میں جھوٹ بولتا ہے تو بہتر تھا کہ آپ کسی ناول سے کوئی مثال بھی لکھ دیتے تاکہ عمران کے سامنے جب مثال رکھی جاتی تو وہ آئندہ ضرور محتاط ہو جاتا ورنہ اس نے تسلیم ہی نہیں کرنا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

شائد ار انداز میں کہے ہوئے ایک بکرے میں آرام کر سی پر ایک لیے قد اور ورزشی جسم کا مالک جم اسکاٹ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا جبکہ اس کی نظریں سامنے رکے ہوئے ٹیلی ویژن کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک سنسنی خیز فلم چل رہی تھی کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔" جم اسکاٹ نے کہا لیکن اس کی نظریں بدستور فی وی کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"مامیرے بول رہا ہوں جم اسکاٹ۔" دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی تو جم اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"مامیرے تم۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے۔" جم اسکاٹ نے

حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

”جہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے میرے پاس“..... مامیرے نے جواب دیا۔

”کیسی اطلاع“..... تم اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شیڈاگ کو یہاں یوگان میں تلاش کیا جا رہا ہے“..... مامیرے نے کہا تو تم اسکاٹ بری طرح اچھل پڑا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ٹی وی آف کر دیا۔

”یہاں یوگان میں۔ کون لوگ ہیں“..... تم اسکاٹ نے اس بار حیرت اور تشویش کے طے طے لہجے میں کہا۔

”ایک گروپ ہے۔ ایک بکری ہیں“..... مامیرے نے جواب دیا۔

”کھل کر بات کرو مامیرے“..... اس بار تم اسکاٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”کھل کر بات اس وقت ہو سکتی ہے تم اسکاٹ جب تم بھی اپنے بینک اکاؤنٹ کو میرے لئے کھول دو ورنہ دوستی میں تو بس اتنا ہی بتایا جاسکتا ہے“..... دوسری طرف سے مامیرے نے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ بیٹھے چلتے رو نہ اپنے اس گروپ کو۔ میرا کسی شیڈاگ سے کیا تعلق“..... تم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اسے معلوم تھا کہ اب یہ یہودی مامیرے دوبارہ فون کرے گا اور پھر

تھوڑی سی رقم برسوا ہو جائے گا ورنہ اس نے پھیلنے ہی چلے جانا تھا

لیکن ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ ایک بکری بکشت یہاں یوگان میں کیوں

شیڈاگ کو تلاش کر رہے ہیں کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج

اٹھی اور تم اسکاٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

”میں۔ تم اسکاٹ بول رہا ہوں“..... تم اسکاٹ نے کہا۔

”مامیرے بول رہا ہوں۔ تم تو مجھ سے بھی بڑے یہودی ہو۔ میں

نے جہارے دوستی کی خاطر بھاری رقم گنوا دی اور تم بات ہی نہیں

کرتے“..... مامیرے نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

”سنو مامیرے۔ تمہیں معلوم ہے کہ یہاں یوگان میں شیڈاگ کا

کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ میں بھی صرف معلومات مہیا کرنے کا کام

کرتا ہوں اور مجھے بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ شیڈاگ کہاں ہے اور

کس قسم کی تنظیم ہے اس لئے میرا دماغ تو خراب نہیں ہوا کہ میں

خواہ مخواہ تمہیں رقم ادا کروں“..... تم اسکاٹ نے کہا۔

”سوچ لو تم اسکاٹ۔ پھر بعد میں شکایت نہ کرنا۔ یہاں شیڈاگ

کا کیا سیٹ اپ ہے اور کیا نہیں ہے یہ باتیں کم از کم مجھ سے چھپی

نہیں رہ سکتیں۔ مامیرے کو شیطان کا دماغ خواہ مخواہ نہیں کہا

جاتا“..... مامیرے نے کہا۔

”اوکے۔ جہارے پاس جو بھی معلومات ہوں تم انہیں فروخت

کر دو اور رقم کما لو۔ جہارے ساتھ دوستی اسی طرح نبھائی جاسکتی ہے

لیکن اگر تم کہو کہ میں تمہیں دولت دوں گا تو یہ خیال ذہن سے نکال

دو البتہ میں شیڈاگ کو یہ رپورٹ دے دوں گا کہ تم نے مجھے بلیک

میل کرنے کی کوشش کی ہے پھر شیڈاگ جانے اور تم جانو“۔ تم

اسکاٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

”ان کے سبیشل روم میں پہنچنے پر منجھے کال کر دینا..... ہم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر کے اس نے ٹی وی آن کیا اور دوبارہ وہی فلم دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر نبھانے کتنا وقت گزر گیا تھا کہ اچانک

”تم واقعی دنیا کے سب سے بڑے یہودی ہو۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ ایک ہزار ڈالر دے دینا وہ پارٹی مجھ سے دس ہزار ڈالر کی آفر کر رہی تھی لیکن میں نے تمہاری وجہ سے انہیں انکار کر دیا کہ میں تو شیڈاگ کا نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں۔“..... مامیرے نے کہا۔

”اوکے۔ لے لینا ایک ہزار ڈالر۔“ بولو..... جم اسکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ مامیرے کو اس انداز میں ذیل نہ کرتا تو معاملہ ایک لاکھ ڈالر تک بھی جاسکتا تھا۔

”دو عورتوں اور تین مردوں کا گروپ ہے۔ سب کے سب اکیمری ہیں۔ وہ میرے پاس آئے تھے اور شیڈاگ کے بارے میں معلومات خریدنا چاہتے تھے۔ ہماری رقم کی بھی انہوں نے آفر کی لیکن میں نے صاف انکار کر دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ میرے آدمیوں نے انہیں چیک کیا تو پتہ چلا کہ وہ کراس کالونی کی کو بھی نمبر بارہ میں گئے ہیں۔“..... مامیرے نے کہا۔

”اوکے۔ اب یہ بتا دو کہ تم نے ان سے میرے بارے میں بتانے کی کتنی رقم لی ہے۔“..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”ارے نہیں جم اسکاٹ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے انہیں صاف انکار کر دیا ہے کیونکہ تم سے تو نہیں البتہ شیڈاگ سے مجھے خوف آتا ہے۔“..... مامیرے نے جواب دیا۔

”اوکے پھر ایک ہزار ڈالر تمہیں مل جائیں گے لیکن یہ سن لو کہ اگر مجھے اطلاع مل گئی کہ تم نے انہیں شیڈاگ یا اس سے متعلق کچھ

سائیل پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جم اسکاٹ نے ہاتھ  
بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"راتھر بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے راتھر کی آواز  
سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"..... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"دو عورتیں اور تین مرد سیشل روم میں پھنک چکے ہیں باس۔ میں  
نے ان کے میک اپ چیک کئے ہیں۔ پانچویں ہی میک اپ نہیں  
ہیں۔ ان میں سے ایک عورت سوئس ہے جبکہ باقی ایک عورت اور  
تینوں مرد ایشیائی ہیں۔ کافرستانی یا پاکیشیائی"..... راتھر نے کہا تو  
جم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن یہ لوگ یوگان کیوں آئے ہیں۔

اوہ۔ ایسا کر کہ انہیں فوراً ہلاک کر دو اور ہجران کی لاشیں برقی بھی  
میں ڈال کر جلا دو"..... جم اسکاٹ نے تیر لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور مجھے فوری رپورٹ دینا"..... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے  
ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہ۔ یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم ہے لیکن یہ لوگ  
یوگان کیوں آئے ہیں مگر میں انہیں ہوش میں لے آنے کا رسک  
نہیں لے سکتا اس لئے ان کی فوری موت انتہائی ضروری ہے۔ جو بھی

ہیں ختم ہو جائیں گے"..... جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر  
تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جم اسکاٹ  
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں"..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"راتھر بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے راتھر کی آواز  
سنائی دی۔

"یس۔ کیا ہوا"..... جم اسکاٹ نے ہونٹ بھیجنے ہوئے پوچھا۔  
"میں نے انہیں بے ہوشی کے دوران ہی گولیاں مار کر ہلاک کر  
دیا ہے باس اور ان کی لاشیں برقی بھیجی میں ڈال دی ہیں"..... راتھر  
نے کہا۔

"اوکے۔ اب جا کر اس کو ٹھی کی تلاشی لو اور وہاں ان کا جو سامان  
بھی موجود ہے اس میں سے ایسی چیزیں تلاش کرو جن سے ان کی  
اصل شناخت ہو سکے اور پھر مجھے بتاؤ"..... جم اسکاٹ نے کہا۔  
"میں ان کا سامان ساتھ ہی لے آیا تھا۔ اس میں سوائے ان کے  
کاغذات کے اور کچھ بھی نہیں ہے اور کاغذات کے مطابق یہ ایکری  
سیاح ہیں"..... راتھر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جو بھی تھے بہر حال ختم ہو گئے ہیں۔" جم  
اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور دوبارہ فلم دیکھنے میں مصروف ہو  
گیا۔ ایک بار اس کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ جیف باس کو کال کر  
کے بتا دے لیکن پھر اس نے یہ خیال ترک کر دیا کیونکہ جیف

ثبوت طلب کرنا ہے اور ثبوت اس کے پاس تھا نہیں اس لئے خاموشی ہی بہتر ہے لیکن پھر اچانک فلم دیکھتے دیکھتے اسے ایک خیال آیا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔

”اگر یہ پاکستانی سکرٹ سرورس کے لوگ ہیں تو یہ اتنی آسانی سے نہیں مارے جاسکتے۔ مجھے اس بارے میں پوری تسلی کرنی چاہئے۔“

جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پرپس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔ راتھر بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی راتھر کی آواز سنائی دی۔

”جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ ان کی تصویریں خفیہ کیمرے نے بنائی ہوں گی وہ تصویریں سپاٹ لائن پر مجھے بھجوا دو“..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”یس باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اور جوانا کی کار تیز رفتاری سے چلتی ہوئی اس علاقے میں داخل ہو گئی جہاں لارڈ لارجسٹ کا محل اور اس کی وہ کوٹھی تھی جہاں سے اس کے محل کو خفیہ راستہ جاتا تھا۔ عمران نے محل کے گرد ایک چکر لگایا اور پھر وہ اس طرف کو بڑھ گیا جہاں اس کی مطلوبہ کوٹھی تھی۔ اس وقت چونکہ رات کافی گہری ہو چکی تھی اس لئے سڑکوں پر ٹریفک کا اڑدھام موجود نہ تھا البتہ اکا دکا کاریں آ جا رہی تھیں۔ مطلوبہ کوٹھی کو چیک کرنے کے بعد عمران نے کار وہاں ایک بلاک میں بنی ہوئی باقاعدہ پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

”اب یہاں سے ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کا آغاز کرنا ہے۔ پہلے ہم نے اس کوٹھی پر قبضہ کرنا ہے کیونکہ اس کوٹھی میں وہ حفاظتی انتظامات نہیں ہوں گے جو اصل محل میں ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”ماسٹر۔ بس ایک مہربانی کیجئے کہ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر نہ کریں۔ اس سے کام کرنے کا سارا لطف ہی ختم ہو جاتا

”میرا خیال ہے کہ عقبی طرف سے اندر پہنچا جائے“..... عمران نے کہا۔

”ارے نہیں ماسٹر۔ ان گھنٹیا مجرموں کے لئے تھی دو سری کی ضرورت نہیں“..... جو انانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جو انان اپنے پرانے موڈ میں آ چکا ہے۔ دراصل وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہاں کوئی فائرنگ ہو کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں اس لارڈلار جنٹ نے یہاں بھی کوئی ایسے آلات نصب کر رکھے ہوں کہ یہاں ہونے والے واقعات کا اسے وہاں بیٹے علم ہو جاتا ہو کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پھر ظاہر ہے انہیں اس خفیہ راستے سے گزرنے کے لئے کافی تنگ دو کرنی پڑے گی لیکن جو انانے جس انداز میں گیس فائر کرنے کی بات کی تھی اس سے وہ ان نے بھی اپنا فیصلہ بدل دیا تھا۔ اس نے یہی سوچا تھا کہ جیہ ڈارمیک ایشن ہی جیہ۔ جو انانے کال بیل بجاتے ہی عمران نے لوٹ کی اس جیب میں ہاتھ ڈال دیا تھا جس جیب میں مشین پستل موجود تھا۔ تموڑی در بعد چھوٹا پنچا کھلا اور اس میں سے ایک مسلح مقامی آدمی ابھی

”ارے تم لڑائی بھڑائی میں لطف کی بات کر رہے ہو۔ بزرگوں کے نزدیک تو لڑائی بھڑائی سخت بیزارکن کام ہے“..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ان بزرگوں کے لئے ہوگا ہوتا رہے۔ جب تک آدمی لڑ کر کسی پر قابو نہ پائے لطف ہی نہیں آتا..... جو امانے کہا۔“

”اوکے۔ وغدہ کہ اب کیس فائر نہ ہوگی حالانکہ میں یہی سوچ رہا تھا کہ پہلے گیس فائر کر کے اندر موجود افراد کو بے ہوش کر دوں گا اور پھر ان کا خاتمہ ہو گا لیکن تمہاری بات بھی درست ہے اس طرح واقعی کام کرنے کا لطف ختم ہو جاتا ہے“..... عمران نے کہا تو جوانا کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا جیسے کسی بچے کو اس کے پسندیدہ کھلونے ملنے کی نوید مل گئی ہو۔ وہ دونوں پیڈل چلتے ہوئے اس کو ٹھنی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”اس لطف کے حصول کا طریقہ کار کیا ہو گا..... عمران نے کوٹھی کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے کوئی سیاح کسی گاؤں سے باقاعدہ رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہو۔

”آپ باہر ٹھہریں، باسٹر میں اندر جاؤں گا اور بس۔“ جو انانے کہا۔  
 ”ارے تو تم کیلے اکیلا سارا لطف سمیٹنا چاہتے ہو۔ ایسا نہیں ہو،  
 گا مجھے بھی ساتھ شامل کرنا ہو گا۔“..... عمران نے باقاعدہ احتجاج  
 کرنے کے انداز میں کہا۔



باہر ہی نکل رہا تھا کہ جوانانے اس کے سینے پر زور سے ہاتھ مارا اور وہ آدمی جیچتا ہوا اچھل کر اس طرح پشت کے بل اندر جا کر اسیے فٹ بال کو زور دار کھنگنے سے وہ اچھل کر دور جا گرتی ہے اور اس کے ساتھ ہی جوانانے فائر کھول دیا اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی سینے پر گولیاں کھا کر جیچتا ہوا نیچے گرا اور ہسکت ہو گیا۔ جوانانا اطمینان سے قدم بڑھتا ہوا اس طرح جا رہا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ کوئی نہیں اس آدمی کے علاوہ اور کوئی نہ ہو۔ عمران اس کے پیچھے تھا لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جوانانے اس انداز میں جس قدر اعتماد تھا اسے عمران نے بھی پسند کیا تھا اور ابھی انہوں نے چند قدم ہی بڑھائے ہوں گے کہ اچانک کسی دروازے سے دو آدمی باہر نکلے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنا۔ انا کا مشین پشیل ایک بار پھر ٹرٹریا اور وہ دونوں جیچتے ہوئے اچھل کر وہیں برآمدے میں ہی گرے اور تھپنے لگے۔ مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل گئی تھیں۔

”جناب جوانا عرف فاتحانہ صاحب۔ ایک آدمی کو زندہ پکڑنا ہے تاکہ اس سے خفیہ راستے کے بارے میں معلوم کیا جاسکے۔“ عمران نے اس طرح کہے ہوئے لہجے میں کہا جیسے وہ جوانانے کی بے دریغ فائرنگ اور اس انداز میں قتل و غارت سے خوفزدہ ہو گیا ہو۔

”یس ماسٹر..... جوانانے مزے بغیر کہا۔

”کیا ہو رہا ہے یہاں..... اچانک سائیڈ دروازہ کھلا اور ایک

بھاری جسم اور لمبے قد کے آدمی نے باہر نکلنے ہوئے کہا۔ وہ تن و توش کے لحاظ سے خاصا طیم ضخیم اور طاقتور نظر آ رہا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کی ساری عمر لڑائی جھگڑائی میں ہی گزری ہے۔

”فائرنگ ہو رہی ہے اور کیا ہونا ہے یہاں۔“ جوانانے برآمدے کی سیڑھیاں پھلانگ کر اچھل کر اوپر آتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے..... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے جوانانے بازو پھیل کر اس کی تیزی سے گھوما اور وہ طیم ضخیم آدمی جوانانے زور دار تھپ کھا کر ایک دھماکے سے سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا لیکن دوسرے لمحے وہ انتہائی حیرت انگیز انداز میں تیزی سے واپس پلٹا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصا تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اسے پلٹتے دیکھ کر جوانانے پشیمانی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے سائیڈ پر ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات قوس کی صورت میں گولی اور وہ آدمی جیچتا ہوا اچھل کر برآمدے کے ایک ستون سے خوفناک دھماکے سے ٹکرایا اور اس بار وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے پورے کی طرح نیچے گر گیا۔

”گڈ شو۔ اب اسے اٹھا کر اندر لے آؤ۔ میں اندر چینگ کر لوں..... عمران نے کہا۔

”باس۔ ابھی پولیس یہاں آجائے گی کیونکہ رات کے اس وقت فائرنگ کی آواز میں پورے علاقے میں گونج گئی ہوں گی اس لئے میں

اندر چیکنگ کرتا ہوں آپ یہاں ٹھہریں..... جو انانے کہا۔

”ارے کیا مطلب۔ کیا پولیس سے خوفزدہ ہو گئے ہو۔“ عمران نے چونک کر اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ جو انان اس طرح بھی پولیس سے خوفزدہ ہو سکتا ہے۔

”میں خوف کی وجہ سے نہیں کہہ رہا ماسٹر اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں نے پولیس والوں کو بھی اسی طرح ڈھیر کر دیتا ہے کیونکہ مجھ سے پولیس والوں کا لہجہ آج تک کبھی برداشت نہیں ہو سکا جبکہ آپ انہیں دوسرے انداز میں ذیل کر لیں گے..... جو انانے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”ٹھیک ہے۔ جاؤ تم۔ اگر پولیس والے آگئے تو میں انہیں جہارا تعارف کرا دوں گا مجھے یقین ہے کہ وہ جہارا نام سنتے ہی نہ صرف بھاگ جائیں گے بلکہ پولیس کی نوکری سے استعفیٰ دے کر کسی چرچ میں پادری بن جائیں گے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے اب تک یقین آگیا تھا کہ اس کو ٹیمنی میں اور لونی آدمی موجود نہیں ہے۔ جو انادوڑتا ہوا تیزی سے اندر داخل ہو گیا جبکہ عمران اطمینان سے چلتا ہوا اس لطیم تحیم آدمی کی طرف جڑھا جو برآمدے کے سنگی ستون کے ساتھ نیچے میزبے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ اس نے اسے سیدھا کیا اور پھر اس کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن جیبیں خالی تھیں۔ پھر وہ جیسے ہی سیدھا ہوا جو اناداپس آ گیا۔

”کو ٹیمنی خالی ہے ماسٹر..... جو انانے کہا۔

”ظاہر ہے جب تم جیسا دو آدم ہو، آدم ہو کرتا ہوا اندر داخل ہو جائے تو پھر جہاں کون رہ سکتا ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جو انابے اختیار ہنس پڑا۔

”ابھی تو کچھ بھی نہیں ہوا ماسٹر۔ صرف پشیل کا ٹریگر دبانے سے کیا ہوتا ہے لیکن پولیس نہیں آئی۔ اس کا کیا مطلب ہوا حالانکہ یہاں کی پولیس تو انتہائی تیز رفتار کبھی جاتی ہے..... جو انانے کہا۔

”یہ ساری تیز رفتاری مجھ جیسے مرتعاج مرغ آدمی کے خلاف ہوتی ہے۔ یہاں یقیناً اکثر فائرنگ ہوتی رہتی ہوگی اور ارد گرد رہنے والوں کو بھی اور پولیس والوں کو بھی معلوم ہوگا کہ یہاں کون لوگ رہتے ہیں اس لئے فکر مت کرو یہاں فائرنگ معمول کی بات ہوگی ورنہ واقعی اب تک پولیس پہنچ چکی ہوتی..... عمران نے کہا اور جو انانے اثبات میں سر ہلادیا۔

”وہ خفیہ راستہ کہاں ہوگا ماسٹر۔ میں نے تو پوری کو ٹیمنی چیک کر لی ہے مجھے تو کہیں وہ راستہ نظر نہیں آیا۔“ جو انانے آگے بڑھ کر اس لطیم تحیم آدمی کو اٹھا کر ایک جھکے سے کھدھے پر لادتے ہوئے کہا ”اسے کرسی پر بٹھا کر باندھ دو اور باہر موجود لاشیں بھی گھسیٹ کر اندر ڈال دو۔ میں اس دوران اس خفیہ راستے کو چیک کرتا ہوں۔“ عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا راہداری کی طرف بڑھ گیا لیکن واقعی پوری کو ٹیمنی کو ہر لحاظ سے چیک کر لینے کے باوجود

اسے کہیں بھی خفیہ راستے کا کوئی دہانہ نظر نہ آیا تو وہ ایک بڑے ہال بنا کرے میں آگیا جہاں جوانانے اس عظیم عظیم آدمی کو ایک بڑی سی کرسی پر ڈال رکھا تھا لیکن وہ بندھا ہوا نہ تھا۔

"اسے باندھا نہیں ہے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ماسٹر۔ بندھا ہوا آدمی جدوجہد نہیں کر سکتا اور ایسے آدمی کے منہ پر تھپڑ مارنے کا بھی لطف نہیں آتا۔ یہ ایسے ہی بتا دے گا۔" جوانانے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آج تم پوری طرح فارم میں ہو لیکن اس سے سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کیا ہو گا؟..... عمران نے کہا۔

"ماسٹر وہ لارڈلار جسٹ اگر جائے گا تو اس راستے سے جائے گا اور باہر سے آئے گا تو ظاہر ہے اسی راستے سے آئے گا اس لئے اتنی جلدی بھی کیا ہے؟....." جوانانے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اب اس آدمی سے معلوم کرو کہ خفیہ راستہ کہاں ہے۔ کیسے کھلتا ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں۔" عمران نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے اس کا مقصد کوئی دلچسپ مشاہدہ دیکھنا ہو۔

"یہ ماسٹر....." جوانانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے کرسی پر بے ہوش ہوئے آدمی کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر پے در پے زور دار تھپڑ

مارنے شروع کر دیئے۔ تقریباً چوتھے تھپڑ پر اس آدمی کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم سخت تن سا گیا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو جوانانے ہنسنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ تم کون ہو؟..... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے انداز میں سامنے کھڑے جوانا اور ایک طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"بھلے تم اپنا نام بتاؤ تاکہ بات چیت میں آسانی ہو سکے۔" جوانانے سر دھچکے میں کہا۔

"میرا نام باب ہے لیکن تم کون ہو اور کیسے اندر آ گئے ہو؟" اس بار اس آدمی نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا اور بھر چوٹ لگنے کی وجہ سے ہوش میں آنے کے باوجود اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر سنبھل نہ پا رہا تھا لیکن اپنا نام بتا کر اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اب نہ صرف ذہنی طور پر بلکہ جسمانی طور پر بھی اپنے آپ کو سنبھال چکا ہے اور اس کے اس انداز میں اپنے آپ کو سنبھال لینے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر خاصا مضبوط آدمی ہے۔

"یہاں سے لارڈلار جسٹ کے محل کو ایک خفیہ راستہ جاتا ہے۔ کہاں ہے وہ راستہ؟" کیسے کھلتا ہے اور کیا کیا حفاظتی انتظامات ہیں۔ اور یہ سب کچھ تمہیں بتانا ہو گا؟....." جوانانے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا تو باب بے اختیار چھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ تو تم اس لئے آئے ہو۔ میرے ساتھی کہاں ہیں۔" باب نے اکڑ جھاتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ سب لاٹھوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ میرے ماسٹر کے پاس وقت نہیں ہے اس لئے جو کچھ پوچھ رہا ہوں وہ جلد از جلد بتا دو۔" جوانانے غزائے ہوئے کہا۔

"اسلحے کے زور پر اکڑ رہے ہو شاید۔ ویسے تو جہارا جسم بتا رہا ہے کہ تم خاصے طاقتور ہو پھر اسلحہ کیوں اٹھا رکھا ہے۔" باب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسلحہ اگر استعمال کرتا تو اب تک جہارا جسم بھی شہد کی لکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہو چکا ہوتا۔" جوانانے کہا۔

"تو پھر سنو کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں لکھی جا چکی ہے۔ میرا نام باب ہے باب۔ پہلے میں اچانک وار کی وجہ سے مار کھا گیا تھا لیکن اب۔ اب جہارے جسم کی ساری ہڈیاں یقیناً اپنی جگہ چھوڑ دیں گی۔" باب نے کہا۔

"واہ واہ۔ بہت اچھے ڈائلاگ ہیں۔ ان ڈائلاگ کی بنا پر ہی فلم کامیاب ہو جائے گی۔" تھری جیبر فار دس۔ عمران نے باقاعدہ تالی بجاتے ہوئے کہا۔

"یہ مسخرہ تمہارا ماسٹر ہے۔" باب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔  
"تم نے ماسٹر کو مسخرہ کہہ کر اپنی قسمت خود ہی بگاڑ لی ہے باب۔ بہر حال میں تمہیں پانچ منٹ دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ

نہیں اس لئے ان پانچ منٹوں میں تم سے جو ہو سکتا ہے وہ کر لو۔ اس کے بعد تمہارے سانس بھی باقاعدہ گئے جائیں گے۔" جوانانے غزائے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کا فقرہ ختم ہوتا باب واقعی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس کے اچھلتے ہی جوانا تیزی سے سائیڈ پر ہوا ہی تھا کہ باب کا جسم یلکھت گھوما اور دوسرے لمحے جوانا کی پسلیوں میں اس کی انتہائی ماہرانہ انداز میں ماری گئی ضرب اس قدر زوردار انداز میں لگی کہ جوانا جیسا آدمی بھی بے اختیار اچھل کر دو قدم سائیڈ پر ہٹ جانے پر مجبور ہو گیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ جوانا سنبھلتا باب کسی لٹو کی طرح اپنے ایک پیر پر گھوما اور اس بار ایک زوردار آواز کے ساتھ ہی باب کا بازو پوری قوت سے جوانا کی گردن پر پڑا اور جوانا اچھل کر نیچے گر گئی تھا کہ باب نے اس پر جھلانگ لگا دی لیکن عمران باب کی حیرت انگیز پرتی کو دیکھ کر واقعی حیران رہ گیا۔ باب کا بھاری بھر کم جسم یلکھت ہوا میں اپنی قلابازی کھا گیا اور اس طرح جوانا کے سینے ہوئے گھسنے اسے ضرب نہ لگا سکے جبکہ باب اپنی قلابازی کھا کر جوانا کے سر کے دوسری طرف فرش پر کھڑا ہو گیا لیکن ایسا کرتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ اس قوت سے جوانا کے چہرے پر پڑے تھے کہ جوانا کے چہرے پر اپنے نشانات چھوڑ گئے۔ باب کے اپنی قلابازی کے بعد سیدھا ہوتے ہی جوانا کا جسم بھی بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کی دونوں مڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے اپنے سر کے نیچے کھڑے ہوئے باب کے سینے پر پڑیں لیکن باب واقعی اچھا

”اچھا۔ پھر تو ابھی تین منٹ تک اس احمق کی اچھل کود برداشت کرنا پڑے گی۔“..... جوانا نے جواب دیا۔

”تم نے حیرت انگیز طور پر میرا داؤ بے کار کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اچھے لڑاکا ہو اس لئے تم فکر مت کرو میں تین منٹ تک تم پر وار نہیں کروں گا۔“..... باب نے کہا۔

”تو پھر ان تین منٹوں میں کیا ہو گا۔“..... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ان تین منٹوں میں باب یہ بتائے گا کہ خفیہ راستہ کہاں ہے۔“

عمران نے فوراً ہی لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

”اس خفیہ راستے کے بارے میں بتا بھی دوں تو تم اسے کھول نہ سکو گے۔ یہ دوسری طرف سے کھلتا ہے اور اس کا کنٹرول لارڈ کے پاس ہے۔“..... باب نے جواب دیا۔

”بس اتنا بتا دو کہ یہ کہاں ہے۔ باقی میں لارڈ کو فون کر کے کہہ دوں گا کہ وہ اسے کھول دے۔“..... عمران نے کہا تو باب بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا لارڈ جہاز کے کہنے پر اسے کھول دے گا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر وہ تمہیں خود ہی بتا سکتا ہے۔“..... باب کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

”تم درست کہہ رہے ہو۔ جہاز یہ لارڈ بچپن میں میرے ساتھ بھنورے پکڑنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔“..... عمران نے جواب

لڑاکا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور پھر جیسے ہی جوانا کی ہوا میں گھومتی ہوئی دونوں ٹانگیں اس کے سر کے پیچھے مرکز فرش سے ٹکرائیں باب نے اس کے جسم پر جھلانگ لگادی۔ یہ کر اس کریکپ کا انتہائی خطرناک ترین داؤ تھا۔ اگر جوانا اس داؤ میں پھنس جاتا تو اس کی ریزہ کی ہڈی مکمل طور پر کرکریک ہو جاتی اور اس کی باقی ساری عمر فالج کے مریض کی طرح ہی گزرتی لیکن جوانا نہ صرف اس خوفناک داؤ سے بچ نکلا بلکہ اب باب انسا اس کے خوبصورت داؤ میں آکر لپکتا ہوا میں کسی گیند کی طرح اچھل کر کافی دور فرش پر جا گرا تھا۔ جوانا کے دونوں پیر جیسے ہی اس کے سر کے پیچھے فرش پر لگے اور باب نے اس پر جھلانگ لگائی تھی جوانا نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹکا کر اپنے جسم کا سارا بوجھ ان ہاتھوں پر ڈالا اور جیسے ہی باب کا جسم جوانا سے ٹکرایا اس کا کمان کی طرح اکڑا ہوا جسم یلگت واپس ہو گیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ باب میچتا ہوا اچھل کر دور جا گرا اور جوانا انا اچھل کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کا سیاہ قلم جہرہ اب مزید سیاہ پڑ گیا تھا۔ باب بھی نیچے گر کر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”ماسٹر۔ پانچ منٹ پورے ہو گئے ہیں یا نہیں۔“..... جوانا نے یلگت عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ابھی تو صرف دو منٹ ہوئے ہیں۔“..... عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے وقت کے تیزی سے نہ گزرنے پر غصہ آ رہا ہو۔

دیا۔  
 بھنورے پکڑتا رہا ہے۔ کیا مطلب۔ تتلیاں پکڑنا تو سنا ہے یہ  
 بھنورے پکڑنے کا کیا مطلب ہوا..... باب نے جھپٹے سے بھی زیادہ  
 حیران ہوتے ہوئے کہا۔  
 "بھنورا سیاہ ہوتا ہے اور تم اپنے مقابل کھڑے جوانا کو دیکھ کر  
 فیصلہ کر سکتے ہو کہ بھنورے کیسے پکڑے جاتے ہیں جبکہ تھارالارڈ  
 بے چارہ تتلیاں ہی پکڑ سکتا تھا اور اب تک تتلیاں ہی پکڑتا چلا آ رہا  
 ہے..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔  
 "تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب ہوا اس کا..... باب نے  
 حیران ہوتے ہوئے کہا۔  
 "ماسٹر کا مطلب ہے کہ میں بھنورا ہوں اور تم تتلی..... اس  
 بار عمران کی بجائے جوانا نے جواب دیا۔  
 "اوہ۔ تو تم نے مجھے تتلی کہا ہے۔ میری توہین کی ہے میں تمہیں  
 زندہ نہیں چھوڑوں گا..... باب نے یکت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔  
 "ابھی تین منٹ نہیں گزرے اس لئے مجبوری ہے۔ ہاں تین  
 منٹ گزرنے کے باوجود بھی اگر تم اس قابل رہ جاؤ کہ اپنی توہین  
 کے بارے میں سوج سکو تو پھر تم سے بات ہو جائے گی..... عمران  
 نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔  
 "تم اس سیاہ فام پر اکر رہے ہو۔ اس پر۔ اس کا خاتمہ تو میں ابھی  
 کر دیتا ہوں..... باب نے استہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے

ساتھ ہی وہ یکت کسی تکھ کی طرح دوڑتا ہوا جوانا کی طرف بڑھنے  
 لگا۔  
 "تین منٹ گزر گئے ہیں جوانا..... اچانک عمران نے کہا۔  
 "اوکے ماسٹر..... جوانا نے جواب دیا جبکہ باب جو استہائی تیزی  
 سے جوانا کی طرف دوڑ رہا تھا، نے اچانک اپنا رخ بائیں طرف موڑ لیا  
 تو جوانا تیزی سے دائیں طرف ہوا لیکن دوسرا لمحہ جوانا پر بے حد  
 بھاری ثابت ہوا۔ جب بائیں طرف گھومتا ہوا باب استہائی حیرت  
 انگیز طور پر نہ صرف رکا بلکہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے  
 جوانا ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔  
 باب نے واقعی طاقت اور پھرتی کا استہائی حیرت انگیز مظاہرہ کیا تھا۔  
 دیوار سے ایک خوفناک دھماکے سے ٹکرا کر جوانا کا جسم جیسے ہی  
 زمین سے لگا باب کا جسم اس طرح جوانا سے آ ٹکرایا جیسے اسے کسی  
 نے توپ میں رکھ کر فائر کر دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی جوانا کی  
 پسلیاں کڑکڑانے کی آوازیں سنائی دیں لیکن دوسرے لمحے باب کے  
 حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔  
 جوانا نے اس کے ٹکرانے کے بعد اس کے جسم کا دباؤ کم ہوتے ہی  
 گھٹنا تھوڑا سا موڑ کر اسے ضرب لگا کر پیچھے دھکیل دیا تھا اور پھر باب  
 جیسے ہی پیچھے ہٹا جوانا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس بار باب  
 جیتتا ہوا ہوا میں اوپر اٹھتا چلا گیا۔ جوانا نے استہائی پھرتی سے اسے  
 دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر اچھال دیا تھا۔ باب نے اوپر اٹھتے ہی

اپنے جسم کو موڑ کر سائیڈ پر واپس کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم جیسے ہی ذرا سائیچے ہوا جو ان کا بازو گھوما اور باب کے حلق سے ایک بار پھر چرخ نکلی اور وہ نکلتے ہوئے قلابازی کھا گیا۔ اس کا سر کسی بھاری پتھر کی طرح نیچے فرش کی طرف گرا جبکہ قلابازی کھانے کی وجہ سے اس نے دونوں ٹانگیں اور بازو اوپر اٹھنے کے لئے مختلف اطراف میں پھیلانے۔ اسی لمحے جونا اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں پیر باب کے سر کے دونوں طرف تیزی سے پڑے اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں بازو اس کی دونوں اطراف میں پھیلی ہوئی ٹانگوں پر جم گئے اور باب کے حلق سے انتہائی کربناک جتھیں نکلے لگیں۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ جونا کی ٹانگوں پر مارنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دونوں ہاتھ جونا کی ٹانگوں سے نکلے وہ بے جان ہو کر سائیڈوں میں گر گئے کیونکہ جونا نے اس کی دونوں ٹانگوں پر دباؤ اس حد تک بڑھا دیا تھا کہ اس کا جسم بے حس ہو کر رہ گیا تھا۔ باب نے ایک لمحے بعد ایک زوردار جھٹکے سے اپنے آپ کو اس خوفناک داؤ سے چھڑانے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف کانپ کر ہی رہ گیا تھا۔ جونا کے دونوں پیروں کے درمیان اس کا سر اسی بری طرح جکڑا ہوا تھا کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔

”یو لو کہاں ہے راستہ۔ یو لو..... جونا نے غراتے ہوئے کہا۔  
”اس۔ اس ہال کے شمال مغرب میں چھوٹا کمرہ ہے۔ وہاں۔“

وہاں..... باب کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی جونا ایکٹ اچھل کر بیچے ہٹا لیکن اس کے دونوں ہاتھ باب کی پنڈلیوں پر اسی طرح جھے ہوئے تھے۔ اس کے پیچھے ہٹتے ہی باب نے اپنے جسم کو اوپر اٹھا کر اس داؤ سے نکلنے کی کوشش کی لیکن جونا پیچھے ہٹتے ہی بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی باب کا جسم بھی ہوا میں حومتا چلا گیا اور دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور باب کا سر بوری قوت سے سائیڈ دیوار سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ایکٹ ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ یہ ٹکراؤ اس قدر زوردار اور پر قوت تھا کہ باب کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو گئی اور جونا نے اسے اس طرح ایک طرف اچھال دیا جیسے کھیلے ہوئے بچے کھلونا ٹوٹ جانے پر بور ہو کر اسے ایک طرف پھینک دیتے ہیں۔

”یہ کونکرانے کی آوازیں تمہاری پسلیوں کی تھیں۔“ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔  
”میں ماسٹر۔ لیکن یہ پسلیوں کی آوازیں نہ تھیں میرے منہ سے نکلی تھیں تاکہ باب فوراً ہی دباؤ ہٹا دے۔ وہ یہی سمجھے کہ میں ختم ہو گیا ہوں آپ کو تو علم ہے کہ فراگ فائٹ کا یہی اصول ہے کہ مخالف کو اس طرح کی آوازوں سے ڈانچ دیا جائے۔ جونا نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”گڈ شو۔ ویسے یہ باب خاصا اچھا لڑاکا تھا۔ شاید لارڈ لار جٹ نے

اسے یہاں باقاعدہ انتخاب کر کے رکھا ہوا تھا لیکن تم نے بہر حال وقت زیادہ لگا دیا ہے۔..... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس سے پوچھنا جو تھا۔ ورنہ تو پبلک جھپکنے میں اس کی گردن ٹوٹ چکی ہوتی۔ وہ کسا کا داڑی میں پھنس گیا تھا لیکن میں نے جان بوجھ کر اسے ڈھیل دے دی تھی تاکہ وہ راستہ بتا سکے۔..... جوانا نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ بہر حال اب تمہیں کچھ لطف آنے لگا ہے یا ابھی میری تحیف و نزار پہیلیاں ٹوٹیں گی۔..... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

”بڑے طویل عرصے بعد اس طرح کی فائنٹ ہوئی ہے ماسٹر۔ ویسے اگر آپ یہاں نہ ہوتے تو شاید میں ابھی مزید کچھ دیر اس سے کھیلتا لیکن آپ کے غصے سے مجھے ڈر لگتا ہے۔..... جوانا نے کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

اس کا مطلب ہے کہ تم شریف آدمی ہو۔ اس لئے مجھ جیسے برے آدمی کے غصے سے ڈرتے ہو۔..... عمران نے راہداری میں گھوم کر شمال کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہو گئے اس کو بھی کمرے کے ہر کمرے میں چھت کے اندر سے روشنی نکل رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے پوری کوئٹہ کے اندر چھت میں روشنی کا کوئی مرکزی سسٹم

قائم کیا گیا ہے جس کی وجہ سے پوری کوئٹہ میں بیک وقت روشنی رہتی تھی۔ یہ کمرہ چھوٹا سا تھا لیکن ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا۔ سامنے دیوار میں ایک سیف نصب تھا۔

”اوہ۔۔۔ یہ سیف تو میں نے پہلے بھی دیکھا تھا لیکن مجھے خیال نہ آیا تھا کہ راستہ اس سیف سے لگتا ہو گا۔..... عمران نے کہا۔

لیکن ماسٹر۔ وہ باب تو کھل رہا تھا کہ راستہ وہ لارڈ دوسری طرف سے کھولتا ہے۔..... جوانا نے کہا۔

”اے معلوم نہیں ہے کیونکہ قاہرہ لارڈ نے اس کے سامنے اس سیف سے برآمد ہوتا ہو گا اور نہ داخل ہوتا ہو گا۔ یہ لوگ تو دوسرے کرداروں میں ہی رہتے ہوں گے۔ یہ سیف دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ سیف ادھر سے بھی کھل سکتا ہے اور بہر حال جب لارڈ باہر سے آتا ہو گا تو وہ اسے ادھر سے کھول کر ہی اندر محل میں جاتا ہو گا۔“ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر سیف پر موجود نمبروں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ نمبروں سے کھٹلنے والا سیف تھا اور اس پر فون کے ڈائل کی طرح کا ایک ڈائل تھا جس پر زبرد سے نوٹیک نمبر موجود تھے اور باقاعدہ فون ڈائل کی طرح سوراخ بھی تھے۔ ایک سائین پر ہلک بھی موجود تھا جہاں جا کر ڈائل کو چھوڑنا پڑتا تھا۔ عمران غور سے اس ڈائل کو دیکھتا رہا اور پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رنگ گئی اس نے تین نمبر کے سوراخ میں انگلی ڈالی اور اسے فون ڈائل کی طرح چلاتا ہوا ہلک کی طرف لے



"لیکن ماسٹر تو سچ کو کہا جاتا ہے یعنی بڑے کو مسٹر اور سچ کو ماسٹر۔ جہاں مطلب کہیں اس ٹائپ کے ماسٹر سے تو نہیں۔" عمران نے کہا تو جونا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اسی لمحے عمران نے ایک بوتل اٹھائی اور اندر ہاتھ ڈال کر کوئی شے پریس کیا تو کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی بوتلوں سمیت سارا خانہ ایک سائیڈ پر گھوم کر رک گیا تو عمران نے بوتل وہیں اس کی جگہ پر دوبارہ رکھ دی۔ اب سلسلے اتنا راستہ بہر حال موجود تھا جس سے ایک آدمی گزر سکتا تھا۔

"اب تم پوچھو گے کہ میں نے یہ راستہ کیسے تلاش کر لیا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ماسٹر۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ ظاہر ہے لارڈ بار اس بوتل کو اٹھاتا اور رکھتا ہو گا جبکہ باقی بوتلیں ویسے ہی پڑی رہتی ہوں گی۔ اس لئے غور سے دیکھنے پر اس پوائنٹ کو سمجھا جاسکتا ہے۔" جونا نے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے ماسٹر کہتے کہتے اب تم بھی مسٹر والے ماسٹر بننے جا رہے ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جونا ایک بار پھر ہنس پڑا۔ ویسے عام طور پر وہ اتنا نہ ہنستا تھا لیکن شاید باب سے فائنلنگ کے بعد اس کا موڈ خاصا خوشگوار ہو گیا تھا اس لئے وہ بات بات پر ہنس رہا تھا۔

"بہر حال آؤ اب اس لارڈ صاحب سے بھی دو باتیں ہو جائیں۔"

آیا اور ہک کے قریب لاکر اس نے اسے چھوڑ دیا تو ٹر ٹر کی آوازیں کے ساتھ ڈائل واپس اپنی جگہ پر جا کر رک گیا۔ اب عمران نے آٹھ نمبر کو ڈائل کیا اور پھر پانچ کو اور آخر میں اس نے صبیحے ہی ایک نمبر کو ڈائل کیا اور ڈائل واپس اپنی جگہ پر پہنچا کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی سیف آسانی سے خود بخود کھلتا چلا گیا۔ سیف کے اندر باقاعدہ خانے بنے ہوئے تھے اور ان خانوں میں شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں۔ "ماسٹر۔ اس میں تو شراب کی بوتلیں ہیں۔ لیکن آپ نے یہ نمبر کیسے معلوم کر لئے۔" جونا نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ "لارڈ چونکہ اسے طویل عرصے سے استعمال کر رہا ہے اس لئے اس کی انگلی کی وجہ سے ان نمبروں کے سوراخوں کے کنارے دوسرے کناروں کی نسبت قدرے گھسے ہوئے تھے۔" عمران نے شراب کی ان بوتلوں کو غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ "لیکن یہ نمبروں کی ترتیب آپ کو کیسے معلوم ہوئی۔" جونا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو نمبر اس ہک کے زیادہ نزدیک ہے وہ کم گھسا ہے اور جو زیادہ دور ہے وہ اتنا ہی زیادہ گھسا ہوا ہے اس طرح ترتیب بھی سامنے آسکتی ہے۔" عمران نے جواب دیا تو جونا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ واقعی ہر لحاظ سے ماسٹر ہیں۔" جونا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

عمران نے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس نے جیسے ہی اندر پیر رکھا چٹک کی آواز کے ساتھ ہی راستہ خود بخود روشن ہو گیا۔ یہ واقعی ایک طویل سرنگ تھی جو دور تک سیدھی چلی جا رہی تھی۔ روشنی اس کی چھت سے نکل رہی تھی اور روشنی کے پوائنٹ مسلسل آگے چھت پر نظر آ رہے تھے۔ عمران سر اٹھا کر کچھ دیر تک غور سے چھت کو دیکھتا رہا۔

”آؤ۔ کوئی حفاظتی انتظامات نہیں ہیں۔ آؤ۔“ ... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ جوانا اس کے پیچھے تھا جو انا کو اپنا جسم مسکیز کر چلنا پڑ رہا تھا لیکن بہر حال وہ آگے بڑھ رہا تھا۔ سرنگ واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں بنائی گئی تھی کہ زیر زمین ہونے کے باوجود اس میں تازہ ہوا مسلسل موجود تھی وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر واقعی تقریباً ایک فرلانگ چلنے کے بعد یہ سرنگ اچانک گھوم کر بند ہو گئی۔ اب وہاں سپاٹ دیوار تھی لیکن ظاہر ہے اندر سے اس دیوار کو ہٹانے کا کوئی سسٹم موجود نہ تھا اس لئے عمران نے غور سے اس دیوار کو دیکھنا شروع کر دیا لیکن دیوار مکمل طور پر سپاٹ تھی۔ عمران نے اس کی بنیاد کو جھک کر غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے بسوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رنگ گئی کیونکہ راہداری میں دیوار کے قریب تھوڑی سی جگہ قدرے ابھری ہوئی تھی۔ عمران نے اس ابھری ہوئی جگہ پر اپنا پیہ رکھ کر دیا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے بھٹ کر

سانڈیوں میں غائب ہو گئی۔ دوسری طرف سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اور جوانا دونوں ان سیڑھیوں پر چڑھے اور اوپر دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ عمران نے کھلے ہوئے دروازے سے سر باہر نکال کر جھانکا تو یہ ایک بند راہداری تھی جس میں ایک دروازہ تھا۔ راہداری دونوں طرف سے بند تھی۔ عمران اوپر راہداری میں آیا اور اس دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ جوانا اس کے ساتھ تھا۔ عمران نے آہستہ سے دروازے کو دبایا تو دروازہ اندر سے بند نہ تھا۔ وہ تھوڑا سا کھل گیا۔ اندر ہلکے نیلے رنگ کا بلب جل رہا تھا یہ شاندار انداز میں سجا ہوا بیڈ روم تھا اور بیڈ پر ایک آدمی گہری نیند سویا ہوا تھا۔ عمران نے جیب سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پستول نکالا اور پھر اس کی نال دروازے کی جھری کے درمیان رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ پٹک کی آواز سے ایک پتلا سا کیپول نال سے نکل کر بیڈ کی سائیڈ سے ٹکرایا اور عمران تیزی سے بچھے ہٹ گیا۔ جوانا نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور جوانا نے سختی سے ہونٹ بھیجنے لئے۔ عمران نے گیس پستل جیب میں ڈالا اور پھر سانس روک کر وہ تیزی سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور اس نے بجلی کی سہ تیزی سے بیڈ پر لیٹے ہوئے ادھیر عمر لیکن صحت مند جسم کے مالک آدمی کو اٹھا کر فرش پر رکھے ہوئے قالین پر لٹایا اور کسبل اور پٹیے کو

اس انداز میں ایڈجسٹ کر دیا جیسے وہاں کوئی آدمی سو رہا ہو۔ پھر اس نے جھک کر اس آدمی کو اٹھا کر کانڈھے پر ڈالا اور تیزی سے باہر راہداری میں آکر اس نے اسے جو انا کو دے دیا اور خود مڑ کر اس نے دروازے کو آہستہ سے دوبارہ بند کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جو انا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے واپس اس کھلے دروازے سے سیڑھیاں اترتا ہوا سرنگ میں آیا اور اندر پہنچ کر عمران نے اس جگہ کو دوبارہ دبایا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ بند ہو گئی۔

"آؤ اب نکل چلیں"..... عمران نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔  
 "کیا وہاں کوئی خطرہ تھا"۔ جو انا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 "ہاں۔ اس کمرے میں انتہائی حساس کبیرے لگے ہوئے تھے میں نے ایک کبیرہ چیک کر لیا تھا اس لئے میں نے گیس فائر کر دی اور خود سانس روک کر اندر داخل ہو گیا کیونکہ اس گیس کی وجہ سے کبیرے کی سکرین اس قدر دھندلی ہو جاتی ہے کہ کچھ نظر نہیں آتا لیکن کچھ دیر بعد ہی جب سکرین صاف ہو گئی تو وہاں لارڈ سویا ہوا ہی نظر آئے گا۔ اس طرح صبح تک کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ لارڈ کے ساتھ کیا ہوا ہے"..... عمران نے کہا اور جو انا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ سے نکل کر واپس اس چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے تو عمران نے یہاں پھر بوتل اٹھا کر بین پریس کیا اور خانہ واپس آنے پر اس نے دوبارہ بوتل دھیں دھیں اور سب کو بند

کیا تو کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہ بند ہو گیا۔  
 "آؤ اب اسے اس بڑے کمرے میں لے چلو۔ لیکن اسے باندھنا بڑے گاتاکہ اس سے اس کے ہیڈ کو اڑنے کے بارے میں تفصیلات معلوم کی جاسکیں"۔ عمران نے کہا اور جو انا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

نے کہا تو اس کے ساتھی اس کی اس بات پر بے اختیار مسکرا دیے۔  
 "رقم دینی ہے۔ مگر۔ اچھا ٹھیک ہے۔ آجائیں"..... اندر سے  
 حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا چونکہ انہیں بتا دیا گیا تھا کہ مامی کے  
 یہودی ہے اس لئے جولیا نے اس انداز میں بات کی تھی۔ اس کے  
 ساتھ ہی دروازہ کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی اس کے پیچھے صالحہ اور  
 پھر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اندر داخل ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ اتنے آدمی۔ مگر..... سامنے موجود ایک ادھیر  
 عمر آدمی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 "آپ کو تو خوش ہونا چاہئے مسٹر مامی کے کہ اتنے سارے آدمی  
 بیک وقت آپ کو رقم دینے آگئے ہیں"..... جولیا نے مسکراتے  
 ہوئے کہا۔

"لیکن کس قسم کی رقم۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔ آپ پہلے  
 اپنا تعارف کرائیں"..... مامی نے ہونٹ پھینکتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ ہم واقعی آپ کو رقم دینے آئے ہیں  
 لیکن اس رقم کے بدلے ہمیں آپ سے چند معلومات چاہیں۔ جولیا  
 نے کہا تو مامی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ البتہ اب  
 اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیسی معلومات اور کس نے بتایا ہے کہ میں آپ کو معلومات  
 مہیا کر سکتا ہوں۔" مامی نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس بات کو رہنے دو۔ یہ ہمارا کام ہے اور یو گھنٹہ میں تمہارے

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل ریکس میں داخل ہوئی اور پھر  
 کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ انہوں نے بڑی جگ و دو کے بعد یہ  
 معلوم کر لیا تھا کہ ہوٹل ریکس میں ایک آدمی مامی کے رہتا ہے جو ہر  
 قسم کی معلومات فروخت کرتا ہے اس لئے وہ یہاں اس مامی کے  
 ملنے آئے تھے۔

"ہم نے مامی کے سے ملنا ہے"..... جولیا نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی  
 سے کہا۔

"روم نمبر ایٹ۔ دوسری منزل..... لڑکی نے میکا کی انداز میں  
 جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ لفٹ  
 کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب لفٹ کے ذریعے دوسری  
 منزل پر پہنچ چکے تھے۔ روم نمبر ایٹ کے باہر باقاعدہ مامی کے نام  
 کی پلیٹ موجود تھی۔ جولیا نے کال بیل کا بزن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... ڈور فون سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میرا نام مارگرٹ ہے۔ میں نے آپ کی رقم دینی ہے۔" جولیا

متعلق سب جانتے ہیں۔۔۔۔۔ جو یانے منہ بناتے ہوئے کہا۔  
 "ٹھیک ہے۔ کس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو۔"  
 مامیرے نے کہا۔

"شیڈاگ کے بارے میں۔" جو یانے کہا تو مامیرے بے اختیار  
 اچھل پڑا۔ اسکے ہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔  
 "شیڈاگ کے بارے میں معلومات۔ اودہ نہیں۔ میں اس بارے  
 میں کچھ نہیں جانتا۔" مامیرے نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"سنو مامیرے۔ تم یہودی ہو اور یہودی دولت سے پیار کرتے  
 ہیں۔ تم نے میرے ساتھیوں کو دیکھا ہے یہ اگر چاہیں تو جہادری  
 ہڈیوں سے بھی معلومات اگوا سکتے ہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس  
 کی نوبت نہ آئے اور تم خاموشی سے دولت وصول کر کے درست  
 معلومات ہمیں دے دو۔ جہاد نام سلسلے نہیں آئے گا۔۔۔۔۔ جو یانے  
 نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مامیرے نے ایک طویل سانس لیا۔

"دیکھیں مس مارگرٹ یا جو بھی جہاد نام ہو۔ شیڈاگ بین  
 الاقوامی تنظیم ہے اور وہ انتہائی سفاک اور بے رحم لوگ ہیں اور  
 مامیرے میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ شیڈاگ سے ٹکر اسکے اس لئے  
 میں اس دولت کا کیا کروں گا جس کے استعمال کی مجھے مہلت ہی نہ  
 ملے۔۔۔۔۔ مامیرے نے کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ جہاد نام سلسلے نہیں آئے گا تو  
 واقعی ایسا ہی ہو گا۔۔۔۔۔ جو یانے کہا۔

"تم کس قسم کی معلومات چاہتی ہو۔۔۔۔۔ مامیرے نے چند لمحے  
 خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ شیڈاگ کا اصل ہیڈ کوارٹر جہاں یوگان میں  
 ہے۔ ہمیں اس ہیڈ کوارٹر اور اس کے انچارج کے بارے میں  
 تفصیلات چاہیں۔۔۔۔۔ جو یانے کہا۔

"جہاں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر۔ اودہ نہیں مس۔ تمہیں جس نے  
 بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے۔ جہاں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے ورنہ  
 تو جہاں کے ہر کچے کو اس بارے میں معلوم ہوتا۔ البتہ جہاں سیکشن  
 ہیڈ کوارٹر کا انچارج ضرور رہتا ہے لیکن وہ بھی انتہائی خفیہ رہتا ہے۔  
 کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے کہ وہ حقیقتاً کون ہے صرف  
 مامیرے کو اس کا علم ہے کیونکہ وہ میرا طویل عرصے سے دوست  
 ہے۔" مامیرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کے بارے میں بتا دو۔ باقی کام ہم خود کر لیں  
 گے۔۔۔۔۔ جو یانے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر نقد لوں گا اور ساتھ ہی تمہیں حلف دینا ہو گا کہ  
 میرا نام سلسلے نہیں آئے گا۔" مامیرے نے کہا۔

"سنو مامیرے۔ صرف ایک ہزار ڈالر ملیں گے۔ اس سے زیادہ  
 نہیں اور ہمارے پاس وقت بھی نہیں ہے جواب ہاں یا نہ۔ یہ ہو

لیکن یہ سن لو کہ اگر تم انکار کرو گے تو یہ ایک ہزار ڈالر بھی ہمیں  
 ملیں گے اور معلومات جہاں ہم نے حاصل کر لینی ہیں۔ جو یانے

فون نمبر بتا دیا۔ جو لیا نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے مامیے کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
 "ہیں۔ اسکاٹ ہاؤس..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ سے بات کرو۔ میں مارگریٹ بول رہی ہوں۔"  
 جو لیا نے کہا۔

"سوری۔ وہ اس وقت آرام کر رہے ہیں اور انہیں ڈسٹرب نہیں کیا جاسکتا..... دوسری طرف سے انتہائی روکھے سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جو لیا نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ تو کنفرم ہو گیا ہے کہ جم اسکاٹ نام کا کوئی آدمی ہے لیکن اگر جہادی یہ بات غلط نکلی کہ وہ شیڈ آگ کا آدمی ہے تو پھر اس کے لئے تمہیں خود ہی بھگتنا پڑے گا..... جو لیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی اس کے اٹھتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اور مامیے۔ یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے کسی لالچ یا دوستی کی بنا پر جم اسکاٹ کو ہمارے بارے میں اطلاع دی تو اس کا نتیجہ بھی تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا..... اس بار صفدر نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اپنی موت کو خود آواز دوں۔"  
 مامیے نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جو لیا اور اس کے ساتھی مزے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئے۔

نے سرد لہجے میں کہا۔  
 "تم انتہائی سخت فطرت عورت ہو۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ تم جو کچھ کہہ رہی ہو۔ درست کہہ رہی ہو۔ تمہارے ساتھیوں کا انداز بتا رہا ہے کہ تم جو دھمکی دے رہی ہو اس پر عمل بھی کر سکتی ہو اور زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے اس لئے ٹھیک ہے۔ نکالو ایک ہزار ڈالر۔"  
 مامیے نے کہا تو جو لیا کے اشارے پر صفدر نے ایک ہزار ڈالر مامیے کو دے دیئے۔

"دیکھو یہ حقیقت ہے کہ یہاں شیڈ آگ کا ہینڈ کو آرٹر نہیں ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے میں صرف اس کے انچارج کو جانتا ہوں اس کا نام جم اسکاٹ ہے اور وہ ایڈن کالونی کی کونٹری۔ نمبر بارہ میں رہتا ہے۔ یہاں اس کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس ہے اور اس کا آفس بھی اس نے کونٹری میں ہی بنا رکھا ہے بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے۔..... مامیے نے جواب دیا۔

"اس سے فون پر بات کرو اور اپنی بات کی کسی نہ کسی انداز میں تصدیق کرو۔"..... جو لیا نے کہا۔

"نہیں۔ سوری۔ بغیر کسی مقصد کے اسے کال نہیں کی جاسکتی۔ البتہ اس کا فون نمبر میں بتا دیتا ہوں۔ تم چاہو تو خود اسے فون کر کے بات کر لو لیکن یہ بتا دوں کہ وہ اجنبی افراد سے بات نہیں کرتا اس کا بزنس پیچیدگی سارے معاملات منماتا ہے۔" مامیے نے کہا۔  
 "کیا ہے اس کا فون نمبر....." جو لیا نے پوچھا تو مامیے نے

رہی ہیں۔" کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔  
 "مجھے ایک تو تمہاری اس طرح کی حملت کی وجہ سمجھ نہیں آتی۔  
 جو بھی اپنی بات کرے تم اس کی داد دینا شروع کر دیتے ہو۔" تنویر  
 نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر۔ تم صرف ناک کی سیدھ میں چلنا چاہتے ہو۔ میں بتاتا  
 ہوں کہ جولیا نے کیا سوچا ہے۔ انہیں یقین ہے کہ یہ شخص مایہ  
 لازم ہمارے متعلق تفصیلی اطلاع اس جنم اسکاٹ کو دے گا اور ہو  
 سکتا ہے کہ اس کے خراب بھی ہمارے پیچھے ہوں اور وہ لاعلم اس  
 رہائش گاہ کے بارے میں بھی اسے بتا دیں گے اس کے بعد کیا ہوگا  
 لازم شیداگ کے آدمی ہماری رہائش گاہ پر حملہ کریں گے اور ہمیں  
 وہاں سے اغوا کر کے کسی اڈے پر لے جائیں گے اس طرح شیداگ  
 کا ایک اہم اڈا خود بخود سلمنے آجائے گا اور یہ واقعی بہترین تجویز ہے  
 کیونکہ براہ راست اس جنم اسکاٹ پر حملہ کیا گیا تو یہ جنم اسکاٹ کبھی  
 بھی شیداگ کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گا کیونکہ اس سطح کے  
 لوگ مر جانا تو گوارہ کر لیتے ہیں لیکن اپنے سیٹ اپ کے بارے میں  
 کچھ نہیں بتاتے۔" کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو  
 تنویر تو کیا صاف اور حتیٰ کہ صفدر کے چہرے پر بھی بے اختیار جولیا  
 کے لئے تحسین کے تاثرات ابھرائے۔

"کمال ہے۔ یہ اچانک اس قدر عقلمندی کی باتیں تم نے کیسے  
 سوچنا شروع کر دیں۔" تنویر نے کہا تو سب منہ زبے اختیار ہنس

"مس جولیا۔ ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم  
 سب کو اکٹھے نہیں جانا چاہئے تھا اور دوسری بات یہ کہ اس۔۔۔ ہودی کو  
 اس قدر کم رقم نہیں دینا چاہئے تھی۔ اب وہ لاعلم مزید رقم حاصل  
 کرنے کے لئے ہمارے خلاف اس جنم اسکاٹ کو مخبری کرے گا۔"  
 کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے تاکہ کوئی تو ہمارے  
 خلاف حرکت میں آئے اور اس طرح کام کرنے کا موقع ملے۔" جولیا  
 نے جواب دیا تو تنویر نے اس طرح جولیا کی بات کی تائید میں سر ہلایا  
 جیسے وہ جولیا کی بات کی دل سے تائید کر رہا ہو۔

"تو اب ہمیں اس ایڈن کا لوٹی چلنا چاہئے۔" تنویر نے ہونٹ  
 سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اس جنم اسکاٹ کو ہلاک نہیں کرنا۔ شیداگ کا ہیڈ کوارٹر  
 ٹریس کرنا ہے اس لئے ہم اپنی اس رہائش گاہ پر چلیں گے جو چانگ  
 نے دی ہے وہاں سے ہمیں خود بخود شیداگ کے کسی اڈے پر لے جایا  
 جائے گا اور پھر ایک اڈا سلمنے آتے ہی ہماری اصل کارروائی کا آغاز ہو  
 جائے گا۔" جولیا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میری تو سمجھ میں کوئی بات  
 نہیں آتی۔" تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں بھی نہیں سمجھ سکتی۔" صاف نے کہا۔

"ویری گڈ مس جولیا۔ آپ اس وقت واقعی عمران کی طرح سوچ

”نہیں مجھے یاد نہیں اربا البتہ اس کا مطلب بتا دیتی ہوں۔“ جو یوں نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد انکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

”عمران سے پوچھ کر بتاؤ۔“ مساند نے کہا تو جو یوں بے اختیار

لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیں اغوا کریں۔ وہ اس پوری کوششی کو میزائلوں سے بھی توڑا سکتے ہیں۔" صالح نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ایسا بھی کر سکتے ہیں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ ہمیں نیچے تہہ خانے میں شفٹ ہو جانا چاہیے۔ وہاں سے ایک خفیہ راستہ بھی نکلتا ہے اور بہر حال ہم تہہ خانے میں فوری موت سے بچ سکتے ہیں۔"..... جولیا نے کہا۔

"لیکن ہم کیوں نہ باہر نگرانی کریں اور پھر جو بھی آئے اسے پکڑ لیا جائے اور ان سے اڈا معلوم کیا جائے۔" اس بار تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے مس جولیا کہ تنویر کا یہ آئیڈیا زیادہ بہتر ہے۔ مقصد تو ان کا اڈا ٹریس کرنا ہے۔"..... صفدر نے کہا۔



اجمل پڑی۔  
 "کیا مطلب۔ عمران سے پوچھ کر بتا دوں کہاں ہے عمران۔"  
 جو یانے حیران ہو کر کہا۔

"جہارے دل میں۔ محاورے کا تو صرف بہانہ تھا اصل میں تو عمران یاد آ رہا تھا۔" صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو یا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے تھے۔  
 "جہاری بات درست ہے صالحہ۔ وہ واقعی میرے دل میں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ اسے دل سے نکال سکوں لیکن میں کیا کروں میں اس معاملے میں قطعی بے بس ہو کر رہ گئی ہوں مجھے معلوم ہے کہ وہ صرف دوسروں کے جذبات سے کھیلتا ہے۔ اسے میرے ساتھ تو کیا کسی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس کی زندگی اس کی اماں بی، سلیمان، جوزف اور جوانا کے علاوہ پاکیشیا اور اس کے مضافے کے گرد گھومتی رہتی ہے لیکن یہ سب کچھ جلتنے کے باوجود نبھانے کیوں میں بے بس ہوں..... جو یانے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسی کو تو محبت کہتے ہیں لیکن تم فکر نہ کرو۔ یہ بیطرفہ نہیں ہے۔ عمران کے دل میں بھی جہارے لئے نرم گوشہ موجود ہے۔ لیکن اس کی فطرت مختلف ہے۔ وہ اس گوشے کا اقرار نہیں کرتا لیکن آخر کب تک..... صالحہ نے کہا۔

"نہیں صالحہ۔ اصل میں جنہیں سیکرٹ سروس میں شامل ہونے

ابھی بہت تھوڑا عرصہ گزارا ہے اس لئے جنہیں سیکرٹ سروس میں شامل مرد ساتھیوں کا علم نہیں ہے۔ ان سب لوگوں کی ذہنی اور قلبی تربیت کچھ اس انداز میں کی گئی ہے کہ ویسے تو یہ دنیا جہاں کی باتیں کرتے رہیں گے لیکن ان کا مرکز اور محور صرف پاکیشیا اور اس کا مضافہ ہے تم نے تو دیکھا ہے کہ تنویر کے میرے لئے کیا جذبات ہیں۔" جو یانے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں۔ ایسے جذبات ہیں جو جہارے عمران کے متعلق ہیں۔" صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو جو یا بے اختیار مسکرا دی۔

"جہار ا اندازہ درست ہے لیکن ایک بار ایک کیس کے دوران میرے ذہن کو ٹرانس میں لا کر مجرموں نے میرے ذریعے سے ہی پاکیشیا کے دفاع کی ایک انتہائی اہم فائل اڑالی۔ یہ تو خدا بھلا کرے چیف کا کہ اسے مجھ پر اعتماد تھا اس لئے اس نے میرے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا جبکہ تنویر مجھے گولی مارنے پہنچ گیا اور وہی تنویر جس کے جذبات کے بارے میں تم بتا رہی ہو اس وقت مجھ سے اس انداز میں پیش آ رہا تھا جیسے وہ مجھ سے سرے سے واقف ہی نہ ہو اور اگر اس وقت اسے روکا نہ جاتا تو یقین کر دو مجھے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دیتا اس سے تم کچھ کہہ سکتی ہو کہ یہ کس قسم کے مرد ہیں اور عمران تو ان باتوں میں ان سب کا استاد ہے..... جو یانے کہا۔

"نہیں۔ ایسا کیسے ممکن ہے کہ تنویر ایسا کر سکے۔ نہیں۔ میں اسے تسلیم نہیں کر سکتی..... صالحہ نے کہا۔

صفدر نیچے اتر رہا تھا اور اس کے کاندھے پر ایک مقامی آدمی موجود تھا۔  
 "اوہ۔ کون ہے یہ؟" جو یانے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔  
 "یہ کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی کس فائر کرنا چاہتا تھا کہ  
 ہاتھ لگ گیا۔" صفدر نے تہ خانے میں آکر اسے فرش پر لٹاتے  
 ہوئے کہا۔

"کیا یہ اکیلا تھا؟" جو یانے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔  
 "ہاں۔ بہر حال کیپٹن شکیل اور تنویر باہر موجود ہیں اگر اس کے  
 اور ساتھی ہوں گے تو وہ انہیں قابو کر لیں گے۔" صفدر نے کہا تو  
 جو یانے اثبات میں سر ہلا دیا۔  
 "جہاز اطلب ہے کہ اس سے پوچھ گچھ کر لی جائے۔" جو یانے  
 نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سے اڈے کے بارے میں معلوم کر لیا  
 جائے اور پھر وہاں خود ریڈ کر دیا جائے۔" صفدر نے کہا تو جو یانے  
 نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے جھک کر اس آدمی کا ناک اور  
 منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔  
 "ارے پہلے اسے کرسی پر بٹھا کر باندھ دو تو یہی۔" جو یانے  
 چونک کر کہا۔

"نہیں مس جو یا۔ میں نے عمران صاحب سے گردن پر پیر رکھ کر  
 معلومات حاصل کرنے کا طریقہ سیکھ لیا ہے۔" مٹھائی کی پوری دوکان  
 پیش کرنا پڑی تھی۔" صفدر نے اس آدمی کے جسم میں حرکت

"تم صفدر سے پوچھ لینا۔" جو یانے کہا تو صالح بے اختیار  
 ہنس پڑی۔

"تم نے خاص طور پر صفدر کا نام ہی کیوں لیا ہے۔ کسی  
 دوسرے کا نام کیوں نہیں لیا۔" صالح نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ صفدر پر تم اعتماد کر جاؤ۔" جو یانے کہا۔  
 "اس کا مطلب ہے کہ تم بھی عمران صاحب کی باتوں میں آکر

مجھے صفدر سے انچ کر چکی ہو۔ واقعی پروسیگنڈہ میں بڑی فورس ہوتی  
 ہے۔ ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتا ہے۔" صالح نے کہا۔

"ناممکن۔ کیا مطلب۔ کیا صفدر میں کوئی کمی ہے؟" جو یانے  
 نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہ بے حد خاموش طبع اور مدبر نائب آدمی ہے اور میں  
 ایسے آدمی کا احترام تو کر سکتی ہوں اور کچھ نہیں کر سکتی۔" صالح  
 نے کہا۔

"پھر تو جہیں عمران پسند ہو گا۔" جو یانے چونک کر کہا۔  
 "ہاں واقعی۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ جہاز سے علاوہ اور سب کو

بہن بنا لیتا ہے۔" صالح نے کہا تو جو یانے کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔  
 "یہی تو اس کا کردار ہے صالح۔ بس کیا بتاؤں۔ بہر حال چھوڑو۔

تم نے خواہ مخواہ اس شیطان کا ذکر چھڑ دیا۔" جو یانے کہا اور پھر اس  
 سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک تہ خانے کی سیڑھیوں کا

دروازہ کھلا اور وہ دونوں چونک کر ادھر دیکھنے لگیں۔ سیڑھیوں سے

کس تنظیم سے تعلق ہے جہار اور تم یہاں کس کے کہنے پر آئے ہو..... صفدر نے پیر کو ذرا سا واپس کرتے ہوئے کہا۔

"پلیز پلیز۔ پیر ہٹالو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں سب کچھ۔ بلکہ تمہارے پورا تعاون بھی کروں گا لیکن یہ عذاب مجھے مت دو۔ پلیز۔ ٹونی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ..... صفدر نے پیر کے بچے کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا لیکن اس نے پیر ایک طرف نہ کیا تھا۔

"میرا نام ٹونی ہے۔ میرا تعلق مارتھر گروپ سے ہے۔ مارتھر ہمارا باس ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں کراس کالونی جاؤں اور وہاں اس کو بھی میں بے ہوش کر دیتے والی کمین فار کر دوں اور پھر جب گیس کا اثر ختم ہو جائے تو میں اندر جا کر چیک کروں کہ اندر کتنے آدمی ہیں اور اس کے بعد میں اسے فون کر دوں اور پھر وہ مزید آدمی بھیجے گا اور یہاں موجود بے ہوش افراد کو اٹھا کر اپنے سپیشل اڈے پر منگوا لے گا..... ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مارتھر کس کے تحت کام کرتا ہے..... صفدر نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مارتھر کو معلوم ہو گا۔ ہمارا تو وہی باس ہے..... ٹونی نے جواب دیا۔

"کہاں ہو گا اس وقت وہ..... صفدر نے پوچھا۔

"اپنے اس سپیشل اڈے پر..... ٹونی نے جواب دیا۔

"کس نمبر پر تم نے اطلاع دینی تھی..... صفدر نے پوچھا تو

کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھ کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا تو جویا اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"عمران شاید ہم سب کے دلوں میں موجود ہے کہ عمران کے بغیر کسی کی بات ہی پوری نہیں ہوتی..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو صفدر چونک پڑا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر صالحہ سے اس کی بات کا مطلب پوچھتا اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اٹھنے کے لئے لاشعوری طور پر سمٹنے لگا تو صفدر نے اس کی گردن پر پیر رکھا اور اسے ذرا سا گھما دیا۔

"تم نے تجربات بھی کئے ہیں یا صرف پوچھ کر ہی ماہر بن گئے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ میرا جائے..... جویا نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ بہت تجربات کئے ہیں اور یہ کام تجربات سے ہی سیکھا جاسکتا ہے..... صفدر نے کہا لیکن اس دوران اس آدمی کا چہرہ بری طرح بگڑ چکا تھا۔ اس کا سانس اکھڑ رہا تھا اور حلق سے غرغراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں تھیں۔ صفدر نے آہستہ سے پیر واپس موڑا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی نے تیز تیز سانس لینے شروع کر دیے اس کا چہرہ قدرے نارمل ہونے لگ گیا۔

"بولو کیا نام ہے جہار۔ بولو۔ صفدر نے خراٹے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام ٹونی ہے۔ پیر ہٹالو۔ یہ کیا کر دیا ہے۔ فارگاڈ

سیک پیر ہٹالو یہ انتہائی خوفناک عذاب ہے..... ٹونی نے انتہائی

ہراساں سے لہجے میں کہا۔

نوٹی نے منبر بتا دیا۔  
 "اوکے اٹھو اور فون کر کے اسے بتاؤ کہ تم نے گیس فائر کر دی ہے اور اندر دو ایکری می عورتیں مرد بے ہوش پڑے ہیں۔ یہ سب ایکری می ہیں۔" نوٹی نے کہا۔

"کوئی پرابلم..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 "نہیں باس..... نوٹی نے جواب دیا۔  
 "کیا تم انہیں سپیشل اڈے پر لے آ سکتے ہو۔" مارتھر نے پوچھا۔  
 "یس باس۔ میرے پاس ویگن ہے اور یہ پانچ افراد ہیں۔ آسانی سے آجائیں گے۔" نوٹی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ انہیں لے کر آ جاؤ..... مارتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نوٹی نے رسیور رکھ دیا۔  
 "تم نے ہمیں لے کر کیا براہ راست اس کلب میں جانا ہے۔" صدر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن کلب کے اندر نہیں بلکہ اس کے عقبی طرف گلی میں ایک دروازہ ہے وہاں سے ایک راست براہ راست ایک بڑے کمرے میں جاتا ہے جہے ٹارچنگ سیل بھی کہا جاتا ہے اور سپیشل روم بھی۔ ہر مخالف کو وہیں لے جایا جاتا ہے اور پھر اس کی ہڈیاں توڑی جاتی ہیں..... نوٹی نے کہا۔

"کیا وہاں کوئی آدمی موجود ہو گا....." صدر نے پوچھا۔  
 "جی ہاں۔ وہاں دس بارہ افراد ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔" نوٹی نے جواب دیا۔

"جیسے تم کہو گے میں ویسے ہی کروں گا اس لئے کہ میں نے کل یہاں سے ایکری میا چلا جانا ہے اور پھر وہیں رہنا ہے اس لئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مارتھر سے تم نے کیا سلوک کرنا ہے اور کیا نہیں۔" نوٹی نے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نوٹی نے فون اٹھایا اور منبر پر پس کرنے شروع کر دیئے۔ صدر نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"فلاور کلب۔" رابطہ قائم ہوتے ہیں ایک نسوانی آواز سنائی دی۔  
 "باس سے بات کرو میں نوٹی بول رہا ہوں..... نوٹی نے کہا۔  
 "ہولڈ کرو..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 "ہیلو مارتھر بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے نوٹی..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

سنو۔ مارتھر کو تو معلوم ہے کہ ہم بے ہوش ہیں لیکن تم نے وہاں موجود افراد سے یہ کہنا ہے کہ ہم خود چل کر مارتھر سے ملنے آئے ہیں۔“ صفدر نے ٹونی سے کہا۔

”نہیں۔“ اس نے وہاں موجود افراد کو حکم دے دیا ہو گا کہ وہ آپ لوگوں کو بے ہوشی کے عالم میں سپیشل روم پہنچائیں۔“ ٹونی نے کہا۔

”تم چلو تو یہی۔ ہم خود ان سے بات کر لیں گے۔“ صفدر نے کہا تو ٹونی ویگن پر چڑھ کر اسٹیرنگ پر بیٹھ گیا جبکہ صفدر دوسرے ساتھی بھی ویگن پر سوار ہو گئے۔ جبکہ تنویر نیچے کھڑا ہوا صفدر کے کہنے پر ٹونی نے ویگن سٹارٹ کی اور واپس گیٹ نے باہر نکال کر لے گیا جبکہ تنویر نے اندر سے بڑا پھانک بند کیا اور پھر چھوٹے پھانک کو بند کر کے اس نے تالا لگایا اور ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا اور ٹونی نے ویگن آگے بڑھا دی۔

”ہم نے مارتھر کو کور کرنا ہے تنویر۔ اس لئے وہاں اس کے علاوہ جو بھی نظر آئے سب کا خاتمہ کر دینا ہے۔“ صفدر نے تنویر اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر پاکیشیائی زبان میں کہا تو ٹونی جو ویگن چلا رہا تھا جو تک کر ان کی طرف دیکھنے لگا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

”یہ تم کس زبان میں بات کر رہے ہو۔“ ٹونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اور یہ مارتھر کہاں ہوتا ہے۔“ صفدر نے پوچھا۔

”وہ اندر اپنے آفس میں رہتا ہے۔“ ٹونی نے جواب دیا۔

”جہاڑی یہ ویگن کہاں موجود ہے۔“ صفدر نے پوچھا۔

”یہاں سے ایک بلاک دور موجود ہے سرخ رنگ کی بڑی ویگن

ہے۔“ ٹونی نے جواب دیا۔

”چالی مجھے دو۔“ صفدر نے کہا تو ٹونی نے جیب سے ایک کی

رنگ نکال کر صفدر کو دے دیا۔

”آپ باہر جا کر اپنے ساتھیوں کو بھی لے آئیں اور یہ ویگن

بھی۔“ صفدر نے صاف کا نام لئے بغیر اس سے مخاطب ہو کر کہا اور

ساتھ ہی اس کی طرف کی رنگ بڑھا دیا اور صاف کی رنگ لے کر سر

ہلائی ہوئی باہر چلی گئی۔

”تم نے کبھی شیڈ آگ کا نام سنا ہے۔“ جو یانے ٹونی سے

مخاطب ہو کر کہا۔

”شیڈ آگ۔“ وہ کیا ہے۔“ ٹونی نے چونک کر حیرت بھرے

لہجے میں پوچھا اس کا بوجھ بتا رہا تھا کہ وہ یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہے

اور جو یانے ہونٹ بھیج کر خاموش ہو گئی تھوڑی دیر بعد صاف چھوٹے

پھانک سے اندر آئی اور اس نے بڑا پھانک کھول دیا اور دوسرے لمحے

سرخ رنگ کی ایک بڑی ویگن اندر داخل ہوئی۔ اسٹیرنگ پر تنویر

تھا۔ ویگن اندر روک کر تنویر نیچے اتر آیا۔

”چلو ٹونی۔“ تم اسٹیرنگ پر بیٹھو۔ ہم ویگن میں بیٹھیں گے اور

یہ انگریزیا کی ایک ریاست کی زبان ہے۔۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا تو ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وینک ایک سڑک پر پہنچ گئی جہاں فلڈور کلب کا بڑا سا بورڈ موجود تھا۔ فلڈور کلب کی عمارت پرانی ضرور تھی لیکن خاصی بڑی تھی۔ ٹونی نے عمارت کی سائیز پر وینک موڑی اور پھر وہ اسے عمارت کی عقبی طرف لے گیا۔ ایک چوڑی گلی تھی جو آگے جا کر بند ہو جاتی تھی یہاں دیوار میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ ٹونی نے وہاں لے جا کر وینک روکی اور پھر ٹونی سمیت وہ نیچے اتر آئے۔

اب کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔ صفدر نے ٹونی سے پوچھا۔

میں نے کال بیل کا بٹن مخصوص انداز میں پریس کرنا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں بے ہوش افراد کو لے آیا ہوں اور دروازہ کھول کر وہ باہر آجائیں گے۔۔۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

مارتھر کا آفس اس دروازے سے کس طرف ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔۔۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا تو ٹونی نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

اوکے۔۔۔۔۔۔ جلو کال بیل کا بٹن پریس کرو۔۔۔۔۔۔ صفدر نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کرنے کے بعد ٹونی سے کہا۔

لیکن میں کیا کہوں گا۔ وہ تو مجھے مار ڈالیں گے۔۔۔۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

تم کہہ سکتے ہو کہ جیسے ہی تم نے کال بیل کا بٹن پریس کیا،

خود بخود ہوش میں آکر نیچے آ گئے۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

لیکن تم تو کہیں سے بے ہوش ہوئے ہو۔ پھر تم خود بخود کھپے

ہوش میں آ سکتے ہو۔۔۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

یہ سوچتا تھا مار کام نہیں ہے ٹونی۔ تم کال بیل کا بٹن پریس کرو۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو ٹونی اس انداز میں آگے بڑھا جیسے مجبوراً

ایسا کر رہا ہو۔ صفدر نے اسے بے ہوش کرنے کے بعد اس کی جیب سے اسلحہ نکال لیا تھا۔ اس لئے ٹونی بے بس نظر آ رہا تھا۔ صفدر اور

اس کے ساتھی تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ ٹونی نے مخصوص انداز میں کال بیل کا بٹن وقفہ دے کر پریس کیا اور پھر

پچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر بعد دروازے کے اندر سے ایسی

آواز سنائی دینے لگی جیسے دروازہ کھولا جا رہا ہو اور دوسرے لمحے کلک

کلک کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ صفدر اور اس کے ساتھی چونک کر ادھر ادھر دیکھنے ہی لگے تھے کہ صفدر کے ذہن پر یقین سیارہ پردہ سا

پھیلنا چلا گیا۔ پھر جس طرح اچانک یہ سیارہ پردہ پھیلنا تھا اسی طرح

یقین پردہ ہٹ گیا اور صفدر کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ اس

نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا

جسم لوہے کی ایک کرسی پر رازڈ میں کلکا ہوا ہے اس نے تیزی سے

گردن گھمائی تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل

گیا کیونکہ وہاں سارے ساتھی اسی طرح کرسیوں پر رازڈ میں جکڑے

ہوئے موجود تھے ایک آدمی سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی سائڈ کی

ناک سے ایک شیشی لگائے ہوئے تھا جبکہ باقی ساتھیوں کے جسموں

میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے اسی لمحے وہ آدمی مڑا۔ وہ

شیشی بند کر رہا تھا۔

”کیا ہم مارتھر کی قید میں ہیں.....“ صفدر نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے چونک کر صفدر کی طرف دیکھا۔

”ہاں اور ابھی چند لمحوں بعد جہادی رہائی ہو جائے گی.....“ اس آدمی نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”جہاد! مطلب ہے کہ ہمیں ہلاک کر دیا جائے گا لیکن پھر ہمیں ہوش میں کیوں لایا گیا ہے۔ بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کیا جاد سکتا تھا.....“ صفدر نے کہا۔

”باس نے چیف باس کو تو بتا دیا ہے کہ ہمیں ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن باس چاہتا ہے کہ ہمیں ہوش میں لا کر تم سے ساری تفصیلات معلوم کر کے پیپ کر لی جائیں جہادی تصویریں بنالی جائیں اور پھر ہمیں ہلاک کیا جائے.....“ اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر مزید کچھ پوچھتا وہ آدمی تیز قدم اٹھاتا کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اسی لمحے ایک ایک کر کے سب ہوش میں آگئے اور صفدر نے انہیں اس آدمی سے ہونے والی بات چیت کے سلسلے میں بریف کر دیا۔

”اس ٹوپی نے دھوکہ دیا ہے۔ اسے وہیں گولی مار دینی چلتی تھی.....“ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”پھر اس کلب سے یہاں تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ اب یہ مارتھر خود یہاں آنے کا اور ہم نے اب اس پر قابو پانا ہے.....“ صفدر نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پیر موڑ کر بیچھے کی طرف کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن اس سے پہلے کہ اس کا پیر بیچھے تک پہنچتا اچانک جو لیا کی کرسی کے راڈز کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی غائب ہو گئے اور جو لیا بجلی کی سی تیزی سے انھی اور اس نے تیزی سے گھوم کر پہلے صالحہ کی کرسی کے عقب میں آکر بن پریس کر دیا اور پھر واقعی انتہائی برق رفتاری سے باقی ساتھیوں کے راڈز بھی غائب ہو گئے اسی لمحے انہیں دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور دروازہ کا آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے بیچھے ہی دو اور مسلح آدمی بھی اندر داخل ہوئے۔

”ارے یہ کیا.....“ ان تینوں نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر بھوکے چیتوں کی طرح ان رٹوٹ پڑے اور پھر کمرہ ان تینوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے رنج اٹھا۔ صفدر سب سے آگے آنے والے پر جھپٹا تھا اور اس نے اسے اٹھا کر اس طرح کھما کر نیچے پھینکا تھا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اس لئے نیچے گرے ہی اس کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوتا چلا گیا لیکن غدر اسے نیچے گراتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھکا اور پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کانڈھے پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے سر کو جھٹکا دیا اور پھر سیدھا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار

”اوہ صفدر۔ تم نے اسے جکڑ دیا ہے۔ جلدی کرو۔ اسے کھولو۔ ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے۔ جلدی کرو۔ سبہاں بہت لوگ ہیں اور باہر سے بھی آسکتے ہیں۔ جلدی کرو۔“..... جو لیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتی ہوئی کرسی کے عقب میں گئی اور اس نے بین پریس کر دیا تو راڈر غائب ہو گئے اور صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے بے ہوش آدمی کو اٹھا کر کاندھ پر لاداد اور پھر وہ جو لیا کے پیچھے بھاگتا ہوا ایک راہداری میں آیا۔

”جلدی کرو۔ لفٹ اوپر سے آرہی ہے۔“..... راہداری کے آخر میں موجود کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور جو لیا نے اپنی رفتار اور تیز کر دی۔ جیسے ہی وہ راہداری کا موڑ مڑے کیپٹن شکیل نے مڑ کر فائر کھول دیا اور پھر جب وہ ایک دروازے پر پہنچے تو اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا اور جو لیا جو سب سے آگے تھی اس نے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے وہ پھر گلی میں موجود تھے وہاں ہی ٹونی والی سرخ ویگن موجود تھی ڈرائیونگ سیٹ پر صالحہ موجود تھی۔

”جلدی کرو۔ جلدی۔“..... تنویر نے کہا تو وہ سب بجلی کی سی تیزی سے ویگن میں سوار ہوئے۔ صفدر نے اس بے ہوش آدمی کو عقبی سیٹ پر ڈال دیا تھا۔ دوسرے لمحے ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر جیسے ہوا میں اڑتی ہوئی سڑک پر پہنچ کر دائیں طرف کو مڑ گئی۔ صالحہ واقعی انتہائی رفتار سے اسے دوڑائے لئے جا رہی تھی۔

اجہل پڑا کیونکہ کمرہ اس کے ساتھیوں سے خالی ہو چکا تھا جبکہ باقی دو افراد لاشوں کی صورت میں فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ ان کی گردنیں ٹوٹی ہوئی تھیں۔

”ارے یہ کیا۔ سب باہر چلے گئے۔“..... صفدر نے چونک کر حیرت منہ پر لے لی تھی۔ وہ اپنے کام میں اس قدر محو تھا کہ اسے ان کے باہر جانے کا بھی پتہ نہ چل سکا۔ پھر وہ ایک بار پھر اس آدمی پر جھپٹا اور اس نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر ایک ہاتھ سے اسے پکڑتے ہوئے وہ کرسی کے عقب میں آیا اور اس نے سائیڈ پائے کے عقب میں موجود آپریشنل بین کو پریس کر دیا۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی راڈر اس آدمی کے جسم کے گرد نمودار ہو گئے تو صفدر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا لیکن پھر وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ باہر سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور صفدر کے پاس اسلحہ نہ تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جو دو آدمی ہلاک ہوئے ہیں ان کا اسلحہ اس کے ساتھیوں نے لے لیا ہو گا لیکن یہ زیادہ سے زیادہ تنویر اور کیپٹن شکیل کے پاس ہو گا۔ یہ صالحہ اور جو لیا کیوں باہر گئی ہیں لیکن وہ بہر حال وہیں رک گیا کیونکہ اب باہر جانا حماقت کی بات ہوتی۔ کچھ دیر بعد ایک بار پھر فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ تنویر دیر بعد باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر سب سے پہلے جو لیا اندر داخل ہوئی۔



”اے کسی سائیڈ گلی میں روک دو صاف۔ ورنہ ہم جلد ہی پکڑ لئے جائیں گے۔“ صدر نے کہا۔  
 ”لیکن اس بے ہوش آدمی کو اٹھا کر ہم پیدل تو اپنی رہائش گاہ تک نہیں پہنچ سکتے۔“ جو یا نے کہا۔

”اس گلی میں موڑو جہاں قریب ہی کوئی پارکنگ ہو۔ جلدی کرو۔ وہاں سے تنویر کار آسانی سے اڑا سکتا ہے۔“ صدر نے کہا۔  
 ”اوہ ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ بہر حال یہ ویگن ہمارے لئے خطرناک ہے۔“ تنویر نے کہا اور پھر واقعی صاف نے ایک پارکنگ کے قریب موجود گلی میں ویگن موزی اور اسے روکا ہی تھا کہ تنویر چلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا سڑک کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ سب ویگن سے اتر کر بکھر کر کھڑے ہو گئے جبکہ بے ہوش آدمی ویسے ہی ویگن میں پڑا ہوا تھا البتہ صدر ویگن کے دروازے کے قریب کھڑا تھا تاکہ اگر یہ آدمی ہوش میں ابھی جائے تو اسے لوہ کیا جاسکے۔  
 تھوڑی دیر بعد ایک سٹیشن ویگن تیزی سے بیک ہوتی ہوئی غلی میں آئی تو وہ سب اچھل پڑے۔ ویگن تیزی سے بیک ہوتی ہوئی نیچے رہی تھی۔

”جلدی کرو۔“ ڈرائیونگ سیٹ کی کمزری سے تنویر نے باہر نکلتے ہوئے کہا تو صدر نے اس بے ہوش آدمی کو گھسیٹ کر باہر کھینچا اور پھر کاندھے پر لاد کر انتہائی تیزی سے اس اسٹیشن ویگن کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد وہ سب سٹیشن ویگن پر سوار ہو کر اس

کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں ان کی رہائش تھی۔  
 ”وہ ٹوٹی بھی ملا ہے یا نہیں۔“ صدر نے پوچھا۔  
 ”ہاں۔ سب سے پہلے وہی سامنے آیا تھا۔“ کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور صدر نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ٹوٹی نشانہ ہی کر سکتا تھا۔“ جو یا نے کہا۔  
 ”اس سامنے نے یقیناً ہماری کو بھی کی نشانہ ہی کی ہوگی۔ اس طرح تو یقیناً اس ہم اسکاٹ کو بھی معلوم ہو گا اس نے ہی اس مار تھر کو حکم دیا ہو گا۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔  
 ”پچھلے بلاک میں ایک کو بھی پر کرانے کے لئے خالی ہے کا بورڈ میں نے لگا ہوا دیکھا ہے۔“ صدر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔  
 ”اوہ۔ پھر ہمیں وہیں جانا ہو گا۔“ صدر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اس بلاک میں پہنچ گئے جس کی نشانہ ہی صاف نے کی تھی وہاں واقعی ایک کو بھی پر کرانے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا جس کے نیچے اسٹیٹ ڈیلر کا پتہ اور فون نمبر موجود تھا۔ تنویر نے ویگن اس کو بھی کے بند گیٹ کے سامنے روک دی گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ صدر غلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور پھر وہ اس قدر تیزی سے پھانک پرچڑھ کر اندر کود گیا کہ جیسے شاید اس قدر تیزی سے بند بھی نہ کود سکتا ہو۔ چند لمحوں بعد اس نے چھوٹا پھانک کھول دیا۔

”آپ لوگ اندر چلیں۔ میں اس ویگن کو یہاں سے دور چھوڑ آتا

شروع ہو گئے تو کیپٹن شکیل بچے ہٹ گیا۔ اسی لمحے باہر سے کھٹکے کی آواز سنائی دی۔

”دیکھو شاید تنویر ہو گا۔“ جویا نے چونک کر کہا تو صفدر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اس آدمی نے کرہستے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی

چھائی رہی لیکن پھر جیسے ہی اسے پوری طرح ہوش آیا اس نے سب اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کرسی پر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا پھر اس کی نظریں سامنے موجود جویا صالہ اور کیپٹن شکیل پر جم گئیں۔

”تم۔ تم۔ تم۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم تو راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔“ اسی آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے صفدر اور تنویر بھی اندر آ گئے۔

”ہاں۔ لیکن اب تم دیکھ رہے ہو کہ ہم نہ صرف آزاد ہیں بلکہ ہمارے اڈے سے بھی صحیح سلامت نکل آنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور اس وقت تم جہاں موجود ہو یہاں ہماری جیتھیں بھی سننے والا کوئی نہیں ہے۔“ جویا نے انتہائی سرو لہجے میں کہا۔

”ویری بیڈ۔ مریے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ راڈز کیسے کھل سکتے ہیں۔“ اسی آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہماری ٹانگیں راڈز میں جکڑی ہوئی نہ تھیں اس لئے میں نے

ہوں۔“ تنویر نے کہا۔ کیپٹن شکیل نے اس بے ہوش آدمی کو گھسیٹ کر نیچے اتارا اور کاندھے پر لا کر اس چھوٹے پھانک سے اندر لے گیا جبکہ صالہ اور جویا بھی اندر داخل ہو گئیں تو تنویر دیگن کو آگے بڑھا کر لے گیا۔

”یہ تالا کھول دینا چاہئے اور بورڈ بھی اتار لینا چاہئے ورنہ ہمسائے پولیس کو فون کر سکتے ہیں۔ بورڈ پٹنے سے وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم نئے کرائے دار ہیں۔“ جویا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ اندر چلیں۔ میں یہ سب کام کر کے آتا ہوں۔“ صفدر نے کہا اور جویا سر بلاتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔ یہاں رواج کے مطابق کوٹھی فرنیچر تھی البتہ فرنیچر وغیرہ پر ہلکی سی گرد موجود تھی جیسے صاف کر دیا گیا کیپٹن شکیل نے بے ہوش آدمی کو ایک کرسی پر لٹا دیا تو صالہ اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ری کا ایک بنڈل موجود تھا۔

”یہ سنور میں موجود تھی۔“ صالہ نے کہا اور کیپٹن شکیل اور جویا کے اثبات میں سر ملانے پر ان تینوں نے مل کر اس آدمی کو ری کی مدد سے کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ اسی لمحے صفدر بھی اندر آ گیا۔

”اے ہوش میں لے آؤ کیپٹن شکیل۔“ جویا نے کہا تو کیپٹن شکیل نے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے

نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ مچا دیا۔ کمرے میں مارتھر کی چیخ کی آواز گونج اٹھی۔  
 ”رک جاؤ۔۔۔۔۔ اچانک صفدر نے کہا تو تنویر جو دوسرا تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھا چکا تھا، یکٹھ رک گیا۔

”بیچھے ہو۔ میں پوچھتا ہوں۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ وہ اس آدمی کے سامنے تنویر کا نام نہ لے رہا تھا حالانکہ اس وقت وہ میک اپ میں نہ تھے۔ اس کے ساتھ ہی صفدر نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس آدمی کا سر پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس نے اس کی گردن پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے اس آدمی کا چہرہ انتہائی تیزی سے سرخ ہونے لگ گیا۔ اس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود پھونکنے لگا تھا۔ اس کے منہ سے گھٹی گھٹی سی آوازیں نکلنے لگی تھیں اور سب سمجھ گئے کہ صفدر نے اس کی شہ رگ کو اپنے انگوٹھے سے مخصوص انداز میں دبا دیا ہے۔ چند لمحوں بعد صفدر نے انگوٹھا اٹھایا تو اس آدمی نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اس کا چہرہ جو انتہائی حد تک سرخ ہو چکا تھا تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔

”یہ صرف ٹریل ہے مارتھر۔ اب اصل فلم چلے گی اور نہ تم مر سکو گے اور نہ جی سکو گے۔۔۔۔۔ صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انگوٹھے کو دوبارہ رکھ کر ہلکا سا دبا دیا۔  
 ”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تم نے کیا کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار دو گے لیکن یہ عذاب اس سے بھی

آسانی سے اپنی نانگیں موڑ کر عقبی پائے میں موجود بنن کو اپنی جوتی کی ٹو سے پیش کر کے راز کھول لئے تھے اور ایک کے آزاد ہونے کے بعد باقی کیا مسکرا رہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ جو یانے کہا تو اس آدمی نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے جسم میں آنکسین کی شدید ترین کمی واقعی ہو گئی ہو۔

”تم لوگ انتہائی حریت انگیز ہو۔ کاش۔ میں باس کے حکم کی تعمیل کر دیتا۔۔۔۔۔ اس آدمی نے لاشعوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ بھی انہیں واضح طور پر سنائی دی تھی۔

”تمہارا نام مارتھر ہے اور تمہارا تعلق شیڈ آگ سے ہے۔ جو یانے نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

”تم۔ تم۔ مجھے جانتی ہو۔ کیسے۔۔۔۔۔ اس آدمی نے انتہائی حریت بھرے لہجے میں کہا۔

”زیادہ سوالات کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بتاؤ کہ تم نے ہمارے میک اپ واش کئے۔ پھر تم نے اپنے باس کو کیا رپورٹ دی۔ جو یانے نے غراتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ میں کچھ نہیں بتا سکتا۔۔۔۔۔ اس آدمی نے منہ بنااتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر بھگتو۔۔۔۔۔ جو یانے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تنویر کی طرف مڑ گئی۔

”ابھی لو مس۔ ابھی یہ ٹیب ریکارڈ کی طرح بولے گا۔ تنویر

مرد اور دو عورتیں موجود ہیں۔ میں انہیں بے ہوش کر کے سپیشل روم میں منگوا لوں۔ چنانچہ میں نے ٹونی کو وہاں بھیج دیا ٹونی بے حد ہوشیار آدمی ہے اور میرا نمبر نو ہے۔ ٹونی نے وہاں سے مجھے کال کر کے کہا کہ اس نے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی ہے اور وہاں تین ایکری می اور دو عورتیں موجود ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ وہ انہیں اپنی دیگن میں لے آئے پھر آکر ٹونی نے کال بیل اس انداز میں بجائی جس سے مجھے پتہ چل گیا کہ وہ خطرے میں ہے۔ چنانچہ میرے آدمی نے خفیہ دروازے سے باہر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور تم جو صبح سلامت باہر موجود تھے بے ہوش ہو گئے۔ پھر میرے آدمی تمہیں اٹھا کر سپیشل روم میں لے آئے اور کرسیوں پر راڈز میں جکڑ دیا۔ اس کے بعد ٹونی کو آفس میں بلایا گیا لیکن میں حیران تھا کہ تم کیسے ہوش میں آ گئے تو ٹونی نے مجھے بتایا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ میں نے تمہارے میک اپ صاف کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر مجھے رپورٹ ملی کہ ایک عورت اور تین مرد تو ایسیائی ہیں جبکہ ایک عورت سوئس خنڈ ہے۔ میں نے باس کو کال کر کے بتا دیا میرا خیال تھا کہ باس یہاں آکر تم سے پوچھ گچھ کرے گا لیکن باس نے حکم دے دیا کہ تم لوگوں کو ہلاک کر کے تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی جائیں چنانچہ میں نے اسے کہہ دیا کہ ایسا ہو گیا ہے لیکن..... مار تھرباٹ کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

"لیکن تم نے ایسا کیوں نہ کیا"..... صفدر نے پوچھا۔

زیادہ ہولناک ہے..... اس آدمی نے ہڈیانی انداز میں کہا۔  
 "بولتے جاؤ۔ ورنہ....." صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔  
 "ہاں۔ میرا نام مار تھر ہے۔ میرا تعلق شیڈاگ سے ہے لیکن ہم شیڈاگ کا نام استعمال نہیں کرتے۔ یہ نام انتہائی خفیہ ہے۔ میرا گروپ مار تھر گروپ کہلاتا ہے..... مار تھر نے جواب دیا۔  
 "تمہارا پاس کون ہے....." صفدر نے پوچھا۔  
 "باس کا نام جم اسکاٹ ہے..... مار تھر نے جواب دیا۔  
 "جو کچھ اس نے کہا اور ہمارے یہاں پہنچنے تک جو کچھ تم نے کہا وہ سب بتا دو ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے....." صفدر نے کہا۔  
 "کیا تم وعدہ کرتے ہو....." مار تھر نے چونک کر کہا اس کی آنکھوں میں امید کی چمک ابھر آئی تھی۔  
 "ہاں۔ تم اگر سب کچھ سچ بتا دو تو۔ تم چھوٹی مچھلی ہو اور ہم مگر مچھلیوں کے شکاری ہیں....." صفدر نے جواب دیا۔  
 "ٹھیک ہے۔ تم نے جس طرح کارروائی کی ہے اس سے مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہو۔ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں تمہیں سچ بتا دوں گا۔"  
 مار تھر نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔  
 "جلدی بولو۔ وقت ضائع مت کرو....." صفدر کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا۔  
 "باس نے مجھے کال کر کے کہا کہ اس کالونی کی کوشی میں تین

”سچ پوچھتے ہو تو یہ سوئس عورت مجھے پسند آگئی تھی اور یہ ایشیائی عورت میرے نمبر نو ٹوٹی کو۔ اس لئے میں نے باس کو کہہ دیا لیکن جہیں فوراً گولی نہ ماری۔ میں چاہتا تھا کہ ہمیں ہوش میں لا کر تم سے پوچھ گچھ کروں کہ تم اصل میں کون ہو۔ پھر تم تینوں مردوں کو ہلاک کر دوں اور دونوں عورتوں کو اپنے دوسرے اڈے پر پہنچا دوں لیکن جب میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اندر گیا تو تم سب آزاد ہو چکے تھے پھر تم نے حملہ کر دیا۔“ مار تھر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔“ جویا نے اس بار اہتجائی غصیلے لہجے میں پوچھا۔ شاید اپنے متعلق مار تھر کی باتیں سن کر اسے غصہ آگیا تھا۔

”یہاں ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ یہاں تو باس جم اسکاٹ رہتا ہے سیکشن ہیڈ کوارٹر دوسرے جزیرے پر ہے۔ ہیڈ کوارٹر تجا نے کہاں ہو گا۔“ مار تھر نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

”جم اسکاٹ کہاں رہتا ہے۔“ صفر نے پوچھا۔  
 ”ایڈن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں۔“ مار تھر نے جواب دیا۔  
 ”یہاں جہارے علاوہ اور کتنے گروپس جم اسکاٹ کے تحت کام کر رہے ہیں۔“ صفر نے پوچھا۔

”چار گروپس ہیں میرے گروپ سمیت۔ میرے علاوہ فرینک گروپ، لیری گروپ اور ڈیوی گروپ بھی اس کے لئے کام کرتے

ہیں۔“ مار تھر نے جواب دیا۔

”کیا کام کرتے ہو تم سب۔“ صفر نے پوچھا۔

”سب کام۔“ میرا گروپ ایشن گروپ کہلاتا ہے۔ ہم مار دھاڑ اور قتل و غارت کا دھندہ کرتے ہیں جبکہ فرینک گروپ بلیک میلنگ۔ ڈیوی گروپ منشیات کی اسمگلنگ اور لیری گروپ اسلحے کا دھندہ بھی کرتا ہے اور اس کے ساتھ قتل و غارت کا بھی۔ اس گروپ میں اہتجائی تربیت یافتہ افراد شامل ہیں اور ہم سب کا انچارج جم اسکاٹ ہے۔“ مار تھر نے جواب دیا۔

”شیڈاگ کا مشن کون پورا کرتا ہے۔“ صفر نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ یہ نام بھی صرف ہم گروپ انچارجز کو ہی معلوم ہے۔ ہمارے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس نام کو زبان پر لانا بھی جرم ہے اس کی سزا موت ہے۔“ مار تھر نے جواب دیا۔  
 ”جہارے اس جم اسکاٹ کو روزگاہ سے جہارے اغوا کی اطلاع کس نے دی ہوگی۔“ صفر نے پوچھا۔

”کسی نے نہیں۔ وہ سب اپنے طور پر مجھے تلاش کر رہے ہوں مجھے کیونکہ میرے علاوہ اور کسی کو بھی جم اسکاٹ کے بارے میں علم نہیں ہے۔ سب یہی جانتے ہیں کہ میں ہی اصل باس ہوں اور میں۔“ مار تھر نے جواب دیا۔

”جہارے بعد اگر جم اسکاٹ نے ہمیں کال کیا ہو گا تو پھر تو اسے اطلاع دے دی گئی ہوگی۔“ صفر نے کہا۔

جواب دیا اور اب وہ بھی اپنے ساتھیوں کی طرح پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا تھا اور مارتھر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد تنویر واپس آیا تو اس نے فون پیس اٹھایا ہوا تھا اس نے اس کا سلسلہ دیوار میں موجود فون ساکٹ کے ساتھ منسلک کیا اور پھر رسیور اٹھا کر چیک کیا تو فون موجود تھی۔

"کیا نمبر ہے جم اسکاٹ کا؟"..... صفدر نے پوچھا تو مارتھر نے نمبر بتا دیا۔

"سنو تم نے اسے کوئی اشارہ نہیں کرنا ورنہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ اسے جہارے وہاں سے اغوا ہونے کا علم ہو بھی چکا ہو تو کوئی دوسری بات کرنا"..... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... مارتھر نے جواب دیا تو تنویر نے فون پیس کو سامنے میز پر رکھا اور پھر وہ نمبر پریس کر دینے جو مارتھر نے بتائے تھے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور رسیور اس نے بندھے ہوئے مارتھر کے کان سے لگا دیا۔

"ییس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔"..... مارتھر بول رہا ہوں باس..... مارتھر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے وہ تصویریں نہیں بھجوائیں جن کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا"..... دوسری طرف سے سرد اور تھکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔ وہ کیرہ کوڈ تھا اس لئے تصویریں نہیں بن سکیں۔"

"نہیں۔ صرف اتنا بتایا گیا ہو گا کہ میں موجود نہیں ہوں۔ وہ اسے ظاہر ہے کوئی اجنبی ہی سمجھیں گے"..... مارتھر نے جواب دیا۔

"تم اس سے کس طرح رابطہ کرتے ہو۔ فون سے یا کوئی خصوصی ٹرانسمیٹر؟"..... صفدر نے پوچھا۔

"فون سے"..... مارتھر نے جواب دیا۔

"کیا وہ اس وقت اپنی رہائش گاہ پر ہو گا؟"..... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اپنی رہائش گاہ سے کہیں نہیں جاتا۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے"..... مارتھر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اسے فون کرو اور اس سے پوچھو کہ ہمارا سامان کہاں پہنچا ہے"..... صفدر نے کہا تو مارتھر بے اختیار چونک پڑا۔

"جہارا سامان۔ مگر جہارے پاس تو کوئی سامان نہیں تھا۔"

مارتھر نے چونک کر کہا۔

"تھا تو نہیں لیکن تم نے اسے کہنا ہے کہ ہماری تلاشی کے دوران ہماری جیبوں سے عجیب ساخت کے ریزشل کاک جیسے پستل برآمد ہوئے ہیں"..... صفدر نے کہا تو مارتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"فون اٹھا لاؤ"..... صفدر نے پیچھے کھڑے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم اسی کونسی میں ہو جہاں ٹوٹی پہنچا تھا"..... مارتھر نے پوچھا۔

"نہیں۔ ظاہر ہے اس کا علم جم اسکاٹ کو تھا"..... صفدر نے

مارتھر نے ہنسے ہوئے لہجے میں کہا۔  
 "اوہ ٹائسن۔ یہ غفلت کیوں کی گئی اور کس نے کی ہے۔"  
 دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔  
 "میں نے اس آدمی کو سزا دے دی ہے باس۔ موت کی سزا۔"  
 مارتھر نے رک رک کر کہا۔  
 "ہو نہر۔ ٹھیک ہے۔ لیکن تم نے اطلاع دینے میں اتنی دیر  
 کیوں کی ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 "باس۔ ہم پر اچانک شیر اڈن گروپ نے حملہ کر دیا تھا۔ ہم نے  
 دو روز پہلے شیر اڈن کے بھائی کو ہلاک کیا تھا۔ وہ اس کا انتقام لینا  
 چاہتے تھے لیکن حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے کچھ دیر ہو  
 گئی۔ مارتھر نے ہنسے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔  
 "شیر اڈن گروپ نے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا ان کی یہ ہمت ہو گئی  
 ہے کہ وہ میرے گروپ پر حملہ کریں۔ دوسری طرف سے انتہائی  
 غصیلے لہجے میں کہا گیا۔  
 "باس۔ آپ کے حکم کی وجہ سے ہم خاموش ہیں ورنہ آپ جانتے  
 ہیں کہ ان سب کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ مارتھر نے جواب دیا۔  
 "ہاں ٹھیک ہے۔ انہوں نے یہ کام کر کے اپنی موت کو آواز دی  
 ہے۔ اس لئے اب میرا حکم ہے کہ پورے گروپ کا فوری خاتمہ کر دیا  
 جائے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 "لیس باس حکم کی تعمیل ہو گئی باس۔ مارتھر نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی  
 رابطہ ختم ہو گیا تو تنویر نے رسیور واپس کر بیڈل پر رکھ دیا۔  
 "اوکے۔ اب اسے فارغ کر دو اور چلو۔۔۔۔۔ صفدر نے تنویر کی  
 طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے تنویر کا بازو گھوما اور کھٹاک کی  
 آواز کے ساتھ ہی مارتھر کے حلق سے اسدھوری چیخ نکل گئی۔ اس کے  
 ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں اور جسم ڈھلک گیا۔ گردن  
 کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ ہلاک ہو چکا تھا۔  
 "تم نے اس سے ہم اسکاٹ کی رہائش گاہ پر موجود حفاظتی  
 انتظامات کے بارے میں پوچھا ہی نہیں۔۔۔۔۔ جو بیانے کہا۔  
 "اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ جس قدر دیر  
 ہو گی اتنے ہی خطرات ہمارے لئے بڑھ جائیں گے۔ صفدر نے کہا۔  
 "صفدر درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں فوراً اس ہم اسکاٹ کی رہائش  
 گاہ پر ریڈ کرنا ہے۔۔۔۔۔ تنویر نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔  
 "ہمارا سامان تو جھپٹے والی کوٹھی میں ہے۔ اس لئے وہاں چلیں۔  
 اب ہمیں میک اپ بھی کرنا ہو گا اور اسلحہ بھی لینا ہو گا۔۔۔۔۔ کیپٹن  
 شکیل نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

گئیں لیکن گیس کے دباؤ کی وجہ سے فوری طور پر تو اس کا شعور بیدار نہ ہو سکا لیکن آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں موجود دھندلاہٹ غائب ہوتی چلی گئی اور پھر پوری طرح شعور بیدار ہوتے ہی لار جنت نے چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا لیکن اب اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ سانسے پینے ہوئے عمران اور اس کمرے کو دیکھ رہا تھا اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کی نظریں ایک طرف پڑی ہوئی باب کی لاش پر پڑ گئی تھیں۔

”یہ۔ یہ کیا مطلب۔ باب کی لاش۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ کون ہو تم اور میں کہاں ہوں“..... لارڈ لار جنت نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تمہارے بیڈ روم میں خفیہ کمرے نصب ہیں اور وہاں ایسا سسٹم موجود ہے کہ تم ایک بین دبا کر اپنے آپ کو محفوظ کر سکتے ہو لیکن اس کے باوجود تم یہاں ہو جبکہ کمرے ابھی تک یہی بتا رہے ہوں گے کہ تم اپنے بستر پر پڑے گہری نیند سو رہے ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام عمران ہے۔ میں میک اپ میں ہوں“..... عمران نے کہا تو لار جنت اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں دو لٹچ کا ایکڑک کرٹ لگ گیا ہو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر اس کے کانوں تک محاورا نہیں بلکہ حقیقتاً پہنچ

لارڈ لار جنت کرسی پر رسی سے بندھا بیٹھا تھا۔ جو انانے عمران کی دی ہوئی ایک لمبی گردن والی شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دہانہ لارڈ لار جنت کی ناک سے لگا دیا۔

”بس کافی ہے“..... چند لمحوں بعد عمران نے کہا تو جو انانے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی اپنی جیب میں رکھ لی۔ یہ اسی کو فحشی کا کمرہ تھا جہاں سے لارڈ لار جنت کی رہائش گاہ کو خفیہ راستہ جاتا تھا۔ عمران لارڈ لار جنت کے سانسے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

”تم اسلحہ لے کر باہر میرے دو۔ خفیہ راستہ تو میں نے بلاک کر دیا ہے اس لئے دوسرے کوئی نہیں آ سکتا لیکن باہر سے اچانک کوئی آ سکتا ہے“..... عمران نے جو انانے سے کہا تو جو انانا سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لار جنت کی آنکھیں کھل



گئی تھیں۔

”عمران۔ تم عمران۔ لیکن یہ۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔“  
لارجنٹ نے اس طرح رک رک کر کہا جیسے اسے اپنے آپ پر اعتماد  
نہ ہو رہا ہو۔

”میں نے تمہیں کال کر کے اس لئے تم سے بات کی تھی کہ تم  
مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ تم وعدہ کر لو گے  
کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا میں کوئی واردات نہیں کرے گی لیکن  
تمہیں شاید اپنی اس چھوٹی سی تنظیم پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ تھا  
اور اس کے ساتھ ساتھ چونکہ تم اور تمہارے ساتھی انتہائی جدید  
ترین مشینری کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں اس لئے تمہارا خیال تھا  
کہ یہ جدید ترین مشینری تمہیں اور تمہاری تنظیم کو مجھ سے اور  
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچالے گی اور یہ مجھے یقین ہے کہ تمہیں  
اپنے ایجنٹ نوٹی اور اس کے ایکشن گروپ کی ہلاکت کی اطلاع بھی  
مل چکی ہوگی۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے لیکن میرے ذہن میں یہ تصور تک  
نہ تھا کہ تم اس انداز میں مجھ تک پہنچ سکتے ہو۔ بہر حال اب تم کیا  
چاہتے ہو۔ میں اب وعدہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ سے واقعی اس  
وقت غلطی ہو گئی تھی۔“ لارجنٹ نے کہا۔

”سوری۔ اب وقت گزر چکا ہے۔ اب تم نے مجھے صرف اتنا بتانا  
ہے کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کی تفصیل کیا ہے۔ یہ

بھی سن لو کہ میں اس لئے تم سے مذاکرات کر رہا ہوں کہ تم بہر حال  
میرے دوست رہے ہو۔ ورنہ دوسری صورت میں مجھے معلومات  
حاصل کرنے کے اور بھی بے شمار طریقے آتے ہیں۔“ عمران نے  
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے عمران کہ تم بہت مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہو لیکن  
میرا نام بھی لارجنٹ ہے اس لئے تم جبراً اور تشدد سے مجھ سے کچھ  
معلوم نہ کر سکو گے اور اگر بغرض محال میں نے بتا بھی دیا تب بھی  
تم اور تمہاری پاکیشیا سیکرٹ سروس شیڈاگ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔  
یہ تنظیم تمہارے تصور سے بھی زیادہ بڑی منظم اور طاقتور ہے۔“  
لارجنٹ نے جواب دیا۔

”جو کچھ بھی ہو گا یہ بعد کی بات ہے۔ تم بتاؤ کہ تمہارا کیا جواب  
ہے۔ حتیٰ اور آخری جواب۔“ عمران نے سر دھچکے میں کہا۔  
”میرا جواب وہی ہے کہ میرا وعدہ کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا کے  
معاہلات میں کبھی مداخلت نہ کرے گی۔“ لارجنٹ نے جواب  
دیا۔

”اوکے۔ تمہاری مرضی۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔“ عمران  
نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی  
اندرونی جیب سے ایک تیز دھار اور پتلا سا خنجر نکال لیا اور پھر وہ خنجر  
ہاتھ میں پکڑے قدم بڑھاتا لارجنٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

”آخری بار کہہ رہا ہوں کہ بتاؤ۔ ورنہ۔“ عمران نے قریب

ہوئے ہو۔

”آخری بار کہہ رہا ہوں عمران کہ میرے وعدے پر اعتماد کرو اور واپس چلے جاؤ۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ لارجنٹ کی مارشل آرٹ میں شہرت پوری دنیا میں موجود تھی..... لارجنٹ نے غزاتے ہوئے مجھے میں کہا۔

”سوری لارجنٹ۔ اب وہ وقت گزر چکا ہے۔ اب چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے شیڈاگ کے خاتمے کا حکم دے دیا ہے اس لئے اب بہر حال اس کا خاتمہ ہوگا..... عمران نے کہا۔

”اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں مقدور ہو چکی ہے..... لارجنٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خنجر ہاتھ میں پکڑے تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سیدھا کر عمران کے سینے میں خنجر اتارنا چاہتا ہو۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ ایسا نہیں ہو گا اس لئے وہ اطمینان سے اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔ پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح خنجر لہرایا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکفٹ بائیں طرف جھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے اس کی پسلیوں پر ایک زوردار ضرب لگی اور عمران اچھل کر بائیں طرف کو زمین پر جا گرا۔ چونکہ ضرب اس وقت لگی تھی جب عمران ہوا میں اچھل چکا تھا اس لئے ضرب نے اسے زمین پر گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی عمران کا جسم جیسے ہی سمنے گا یکفٹ خنجر بجلی کی تیزی سے اس کے سینے کی طرف بڑھتا ہوا نظر آیا اور یقیناً عمران کے لئے اس وقت

پہنچ کر انتہائی سرد لمحے میں کہا۔

”ورنہ کیا..... لارجنٹ نے ہونٹ بھیجنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما لیکن دوسرے لمحے لارجنٹ کرسی سمیت ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا اور عمران کا بازو وہاں ہوا میں ہی گھوم کر رہ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اچانک اس کی ناف پر انتہائی زوردار ضرب لگی اور عمران بے اختیار لڑکھاتا ہوا نہ صرف پیچھے ہٹا بلکہ اس کے ہاتھ سے خنجر بھی نکل کر دوردار ضرب اس قدر زوردار اور تکلیف دہ تھی کہ عمران کا پورا جسم خود بخود دوہرا ہوتا چلا گیا لیکن دوسرے لمحے عمران جیسے ہی ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا کرسی اچھل کر اس کے چہرے اور سینے سے ایک دھماکے سے نکلئی اور عمران اس بار اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی عمران اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سرنگ لگے ہوئے ہوں لیکن اسی لمحے اس نے لارجنٹ کو وہی خنجر اٹھائے کھڑے دیکھا جو اس کے ہاتھ سے نکل کر دوردار ضرب لگا رہا تھا۔

”دوری گڈ لارجنٹ۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم لا۔ این کر اور فیڈ سے ہٹ کر اب سست اور کاہل ہو چکے ہو گے نین تم نے جو کام دکھایا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم ابھی تک وہی پرانے لارجنٹ ہو..... عمران نے اس طرح مسکراتے ہوئے اور اطمینان بھرے انداز میں کہا جیسے لارجنٹ خنجر کی بجائے ہاتھ میں پھول اٹھائے

کراس نے گھومتے ہوئے لارنٹ کے پہلو پر دائیں بازو سے ضرب لگا دی تھی اور یہ اس ضرب کا نتیجہ تھا کہ لارنٹ جیتختا ہوا نہ صرف نیچے گرا تھا بلکہ چونکہ وہ گھوم رہا تھا اس لئے اس کا جسم نیچے گرتے ہی رول ہوتا ہوا کافی دور تک چلا گیا تھا۔ عمران کا جسم ضرب لگانے کے بعد جیسے ہی اپنے قدموں پر رکاوہ بھلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ لارنٹ رک کر اٹھتا عمران نے پوری قوت سے اس کے سینے پر ایک زوردار ضرب لگائی اور اس بار لارنٹ کے حلق سے انتہائی کرناک چھٹکلی اور لارنٹ کا جسم ضرب کھانے کے بعد ایک بار اچھلا ضرور تھا لیکن پھر نیچے گر کر ساکت ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ ماسٹر نے کیا ہوا۔ اوہ۔ یہ خنجر اور خون..... اسی لمحے جوان کی آواز دروازے سے سنائی دی۔

”یہاں لازماً میڈیکل باکس ہوگا۔ وہ لے آؤ“..... عمران نے کہا تو جوان تیزی سے مڑا اور باہر نکل گیا۔ عمران اب ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ خنجر ابھی تک اس کے بازو میں موجود تھا۔ اس نے خنجر اس لئے باہر نہ کھینچا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ اس کے ساتھ ہی خون کا فوارہ نکلنے لگ جائے گا جبکہ اب خون رس رہا تھا۔ اس کی انگلیاں چونکہ حرکت کر رہی تھیں اس لئے اسے زیادہ فکر نہ تھی۔ انگلیوں کی حرکت کا مطلب تھا کہ خنجر گوشت میں ہی گہا ہے۔ کوئی رگ اس کی وجہ سے نہیں کٹی تھی لیکن ظاہر ہے خنجر کی وجہ سے بہر حال خون رس رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد جوان میڈیکل باکس اٹھائے واپس آگیا۔

بچ نکلنے کا کوئی موقع نہ تھا لیکن خنجر کی چمک دیکھتے ہی عمران کا جسم بجائے سمٹنے کے بجلی کی سی تیزی سے نیچے کی طرف پوری قوت سے جھٹکا کھا کر پھیل گیا۔ لیکن لارنٹ واقعی بہترین لڑاکا تھا۔ وہ اچھل کر نہ صرف ایک طرف ہٹ گیا بلکہ اس کا خنجر برادر گھومتا ہوا ہاتھ بھی فضا میں ہی رخ بدل گیا اور دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کے بائیں بازو کو کس نے آڑے کی مدد سے چیر کر رکھ دیا ہو۔ خنجر اس کے بازو میں گھس چکا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی عمران کی لات قوس کی صورت میں گھومی اور اس بار لارنٹ جیتختا ہوا اچھل کر پشت کے بل سائیڈ پر گرا ہی تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ خنجر جس انداز میں مارا گیا تھا وہ واقعی اس کے سینے میں اتر جاتا لیکن عمران نے نیچے کی طرف پھیلنے ہوئے تیزی سے اپنے اوپر والے جسم کو دوسری طرف موڑ لیا تھا لیکن وہ پوری طرح مڑ نہ سکا تھا کہ خنجر اس کے بازو تک پہنچ گیا تھا۔ نیچے گرتے ہی لارنٹ بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اپنے بازو میں اترتا ہوا خنجر کھینچتا لارنٹ کا جسم کسی لٹو کی طرح گھوما اور اسی لمحے عمران اس طرح اوپر کو اچھلا جیسے لڑکیاں رسی کو دتے ہوئے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اٹھاتی ہیں اور دوسرے لمحے لارنٹ کی جج سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کا گھومنا ہوا جسم فرش پر گر کر تیزی سے رول ہوتا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے اوپر اچھل کر اس کی نہ صرف گھومتی ہوئی لات کی ضرب سے اپنے آپ کو بچایا تھا بلکہ اچھل

کہا۔

”یہ اچھا اور تیز لڑاکا ہے۔ خاص طور پر خنجر زنی میں تو بے حد ماہر سمجھا جاتا تھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ اب یہ فیلڈ میں نہ ہونے کی وجہ سے پہلے جیسا نہ رہا ہو گا لیکن لگتا ہے اس نے اپنے آپ کو فٹ رکھا ہوا ہے۔ ویسے بڑے طویل عرصے کے بعد ایک اچھے فائر سے لڑ کر لطف آگیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا کے بھرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”ماسٹر آپ اس کی تعریف کر رہے ہیں۔“ جوانا نے اسے باندھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ واقعی یہ تعریف کے قابل ہے اور اس کے حملوں سے بچنے کے لئے مجھے انتہائی محنت کرنا پڑی ہے ورنہ یہ خنجر لازماً میرے دل میں اتر جاتا۔“ عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”یہ کوٹ پہنچنے میں میری مدد کرو۔“ عمران نے اس کے فارغ ہوتے ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو جوانا نے عمران کو کوٹ پہنا دیا۔

”پہلے خنجر اٹھا کر اس لارجنٹ کے لباس سے صاف کرو اور پھر مجھے دو۔ اس کے بعد اسے ہوش میں لے آؤ۔ اور پھر تم باہر جاؤ۔“ عمران نے کرسی سے اٹھ کر ایک ہاتھ سے کرسی گھسیٹ کر اسے لارجنٹ کے قریب لے جاتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں دروازے میں بی رک جاتا

”یہ کیسے ہو گیا ماسٹر۔ یہ لارجنٹ تو بندھا ہوا تھا۔“ جوانا نے میڈیکل باکس کو کرسی کے ساتھ فرش پر رکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے تم بینڈیج کر دو۔“ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلادیا۔ پھر اس نے میڈیکل باکس کھول کر اس میں سے بینڈیج کا سامان باہر نکالا اور عمران نے خود ہی خنجر باہر کھینچ لیا اس کے ساتھ ہی خون فوارے کی طرح نکلنے لگا لیکن عمران تیزی سے اٹھا اور اس نے ایک ہاتھ سے کوٹ اتار دیا جبکہ جوانا نے اس کی شرٹ زخم کے اوپر سے پھاڑ دی اور پھر اس نے واقعی ماہرانہ انداز میں بینڈیج شروع کر دی۔ عمران ساتھ ساتھ اسے ہدایات دے رہا تھا۔ پھر عمران کے کہنے پر اس نے باکس سے ایک انجکشن نکالا اور عمران کے بازو میں لگا دیا۔

”اب اس لارجنٹ کو اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور رسی سے دوبارہ باندھ دو لیکن اب گانتھ سلسنہ کی رخ پر رکھنا۔ یہ سیکٹر لیجنٹ رہا ہے اس لئے اس نے نہ صرف گانتھ کھول لی تھی بلکہ اپنی کرسی کو نیچے گرا کر اس نے رسیاں بھی ڈھیلی کر لیں اور خود ہی ان رسیوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔“ عمران نے کہا۔

”میں تو اس کی چھین سن کر سمجھا تھا کہ تشدد کی وجہ سے چیخ رہا ہے لیکن پھر دھماکوں کی آوازیں سن کر مجھے آنا پڑا تھا۔“ جوانا نے آگے بڑھ کر بے ہوش لارجنٹ کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے

کہا تو لارجٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"زندگی میں پہلی بار میرا نشانہ خطا ہوا ہے اور خنجر جہارے دل کی بجائے جہارے بازو میں جا لگا ہے اور مجھے ہمیشہ اس کا افسوس رہے گا"..... لارجٹ نے ہونٹ چبائے ہوئے کہا۔

"اور مجھے زندگی بھر افسوس رہے گا کہ میں نے لڑائی کے دوران تم سے خنجر کھا لیا۔ بہر حال اب کیا خیال ہے۔ تم خود ہی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتاؤ گے یا مجھے پھر حرکت میں آنا پڑے گا"..... عمران نے کہا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ میری زبان نہیں کھل سکتی البتہ تم مجھ سے سوا کرنا چاہو تو کر لو۔ ایک تو وہی وعدہ کہ شیڈ آگ آئندہ پاکیشیا میں کوئی مشن نہیں کرے گی اور دوسرا تم جس قدر چاہو مجھ سے دولت لے سکتے ہو"..... لارجٹ نے کہا۔

"تم اگر اپنے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو تو میرا وعدہ کہ میں خود وہاں کام نہیں کروں گا"..... عمران نے کہا۔ اس نے دولت کی بات سرے سے نظر انداز کر دی تھی۔

"نہیں۔ یہ نہیں بتایا جاسکتا"..... لارجٹ نے کہا۔  
"اچھا یہ بتا دو کہ کیا واقعی تم ہی شیڈ آگ کے چیف ہو یا تم سے اوپر بھی کوئی دوسرے لوگ ہیں"..... عمران نے کہا تو لارجٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"..... لارجٹ نے

ہوں"..... جو انانے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس کے سینے میں جس انداز میں ضرب لگی ہے اب یہ کم از کم ایک گھنٹہ تک تیز حرکت کرنے کے قابل نہیں رہا"..... عمران نے جو انانے کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا اور جو انانے اثبات میں سر ہلادیا اور خون آلود خنجر کو لارجٹ کے لباس سے ہی صاف کر کے اس نے خنجر عمران کے ہاتھ میں دیا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے لارجٹ کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ جب لارجٹ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جو انانے ہاتھ ہٹایا اور پھر مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کراہتے ہوئے لارجٹ نے آنکھیں کھول دیں۔

"گڈ شو لارجٹ۔ تم اب تک واقعی اچھے لڑاکا ہو۔ بڑے طویل عرصے بعد تم سے لڑائی میں لطف آیا ہے"..... عمران نے اس کے ہوش میں آتے ہی مسکرا کر کہا تو لارجٹ نے ٹیگٹ اپنی دونوں ٹانگوں کو حرکت دینے کی کوشش کی۔ اس کی ٹانگیں ہلکی ضرور لیکن حرکت بے حد سست تھی۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم نے ہوش میں آتے ہی دونوں ٹانگوں سے مجھ پر ضرب لگانے کی کوشش کرنی ہے لیکن جہارے دل پر جس انداز کی ضرب لگی ہے اس سے اب کم از کم ایک ڈیڑھ گھنٹہ تک جہارے جسم میں پہلے جیسی پھرتی پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے کرسی قریب کر لی تھی"..... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس لئے کہ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم اکیلے اتنی بڑی تنظیم کے چیف ہو سکتے ہو..... عمران نے کہا۔

میں ہی اس کا چیف ہوں اور کوئی آدمی نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم بے شک میرے جسم کے ٹکڑے کر دو میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا..... لارجنت نے کہا۔

”جبکہ مجھے معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے۔“ عمران نے اچانک کہا تو لارجنت بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ہجرے پر لکھت اجہائی حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ پر قابو پایا۔

”اگر تم جانتے ہو تو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔“ لارجنت نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔“ شگریہ۔ تمہاری حیرت اور تمہارے چوکنے سے مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ ویسے بھی تم جیسے آدمی پر تشدد کر کے مجھے افسوس ہوتا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یوگان پہنچ چکی ہے۔ وہ خود ہی وہاں ہیڈ کوارٹر ٹریس بھی کر لے گئی اور اسے تباہ بھی کر دے گی۔ میں نے صرف کنفرم کرنا تھا..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”تمہیں کس نے بتایا کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے۔“ لارجنت نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”اطلاعات مل ہی جاتی ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب جب تمہیں معلوم ہی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں.....“ لارجنت نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ اوہ۔ پھر تو تمہیں بتانا ہی ہو گا اور سنو مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہو۔ اس لئے لاحالہ تم نے اپنے اعصاب کو مردہ کر لینے کے لئے کارسوما کے عمل کی مشق جاری رکھی ہو گی لیکن یہ بتا دوں کہ تم جس دور میں سیکرٹ ایجنٹ تھے اس دور میں کارسوما کے عمل کا واقعی کوئی توڑ نہ تھا لیکن اب دنیا چونکہ بہت آگے بڑھ چکی ہے اس لئے کارسوما کا عمل تمہارے کسی کام نہیں آئے گا..... عمران نے کہا۔

”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ نہ ہی مجھے کارسوما کا کوئی عمل آتا ہے اور نہ کوئی اور عمل اور اب تو تم مجھ پر خواہ مخواہ تشدد کر دو گے جبکہ دو کچھ میں بتا سکتا تھا وہ تمہیں پہلے ہی معلوم ہے۔“ لارجنت نے کہا۔

”اوکے۔ ابھی اصل بات سامنے آجائے گی۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ خنجر اٹھائے لارجنت کی کرسی کے عقب میں اگیا۔ پھر اس نے بائیں ہاتھ سے لارجنت کا سر پکڑ کر پیچھے کی طرف کیا اور دائیں ہاتھ میں موجود خنجر سے اس نے باقاعدہ اس کی پیشانی کی کھال اس طرح کاٹنی شروع کر دی جیسے قصائی ذبح شدہ بکری کی کھال اٹھاتی احتیاط سے اتارتے ہیں تاکہ اس پر کٹ نہ لگ جائے اور کمرہ لارجنت

جیتے جیتے لار جنت نے کہا لیکن عمران نے بغیر کوئی بات کئے دوسری ضرب لگا دی اور کمرہ اس بار انتہائی خوفناک بیچوں سے گونج اٹھا۔ لار جنت کا پورا جسم اس طرح بھگی چکا تھا جیسے وہ پانی کے تالاب میں بیٹھا ہوا ہو۔ ساتھ ساتھ وہ بری طرح کانپ رہا تھا اور عمران نے یکھت تیسری ضرب لگا دی۔

”بولو کہاں ہے ہیڈ کوائر؟“ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔  
 ”ہیڈ کوائر جریرہ کار کا میں ہے۔ کار کا میں۔ مکمل طور پر خود کار ہے۔ کار کا میں۔ کار کا میں“ لار جنت کے حلق سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور پھر اس کی آواز ڈوبتی چلی گئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”جوانا“ عمران نے دروازے میں رک کر جوانا سے کہا جو پھانگ کے قریب موجود تھا۔

”میں سائبر“ جوانا نے تیسری سے مڑ کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”لار جنت کو ہلاک کر دو کیونکہ اب جب یہ ہوش میں آئے گا تو اس کا ذہنی توازن درست نہ ہو گا۔ اس لئے اس کی زندگی سے اس کی موت بہتر ہے“ عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے گونجنے لگا لیکن عمران اپنے کام میں مصروف رہا۔  
 ”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ“ یکھت لار جنت نے ہڈیاں انداز میں کہا۔

”نہیں۔ اب مجھے کچھ نہیں پوچھنا۔ اب تو تم خود سب کچھ بتاؤ گے“ عمران نے کہا اور مسلسل عمل جاری رکھا۔ لیکن دوسرے لمحے لار جنت کا جسم ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران اس کے عقب سے ہٹ کر اس کے سامنے کے رخ پر آیا اور پھر اس نے خنجر بائیں ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے ایک ہی ہاتھ سے لگاتار لار جنت کے چہرے پر تھپتھپا ہوا ہوش میں آ گیا اس کا چہرہ دار تھپتھپا لار جنت ایک بار پھر جیتتا ہوا ہوش میں آ گیا اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح سرخ ہو چکا تھا اس کے ساتھ ہی عمران نے خنجر دوبارہ دائیں ہاتھ میں پکڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دایاں ہاتھ گھوما اور لار جنت کا ایک نکتہ کٹ گیا۔ عمران کا وہی ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار لار جنت کا دوسرا نکتہ کٹ گیا۔

”اب چونکہ تمہاری قوت ارادی خاصی کمزور ہو چکی ہے اس لئے اب تم لاشعوری طور پر بول پڑو گے“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کو واپس بائیں ہاتھ میں پکڑا اور دائیں ہاتھ کی انگلی کا کبک پیشانی پر ابھر آنے والی ایک موٹی سی رگ پر مار دیا۔  
 ”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں“ خوفناک انداز میں

"نہیں۔ پھر تو اندر جانے کا کوئی سوکھ ہی نہیں رہ جائے گا۔  
کیونکہ حفاظتی باڑیں پھانک کے اوپر موجود ہیں۔ اس لئے اندر سے  
کوئی پھانک کھول بھی نہ سکے گا۔ ہمیں ہی پھانک کھولنا پڑے  
گا۔"..... جو یانے کہا۔

"تو پھر آؤ سہاں کھڑے کھڑے تو نہ پھانک کھل سکتا ہے اور نہ  
کوئی کام ہو سکتا ہے۔"..... تنویر نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔  
"لیکن میرا خیال ہے کہ اندر بھی انتہائی سخت حفاظتی انتظامات  
ہوں گے۔"..... صفدر نے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے واپس چلے جائیں ان حفاظتی انتظامات سے  
خوفزدہ ہو کر۔"..... تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تنویر تمہاری طاقت اور طبیعت ایک طرف بہر حال ہر جگہ ناک  
کی سیدھ میں نہیں چلا جاتا۔ ہمیں بہر حال نہ صرف اپنا تحفظ کرنا ہے  
بلکہ اس جم اسکاٹ کو بھی زندہ بچانا ہے تاکہ اس سے بہتے کو اثر کے  
بارے میں تفصیلات معلوم کی جاسکیں۔"..... جو یانے کہا۔

"مس جو یانے میرا خیال ہے کہ ہمیں اندرونی حفاظتی انتظامات کی  
ہینکنگ کے لئے ڈرامہ کرنا پڑے گا۔ آپ اور صالحہ دونوں جم اسکاٹ  
سے ملنے جائیں۔ کسی قسم کا اسلحہ ساتھ نہ لے جائیں۔ آپ دونوں  
اپنے آپ کو ایک دوسرے کی شہرت یافتہ کسی بھی تنظیم کی رکن بتا سکتی  
ہیں چونکہ آپ دونوں کے چہروں پر سپیشل میک اپ ہے اور آپ  
کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ بھی نہ ہو گا اس لئے جم اسکاٹ آپ سے

جو یانے اپنے ساتھیوں سمیت جم اسکاٹ کی رہائش گاہ کے سامنے  
موجود تھی۔ رہائش گاہ نہ صرف بے حد وسیع و عریض تھی بلکہ اس کی  
اونچی فصیل بنا دیواروں پر حفاظتی باڑیں بھی باقاعدہ لگی ہوئی تھیں  
اور ان حفاظتی باڑوں میں انتہائی طاقتور الیکٹریک وائرز بھی لگی ہوئی  
صاف دکھائی دے رہی تھی۔ انہوں نے عقبی طرف گھوم کر دیکھ لیا  
تھا اس طرف کوئی دروازہ نہ تھا اور نہ ہی دیوار کے ساتھ کوئی درخت  
موجود تھا۔

"اے تو باقاعدہ قلعے کی شکل دی گئی ہے۔"..... صفدر نے کہا۔  
"ہاں۔ اب یہی صورت ہے کہ ہم براہ راست اندر جائیں۔"..... تنویر  
نے کہا۔

"لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم پہلے اندر بے ہوش کر دینے  
والی گیس فائر کر دیں پھر اندر جائیں۔"..... صالحہ نے کہا۔



کھل اٹھا۔

”میں اس مشن کو لیڈ کروں گا۔ پھر دیکھو کس طرح کام ہوتا ہے۔“ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تنویر اس طرح یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا جس طرح تم کہہ رہے ہو۔ اس طرح ہم بچس جائیں گے۔“ صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے کہ پاکیشیا سکیٹ سروس جس کی دھوم پوری دنیا میں ہے وہ اس ایک آدمی سے ڈر کر باہر کھڑی ہے۔ تم ہمیں رکو۔ میں اکیلا جاتا ہوں۔“ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سڑک کر اس کر کے کو بھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”او۔ ورنہ یہ اکیلا مارا جائے گا۔“ جویانے غصیلے لہجے میں کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیے اور پھر اس کے پیچھے چلتے ہوئے کو بھی کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ تنویر نے کال ہیل کا بن پریس کر دیا۔

”کون ہے۔“ ڈور فون سے ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”پولیس چیف۔“ تنویر نے انتہائی سخت اور تھکمانے لہجے میں کہا۔

”پولیس چیف۔ کیا مطلب۔“ اندر سے انتہائی حیرت بھرے

ملاقات پر آمادہ ہو جائے گا۔ آپ اسے کوئی بھی کہانی سنا کر واپس آ سکتے ہیں۔ اس طرح اندرونی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”نہیں۔ وہ شیڈ اک جیسی تنظیم کا بڑا ہے اس لئے وہ انتہائی محتاط رہتا ہو گا۔ اس طرح جو نیا اور صالحہ دونوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔“ صفدر نے کہا۔

”تو پھر اس کو ٹھنی کو بی میڈائٹوں سے اڑا دیا جائے۔ چانگ سے کہہ کر میڈائٹل گنیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔“ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ تنویر جو کچھ کہہ رہا ہے وہی درست ہے۔ ہم جس قدر زیادہ سوچیں گے اتنی ہی زیادہ پیچیدگیوں میں الجھتے چلے جائیں گے۔“ صالحہ نے کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم کال ہیل بجائیں اور پھانک کھلتے ہی زبردستی اندر داخل ہو جائیں اور پھر وہاں جو بھی نظر آئے اسے اڑا دیں۔ کیا اس طرح ہم اس جہم اسکاٹ تک پہنچ جائیں گے۔“ جویانے کہا۔

”ہاں پہنچ جائیں گے۔ آپ یہ سارا کام مجھ پر چھوڑ دیں۔ پھر دیکھیں کس طرح کام ہوتا ہے۔“ تنویر نے جہک کر کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر چلو آج تمہارا ایکشن اپنا لیتے ہیں۔“ جویانے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار

لجے میں کہا گیا۔

"یہاں پھانک پر آؤ۔ پھر ہمیں مطلب سمجھاؤں گا۔" تنویر نے غصے سے دھاڑتے ہوئے لجے میں کہا تو ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور رابطہ ختم ہو گیا۔

"نائنس۔ اندر بیٹھ کر مطلب پوچھ رہا ہے۔" تنویر نے پھنکارتے ہوئے لجے میں کہا اور اس کے باقی ساتھی جو اس کے پیچھے کھڑے تھے بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اب ڈائریکٹ ایکشن کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اس لئے سب تیار ہو جائیں۔ بہر حال ہم نے اس بم اسکاٹ کو زندہ پکڑنا ہے۔" جو لیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان سب کے ہاتھ ان کی جیبوں میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد پھانک کھلا اور ایک مشین گن بردار آدمی جیسے ہی باہر آیا تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے ہی لمحے وہ آدمی گردن پر مخصوص ضرب کھا کر چیختا ہوا سناٹا ستون سے ٹکرایا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کی مشین گن تنویر کے ہاتھ میں پہنچ چکی تھی اس کے ساتھ ہی تنویر نے دوسرے ہاتھ سے اس گرتے ہوئے آدمی کو گردن سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا ہوا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے پھانک کے اندر جا گرا۔ دوسرے لمحے تنویر ہاتھ میں مشین گن پکڑے بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر پوری عمارت مشین گن کی فائرنگ اور انسانی میچوں سے گونج اٹھی۔ سانسے ہی برآمدے میں موجود چار مسلح

آدمی پہلے ہی برسٹ میں ہلاک ہو چکے تھے جبکہ پھانک کھولنے والا آدمی قلابازی کھا کر گرنے کے بعد معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا تھا اور تنویر مسلسل فائرنگ کرتا ہوا بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی ہاتھوں میں مشین پسٹل پکڑے اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے کہ "پھانک برآمدے کے اوپر سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب اس فائرنگ سے بال بال بچے تھے کیونکہ فائرنگ صرف ایک لمحے کی دیر سے ہوئی تھی اور یہ سب ایک لمحہ پہلے شیڈ کے نیچے پہنچ چکے تھے ورنہ ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکتا۔ وہ دوڑتے ہوئے برآمدے میں داخل ہوئے۔ تنویر ان سب سے آگے تھا۔

"ان کی مشین گنیں لے لو۔" تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانسے والے بڑے دروازے کو زور دار لٹات ماری اور دوسرے لمحے اس نے چھت پر موجود بلبوں پر فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اندر دوڑتا چلا گیا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل۔ تم دونوں بائیں طرف سیڑھیوں سے اوپر جاؤ۔ اوپر کو نظر آئے اسے اڑا دو۔" جو لیا نے چیختے ہوئے کہا اور خود وہ دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی لیکن اسی لمحے انہیں راہداری کے اندر سے تنویر کی چیخ سنائی دی تو جو لیا بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی اس راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ موجود تھا جس کی دوسری طرف سے ایسی آوازیں سنائی دے رہی

کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو کر فرش پر بکھر گئی ہو لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم کسی سرنگ کی طرح اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے سر پر ڈنڈے سے وار کرنے والا آدمی بیچتا ہوا سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا لیکن جویا کو صرف اس کی چیخ اور دیوار سے ٹکرانے کے دھماکے کا احساس ہوا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلی چلی گئی۔ وہ آدمی دیوار سے ٹکرا کر تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ صالہ کمرے میں داخل ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا مشین پشیل ایک بار پھر چل پڑا اور وہ اٹھتا ہوا آدمی نیچے گر کر تڑپنے لگا اور صالہ تیزی سے جویا کی طرف پلٹی۔

”کیا ہوا جویا کو“..... اسی لمحے صالہ کو عقب سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

”اے سنبھالو۔ یہ شاید ہٹ ہو گئی ہے“..... صالہ نے کہا اور تیزی سے کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف دوڑتی چلی گئی کیونکہ اس نے وہاں ایک آدمی کا سایہ دیکھا تھا لیکن جیسے ہی وہ اس دروازے کو کراس کر کے دوسری طرف پہنچی اس پر اچانک ایک کمرے کے دروازے سے فائرنگ ہوئی لیکن صالہ نے مشین گن کی نال کو پھیل ہی دیکھ لیا تھا اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں اچھلی اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پشیل کا ٹریگر دبا دیا لیکن دوسرے لمحے اس میں سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی اندر کمرے میں موجود آدمی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر باہر

تھیں جیسے بیک وقت کئی آدمی لڑ رہے ہوں۔ جویا دوڑنے کی بجائے اڑتی ہوئی راہداری کراس کر کے دوسری طرف پہنچی تو اس نے تنویر کو بیک وقت چار آدمیوں کے ساتھ انتہائی دیوانہ وار لڑتے ہوئے دیکھا۔ اس کے پہلو سے خون بھی بہہ رہا تھا لیکن وہ اس انداز میں لڑ رہا تھا جیسے اسے اس کی پرواہ ہی نہ ہو۔

”ہٹ جاؤ“..... جویا نے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے تنویر نے یکھٹ چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی جویا نے فائر کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی صالہ کا مشین پشیل بھی جاگ اٹھا تھا اور پلک چھپکنے میں چاروں آدمی زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔

”شکریہ“..... تنویر نے تیزی سے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

”تم زخمی ہو۔ اس لئے سنبھالو“..... جویا نے کہا اور پھر صالہ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے ایک دروازے کی طرف دوڑی لیکن دوسرے لمحے سائیڈ سے اچانک فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی جویا نے لمبی چھلانگ لگائی اور وہ دروازے کے ساتھ ایک دھماکے سے ٹکرانی اس طرح وہ اس خوفناک اور اچانک فائرنگ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی لیکن اسی لمحے صالہ کا مشین پشیل چل پڑا اور سائیڈ پر دیوار پر موجود گن کا دھانہ گولیوں کی باز سے ترمز سا گیا اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ ختم ہو گئی۔ جویا جیسے ہی کمرے میں جا کر گری اچانک اس کے سر پر کسی نے وار کیا اور جویا

نے جھپٹے ہوئے کہا اور صالحہ نے منہ سے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جبکہ صفدر اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچ گیا۔

”کمرہ خالی ہے“..... چند لمحوں بعد صفدر نے باہر آتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا لڑکھاتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو اس کے ہچکے تنویر تھا۔ جولیا کی پسلیوں پر تنویر نے اپنی شرٹ پھاڑ کر بیڈیج کر دی تھی۔

”کیا ہوا“..... جولیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔  
 ”سب ختم ہو گئے ہیں البتہ یہ آدمی بے ہوش ہے۔ اب پتہ نہیں کہ یہ کون ہے“..... صفدر نے جواب دیا۔  
 ”اوپر کیا ہوا تھا“..... صالحہ نے پوچھا۔

”اوپر آدمی کوئی نہیں تھا۔ خود کار گنیں نصب تھیں۔ انہیں ہم نے ناکارہ کر دیا ہے“..... صفدر نے جواب دیا۔

”اس کمرے کی کیا پوزیشن ہے“..... جولیا نے پوچھا۔  
 ”یہ آفس کے انداز میں سجا ہوا ہے“..... صفدر نے جواب دیا۔  
 ”اوہ۔ یہ سب سے محفوظ کمرہ ہے اور آخر میں ہے اس لئے لامحالہ یہ آدمی جو اس کمرے میں موجود تھا، یہی ہم اسکاٹ ہو گا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تم اس کمرے کی تلاشی لو اور تنویر تم باقی ساری عمارت میں گھوم جاؤ جو مشینری باقی رہ گئی ہے اسے بھی تباہ کر دو اور چیک کرو کہ کہیں اس عمارت کے نیچے کوئی تہہ خانہ تو نہیں ہے۔ صالحہ

آیا۔ وہ شاید شرح شرح کی آوازیں سن چکا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ باہر آیا صالحہ نے اس پر جھلانگ لگا دی۔ اس کے ہاتھ میں بغیر میگزین کے مشین پشل موجود تھا۔ اس نے حمد کرتے ہوئے اس کی نال پوری قوت سے اس آدمی کے سینے پر اس طرح ماری جیسے کوئی نیزہ مارتا ہے اور وہ آدمی جھجھتا ہوا نیچے گرا اور مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔ صالحہ بھی اس کے اوپر گری تھی لیکن وہ نیچے کرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑی ہوئی اور اس نے مشین گن جھپٹنے کے لئے جھلانگ لگائی لیکن اس آدمی نے انتہائی برق رفتاری سے اس کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹی اور صالحہ منہ کے بل نیچے گری لیکن مشین گن کی نال پر اس کا ہاتھ پڑ چکا تھا۔ جیسے ہی اس کا جسم نیچے گرا۔ اس کا اوپر والا جسم اس طرح گھوما جیسے وہ ربڑ کی بنی ہوئی ہو اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کا دستہ کسی لاش کی طرح اس آدمی کے سر پر ڈالا اور اس کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا ہاتھ صالحہ کی ٹانگ سے ہٹ گیا اور صالحہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھی۔ ضرب لگاتے ہوئے مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ اس نے تیزی سے اچھل کر مشین گن چھوٹی لیکن اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے اندر داخل ہوئے جبکہ وہ آدمی اب بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا اس لئے صالحہ رک گئی البتہ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اس کا چہرہ یکے ہوئے مٹا کر طرح سرخ ہو رہا تھا۔

”اسے مت مارو۔ ایک کو لازماً زندہ رہنے دو“..... کیپٹن شکیل

میں چلنے کے لئے کہا تاکہ میڈیکل باکس کی مدد سے اس کے زخم کی میڈیج کر سکے کیونکہ جو لیا کی حالت لمحہ بہ لمحہ بگڑتی جا رہی تھی۔ گو جو لیا اپنی قوت ارادی کی بنا پر ہوش میں تھی لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔

”مس صالحہ۔ میرے خیال میں مس جو لیا کے زخم کا باقاعدہ آپریشن کرنا پڑے گا۔ گولی اندر موجود ہے اس لئے مس جو لیا کی حالت بگڑتی جا رہی ہے اور اگر گولی نہ نکالی گئی تو زہر پھیل جائے گا۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”آپریشن۔ لیکن“۔ صالحہ نے اہتائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔  
”گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپریشن کر لوں گا البتہ تم نے میری مدد کرنی ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔  
”ہاں۔ کیپٹن شکیل کو خاص طور پر عمران نے ٹریننگ دے رکھی ہے۔“ جو لیا نے اثبات میں سر ملاتے ہوئے کہا۔

”آئیے۔ میں آپ کو سہارا دے کر لے چلتا ہوں۔“ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر صالحہ اور کیپٹن شکیل اسے سہارا دے کر علیحدہ کمرے میں لے گئے جبکہ تنویر اور صفدر نے اس بے ہوش آدمی کو رسی کی مدد سے کرسی پر باندھ دیا تھا۔

”جو لیا ٹھیک ہو جائے گی ناں۔ اس کی حالت خراب ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے کسی ہسپتال لے چلیں۔“ تنویر نے اچانک صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

تم گن لے کر باہر جاؤ اور اگر فائرنگ کی آوازیں سن کر پولیس آئے تو اسے کور کر دو اور پھر باہر کا خیال رکھو۔ ہو سکتا ہے اچانک کوئی آدمی آجائے۔“ جو لیا نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سب اس کی ہدایات کے مطابق تیزی سے اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے جبکہ جو لیا وہیں کونے میں موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور صفدر ایک فائل اٹھائے باہر آگئے۔

”یہ فائل ہے سیکشن ہیڈ کو ارڈر کے سلسلے میں۔ یہ ایک خفیہ سیف میں موجود تھی۔“ صفدر نے کہا۔

”سیکشن ہیڈ کو ارڈر یا ہیڈ کو ارڈر۔“ جو لیا نے چونک کر پوچھا۔  
”اس میں تو سیکشن ہیڈ کو ارڈر لکھا ہوا ہے لیکن اس میں محل وقوع موجود نہیں ہے۔“ صفدر نے جواب دیا۔  
”محل وقوع یہ خود بتا دے گا۔“ جو لیا نے کہا اور اسی لمحے تنویر داہیں آگیا۔

”جہاں اور کوئی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تہہ خانہ نظر آیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے اٹھا کر جہاں سے نکل جانا چاہئے کیونکہ کسی بھی لمحے پولیس جہاں آ سکتی ہے اور پھر جواب دہی مشکل ہو جائے گی۔“ تنویر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ملادیتے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سب اس بے ہوش آدمی سمیت بغیر کسی رکاوٹ کے داہیں اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے تھے۔ اس بے ہوش آدمی کو کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ دیا گیا جبکہ صالحہ نے جو لیا کو علیحدہ کمرے

میں نے مس جولیا سے کہا ہے کہ وہ ابھی آرام کریں..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ ہوش میں ہے یا نہیں"..... تنویر نے اور زیادہ تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ مس جولیا ہوش میں ہیں۔ میری بات پر یقین نہیں آ رہا تو خود جا کر دیکھ لو"..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھوں گا میری تسلی نہیں ہوگی۔ میں ابھی آیا۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا عمران صاحب بھی مس جولیا کے لئے ایسے ہی جذبات کا اظہار کرتے"..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جذبات تو یہی ہوتے لیکن انداز مختلف ہوتا"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔ اسی لمحے اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ وہ خود بخود ہوش میں آ گیا تھا اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔

"اوه۔ کیا۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کون ہو تم"..... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے بعد اس نے فوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"فکر مت کرو تنویر۔ کیپٹن شکیل اس معاملے میں خاصی مہارت رکھتا ہے۔ وہ گولی نکال کر بینڈیج کر دے گا۔ ویسے بھی مس جولیا انتہائی مضبوط قوت ارادی کی مالک ہیں"..... صفدر نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"جب تک جولیا ٹھیک ہو۔ ہم اس سے پوچھ گچھ نہ کر لیں۔" تنویر نے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ پہلے مس جولیا باہر آ جائیں پھر"..... صفدر نے کہا اور تنویر چونک پڑا۔

"کیوں کیا مطلب۔ کیا ہم اس آدمی سے پوچھ گچھ نہیں کر سکتے۔" تنویر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا کی وجہ سے تم اس وقت جذباتی ہو رہے ہو اور میں نہیں چاہتا کہ یہ آدمی کچھ بتانے سے پہلے مر جائے"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"جہاڑی بات درست ہے۔ مجھے واقعی اس پر بے حد غصہ آ رہا ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے"..... تنویر نے کہا اور صفدر بھی بے اختیار مسکرا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور صالحہ دوسرے کمرے سے آئے۔

"کیا ہوا"..... تنویر نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔  
 "گھبراؤ نہیں۔ گولی نکل آئی ہے اور زخم بھی زیادہ گہرا نہیں ہے۔ بینڈیج کر دی ہے اور طاقت کے انجشن بھی لگا دیئے ہیں لیکن

ہوں۔" اس آدمی نے کہا۔

"پھر تو ہم نے تمہیں خواہ مخواہ زندہ رکھا۔ تم تو ہمارے لئے بے کار ہو۔" صفر نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پستل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر اہتہائی سفائی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ ہاں۔ میں ہی جم اسکاٹ ہوں۔ رک جاؤ۔" اس آدمی نے ٹیگت چیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم واقعی اس کے سیکرٹری ہو گے۔" صفر نے مشین پستل کا رخ اس کے سینے کی طرف کرتے ہوئے اہتہائی سر دلچے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ رک جاؤ۔ میں ہی جم اسکاٹ ہوں۔" اس آدمی نے چیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمہ کے لئے اپنے کس آدمی کو حکم دیا تھا۔ بولو۔ ورنہ۔" صفر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مارتھر کو۔ مارتھر کو۔ لیکن تم کون ہو۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ تم کون ہو۔" اس آدمی نے کہا اور صفر نے بے اختیار ایک اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اب یہ بات واقعی طے ہو گئی تھی کہ یہ آدمی جم اسکاٹ ہے اور یہ ان کی واقعی خوش قسمتی تھی کہ یہ زندہ ان کے ہاتھ لگ گیا تھا۔

"جہارا نام جم اسکاٹ ہے اور تم شیڈاگ کے سیکشن ہیڈ کو ارٹھر کے چیف ہو۔" صفر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شیڈاگ۔ کون شیڈاگ۔" اس آدمی نے چونک کر کہا لیکن اس کا جواب بتا رہا تھا کہ اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو کنٹرول میں کر لیا ہے اور یہی بات بتا رہی تھی کہ وہ خاصا تربیت یافتہ آدمی ہے لیکن اس نے اپنے نام کی تردید نہ کی تھی۔

"تم اس وقت اپنی رہائش گاہ پر موجود نہیں ہو جم اسکاٹ۔ اس لئے اگر جہارا خیال ہے کہ تمہیں کہیں سے مدد مل جائے گی تو یہ خیال ذہن سے نکال دو۔" صفر نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم وہاں داخل کیسے ہو گے۔ مجھے تو پتہ اس وقت چلا جب میں نے ایک لڑکی کو اچانک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ورنہ۔" جم اسکاٹ نے کہا اور پھر بات کرتے کرتے رک گیا۔

"جہازے تمام حفاظتی انتظامات ہم نے بلینک کر دیئے تھے اور جہازے تمام آدمی ہلاک ہو چکے تھے اس لئے اگر تمہیں پتہ بھی چل جاتا تو تم کچھ نہ کر سکتے تھے۔" صفر نے کہا۔

"لیکن وہ باس کہاں ہے۔ کیا تم نے اسے بھی مار دیا ہے۔" اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفر اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کون باس۔" صفر نے کہا۔

"جم اسکاٹ۔ میرا نام تو آرتھر ہے۔ میں تو باس کا سیکرٹری

”وہ پاکیشیائی ایجنٹ نہیں تھے بلکہ مسکٹ کے آدمی تھے اس لئے مسکٹ حرکت میں آئی ہے اور ہم نے مار تھر کا بھی خاتمہ کر دیا ہے اور اب تمہاری باری ہے“..... صفدر نے کہا تو ہم اسکٹ بے اختیار چونک پڑا۔

”مسکٹ۔ کیا مطلب۔ مسکٹ تو انگریزوں کی تنظیم ہے اور مار تھر نے تو ان کے میک اپ بھی صاف کئے تھے وہ تو پاکیشیائی تھے۔“ ہم اسکٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مسکٹ بین الاقوامی تنظیم ہے ہم اسکٹ۔ اس میں پوری دنیا کے ایجنٹ شامل ہیں“..... صفدر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ پھر تو غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میں تمہارے چیف سے معافی مانگ لوں گا۔ تم مجھے چھوڑ دو“..... ہم اسکٹ نے کہا۔

”چیف نے تمہارے قتل کا حکم دے دیا ہے اس لئے اب معافی مانگنے کا وقت گزر چکا ہے“..... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے تنویر اندر داخل ہوا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے لیکن وہ خاموشی سے آکر کرنی پر بیٹھ گیا تھا۔

”نہیں۔ میری بات کرو اپنے چیف سے۔ غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ وہ جو تاوان کہے گا وہ بھی میں ادا کرنے کو تیار ہوں“..... ہم اسکٹ نے کہا۔

”بھت ہم نے کی ہے ہم اسکٹ اور تاوان تم چیف کو دینا چاہتے ہو۔ سواری ہم اسکٹ“..... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم جو قیمت کہو گے میں تمہیں دے دوں گا“..... ہم اسکٹ نے چونک کر کہا۔

”ہماری لیڈر مس مارگریٹ ہیں۔ وہ زخمی ہیں اس لئے آرام کر رہی ہیں۔ اس کا فیصلہ وہی کر سکتی ہیں البتہ اگر تم واقعی مصالحت کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں بتانا پڑے گا کہ یوگان میں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے آفس میں موجود خفیہ سیف سے ہم فائل بھی حاصل کر چکے ہیں اس لئے تجوت بونے کی ضرورت نہیں ہے“..... صفدر نے کہا۔

”کیا مطلب۔ تمہیں ہیڈ کوارٹر سے کیا مطلب ہے۔“ ہم اسکٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس لئے کہ ہمارے پاس گارنٹی موجود ہو کہ آئندہ شیڈاگ مسکٹ کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔ اگر تم نے کی تو پھر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا جاسکے“..... صفدر نے کہا۔

”شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر تو کارمن میں ہے سہاں اس جزیرے میں ہیڈ کوارٹر کیسے ہو سکتا ہے۔“ ہم اسکٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم تجوت بول کر خود اپنا نقصان کرو گے ہم اسکٹ۔“ صفدر کا لہجہ یکثرت سرد ہو گیا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں“..... ہم اسکٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اب یہ تمہارا کام ہے رانسن کہ اس سے سچ اگواؤ“..... صفدر نے یکثرت مڑ کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔



جہرے پر پڑنے والے تھوڑی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

تم تو بندھے ہوئے کو مار رہے ہو۔ بے بس پر ہاتھ اٹھا رہے ہو۔ نہیں۔ تم پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے لوگ نہیں ہو سکتے۔ تم

جھوٹ بول رہے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ اس قدر گھٹیا نہیں ہو سکتے۔ تم اسکاٹ نے چھیٹے ہوئے کہا۔

تم اپنی بات کرو ہماری بات چھوڑو ہم جو کچھ بھی ہیں وہ ہم خوب جانتے ہیں۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا

کیونکہ تنویر نے واقعی اپنی طبیعت کے خلاف کام کیا تھا۔ ورنہ جس طرح تم اسکاٹ نے گالی دی تھی تنویر کا بھوک اٹھنا لازمی تھا۔

تم مجھے کھول دو اور مجھ سے فائنٹ کر لو۔ چاہے سب مل کر کر لو۔ پھر میں دیکھوں گا کہ تم کتنے پانی میں ہو۔ اگر تم نے مجھے شکست

دے دی تو میں سب کچھ بتا دوں گا۔ تم اسکاٹ نے کہا۔ تم تو ہماری ایک عورت سے شکست کھا چکے ہو تم اسکاٹ۔ تم

نے ہم سے کیا لڑنا ہے۔ صفدر نے کہا۔ وہ دوسری بات تھی۔ اس وقت میں سنبھلا ہوا نہ تھا۔ ورنہ تم

اسکاٹ تو پوری فوج کے قابو میں نہیں آ سکتا۔ تم اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ تم سب کچھ بتا دو گے۔“ تنویر نے کہا۔ اس کی باتوں میں نہ آؤ تنویر۔ صفدر نے کہا۔

نہیں۔ اس نے پہنچ گیا ہے اور اس پہنچنے کے بعد یہ ممکن ہی

”کیا ضرورت تھی اس ساری چکر بازی کی۔ سنو جم اسکاٹ۔ ہم پاکیشیائی ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہمارا تعلق ہے ہماری شیدآگ نے پاکیشیا میں واردات کی ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے حکم دیا ہے کہ شیدآگ کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا جائے اور ہمیں معلوم ہے کہ شیدآگ کا ہیڈ کوارٹر جہاں یوگان میں ہے اس لئے اب ہمیں بتانا ہو گا کہ کہاں ہے یہ ہیڈ کوارٹر ورنہ ہماری آنکھیں نکال دی جائیں گی۔ کان کاٹ دیئے جائیں گے۔ بازو اور ناگوں کی ہڈیاں دس جگہوں سے توڑ دی جائیں گی۔ جہاوی زبان کاٹ دی جائی گی اور اس کے بعد ہمیں یوگان کی سڑکوں پر پھینک دیا جائے گا۔ پھر ہمیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ پاکیشیا کے خلاف کام کرنے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ہاں۔ اگر تم خود ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتا دو تو پھر ایسا نہیں ہو گا۔ جواب دو۔ صرف ہاں یا ناں میں۔“ تنویر نے اٹھ کر جم اسکاٹ کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی سہمے ہیں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ مگر۔ مگر مارتھر تو کہہ رہا تھا کہ اس نے ہمیں ہلاک کر دیا ہے۔“ جم اسکاٹ نے اس بار قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

”اس سے یہ بات ہم نے جبراً کھلوائی تھی اور اب مارتھر اور اس کا تمام گروپ ختم ہو چکا ہے اب تم بات کرو۔“ تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور جم اسکاٹ کے

قدر تیزی سے ہوا تھا کہ وہ سب صرف پلکیں جھپکاتے ہی رہ گئے۔  
 ”اوہ۔ اوہ.....“ نیکھت ان سب کے منہ سے نکلا اور اس کے  
 ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے باہر کی طرف بھاگے۔ سب نے آگے  
 تنویر تھا۔ اس کے پیروں میں جیسے مشین سی لگ گئی تھی لیکن تموڑی  
 در بعد ہی وہ سب حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے  
 کیونکہ ہم اس طرح غائب ہو گیا تھا جیسے اس کا کبھی وجود ہی  
 نہ رہا ہو۔ کوٹھی کا بھانگ بھی اندر سے بند تھا۔

”وہ نکل گیا۔ ویری بیڈ۔ چلو باہر“..... صفدر نے چیخے ہوئے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھے اور چند لمحوں بعد وہ سب کوٹھی کے ارد گرد پھیل گئے لیکن کافی دیر تک تلاش کے باوجود جب جم اسکاٹ کا کوئی پتہ نہ چلا تو وہ سب واپس کوٹھی میں لگے۔

”میں نے تمہیں کہا تھا کہ اسے نہ کھولو۔ اس کے ساتھ ہی تم نے اپنی شاشت بھی کرا دی“..... صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ اس طرح فرار ہو جائے گا۔ یہ جگہ بھی اس کی نہیں تھی کہ میں سمجھتا کہ یہاں اس نے کوئی خفیہ میگزین استعمال کیا ہو گا..... تنویر نے ہونٹ میٹھتے ہوئے کہا۔

اب ہمیں یہاں سے فوری نکلنا ہو گا۔ جلدی کرو۔ سامان سمیٹو۔ میں چانگ سے فون پر بات کرتا ہوں..... حصدو نے کہا اور تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا اور باقی ساتھی بھی اشتباہ میں سر ہلاتے ہوئے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

نہیں ہے کہ میں اس کا پیلیج قبول نہ کروں۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ جم اسکاٹ کی کرسی کے عقب میں آیا اور پھر اس نے اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

”تم سب لڑو گے یا۔۔۔ جم اسکاٹ نے رسیاں کھل جانے پر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا وہ باری باری اپنی کلاسیاں مسل رہا تھا۔  
”تم صرف مجھ سے لڑو بس۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور پھر اس نے صفدر اور دوسرے ساتھیوں کو ایک طرف ہونے کے لئے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر ہو گئے انہوں نے کرسیاں بھی ہٹا دی تھیں اس طرح کمرے میں خاصی جگہ خالی ہو گئی تھی۔

”ہاں۔ اب بے شک مجھ سے لڑ لو۔ آؤ..... جم اسکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح لئے قدم چبھے بیٹھنے لگا جسے تصویر کے لئے خالی جگہ چھوڑنا چاہتا ہو۔

”پہلے تم حملہ کرو گے۔ سمجھئے۔ آؤ..... تنویر نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا جم اسکاٹ کا پیر حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ایک کرسی اڑتی ہوئی تنویر کی طرف بڑھی۔ تنویر علی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹا ہی تھا کہ یلکھت جم اسکاٹ علی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اڑتا ہوا لمبے کے پیر وانی دروازے سے نکل کر باہر راہداری میں پہنچا اور دوسرے لمحے کسی چھلاؤ کی طرح ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس

جلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی برآمدے میں پہنچ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ فوراً ہی اس کے پیچھے آئیں گے اس لئے اس نے فوری طور پر چھپنا ضروری سمجھا۔ برآمدے میں ستونوں کے اوپر جالی دار خانے سے بنے ہوئے قفسے جن میں سے ایک خانے کی سائیڈ جالی اس حد تک ٹوٹ کر غائب ہو گئی تھی کہ اس میں سے ایک آدمی رینگ کر اندر داخل ہو سکتا تھا۔ چنانچہ جم اسکاٹ نے فوری طور پر اس جالی کے پیچھے چھپنے کا فیصلہ کیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس کا جسم ہوا میں کسی پرندے کی طرح اچھلا اور پلک جھپکنے میں اس کے دونوں ہاتھ ستون کے اوپر بنے ہوئے جالی نما باکس کے کناروں پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم قلابازی کھا کر اوپر کو اٹھا اس نے اپنی دونوں ٹانگیں نموڑیں اور انتہائی برق رفتاری سے اس کا جسم جالی کے پیچھے کھسکتا چلا گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس والے برآمدے میں پہنچے تو جم اسکاٹ جالی کے پیچھے پوری طرح پہنچ چکا تھا۔ چونکہ جالی اندرونی طرف ٹوٹی ہوئی تھی اور باہر لان کی طرف دیوار بند تھی اس لئے اندر اندر ہوا تھا اور جالی میں سے دوسری طرف کچھ نظر نہ آ سکتا تھا البتہ جم اسکاٹ کو باہر برآمدے میں سانسے راہداری کا حصہ بخوبی نظر آ رہا تھا۔ وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے باہر چلے گئے۔ جم اسکاٹ سانس روکے پڑا رہا۔ باہر سے آنے والی ان کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر اس نے سنا کہ وہ سب اسے

جم اسکاٹ کا ذہن یہ سنتے ہی خوفناک آندھیوں کی زد میں آ گیا تھا کہ وہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کی قید میں ہے۔ اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہوتے ہیں اس لئے ان سے آسانی سے چھٹکارا پانا بھی ممکن نہیں ہے اور یہ لوگ اس پر تشدد کرنے میں بھی نہ ہچکچائیں گے اس لئے اس نے فوراً ہی یہاں سے فرار ہونے کا منصوبہ ذہن میں تیار کر لیا اور پھر اس منصوبے کے تحت اس نے اس آدمی کو چیلنج کر دیا جس نے اس کے چہرے پر تھپ مارا تھا۔ اسے وہ آدمی انتہائی جذباتی اور مشتعل مزاج محسوس ہوا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ لازماً چیلنج قبول کر لے گا اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا اس آدمی نے اس کا چیلنج قبول کرتے ہوئے اس کی رسیاں کھول دیں۔ نتیجہ یہ کہ جم اسکاٹ کو وہاں سے فرار ہونے کا موقع میسر آ گیا۔ جم اسکاٹ نے جھلانگ لگائی اور کمرے سے باہر آیا اور پھر وہ

باہر تلاش کرنے جا رہے ہیں تو اس نے سوچا کہ وہ باہر نکلے اور فرار ہو جائے لیکن فوراً ہی اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ ظاہر ہے باہر جا کر وہ چٹیک ہو سکتا تھا اس لئے وہ خاموشی سے وہیں دیکھا رہا۔ گو اسے خطرہ تھا کہ ان لوگوں کی واپسی کے بعد اس کے باہر نکلنے کا چانس ختم ہو جائے گا لیکن اسے یقین تھا کہ جب وہ اسے ٹریس نہ کر سکیں گے تو وہ لامحالہ اس کو فحشی کو فوراً چھوڑ دیں گے اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو رات کے وقت وہ آسانی سے یہاں سے نکل سکتا ہے۔ اس لئے وہ خاموشی سے وہاں دیکھا رہا۔ اسے یہ بھی یقین تھا کہ وہ لوگ اسے یہاں ٹریس نہ کر سکیں گے اور نہ ہی انہیں اس کا خیال آنے کا کیونکہ اس قدر کم وقت میں کسی آدمی کا اس طرح ادھر پڑھ کر جالی کے پیچھے دیک جاتے کو عام طور پر ذہن تسلیم نہ کر سکتا تھا لیکن جم اسکاٹ نے اپنی بے پناہ ہجرتی اور مہارت کی وجہ سے اس ناممکن کو ممکن کر دیا تھا اس لئے وہ اطمینان سے جالی کے پیچھے دیکھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوگ باہر اسے تلاش کرنے میں ناکام ہو کر واپس آئے اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ کے خیال کے مطابق انہوں نے فوری طور پر کو فحشی خالی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ان میں سے ایک آدمی برآمدے کے ساتھ والے کمرے میں پہنچ کر کسی کو فون کرنے لگا۔ ہلکی ہلکی آوازیں جم اسکاٹ کے کانوں میں پڑ رہی تھیں۔ پھر زبرد کا لونی کا نام اس کے کانوں میں پڑا اور اس کے ہچرے پر بے اختیار مسکراہٹ رنگ گئی کیونکہ اسے ان کے سننے ٹھکانے کا پتہ چل گیا تھا۔ زبرد کا لونی کافی

بڑی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ اس کے آدمی انہیں تلاش کر لیں گے۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اندر کمرے سے وہ ایک اکیڑی عورت کو لے کر باہر آ رہے تھے اس کے جسم پر بینڈیج تھی اور وہ اس طرح چل رہی تھی جیسے وہ شدید زخمی ہو۔ جم اسکاٹ کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اگر اس کے پاس اس وقت مشین پسٹل ہوتا تو وہ ان سب کو آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا لیکن ظاہر ہے اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔ اس لئے وہ خاموش پڑا رہا۔ پھر وہ سب ایک کار میں سوار ہو کر کو فحشی سے باہر چلے گئے لیکن ان کے جانے کے کافی دیر بعد بھی جم اسکاٹ وہیں دیکھا رہا کیونکہ وہ سستا تھا کہ ان کے ذہن میں یہ بات موجود ہو کہ جم اسکاٹ اتنی جلدی باہر نہیں جا سکتا۔ اس لئے وہ اس کو فحشی میں ہی چھپا ہوا ہو گا اور وہ اچانک واپس آ کر اسے ٹریس کر سکتے تھے لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور اسے کسی قسم کی کوئی آواز سنائی نہ دی تو اس نے باہر نکلنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ کھسکتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے اپنے جسم کو موڑ کر دونوں ہاتھ ویسے ہی کناروں پر رکھے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اٹا ہوا کر مڑا اور چند لمحوں بعد وہ قلابازی کھا کر برآمدے میں کھڑا تھا۔ جیسے ہی اس کا جسم سنبھلا وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیری انڈنگ"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ جم اسکاٹ جیسے ہی ٹیکسی سے نیچے اترادہ دونوں چونک کر آگے بڑھے۔ ان کے جسم تن سے گئے تھے اور پھرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ جم اسکاٹ یہاں بہت کم آتا تھا۔

”ڈرائیور کو کرایہ دے دو“..... جم اسکاٹ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں بنے ہوئے ایک شاندار آفس میں موجود تھا۔ یہ لیری کے خصوصی گروپ کا سپیشل پوائنٹ تھا۔ لیری آفس میں موجود تھا۔ وہ لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان تھا۔

”باس۔ آپ کا لباس“..... لیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ”ہاں۔ ایک جگہ چھنس گیا تھا۔ تم بیٹھو۔ میں ہاتھ روم سے ہو کر آتا ہوں“..... جم اسکاٹ نے کہا اور تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہاتھ روم کے ساتھ ہی ایک ڈریسنگ روم تھا اس لئے جب جم اسکاٹ واپس باہر آیا تو نہ صرف وہ غسل کر کے تازہ دم ہو چکا تھا بلکہ اس نے لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔

”میری خصوصی شراب ریک سے نکالو“..... جم اسکاٹ نے بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے موجود اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور لیری نے سامنے دیوار میں موجود ریک میں بھری ہوئی شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھائی۔ نچلے خانے سے

”جم اسکاٹ بول رہا ہوں“..... جم اسکاٹ نے سر دلچے میں کہا۔ ”یہں باس“..... دوسری طرف سے بولنے والے کا پورے یقین کے ساتھ جواب تھا۔

”فوراً اپنے سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں وہیں آ رہا ہوں۔ اہم کارروائی کرنی ہے“..... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

”یہں باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے رسیور رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے اس لئے اس نے لیری کو سپیشل پوائنٹ پر بھجوا یا تھا تاکہ وہ خود ٹیکسی کے ذریعے وہاں پہنچ جائے۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے پاس ٹیکسی کا کرایہ بھی نہ ہو گا لیکن سپیشل پوائنٹ پر موجود اس کے آدمی آسانی سے کرایہ ادا کر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ بھانگے سے باہر آیا اور پھر انتہائی تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ باہر کوٹھیوں پر موجود نیم پیلیٹوں پر کالونی کا نام دیکھ کر اسے معلوم ہو گیا کہ وہ اس وقت کس کالونی میں ہے۔ اس لئے اب وہ اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

”رافٹ کلب“..... جم اسکاٹ نے ٹیکسی کی عقبی نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک چار منزلہ عمارت کے کپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور مین گیٹ کے سامنے آکر رک گئی۔ گیٹ

کال براہ راست سپر چیف کو انڈر کرنا تھی جبکہ اب جمیز کال رسیور کر رہا تھا جو کہ سپر چیف کا خصوصی اسسٹنٹ تھا۔

”جمیز تم نے کال کیوں انڈر کی ہے۔ سپر چیف نے کیوں انڈر نہیں کی۔ اور..... ہم اسکاٹ نے خزانے ہونے لہجے میں کہا۔

”سپر چیف لارڈ صاحب کو ہلاک کر دیا گیا ہے چیف اور۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ہم اسکاٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے جمیز نے بات کرنے کی بجائے اس کے سر پر بم مار دیا ہو۔ وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ یہی حالت میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے لیری کی تھی۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ اور..... چند لمحوں بعد ہم اسکاٹ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ سپر چیف اپنے خصوصی کمرے میں سوئے ہوئے تھے۔ مشینیں آن تھیں اور کسی قسم کی کوئی ٹکڑ پڑ نہ تھی کہ اچانک میرے ایک آدمی کو لارڈ صاحب کے من کے

متبادل پوائنٹ پر ایک آدمی سے ملنے کے لئے جانا پڑا۔ وہ وہاں گیا تو وہاں سیکورٹی کے لوگوں کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں اور لارڈ صاحب کی لاش بھی وہاں موجود تھی۔ جب مجھے یہ اطلاع ملی تو مجھے یقین نہ آیا

میں خود وہاں گیا۔ وہاں واقعی لارڈ صاحب کی لاش موجود تھی۔ میں نے خفیہ راستہ چنیک کیا تو وہ بند تھا پھر میں نے واپس آکر لارڈ صاحب کی خواب گاہ کو چنیک کیا تب معلوم ہوا کہ وہاں سہانوں اور چادروں کو اس انداز میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا کہ جیسے کوئی آدمی سو رہا

ایک گلاس اٹھایا اور پھر بوتل کھول کر اس نے شراب گلاس میں ڈالی اور گلاس انتہائی مؤدبانہ انداز میں اس نے ہم اسکاٹ کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

”باس۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی تھی..... لیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ انتہائی خاص۔ شیڈ آگ کا ہیڈ کو ارنر انتہائی خطرے میں ہے۔ نیچے سپر چیف سے بات کرنا ہوگی۔ خصوصی ٹرانسمیٹر لے آؤ۔ ہم اسکاٹ نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور لیری سر ملاتا ہوا اٹھا اور طحہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑے سائز لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس دوران ہم اسکاٹ شراب سب کر رہا۔ پھر اس نے گلاس میں موجود باقی شراب ایک ہی بار اپنے حلق میں انڈلی اور گلاس رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ہن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ ہم اسکاٹ کالنگ سپر چیف۔ اور..... ہم اسکاٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد کال موصول ہونے کا اشارہ دینے والا بلبل جل اٹھا۔

”یس۔ جمیز انڈنگ یو۔ اور..... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ہم اسکاٹ بری طرف چونک پڑا۔ اس کے پھرے پر نیگٹو انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس فریکوئنسی پر

جم اسکاٹ نے کہا۔

”یس سر چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اور..... جیمز نے جواب دیا تو جم اسکاٹ نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”مبارک ہو چیف۔ اب آپ سر چیف بن گئے ہیں..... لیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو۔ اور سنو۔ اب تم میری جگہ ایشیا سیکشن کے چیف ہو۔ اب میں ہیڈ کوارٹر میں رہوں گا..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”شکریہ باس۔ میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتروں گا۔ لیری نے مسرت کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اور سنو۔ ایشیا سیکشن کا چیف بنتے ہی جہارے سلسلے ایک سخت ٹاسک آ رہا ہے اور تم نے اس ٹاسک کو ہر صورت میں مکمل کرنا ہے ورنہ جہاری موت پر مجھے افسوس ہوگا..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”آپ حکم دیں سر چیف۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ لیری اور اس کا گروپ آج تک کسی معاملے میں ناکام نہیں ہوا..... لیری نے کہا۔

”شیڈ آگ کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ لاڈ کی موت میں بھی اس کا ہاتھ ہوگا اور لاڈ سے انہوں نے یقیناً ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی

اس لئے بھی میرا ہیڈ کوارٹر میں رہنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جو دو عورتوں اور تین مردوں

پر مشتمل ہے۔ جہاں یوگان میں کام کر رہا ہے۔ مار تھر نے انہیں

بہ جہلہ تمام حفاظتی انتظامات آن تھے اور مشینری بھی کام کر رہی تھی۔ میں نے آپ کو کال کیا لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ اب دو گھنٹے بعد آپ کی کال آئی ہے۔ اور..... جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”وہی بیڈ۔ یہ کام کس کا ہو سکتا ہے۔ اور..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”اب تک وہ انٹوائزی ڈوٹی ہے اس سے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ دو آدمیوں کا کام ہے اور اس متبادل پوائنٹ پر ان کی باب سے

باقاعدہ لڑائی ہوتی رہی ہے۔ میں نے جہاں پورے سیکشن کو انٹوائزی پر لگا دیا ہے۔ اور..... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بونہر۔ تھیل ہے۔ تو اب میں شیڈ آگ کا سر چیف بن گیا ہوں اور تمہیں وہاں شیڈ آگ کے مین سیکشن کا انچارج بنایا جاتا

ہے تم نے لاڈ صاحب کے تمام اثاثوں کی پوری نگرانی کرنی ہے اور اب یہ سب شیڈ آگ کے اثاثے ہوں گے اور لاڈ صاحب کی لاش کو

اس طرح ایڈجسٹ کر کے پولیس کے سلسلے لے آؤ کہ کسی کو بھی لاڈ صاحب کی اصل حقیقت کا علم نہ ہو سکے۔ اور..... جم اسکاٹ

نے کہا۔

یس سر چیف۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل ہوگی۔ اور۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”تمام حالات کو اچھی طرح سمجھنا ہے تم نے سمجھ گئے۔ اور۔

"اوسے۔ خصوصی ہیلی کاپٹر تیار کر اڑاتا کہ وہ تجھے ہیڈ لوئر چھوڑ آئے..... تم اسکاٹ نے کہا اور لیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کہہ کر سی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint



کار کا، یوگان سے تقریباً دو بحری میل دور ایک کافی بڑا جزیرہ تھا۔ اس جزیرے پر بھی کافی آبادی تھی اور یہ بھی یوگان کی طرح اوپن جزیرہ تھا۔ اوپن جزیرہ ہونے کی وجہ سے یہاں کسی کے آنے یا رہنے پر کوئی پابندی نہ تھی اور نہ ہی یہاں آنے کے لئے کسی پاسپورٹ یا ویزے کی ضرورت پڑتی تھی اس لئے یہاں نہ صرف بے شمار سیاح آتے جاتے رہتے تھے بلکہ یہاں بڑے بڑے بحری اسمگلروں نے باقاعدہ اڈے بنائے ہوئے تھے۔ سیاحوں کی کثرت کی وجہ سے اس جزیرے پر ہوٹل اور کلبوں کی بھرمار تھی یہاں سوائے اس کے کہ کسی کو کوئی ہلاک نہ کرے۔ نہ کسی سے کوئی کام جبراً کرایا جائے باقی کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی اس لئے اس جزیرہ پر آنے والے ہر وہ کام کھل کر کرتے جس کا وہ دوسرے ممالک میں تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس جزیرے کو شیطان کا جزیرہ بھی

کہا جاتا تھا کیونکہ یہاں ہر وہ کام کھلے بندوں ہوتا جسے شیطانی کام کہا جاسکتا تھا۔ یہاں ایئر پورٹ بھی تھا اور چارٹرڈ طیاروں کی بھی آمد و رفت جاری رہتی تھی۔ عمران جو ان کے ساتھ کارمن سے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں پہنچا تھا اور وہ دونوں اس وقت یہاں کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ دونوں ایک ہی سیاح تھے۔ عمران کے پتہ پر ایک ری میک اپ تھا جبکہ جو ان اپنی اصل شکل میں تھا۔ عمران نے لارڈ لار جنت کے خاتمے کے بعد کاغذات تیار کرالے تھے اس لئے وہ آسانی سے ان نئے کاغذات کی مدد سے یہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران نے یہاں سے روانگی سے پہلے جو یا کے ساتھ مخصوص ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کال انڈنہ نہ کی گئی تو عمران سمجھ گیا کہ جو یا اور اس کے ساتھی کسی جگہ میں پھنسے ہوئے ہوں گے اس لئے اس نے پہلے سوچا کہ وہ براہ راست کار کا جانے سے پہلے یوگان جائے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ لامحالہ اس کے ساتھی اب تک یہ معلوم کر چکے ہوں گے کہ ہڈی کو ارنریوگان کی بجائے کار کا میں ہے اور وہ یقیناً یوگان سے کار کا پہنچ چکے ہوں گے اس لئے وہ بھی جو ان کے ساتھ براہ راست کار کا پہنچ گیا تھا۔ یہاں آکر اس نے ایک بار پھر جو یا سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر اسے ناکامی ہوئی۔ دوسری طرف سے کال انڈنہ نہ کی جا رہی تھی۔

سے ضروری اسلحہ بھی خرید لو۔ ہو سکتا ہے کہ جہاں ہمیں تیز رفتاری سے ایکشن میں آنا پڑے..... عمران نے جو انا سے کہا تو انا سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

”میں ماسٹر..... جو اتنا نہ کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد عمران نے سامنے پرے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے لگے ہوئے سفید بین کو پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر اگلو انری کے نمبر پریس کر دیئے۔“

”انکو اٹری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا کا رابطہ منہر بنادیں“..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ چونکہ پاکیشیا سے سیاح جہاں کم ہی آتے ہوں گے اس لئے انکو امری آپرٹر کو اس کا خبر زبانی یاد نہیں ہے۔ اب یہ کمیونر سے چیک کرے گی۔“

”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں..... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔“

”جیس..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتا دیا گیا۔ عمران نے کرڈیل دبایا اور پھر نوٹ آنے پر اس نے تپیل رابطہ منسوخ کر دیا اور پھر دارالحکومت کا رابطہ منسوخ کرنے کے بعد اس

ایکسٹو... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زبرو کی آواز سنائی دی۔  
 ”کیا بات ہے اتنے طویل عرصے کے بعد بھی ٹوہی ہو جبکہ اب  
 پاکیشیا کی آبادی اس قدر تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ شادی ہوتے ہی  
 ٹوہی تمہری میں تبدیل ہو جاتے ہیں..... عمران نے اپنی اصل آواز  
 میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں۔“ دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے بھی اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”فی الحال تو کرہ ارض سے سی یول رہا ہوں۔ ابھی شاید عالم بالا میں ٹیلی فون لائن نہیں پکھائی گئی ورنہ وہاں سے بھی کالیں کی جا سکتیں.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”شکر ہے آپ نے لفظ فی الحال تو بولا ہے..... دوسری طرف سے بلیک زمرے نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

میں نے جو پوچھا تھا تم نے اس کا جواب نہیں دیا۔ کب تو سے  
تھری ہو رہے ہو..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ فی الحال ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے..... بلکہ  
 زیرو نے بھی فی الحال کے لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا اور عمران اس  
 کے اس خوبصورت جواب پر اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھٹکھا  
 کر ہنس پڑا۔

"یعنی ارادہ تو ہے لیکن فی الحال نہیں۔ اگر ہو تو یہ خوشخبری ٹیم کو سنوا دوں"..... عمران نے جواب دیا۔  
 "بے شک سنوا دیں۔ ٹیم نے اسے تسلیم ہی نہیں کرنا۔ ویسے آپ کی طرف سے اس انداز میں بات چیت بتا رہی ہے کہ آپ اپنا مشن مکمل کر چکے ہیں"..... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لارڈ لارجنٹ سے میں نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں نہیں ہے بلکہ کاراکا میں ہے میں اس وقت کاراکا سے ہی بول رہا ہوں لیکن جولیا اور اس کے ساتھیوں سے میرا ٹرانسمیٹر نکل نہیں ہو رہا۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ ان کی طرف سے کیا رپورٹ ملی ہے تمہیں"..... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تک انہوں نے رابطہ ہی نہیں کیا"..... بلیک زیرو کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔  
 "اچھا۔ میں سمجھا کہ شاید وہ مشن مکمل کر کے واپس پہنچ چکے ہوں گے"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کچھ دیر بعد مجھے دوبارہ رنگ کریں میں سپیشل ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ کرتا ہوں۔ آپ کی بات نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے"..... بلیک زیرو نے واقعی تشویش بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اوسے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس

منٹ بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
 "ایکسٹو"..... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو نے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ رابطہ ہو گیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔  
 "عمران صاحب۔ جولیا اور اس کے ساتھی یوگان میں ہیں۔ رابطہ ہو گیا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جولیا زخمی ہے۔ انہوں نے ایشیائی سیکشن کے انچارج جم اسکاٹ کو کور کر لیا تھا لیکن وہ فرار ہو گیا اور انہیں فوری طور پر جگہ بدلنا پڑی اور ٹرانسمیٹر وہیں ایک بیگ میں رہ گیا۔ اب انہوں نے وہ بیگ وہاں سے اٹھالیا ہے۔ اس لئے آپ سے رابطہ نہ ہو رہا تھا۔ اب آپ ان سے رابطہ کر لیں۔ ویسے اب جولیا کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ میری بات جولیا سے ہی ہوئی ہے۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ کاراکا پہنچ چکے ہیں اور شیزاگ کا ہیڈ کوارٹر بھی کاراکا میں ہے اور میں نے انہیں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اب آپ انہیں لیز کریں گے۔ آپ ان سے رابطہ کر لیں"..... بلیک زیرو نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں ان سے رابطہ"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور اس نے اپنے سامان کے ایک خفیہ خانے سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر جولیا کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے مین

آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھب کالنگ۔ اور..... عمران نے اپنا نام لینے کی بجائے کوڈ نام استعمال کیا کیونکہ وہ کار کا میں تھا اور یوگان یہاں سے قریب ہی تھا اس لئے اسے خدشہ تھا کہ کال کہیں کیج نہ ہو جائے۔

”یس۔ مارگریٹ انڈنگ یو۔ اور..... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔ عمران کے کوڈ نام لینے کے بعد جولیا نے بھی اپنا نام بدل کر بتایا تھا اور اس کی ذہانت پر عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”شکر ہے اتنے طویل عرصے بعد کانوں میں کوئی میٹھی رس بھری اور سریلی آواز تو پڑی۔ ویسے سنا ہے کہ جہار دل زنجی ہو گیا تھا۔ کیا ہوا ہے۔ کیا اس رقیب روسیہ۔ اوہ۔ سوری۔ میرا مطلب ہے رقیب روسفید نے جہار سے دل کی حفاظت سے ہاتھ اٹھا لیا تھا۔ اور۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اور..... جولیا نے اس کی ساری باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”کار کا سے۔ کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔ کیا جہس جیرمین نے نہیں بتایا تھا۔ اور..... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”بتایا تھا لیکن میں کنفرم کرنا چاہتی تھی۔ اور..... جولیا نے جواب دیا لیکن عمران سمجھ گیا تھا کہ اس نے یہ بات کیوں پوچھی

ہے۔ وہ عمران کی بات اس انداز میں ماننا چاہتی تھی۔

”بہر حال اب تم یہاں آ جاؤ۔ میں ہوٹل الیگزینڈر میں موجود ہوں۔ کمرہ نمبر اٹھارہ دوسری منزل۔ ویسے یہ کمرہ میرے اسسٹنٹ مانیکیل نے اپنے نام سے بک کروایا ہے۔ اور..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اور اینڈ آف..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ پکڑا ہوا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ اس میں اسلحہ ہو گا۔

”نقشہ لے آئے..... عمران نے پوچھا۔

”یس ماسٹر..... جوانا نے کہا اور جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا اور خود تھپٹا اٹھائے وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے نقشہ کھولا اور اسے اپنے سامنے میز پر بٹھا کر وہ اس پر جھک گیا۔

سامنے رکھ دیا۔

"کس کی کال ہو سکتی ہے"..... جو یانے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"عمران صاحب کی ہو گی"..... کیپٹن شکیل نے کہا تو جو یانے

اشیات میں سر ملادیا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ چیف کالنگ۔ اور"..... بٹن آف ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی تو جو یانے سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"ہیں۔ جو یانے انڈنگ۔ اور"..... جو یانے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم نے عمران کی ٹرانسمیٹر کال کیوں انڈ نہیں

کی۔ اور"..... چیف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ ٹرانسمیٹر جس بیگ میں تھا وہ بیگ ایک کوٹھی میں رہ

گیا تھا جہاں سے ہمیں فوراً نکلنا پڑا تھا۔ اب دوبارہ صفدر جا کر وہ

بیگ لے آیا ہے۔ یقیناً اس دوران عمران کی کال آئی ہو گی اس نے

اسے انڈ نہیں کیا جاسکا۔ اور"..... جو یانے معذرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے تمہارے مشن کی۔ اور"..... چیف نے پوچھا

تو جو یانے اسے جم اسکاٹ کو پکڑنے، اپنے زخمی ہونے اور پھر جم

اسکاٹ کے فرار ہو جانے اور پھر ان کا فوری طور پر اس کوٹھی میں

شفٹ ہونے تک کی بات مختصر طور پر بتا دی۔

"تو تم اب تک یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ شیڈ آگ کا ہیڈ کوارٹر

جو یانے اپنے ساتھیوں سمیت زبرد کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھی۔ انہوں نے یہاں پہنچ کر نہ صرف میک اپ تبدیل کر لئے تھے بلکہ لباس بھی بدل لئے تھے۔ ان کا ایک بیگ جلدی میں پہلے والی کوٹھی میں ہی رہ گیا تھا۔ چنانچہ صفدر کو بھیجا گیا اور صفدر جا کر وہاں سے بیگ لے آیا تھا اور اب وہ بیٹھے آئندہ کے بارے میں منصوبہ بندی کر رہے تھے کیونکہ جم اسکاٹ کے فرار ہو جانے کی وجہ سے وہ ایک بار پھر اندھیرے میں رہ گئے تھے کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔ صفدر تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں وہ بیگ موجود تھا جو کراس کالونی والی کوٹھی میں رہ گیا تھا اور جیسے بعد میں جا کر صفدر لے آیا تھا۔ ٹرانسمیٹر اس بیگ میں تھا اور یہ سیٹی کی آواز ٹرانسمیٹر کال کی ہی تھی۔ صفدر نے بیگ میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر جو یانے

کہاں ہے۔ اور..... چیف کا لہجہ انتہائی سخت ہو گیا۔

”اس جہم اسکاٹ سے معلوم کرنا تھا لیکن وہ فرار ہو گیا۔ اور۔“

جولیانے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیا۔

”عمران نے معلوم کر لیا ہے کہ ہینڈ کوارٹر کار کا میں ہے اور وہ

کارہائی بھی چکا ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ اب جہیں لیڈ

کرے گا اور وہی اب جہارے ساتھ مل کر مشن مکمل کرے گا۔ اس

کی کال کا انتظار کرو۔ اور اینڈ آف..... دوسری طرف سے کہا گیا اور

اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیانے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”یہ عمران ہر بار بازی لے جاتا ہے۔ نجانے اس نے کون سے

تعمینہ گول کر لی رکھے ہیں..... تنویر نے جھلکے ہوئے لہجے میں

کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ جولیانے بھی تنویر کی اس

جھٹکاہٹ پر بے اختیار ہنس پڑی۔

”قسمت اس کا ساتھ دیتی ہے تنویر۔ ورنہ فہانت اور کارکردگی

میں تم بھی اس سے کم نہیں ہو..... جولیانے مسکراتے ہوئے کہا

تو تنویر کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

”تم ٹھیک کہتی ہو۔ واقعی ایسا ہی ہے لیکن قسمت ہر بار اس کا

ہی ساتھ کیوں دیتی ہے..... تنویر نے کہا۔

”اس لئے کہ وہ بھی قسمت کا بھرپور ساتھ دیتا ہے..... اس بار

صالحہ نے کہا تو تنویر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات

ابھر آئے تھے۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں جہاری بات..... تنویر نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

”اس نے چیف پر ایسا تاثر قائم کر رکھا ہے کہ وہ چیف سے کبر

کر میں کام اپنے لئے ریڑو کر لیتا ہے۔ اب دیکھو۔ وہ اکیلا کارا من

گیا۔ وہاں شیڈ آگ کا سپر چیف موجود تھا۔ اسے عمران نے کور کیا۔

اس طرح اسے معلوم ہو گیا کہ ہینڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس طرح اس

نے خود ہی اپنی قسمت کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے..... صالحہ نے

وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ہاں۔ جہاری بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہی ہے۔ یہ

عمران واقعی انتہائی شاطر آدمی ہے اس لئے یہ ہمیشہ ہم سے آگے ہی

رہتا ہے۔ لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ عمران کا مشن کارا من تک تھا

جو اس نے مکمل کر دیا ہے اس لئے اب اسے واپس جانا چاہئے۔

ہینڈ کوارٹر والا مشن ہم خود ہی مکمل کریں گے..... تنویر نے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ چیف نے جب کہہ دیا ہے کہ وہ ہمیں لیڈ

کرے گا تو اب اس میں کسی چوں چراں کی کوئی گنجائش باقی نہیں

رہی..... جولیانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم چیف سے کہہ کر اس پوائنٹ پر اپنی بات منوا سکتی ہو۔“

تنویر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ چیف نے جو کہہ دیا ہے وہ فاسل ہے..... جولیانے

صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”کیا ہوا۔ سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔“  
 ”میرا خیال ہے کہ ہماری چیکنگ کی جارہی ہے۔ میری آنکھوں  
 میں ایسی روشنی پڑی ہے جیسے دور بین کا شیشہ چمکا ہے۔“ کپیشن  
 تشکیل نے کہا تو وہ سب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔  
 ”میں دیکھتا ہوں۔“ کپیشن تشکیل نے کہا اور تیزی سے  
 دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

”رک جاؤ۔ اس طرح وقت ضائع ہو گا۔ یہاں ایک خفیہ راستہ  
 ہے اور ویسے بھی تو یہ جگہ چھوٹی ہے اس لئے جلدی کرو۔ سامان اٹھا  
 لو اور اس طرف سے نکل چلو۔“ جویا نے کہا تو نہ صرف کپیشن  
 تشکیل رک گیا بلکہ اس کے ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیے  
 اور پھر انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کرنا شروع کر دی اور  
 تھوڑی دیر بعد وہ ایک سرنگ منارستے میں پہنچ چکے تھے لیکن ابھی وہ  
 آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک خوفناک دھماکوں کی آوازیں  
 کے ساتھ ہی تیز گونگاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور انہیں یوں  
 محسوس ہوا جیسے خوفناک زلزلہ آگیا ہو۔ سرنگ کی زمین، دیواریں  
 اور چھت بری طرح لرز رہی تھیں۔

”سائیڈ پر دیواروں کے ساتھ ہو جاؤ۔“ حصد نے چیخے ہوئے  
 کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب تیزی سے دیواروں کی سائیڈ میں ہو  
 گئے۔ اسی لمحے خوفناک دھماکے ہوئے اور سرنگ پوری کی پوری نیچے  
 بیٹھ گئی۔ ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم نوں بلے

”مس جویا۔ ہمیں کار کا جانے کی تیاری کر لینی چاہئے۔“ عمران  
 نے بھی یہی بات کرنی ہے۔“ حصد نے کہا۔  
 ”ہاں۔ لیکن جھپٹ اس کی کال تو آجائے۔“ جویا نے کہا اور پھر  
 وہ کار کا جانے کے سلسلے میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ٹرانسمیٹر  
 سے سنی کی آواز سنائی دینے لگی تو جویا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر  
 دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھب کالنگ۔“ اور۔“ عمران کی آواز  
 سنائی دی تو جویا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ عمران نے اپنا نام لینے  
 کی بجائے کوڈ نام استعمال کیا تھا۔

”یس۔ مارگریٹ انڈنگ ہو۔“ اور۔“ جویا نے بھی اپنا نام  
 لینے کی بجائے کوڈ نام استعمال کرتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑے سے  
 مذاق کے بعد عمران نے انہیں کار کا آنے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی اپنا پتہ  
 بتا کر اس نے رابطہ ختم کر دیا تو جویا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے طیارہ چارٹرڈ کر اکر فوراً وہاں  
 پہنچنا چاہئے۔“ حصد نے کہا۔

”کیا یہاں ایسا ہو سکتا ہے۔“ جویا نے چونک کر پوچھا۔  
 ”یہاں کیا نہیں ہو سکتا۔ صرف دولت چاہئے اور وہ چانگ کے  
 پاس موجود ہے۔“ حصد نے مسکراتے ہوئے کہا اور جویا نے  
 اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اسی لمحے کپیشن تشکیل ایک جھٹکے سے اٹھ  
 کھڑا ہوا اس کے چہرے پر دھن کے تاثرات تھے۔

کہ چال کرنے کی وجہ سے اس کی ٹوٹ پھوٹ ہو گئی ہوگی اس لئے کوشش کی جائے تو اس سے نکلا جاسکتا ہے۔ پچانچہ اس نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ دیکھ کر ہلک سے اڑ گیا کہ اس کے جسم میں باوجود کوشش کے ہلکی سی حرکت بھی نہ ہو سکتی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اسے حرکت نہ کرنے کی وجہ سمجھ آ گئی تھی۔ وہ چونکہ دیوار کی جڑ میں کھڑی تھی اور لمبہ اوپر تھا اس طرح دیوار کی جڑ اور لمبے کے درمیان اس کا جسم اس طرح پھنس گیا تھا کہ اب جب تک وہ لمبہ نہ ہٹایا جائے یا وہ دیوار نہ ہٹائی جائے وہ کسی صورت نہیں نکل سکتی۔

”ہیلپ۔ ہیلپ۔“ اچانک جویانے اپنی پوری قوت سے چیخا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل چیخ رہی تھی کہ اچانک اس نے اپنے قریب دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنی۔

”ہیلپ۔ ہیلپ۔“ جویانے اور زیادہ زور لگاتے ہوئے کہا۔ گو اپنی طرف سے وہ پوری قوت سے چیخ رہی تھی لیکن اسے یہی احساس ہو رہا تھا کہ اس کی آواز کافی سے زیادہ آہستہ ہے۔

”یہاں کوئی زندہ ہے۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔“ ایک چیختی ہوئی آواز جویا کو اپنے سر پر سنائی دی۔

”میں یہاں ہوں۔ میرے ساتھی بھی یہاں ہیں۔ میرے علاوہ ایک عورت اور تین مرد۔“ جویانے چیخ کر کہا۔

کے نیچے دب گئے ہوں۔ جویا کا ذہن خوفناک دھماکے سے مفلوج سا ہو گیا تھا۔ وہ لمبے میں دبی ہوئی ضرور تھی لیکن اس کے منہ کے اوپر شاید کوئی سوراخ تھا جس میں سے روشنی اور تازہ ہوا اندر آرہی تھی۔ گو ہوا کے ساتھ مٹی اور دھواں بھی شامل تھا لیکن بہر حال اس سے وہ نہ صرف دم گھٹنے سے بچ گئی تھی بلکہ ہوش میں بھی رہی تھی۔ گو اس کا ذہن مفلوج سا ہو کر رہ گیا تھا لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ زندہ ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن حرکت میں آ گیا۔ اسے فوراً اپنے ساتھیوں کا خیال آیا تو جیسے اس کے پورے جسم میں بجلی کی روسی دوڑتی چلی گئی۔ دھماکے اور گڑگڑاہٹ اب ختم ہو چکی تھی البتہ دور سے پچھنے چلانے اور بھاگنے دوڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پولیس کے سائرنوں کی آوازیں بھی ہلکی سی اسے سنائی دے رہی تھیں۔ جویا اب سمجھ گئی تھی کہ کونسی کو میڈیکل سروس سے اڑا دیا گیا ہے اور ان خوفناک میڈیکل سروس کی وجہ سے سرنگ بھی بیٹھ گئی ہے اور وہ سب سرنگ کے لمبے میں دب گئے ہیں لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آیا کہ سرنگ کی چھت انتہائی مضبوط فولادی سروس کے جال سے بنائی جاتی ہے اس لئے لامحالہ فولادی سروس کا یہ جال ان کے اوپر موجود ہو گا جس کی وجہ سے اوپر کا لمبہ پوری طرح اندر نہ آ سکا ہو گا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے یہ خیال آیا کہ اس فولادی جال کی وجہ سے وہ کسی صورت بھی باہر نہ نکل سکیں گے لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک اور خیال بجلی کے کوندے کی طرح پکا



”حوصلہ رکھو۔ ہم ابھی تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو نکال لیں گے۔ حوصلہ کرو“..... ایک تجتجی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر واقعی وہاں انتہائی تیز سرگرمیاں شروع ہو گئیں اور تھوڑی دیر بعد وہاں خصوصی کمرہوں کی مدد سے ٹوٹے ہوئے فولادی جال کو اٹھایا گیا اور اس کے ساتھ ہی جو بیا کا جسم خود بخود حرکت میں آ گیا۔ اس نے لمبے سے نکلنے کی کوشش شروع کر دی لیکن اسی لمحے دو افراد نے تیزی سے ملے ہٹایا اور اسے کھینچ کر باہر نکالا تو اسے یوں محسوس ہوا کہ اس کا جسم بے حس و حرکت ہو چکا ہے۔ جیسے اس پر فالج گر گیا ہو۔ یہ احساس ہوتے ہی اس کے ذہن میں دھماکے ہونے شروع ہو گئے اور پھر جیسے کوئی آدی پہاڑی چوٹی سے چھلانگ لگے تو اس کا جسم تیزی سے گہرائی میں اترتا چلا جاتا ہے اس طرح اس کا ذہن بھی لامحدود گہرائی میں ڈوبتا چلا گیا اور اس کے تمام احساسات یکجہٹ فنا ہو کر رہ گئے۔

”میلی فون کی گھنٹی بجتے ہی لیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔  
 ”یس۔ لیری بول رہا ہوں“..... لیری نے حکمانہ لہجے میں کہا۔  
 ”جو نزبول رہا ہوں باس۔ میں نے مشن کامیابی سے مکمل کر لیا ہے۔“ دوسری طرف سے ایک مسرت بھری آواز سنائی دی۔  
 ”تفصیل بتاؤ“..... لیری نے کہا۔

”باس۔ ہم نے زہر کا ٹوٹی کی ایک کوٹھی میں وہ کار دور بین کی مدد سے چیک کر لی تھی اور اس کے ساتھ ہی ہمیں کھڑکی کے شفاف شیشے میں سے کمرے میں دو عورتیں اور تین مرد بھی بیٹھے نظر آ گئے۔ چنانچہ ہم سمجھ گئے کہ یہی کوٹھی ہمارا ٹارگٹ ہے۔ چنانچہ ہم نے کوٹھی پر آرگنزم میزائل فائر کر دیئے اس طرح پوری کوٹھی مکمل طور پر لمبے کا ڈھیر بن گئی اور وہ لوگ لمبے کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔“ جو نز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
 ”تم نے آرگنزم کی بجائے سیام میزائل کیوں استعمال نہیں کئے۔“

آرگنم حیرانلوں سے آگ تو نہ لگی ہوگی اور خالی لمبے میں دب کر وہ لوگ بچ بھی تو سکتے ہیں..... لیری نے تیرے لیے میں کہا۔

"باس۔ یہ علاقہ خاصا گنجان آباد ہے اگر ہم سیام میڈائل استعمال کرتے تو تباہی بہت دور تک پھیل جاتی اس لئے میں نے آرگنم میڈائل استعمال کئے ہیں۔ ویسے ان لوگوں کے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کے جسموں کے تو ٹکڑے اڑ گئے ہوں گے..... جوڑنے کے جواب دیا۔

"اب تم کہاں ہو..... لیری نے پوچھا۔

"میں اپنے گروپ کے ساتھ اپنے پوائنٹ پر ہوں۔ ہم ابھی وہاں سے واپس آئے ہیں..... جوڑنے کے جواب دیا۔

"تمہیں وہاں رکنا چاہئے تھا تاکہ کنفرمیشن ہو جاتی کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں..... لیری نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میڈائلوں کی وجہ سے ہمیں وہاں سے فوری فرار ہونا پڑا۔ کیونکہ اگر گرد کے لوگ تیزی سے باہر آ رہے تھے اور پھر پولیس کاروں کے سائرن بھی سنائی دینے لگے تھے۔ اس طرح ہم پکڑے جا سکتے تھے..... جوڑنے کے جواب دیا۔

"ہو نہہ۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کنفرمیشن انتہائی ضروری ہے تاکہ میں سپر چیف کو حتمی اور مصدقہ اطلاع دے سکوں۔ تم خود وہاں جاؤ اور جب تک کنفرمیشن نہ ہو اس وقت تک وہیں رکو اور پھر واپس آ کر مجھے رپورٹ دینا..... لیری نے کہا۔

"میں ہاں..... دوسری طرف سے کہا گیا اور لیری نے رسیور رکھ دیا۔ گو اسے سو فیصد یقین تھا کہ آرگنم میڈائلوں کی خوفناک فائرنگ کے بعد کوٹھی کے پرنچے اڑ گئے ہوں گے اور ان لوگوں کے بچنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ چاہتا تھا کہ بحیثیت ایشیائی سیکشن ہیڈ کو آرڈر انچارج وہ جم اسکاٹ کو اپنی کامیابی کی حتمی اور مصدقہ اطلاع دے اس لئے اس نے کنفرمیشن کے لئے جوڑ کو بھیجا تھا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پرنچ اٹھی تو لیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"میں۔ لیری بول رہا ہوں..... لیری نے کہا۔

"جوڑ بول رہا ہوں باس۔ آپ کا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔ وہ لوگ زندہ بچ گئے ہیں اور اس وقت جنرل ہسپتال میں ہیں۔ دوسری طرف سے جوڑ نے کہا تو لیری بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کس طرح۔ تفصیل بتاؤ..... لیری نے انتہائی عصبی لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ لوگ کوٹھی میں موجود نہ تھے بلکہ کسی سرنگ میں پہنچ گئے تھے۔ سرنگ بھی دھماکوں سے ٹوٹ گئی لیکن یہ لوگ سرنگ کی چھت کے فولادی جال کی وجہ سے نیچے دب تو گئے لیکن لمبے ان پر نہ پڑا تھا کہ یہ سر جاتے۔ فائر بریگیڈ کے عملے نے بہر حال کمرے سے لمبے ہٹایا اور انہیں باہر نکال لیا گیا۔ دو عورتیں اور تین مرد سب زندہ تھے جن میں سے تینوں مردوں کی حالت بے حد خراب ہے جبکہ

ایک عورت کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ پولیس نے انہیں ہسپتال پہنچا دیا ہے جہاں اب ان کا علاج ہو رہا ہے۔..... جوڑنے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ لوگ ہسپتال کے کس وارڈ میں ہیں؟..... لیری نے پوچھا۔  
”پولیس وارڈ میں جناب۔..... جوڑنے جواب دیا۔

”تو سنو۔ اپنے آدمی لے کر وہاں پہنچو اور ان پانچوں کو گولیوں سے اڑا دو۔..... لیری نے تیز لہجے میں کہا۔

”لیکن باس۔ وہ تو پولیس وارڈ ہے۔ وہاں تو ہر جگہ پولیس موجود ہوگی۔..... جوڑنے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

”تم شیڈ گ کا نام استعمال کر سکتے ہو اور اگر اس کے باوجود بھی کوئی رکاوٹ بنے تو اسے بھی اڑا دینا۔ بعد میں، میں سب سنبھال لوں گا لیکن ان ہتھیاروں کو بہر حال ختم ہونا چاہیے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔..... لیری نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ مشن ہر صورت میں مکمل ہو گا۔ جوڑنے جواب دیا اور پھر لیری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ موت کی دھمکی سننے کے بعد جوڑ اور اس کے آدمی ہر صورت میں مشن کو کامیاب کر لیں گے۔ چاہے انہیں پورا پولیس وارڈ ہی کیوں نہ میراٹکوں سے اڑانا پڑے۔

ہسپتال کے بڑے کمرے میں جو یا کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ اس کے باقی تمام ساتھی اس کمرے میں موجود بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے۔ گو ان سب کو ہوش آگیا تھا اور ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہو چکی تھی لیکن ڈاکٹروں نے انہیں ابھی چوبیس گھنٹوں تک آرام کرنے کا کہا تھا۔ طے میں دب جانے کی وجہ سے ان کی حالت انتہائی خراب ہو چکی تھی اور اگر جو یا ہوش میں نہ ہوتی اور ہیپ۔ ہیپ۔ پکار کافر ریگیڈ اور پولیس کو اپنی طرف متوجہ نہ کرتی تو وہ سب لوگ یقیناً ہلاک ہو جاتے لیکن اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہو چکی تھی اور وہ سب ہوش میں تھے اس لئے جو یا کے چہرے پر اطمینان تھا۔ اس کمرے کے باہر پولیس کا پہرہ تھا اور انہیں بتایا گیا تھا کہ پولیس آفیسر ان کے بیانات لینے کے لئے آنے والے ہیں تاکہ اس واردات کے بارے میں ان سے تفصیلات معلوم کی جاسکیں اور جو یا نے اپنے ساتھیوں سے اس بارے میں ضروری مشورے بھی کر

لئے تھے جبکہ جو یانے آفس جا کر فون پر چانگ سے رابطہ کر کے اسے تمام حالات بتا دیئے تھے اور اسے کہہ دیا تھا کہ وہ فوری طور پر طیارہ چارٹر کر دے کیونکہ ان سب کا پروگرام تھا کہ پولیس کے بیانات لینے کے بعد وہ خاموشی سے یہاں سے نکل جائیں گے۔ ویسے تو وہ ہر لحاظ سے ٹھیک تھے صرف جسمانی کمزوری تھی جو ان کے طیارے میں بیٹھنے میں تو بہر حال خارج نہ ہو سکتی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دو پولیس آفیسرز اندر داخل ہوئے۔ جو یانے ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”تشریف رکھیں میڈم۔ سب سے پہلے تو مبارک باد کہ آپ سب لوگ اس خوفناک تباہی کے باوجود زندہ بچ گئے ہیں۔“ ایک پولیس آفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔ میرا نام مارگریٹ ہے۔“ جو یانے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”میرا نام مارگ ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے جیری۔“ اس پولیس آفیسر نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دو کرسیوں پر بیٹھ گئے اور پھر جو یانے انہیں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے متعلق بتانا شروع کر دیا کہ وہ ایکریبی سیاح ہیں اور یہ کونسی انہوں نے ایک پراپرٹی ڈیلر سے حاصل کی تھی اور وہ اسے چیک کر رہے تھے کہ اچانک دھماکے ہوئے اور چھتیں بیٹھ گئیں۔

”لیکن آپ تو سرنگ میں تھے۔ یہ سرنگ کیسی تھی اور آپ سب وہاں اکٹھے کیا کر رہے تھے۔“ پولیس آفیسر نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ جو یانے کوئی جواب دیتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور چار مشین گن بردار آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ دونوں پولیس آفیسرز بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے جبکہ جو یانے بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ بیڈ پر پڑے ہوئے اس کے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئے۔

”شیڈاگ۔“ ہٹ جاؤ۔۔۔۔۔ ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا تو پولیس آفیسرز شیڈاگ کا نام سنتے ہی تیزی سے بیٹھ ہی گئے تھے کہ جو یانے انتہائی برق رفتاری سے پولیس آفیسر مارگ کے ہوسٹرس میں موجود بھاری سروس ریوالور چھپتا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ سے انتہائی برق رفتاری سے پیچھے ہٹتے ہوئے ایک پولیس آفیسر کو زور سے دھکا دیا تو اس کے ساتھ ہی موجود دوسرا پولیس آفیسر بھی اس سے ٹکرا کر چھٹا ہوا حملہ آوروں کے سلسلے آ گیا۔ اسی لمحے مشین گنوں کی دھڑ دھڑ کے ساتھ ہی ریوالور کے خوفناک دھماکے ہوئے اور کمرہ انسانی جیٹوں سے گوج اٹھا۔ فائرنگ کرتے ہی جو یانے ٹھٹھٹ غوطہ مارا تھا اور وہ اچھل کر اس دیوار کے ساتھ جا لگی تھی جس کے ساتھ وہ حملہ آور موجود تھے تاکہ جب تک حملہ آور مرکز اس پر فائر کریں وہ ان پر فائر کھول سکے اور چھلانگ لگاتے ہی ایک بار پھر اس کے بھاری ریوالور نے دھماکوں سے

اندرا آتے دیکھ کر حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”مجرموں نے حملہ کر دیا ہے۔ پولیس والوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔“ جو یانے چیخے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے اس بڑے کمرے کے دوسرے دروازے سے نکلے تو وہ ایک اور راہداری میں پہنچ گئے۔ جو یانے کے جسم پر تو اس کا اپنا لباس موجود تھا لیکن باقی ساتھیوں کے جسموں پر ہسپتال کا یونیفارم تھا۔ وہ دوڑتے ہوئے آگے بڑھے تو ایک دروازے پر انہیں کلک روم کی نیم پلیٹ نظر آئی تو جو یانے اس طرف مڑی اور بھاری دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک کافی لمبا ہال مانکرہ تھا جس کی دیواروں کے ساتھ ریکی بنے ہوئے تھے جن میں مریضوں کے لباس اور ان کا سامان وغیرہ موجود تھا۔ کمرے میں چار آدمی کام کر رہے تھے۔

”کیا ہوا۔ کون ہو تم“..... ان چاروں نے حیران ہو کر کہا۔

”انہیں بے ہوش کر دو۔ جلدی کرو“..... جو یانے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے ایک آدمی پر چھپٹ پڑی اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا فرش پر گر کر اور چند لمحے حرکت کرنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ باقی تینوں کا بھی یہی حشر ہوا کیونکہ جو یانے کے ساتھی ان پر چھپٹ پڑے تھے۔

”صالحہ جلدی سے لباس نکالو اور سنور میں جا کر لباس بدل لو اور تم سب بھی جلدی کرو“..... جو یانے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ چونکہ اس ہسپتال کے تمام کمرے سائنڈ پروف تھے اس

گولیاں اگنا شروع کر دیں اور دوسرے لمحے چاروں حملہ آور فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے جبکہ دونوں پولیس آفیسرز بھی ان کے ساتھ ہی فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ یہ سب کچھ صرف پلک بھینکنے میں ہو گیا تھا۔ جو یانے تیزی سے گردن موڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں ابھر آئیں کیونکہ اس کے سارے ساتھی اس دوران بیڈز کے نیچے فرش پر لیٹ چکے تھے۔ اس لئے وہ سب ہی محفوظ تھے اور اب وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ پولیس آفیسرز کے دھکا لگنے سے اچانک سامنے آجانے کی وجہ سے انہیں بچ نکلنے کی ہمت مل گئی تھی ورنہ چار مشین گنوں کی بیک وقت فائرنگ سے ان کا محفوظ رہنا تقریباً ناممکن تھا۔

”آؤ نگلو یہاں سے۔ جلدی کرو“..... جو یانے چیخ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”ادھر سے جو یانے۔ ادھر سے۔ اُس طرف باہر پولیس ہو گی۔“ صفدر نے چیخے ہوئے کہا تو جو یانے بجلی کی تیزی سے بند دروازے کی چوٹی لگائی اور مڑ کر تیزی سے دوڑتی ہوئی اس دروازے کی طرف بڑھ گئی جیسے سروس وے کہا جاتا تھا۔ البتہ اس نے سروس ریوالور وہیں پھینک دیا تھا اور پھر وہ آگے پیچھے دوڑتے ہوئے اس راہداری سے گزرتے ہوئے ایک اور بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں نرسیں موجود تھیں اور ساتھ ہی ادویات کی ٹرایاں وغیرہ بھی تھیں۔

”کیا ہوا۔ کیا ہوا۔“..... نرسیوں نے انہیں اس انداز میں دوڑ کر

تھے۔ صفدر نے جس خانے سے لباس اٹھایا تھا وہاں ایک باکس میں ایک بٹوہ بھی موجود تھا جس میں بھاری مالیت کی کرنسی بھری ہوئی تھی۔ باکس پر ہسپتال کی مخصوص سیل لگی ہوئی تھی لیکن صفدر نے سیل توڑی اور بٹوہ نکال کر جیب میں ڈال لیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہاں بغیر رقم کے وہ حقیر لکچڑوں سے بھی بدتر حالات میں پہنچ جائیں گے۔ ایئر پورٹ پہنچ کر صفدر نے نیکی ڈرائیوروں کو ادا بیگی کی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ایئر پورٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

"مسٹر چانگ۔ مسٹر چانگ۔"..... اچانک صاف نے میچ کر ایک جانب ہاتھ ہراتے ہوئے کہا تو سب اس طرف دیکھنے لگے اور اس کی آواز ایئر پورٹ کے برآمدے سے نکل کر کار پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے چانگ تک پہنچ گئی۔ وہ بھی سمجھ کر رکا اور ادھر دیکھنے لگا اور پھر اس کے پھرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید اسے خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ جو لیا اور اس کے ساتھ اس طرح اچانک خود ہی ایئر پورٹ پہنچ جائیں گے۔

"آپ اور یہاں۔ کیا مطلب؟"..... چانگ نے ان کے قریب پہنچتے ہی کہا۔

"وہاں ہم پر حملہ ہوا تھا۔ اس لئے ہم حملہ آوروں کو ہلاک کر کے وہاں سے نکل آئے ہیں۔ کیا طیارہ چارٹرڈ ہو گیا ہے؟"..... جو لیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں میں اب ہسپتال ہی جا رہا تھا تاکہ آپ کو اطلاع کر سکوں۔

لئے اسے یقین تھا کہ اندر ہونے والی اس دھماچو کڑی کا علم باہر دوسروں کو نہ ہوا ہو گا اور انہیں اس پہلے کرے سے بھی نکلنے کا موقع اس لئے مل گیا تھا کہ وہ بھی ساؤنڈ پروف تھا اس لئے اندر ہونے والی فائرنگ اور انسانی جھجوں کی آوازیں باہر موجود پولیس یا مجرموں تک نہ پہنچی ہوں گی البتہ اسے خطرہ تھا کہ نرسیں وہاں نہ پہنچ گئی ہوں لیکن اسے نفسیاتی طور پر قدرے اطمینان تھا کہ نرسیں سیدھی سادھی عورتیں ہونے کی وجہ سے وہاں جانے کی بجائے کہیں ادھر ادھر جا کر چھپ گئی ہوں گی۔ وہ چاہتی تھی کہ جلد از جلد ہسپتال سے نکل جائیں۔ اس کے ساتھیوں نے واقعی حیرت انگیز پیرٹی کا مظاہرہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ پتلونوں اور جیکٹوں اور کونوں میں ملبوس نظر آ رہے تھے۔ یہ بات دوسری تھی کہ کسی کا لباس پورا تھا اور کسی کا تنگ تھا اور کسی کا ڈھیلا لیکن بہر حال یہ وقت ان باتوں کو چیک کرنے کا نہ تھا۔

"آؤ نکل چلیں"..... صاف نے کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکلے اور دوڑتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے لیکن وہاں کسی قسم کی کوئی افرا تفری موجود نہ تھی اس لئے وہ اطمینان سے چلتے ہوئے ہسپتال سے باہر لگے۔

"ایئر پورٹ چلو۔ چانگ اب تک یقیناً بندوبست کر چکا ہو گا۔" جو لیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب دو ٹیکسیوں میں موجود ایئر پورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے

جہاڑی..... جو یا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو تنویر کا سنا ہوا  
چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ مجھے تو اس بات پر افسوس ہو رہا ہے  
کہ میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکا۔ ہمارے پاس اسلحہ بھی نہ تھا اور  
یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا کہ سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا تھا۔" تنویر  
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ جو یا کے لہجے میں اس کی طبیعت کے  
بارے میں تشویش کی جھلک نے اس کے دل کی بیک وقت کئی  
کھلیاں کھول دیں تھیں۔

"مس جو یا۔ مجھے اعتراف ہے کہ اگر آپ بروقت اور حیرت انگیز  
انداز میں حرکت میں نہ آتیں تو آج پاکیشیا سیکرٹ سروس کو واقعی  
بہت بڑا سانحہ پیش آ جاتا۔ آپ کی کارکردگی میں آج میں نے عمران  
صاحب کی جھلک دیکھی ہے۔ ویل ڈن۔" کیپٹن شکیل نے بھی  
تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جو یا کا چہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ  
کیپٹن شکیل کی طبیعت سے وہ واقف تھی۔ وہ نہ صرف انتہائی کم گو  
تھا بلکہ وہ کسی کی تعریف کرنے کے معاملے میں بھی بخیل واقع ہوا  
تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ بہر حال جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا لیکن  
شیڈاگ نے جس انداز میں وہاں مجرور کارروائی کی ہے اس سے  
معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ انتہائی تیز اور فعال ہیں۔" جو یا نے کہا۔  
"ابھی شکر کریں کہ انہوں نے کوٹھی کی طرح پورے ہسپتال کو

آئیے میرے ساتھ۔" چانگ نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارے پاس اب کاغذات نہیں ہیں....." جو یا نے اس  
کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کریں۔ یہ جہرہ اور کار کا جہرہ دونوں ادہن جہرے  
ہیں۔ سبھاں کوئی کاغذات وغیرہ نہیں دیکھتا....." چانگ نے کہا اور  
جو یا نے اطمینان بھرے انداز میں کندھے اچکائے اور پھر تھوڑی دیر  
بعد طیارہ انہیں لئے ہوئے فضا میں بلند ہو چکا تھا جبکہ چانگ وہیں  
ایئر پورٹ پر ہی رہ گیا تھا۔

"آپ لوگوں کی طبیعت اس اچانک بھاگ دوڑ کی وجہ سے غراب  
تو نہیں ہو رہی....." جو یا نے تشویش بھرے لہجے میں اپنے  
ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مس جو یا۔ ہم ٹھیک ہیں۔ ویسے آج آپ نے ہماری زندگیاں  
بچا لی ہیں اس قدر تیزی اور پھرتی کا مظاہرہ میں نے بہت کم دیکھا  
ہے....." صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں جو یا۔ صفدر صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ آج تم نے  
واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اگر تم ان پولیس آفیسروں  
کو اچانک سلسلے سے دھکیل دیتیں تو ہمارے بچ جانے کا ایک فیصد  
بھی چانس نہ ہوتا....." صالح نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ آخری لمحے تک جدوجہد کرنا ہمارا فرض  
ہوتا ہے۔ تنویر تم خاموش ہو کیا بات ہے۔ طبیعت تو ٹھیک ہے

میزائلوں سے نہیں اڑادیا۔..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انہیں دراصل یہ معلوم ہو گا کہ ہم بیمار ہیں اور بیڈ پر پڑے ہیں اس لئے ان کے لئے ہمیں گولیاں مارنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ یہی سوچ کر انہوں نے بڑی کارروائی نہ کی ہوگی اور پھر اگر وہ اندر کمرے میں داخل ہوتے ہی فائر کھول دیتے تو تب بھی ہمارا خاتمہ یقینی ہو جاتا۔ وہ پولیس آفیسرز کو بچانے کے چکر میں پڑ گئے اور مس جولیا کو کارکردگی دکھانے کا موقع مل گیا۔..... کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلادیا۔ اسی لمحے طیارے کا کاک پٹ کھلا اور سیکنڈ پائلٹ ہاتھ میں ایک کارڈولیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"آپ کی کال ہے جناب یوگان سے"..... سیکنڈ پائلٹ نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا لیکن جولیا نے ہاتھ بڑھا کر اس سے رسیور لے لیا اور سیکنڈ پائلٹ خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"یوگان سے تو چانگ کی ہی کال ہو سکتی ہے"..... صالحہ نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلادیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ثمن پریس کر دیا۔

"میں مارگرٹ بول رہی ہوں"..... جولیا نے کوڈ نام استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں مس مارگرٹ۔ شیڈاگ کو آپ کے اس طیارے سے کار کا جانے کا علم ہو گیا ہے اور وہ کار کا ایئر پورٹ پر آپ کو ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کر چکے ہیں۔ اس لئے آپ کار کا کی

بچائے نزدیکی جہزے آستان چلے جائیں۔ پائلٹ کو کہہ دیں وہ لے جائے گا آپ کو۔ سیاح اکثر ایسا کرتے رہتے ہیں اس لئے انہیں اس پر کوئی حیرت نہ ہوگی..... چانگ نے کہا۔ جولیا کے ساتھ ساتھ لاؤڈر پر چانگ کی بات سن کر سب ساتھی حیرت سے اچھل پڑے۔ اس کے ساتھ ہی صفدر تیزی سے اٹھا اور کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کار کا جہزے پر طیارہ پہنچنے ہی والا ہو گا زیادہ دیر ہو گئی تو پھر وہ اس کا رخ نہ موڑ سکیں گے۔

جولیا نے پوچھا۔

"میں ایئر پورٹ پر ہی تھا کہ شیڈاگ کے آدمی دو ٹیکسیوں میں وہاں پہنچ گئے اور پھر آپ کے چلنے بتا کر انہوں نے معلوم کر لیا کہ آپ اس طیارے پر کار کا جا رہے ہیں۔ ان کا میزاج جس کا نام جوڑتھا میرے سامنے اپنے باس لیری کو کال کر کے بتایا تو اس نے کہا کہ وہ کار کا ایئر پورٹ پر بندوبست کرے گا چنانچہ اگلے جانے کے بعد میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔" دوسری طرف سے چانگ نے کہا۔

نہیں کہ ہے۔ اس اطلاع کا شکریہ..... جولیا نے کہا اور فون آف کر دیا۔ اسی لمحے صفدر کاک پٹ سے واپس آ گیا۔

"میں نے کہہ دیا ہے اور اپنے سامنے طیارے کا رخ بھی آستان کی طرف مڑوا دیا ہے۔" صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلادیا۔ "اتنی جلدی یہ لوگ ایئر پورٹ بھی پہنچ گئے۔ حیرت ہے۔" صالحہ نے کہا۔



”ہاں۔ خاصے تیز لوگ ہیں..... جو نیانے کہا اور پھر تمھوڑی در  
بعد ہی پاکستان نے طیارہ آسمان ایئر پورٹ پر اتارنے کا اعلان کیا تو  
انہوں نے تیزی سے سیکلٹس باندھنا شروع کر دیں۔

نیکس فلاڈیلفیا کلب کے گیٹ پر رکی تو عقبی نشست پر بیٹھا ہوا  
عمران نیچے اترا اور اس نے ایک بڑا نوٹ نیکس ڈرائیور کے ہاتھ پر  
رکھا اور تیزی سے مڑ کر گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے بڑی  
بھاگ دوڑ کے بعد فلاڈیلفیا کلب کے ایک سپروائزر کے بارے میں  
معلوم کیا تھا کہ اس کا تعلق شیڈ آگ سے ہے۔ چنانچہ وہ اس وقت  
اس سے ملنے جا رہا تھا تاکہ اس سے کسی نہ کسی انداز میں میڈ کو آرڈر  
کے محل وقوع کے بارے میں معلوم کر سکے۔ اسے یہ تو لارڈلار جٹ  
سے معلوم ہو گیا تھا کہ میڈ کو آرڈر کار کا ریس ہے لیکن ظاہر ہے کار کا  
خاصا بڑا جریرہ تھا اور شیڈ آگ جیسی تنظیم کا میڈ کو آرڈر اب کسی عام  
سی عمارت میں تو نہیں ہو سکتا اس لئے اس کے بارے میں معلومات  
تو حاصل کرنا ہی تھیں سہوئے کہ اس نے جو لیا اور اس کے ساتھیوں کو  
کار کا بلوایا تھا اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ان کی آمد سے پہلے ہی کم از کم

ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لے کیونکہ یہ بات طے تھی کہ لارڈ لار جٹ کی موت کی اطلاع ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہو گی اس لئے لاحالہ وہ بے حد چوکنا ہو گئے ہوں گے۔

”سپروائزر آسنن سے ملنا ہے۔“ عمران نے بال میں داخل ہو کر ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جس کے سینے پر بھی سپروائزر کا کچ موجود تھا۔

”آسنن۔ لیکن وہ تو چھٹی پر ہے۔“ سپروائزر نے چونک کر جواب دیا۔

”کہاں مل سکتا ہے۔“ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”وہ اس کلب میں پی رہا ہے۔ اگر کہیں باہر نہیں گیا تو کلب کی دوسری منزل پر چار نمبر کمرہ اس کا ہے۔“ سپروائزر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران نے اشبات میں سر ہلایا اور انٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دوسری منزل میں چار نمبر کمرے کے سامنے موجود تھا۔ دروازہ بند تھا عمران نے اس پر دستک دی۔

”کون ہے۔“ اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”مجھے سپروائزر آسنن سے ملنا ہے۔“ میرا نام بائیکل ہے۔“ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک نوجوان موجود تھا جس کے جسم پر عام سی شرٹ اور پینٹ تھی۔

”آئیے۔“ اس نے ایک لمحے غور سے عمران کو دیکھ کر ایک

طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نوجوان نے دروازہ بند کر دیا۔

”تشریف رکھیے۔“ آپ سے پہلے تو تعارف نہیں ہے۔“ اس نوجوان نے واپس آکر ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”کیسے نہیں ہے۔“ میں نے تو کمرے سے باہر سے ہی اپنا تعارف کر دیا تھا۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

”میرا نام آسنن ہے۔“ فرمائیے۔“ آسنن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کے اس مذاق کی وجہ سے اس کے تپتے ہوئے اعصاب خود بخود ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

”جناب آسنن صاحب آپ میرے لئے جوس منگوا لیجئے کیونکہ ظاہر

ہے آپ نے مجھ سے پوچھنا ہے اس لئے میں پہلے ہی بتا دوں۔“ عمران نے کہا تو آسنن اس بار بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”گڈ۔“ آپ سے مل کر واقعی خوشی ہوئی ہے۔“ آسنن نے ہنستے

ہوئے کہا اور پھر سائینڈ میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے چند من پر پس کئے اور دو ڈبے جوس اپنے کمرے میں پہنچانے کا ارادہ دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”ہاں اب فرمائیے۔“ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔“ آسنن نے

کہا۔

ہجرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ بوکھلاہٹ کا عنصر بھی ابھر آیا تھا۔  
 "میں نے آپ سے اجازت مانگی۔ آپ نے نہیں دی اس لئے میں  
 بیٹھ گیا ہوں۔" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔  
 "لیکن کیا آپ یہاں صرف جوس پینے آئے تھے؟" آسنن نے  
 ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ سوری۔ وراصل میری یادداشت بے حد کمزور ہے۔ گو  
 میں نے باداموں کی بوریاں کھا ڈالی ہیں لیکن شاید یہ بادام میری  
 یادداشت پر اثر ہی نہیں کرتے۔ بادام پر دفن قسم کی یادداشت ہے  
 شاید۔ بہر حال اب آپ کے یاد دلانے پر مجھے یاد آ گیا ہے کہ میں تو  
 ایک کام کے لئے یہاں آیا تھا۔" عمران کی زبان رواں ہو گئی اور  
 اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے مقامی کرنسی  
 کے سب سے بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکالی اور اسے میز پر  
 رکھ دیا۔ آسنن کے چہرے پر پہلے سے زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر  
 آئے۔ عمران نے دوسری جیب سے اسی طرح کی ایک اور گڈی نکالی  
 اور اسے بھی میز پر رکھ دیا اور پھر وہ اس طرح اطمینان سے بیٹھ گیا  
 جیسے وہ اپنے کسی فرض کو ادا کر کے اب مطمئن ہو گیا ہو۔  
 "کیا مطلب۔ یہ گڈیاں؟" آسنن نے حیرت بھرے لہجے میں  
 کہا۔

"یہ دونوں گڈیاں میں آپ کو دینے آیا تھا لیکن یادداشت کی  
 کمزوری کی وجہ سے بھول گیا تھا۔ بہر حال اب یہ حاضر ہیں۔" عمران

"جوس پی لینے دیجئے۔ پھر دوسری خدمت کے بارے میں بتاؤں  
 گا۔" عمران نے کہا تو آسنن ایک بار پھر ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد  
 دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو آسنن اٹھ کر دروازے کی  
 طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر موجود ویٹر کے ہاتھ سے  
 جوس کے دو ڈبے لئے۔ لات مار کر دروازہ بند کیا اور داہیں آکر اس  
 نے ایک ڈبہ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا اسی طرح ہاتھ میں  
 پکڑے وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے بڑے اطمینان  
 بھرے انداز میں ڈبہ کھولا اور سڑا کی مدد سے جوس سب کرنے میں  
 مصروف ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہاں آیا ہی جوس پینے  
 کے لئے ہو۔

"اچھا لذیذ جوس تھا۔ شکریہ۔" عمران نے جوس کا خالی ڈبہ میز  
 پر رکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔" آسنن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب اجازت دیجئے۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ مطلب۔" آسنن نے حیرت بھرے لہجے میں قدرے  
 بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"آپ کی مرضی۔ آپ نے اجازت نہیں دی۔ پھر آپ گھٹ نہ کیجئے گا  
 کہ میں نے اس کمرے میں مستقل ڈیرہ جما لیا ہے۔" عمران نے  
 جواب دیا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا۔" آسنن کے

ہوں کہ میرا تعلق شیڈ آگ کی ایک مخالف تنظیم ہارٹ فیور سے ہے۔  
ہارٹ فیور بھی انتہائی خاص اسلحے کا کام کرتی ہے جبکہ شیڈ آگ بھی یہی  
کام کرتی ہے۔ شیڈ آگ نے ہارٹ فیور کی ایک سہیلی اڑائی ہے اور یہ  
سہیلی یہاں کاراکامین ان کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچائی گئی ہے اور ہم نے  
اپنا مال ان سے واپس لینا ہے۔ عمران نے ایک کہانی سناتے  
ہوئے کہا۔

کس قسم کی سہیلی ہے۔ سہیلی وغیرہ تو ہیڈ کوارٹر میں نہیں  
رکھی جاتی۔ اسٹن نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا  
دیا کیونکہ اسٹن کا یہ فقرہ بتا رہا تھا کہ عمران کو غلط نہیں بتایا گیا تھا۔  
اسٹن واقعی شیڈ آگ کے ہیڈ کوارٹر سے اچھی طرح واقف تھا۔

”یہ سہیلی ایک خاص قسم کی گن ہے۔ تم اسے اسنی گن کہہ سکتے  
ہو۔ بظاہر یہ عام سی گن ہے لیکن اس کے اندر جو میگزین استعمال  
ہوتا ہے وہ ایم بی سے بھی زیادہ تباہ کن ہوتا ہے۔ اس گن کے  
ایک ہی فائر سے بڑے بڑے ڈیم اڑانے جاسکتے ہیں اور یہ بات حتی  
ہے کہ یہ گن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے اور ہم نے اسے ہر قیمت پر  
واپس لینا ہے اور یہ بھی سن لو کہ جہارا نام درمیان میں کسی  
صورت بھی نہیں آئے گا۔ میں اس کا حلف دیتا ہوں۔“ عمران  
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”لیکن مجھے تو واقعی معلوم نہیں ہے۔“ اسٹن نے کہا۔

”اوکے۔ جہاری مرضی۔ کام تو بہر حال ہو ہی جاتا ہے لیکن =

نے کہا تو اسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیوں۔ کیا مطلب۔ اس قدر بھاری رقم آپ مجھے کیوں دے  
رہے ہیں۔ کیا مطلب۔“ اسٹن نے حقیقتاً بری طرح بوکھلائے  
ہوئے لہجے میں کہا۔

”اوہ ہاں۔ پھر وہی یادداشت کی کمزوری۔ مجھے تو یاد ہی نہ رہا تھا  
کہ میں نے یہ گڈیاں جہیں کیوں دینی ہیں۔ بہر حال جہارا شکریہ کہ  
تم نے مجھے یاد دلایا۔ ورنہ واقعی میں یہ گڈیاں دے کر چلا جاتا اور پھر  
مجھے یہ گڈیاں واپس لینے آنا پڑتا۔ تم شیڈ آگ کے ہیڈ کوارٹر میں کام  
کرتے رہے ہو۔“ عمران نے کہا تو اسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔  
اس کے چہرے پر یکھٹ انتہائی خوف کے تاثرات ابھرائے۔

”نن۔ نن۔ نہیں۔ میں تو۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا  
ہوں۔“ اسٹن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اسٹن اور نہ ہی پریشان ہونے کی  
ضرورت ہے۔ اگر تم نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتاؤ۔“ عمران نے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے گڈیاں اٹھا کر جیسوں میں ڈالنا شروع کر  
دیں۔

”آپ۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ لیکن پہلے بتادیں کہ آپ کون  
ہیں۔“ اسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”سوال کا دوسرا حصہ فالتو ہے اسٹن۔ تم میرے متعلق جتنا کم  
جانتے ہو گئے انتہائی فائدے میں رہو گے۔ بہر حال میں اتنا بتا دیتا

بھاری رقم جہارے نصیب میں نہیں ہے..... عمران نے ایک بار پھر اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اس رقم کو دو گنا کر دیں تو سب بات ہو سکتی ہے۔ یہ بھی اس لئے کہ میں ایک سنڈیکیٹ میں پھنس چکا ہوں ورنہ شاید پوری دنیا کے غرانے لے کر بھی میں آپ کو کچھ نہ بتاتا..... آسنن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور چند لمحوں بعد میز پر چار گڈیاں موجود تھیں۔

"ایک بات سن لو آسنن کہ غلط بیانی کا نتیجہ انتہائی عبرتناک نکلے گا۔ میں نے تمہیں مجبور نہیں کیا۔ ورنہ میں چاہتا تو جہادری روح سے بھی ساری معلومات اگوا لیتا لیکن میں جبر کا قائل نہیں ہوں۔ اس لئے تم بھی کوئی غلط بیانی نہ کرنا..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کوئی غلط بیانی نہیں ہوگی۔ ویسے بھی میں یہ رقم لے کر فوری طور پر ایکریمیا چلا جاؤں گا اور وہاں میرا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اس لئے مجھے غلط بیانی کی ضرورت نہیں ہے..... آسنن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر جو کچھ تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتے ہو بتا دو..... عمران نے کہا۔

"چلتے مجھے گڈیاں دو۔ میں انہیں سیف میں رکھ آؤں تاکہ مجھے اطمینان ہو جائے..... آسنن نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے گڈیاں اس کی طرف بڑھا دیں۔ آسنن نے گڈیاں جھپٹیں اور انہیں

اٹھائے وہ تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پھرے پر اطمینان اور مسرت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"آپ بھی اندر والے کمرے میں آجائیں۔ ایسا نہ ہو کہ آواز باہر سنائی دے جائے..... آسنن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں اندرونی کمرے میں پہنچ گئے۔

"اب آپ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں..... آسنن نے اندرونی کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ شیڈ آگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو کچھ تم جانتے ہو۔ وہ بتا دو..... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ شیڈ آگ کا ہیڈ کوارٹر براہ راست کار کا میں نہیں ہے البتہ کار کا سے وہاں تک پہنچا جاسکتا ہے..... آسنن نے کہا۔

"کھل کر بات کرو۔ سسپنس پیدا کرنے کی کوشش مت کرو۔" عمران نے کہا۔

"شیڈ آگ کا ہیڈ کوارٹر کار کا جہیز سے بیس بحری میل دور شمال کی طرف دران ناپو کے نیچے بنایا گیا ہے۔ یہ ناپو اوپر سے عام سا ناپو ہے جہاں نہ پانی ہے اور نہ کوئی جھلدا درخت ہیں۔ جھاڑیاں ہی جھاڑیاں ہیں۔ اس ناپو کو نامونا کہا جاتا ہے لیکن اس ناپو کے نچلے حصے میں سمندر کی تہہ میں شیڈ آگ کا ہیڈ کوارٹر ہے..... آسنن نے کہا۔

ایشیائی ہیڈ کوارٹر کہاں ہے جس کا انچارج جم اسکاٹ ہے۔  
 عمران نے کہا تو آسنن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے اثرات ابھرائے۔

”آپ کو اس کے بارے میں کیسے علم ہے۔“ آسنن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 ”تم اس بات کو چھوڑو۔ میری بات کا جواب دو۔“ عمران نے کہا۔

”جم اسکاٹ یوگان میں رہتا ہے لیکن ایشیائی ہیڈ کوارٹر یوگان میں نہیں ہے بلکہ کسی اور جزیرے میں ہے۔ وہاں بھی یہی سسٹم ہے۔ یوگان سے جم اسکاٹ پورے ایشیا میں شیڈ آگ کو کنٹرول کرتا ہے۔ ویسے شیڈ آگ کا اصل آدمی جم اسکاٹ ہی ہے لاڈ صرف چتیرمین ہے۔ تمام ہدایات، کاروائیاں اور کام جم اسکاٹ ہی کرتا ہے۔ وہ نام کے لحاظ سے ایشیائی ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے لیکن وہ دراصل پوری دنیا میں پھیلی ہوئی شیڈ آگ کا انچارج ہے۔“ آسنن نے جواب دیا۔  
 ”اس میں ہیڈ کوارٹر ٹیک آنے جانے کے لئے کیا ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”ان کے پاس انتہائی جدید ترین اور محفوظ آبدوز ہے۔ بہت بڑی آبدوز ہے جس میں ایسے آلات نصب ہیں کہ نہ اسے چیک کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے ہٹ کیا جاسکتا ہے۔ حتیٰ کہ ایئر مییا کی نیوی بھی ایسا نہیں کر سکتی۔ تمام سپلائی بھی اسی آبدوز کے ذریعے ہوتی ہے۔“

”اس انداز میں کسی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر تو نہیں بنائے جاتے البتہ لیبارٹریاں بنائی جاتی ہیں۔“ عمران نے بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کی بات درست ہے لیکن یہ ہے ہی ہیڈ کوارٹر۔ اور اسے بنایا بھی اسی طرح گیا ہے لیکن اس میں کوئی لیبارٹری وغیرہ نہیں ہے البتہ انتہائی قیمتی اور جدید ترین مشینری نصب ہے۔“ آسنن نے جواب دیا۔

”پھر تو یہ سنو ہوا۔ اسے ہیڈ کوارٹر کیوں کہا جاتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اسے ہیڈ کوارٹر اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہاں ایسی فائلیں موجود ہیں جن میں شیڈ آگ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مینٹنوں، تفصیلات اور ان کے ہیڈ کوارٹرز کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ شیڈ آگ کی دولت جہاں جہاں موجود ہے اس کی تفصیلات بھی یہیں موجود ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں شیڈ آگ نے خفیہ طور پر جو اثاثے بنائے ہوئے ہیں ان کی تفصیلات بھی یہیں رکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں ایک ایسی مشین موجود ہے جس کے ذریعے شیڈ آگ کا چتیرمین جو کوئی لاڈ ہے پوری دنیا میں شیڈ آگ کی سرگرمیوں کو نہ صرف چیک کرتا ہے بلکہ انہیں کنٹرول بھی کرتا ہے اور انہیں ہدایات بھی دیتا ہے۔“ آسنن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

مشکوک آدمی کو پلک جھپکنے میں غائب کر دیتے ہیں۔..... آسنن نے کہا۔

”اس کلب کا میجر کون ہے؟..... عمران نے پوچھا۔

”میجر عام سادمی ہے۔ اس کا کام صرف کلب چلانا ہوتا ہے۔ اصل آدمی وہی چیف ٹارگٹ ہوتا ہے جو سلسلے نہیں آتا۔ نیچے تہہ خانوں میں بھی صرف یہ ٹارگٹس ہی جاسکتے ہیں اور کسی کو راستوں کا علم ہی نہیں ہوتا۔ آسنن نے جواب دیا۔

”اچھا۔ بتاؤ کہ ہمیں یہ سب معلومات کیسے ہیں؟..... عمران نے کہا تو آسنن بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں لارڈز کلب میں کام کرتا رہا ہوں اور ہیڈ کوارٹر میں بھی۔ میری بہن جم اسکاٹ کی بیوی تھی اور تم اسکاٹ اسے بے حد چاہتا تھا اور میری بہن مجھے بے حد چاہتی تھی۔ میں اس سے جھوٹا تھا۔ چنانچہ میں کام کر رہا۔ آج سے ایک سال پہلے تھا تاکہ ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ نے بھی نظریں بدل لیں البتہ اس نے مجھ سے حلف لیا کہ میں شیڈ آگ کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا اور اگر میں نے کچھ بتایا تو مجھے ہلاک کر دیا جائے گا اور ہے بھی ایسا ہی۔ اگر اسے ذرا سا بھی معلوم ہوا کہ میں نے کچھ بتایا ہے تو میں یہاں دوسرا سانس نہ لے سکوں گا آپ کو بھی شاید میں نہ بتاتا لیکن آپ نے مجھے رقم ہی اتنی دے دی ہے کہ سنڈیکیٹ کو ادائیگی کرنے کے بعد بھی میرے پاس اتنی رقم بچ جائے

اور تمام آمدورفت بھی اسی آبدوز کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔ کاراکا کے شمال مغربی ساحل پر یہ آبدوز آتی ہے اور پھر وہیں سے ہیڈ کوارٹر جاتی ہے۔ وہاں ساحل کے بالکل اوپر ایک بہت بڑا کلب ہے جسے لارڈز کلب کہا جاتا ہے۔ اس لارڈز کلب کے نیچے نہ صرف تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا ہے بلکہ وہاں ایسے انتظامات ہیں کہ آبدوز سمندر سے براہ راست اس کے نیچے پہنچ جاتی ہے اور پھر وہیں سے سمندر میں اور پھر ہیڈ کوارٹر جاتی ہے۔..... آسنن نے جواب دیا۔

”اس لارڈز کلب پر بھی حفاظتی انتظامات سخت کئے گئے ہوں گے۔..... عمران نے کہا تو آسنن بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہی بات حیرت انگیز ہے لارڈز کلب میں کسی قسم کا کوئی حفاظتی انتظام نہیں ہے۔ میرا مطلب سائنسی یا مشینی حفاظتی انتظام سے ہے البتہ وہاں ہر وقت انتہائی تربیت یافتہ افراد موجود رہتے ہیں۔ یہ افراد جن کی تعداد آٹھ ہے لڑائی بھڑائی میں دنیا بھر کے ماہر ترین لوگ ہیں۔ حد درجہ بہترین نشانہ باز اور بے حد ظالم اور سفاک ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ انسان ان کی نظروں میں انسان ہوتا ہی نہیں۔ یہ معمولی سا شبہ ہونے پر انسان کو اس طرح غائب کر دیتے ہیں کہ پھر اس کا کبھی نام و نشان تک نہیں ملتا۔ انہیں لارڈز کلب میں کوڈ کے طور پر ٹارگٹس کہا جاتا ہے۔ ان کا انچارج چیف ٹارگٹ کہلاتا ہے۔ ویسے وہ کلب میں سروسز اور میوز وغیرہ کے طور پر رہتے ہیں لیکن وہ عملی طور پر کام نہیں کرتے۔ صرف نگرانی کرتے ہیں اور

گی کہ میں اکیڑیا جا کر سیٹل ہو سکتا ہوں اور پھر آپ نے حلف دیا ہے اور نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل مطمئن ہے کہ آپ حلف کی خلاف ورزی نہیں کریں گے لیکن آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں شیڈ آگ کے بارے میں کچھ جانتا ہوں۔ آسنن نے جواب دیا۔

”جس طرح میں نے تمہیں حلف دیا ہے۔ اسی طرح اس آدمی کو بھی میں نے حلف دیا ہے۔ جس نے تمہارے متعلق بتایا ہے۔ اس لئے میں تمہیں بھی نہیں بتا سکتا۔“ عمران نے جواب دیا اور آسنن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اوکے۔ شکریہ۔ لیکن یہ تو تم نے بتایا ہی نہیں کہ نارگس کی کوئی خاص نشانی کیا ہے۔“ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہر نارگٹ کے ایک کان میں سونے کی بالی ہوتی ہے جب کہ چیف نارگٹ کے دونوں کانوں میں بالیاں ہوتی ہیں۔“ آسنن نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا اور کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا واپس ہوٹل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کیونکہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب جو یا اور اس کے ساتھی جائیں گے تو پھر وہ سب مل کر لاڈلے گلاب پر حملہ کریں گے اور یہاں سے آبدوز حاصل کر کے ہیز کو اڈر پہنچیں گے۔

چار ٹرڈ طیارہ کار کا کی بجائے آستان پر اتر گیا تھا اور جو یا اپنے ساتھیوں سمیت ایئر پورٹ سے باہر آگئی۔

”ہمیں میک اپ اور لباس تبدیل کرنے ہوں گے مس جو یا۔“ صفدر نے کہا۔

”ہاں۔“ جو یا نے جواب دیا اور پھر مارکیٹ جا کر انہوں نے مختلف دکانوں سے ضروری سامان خرید لیا اور اس کے بعد وہ ایک ہوٹل میں پہنچ گئے۔ صفدر نے وہاں سیاحوں کے طور پر کمرے بک کر لئے۔ اس کے بعد وہ سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تاکہ اپنے میک اپ کر سکیں اور مارکیٹ سے خریدے ہوئے لباس بھی تبدیل کر لیں۔ جو یا نے سب سے پہلے لباس تبدیل کیا اور پھر اس نے پہلا میک اپ صاف کر کے نیا میک اپ کیا اور جب وہ فارغ ہو گئی تو اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے لگا ہوا بن پر بس کر کے



”میں معلوم کرتا ہوں.....“ صفدر نے کہا اور اس نے اٹھ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”یس پلیز.....“ رسیور اٹھتے ہی دوسری طرف سے ہوٹل کی استقبالیہ لڑکی کی آواز سنائی دی۔

”یہاں سے کار کا فلائس جاتی ہیں یا کسی اور ذریعے سے جایا جاتا ہے.....“ صفدر نے کہا۔

”کار کا چونکہ یہاں سے بے حد قریب ہے اس لئے فلائس وہاں نہیں جاتیں البتہ اسٹیر سروس موجود ہے۔ ہر دو گھنٹے بعد اسٹیر جاتا ہے.....“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”یہ اسٹیر کتنی دیر بعد وہاں پہنچتا ہے.....“ صفدر نے پوچھا۔

”صرف دو گھنٹوں کا سفر ہے.....“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔“ شکر یہ.....“ صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر ایک ایک کر کے باقی ممبر ذہبی وہاں پہنچ گئے۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں ساحل پر پہنچ جانا چاہئے اور جو اسٹیر بھی روانگی کے لئے تیار ہو اس میں سوار ہو جانا چاہئے تاکہ ہم جلد از جلد کار کا پہنچ سکیں۔ یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔“

جوں جوں نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”اوکے۔“ پھر ایک ایک کر کے ہوٹل سے باہر نکلے اور عینہ و گھاٹ پر پہنچ جاؤ۔ جوں جوں نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب گھاٹ پر پہنچ چکے تھے۔ وہاں پہنچ کر

اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انگوٹری کے منبر پر بیٹھ کر اس نے کار کا کا رابطہ منبر معلوم کیا اور ایک بار پھر اس نے کار کا انگوٹری کو کال کر کے اس نے اس ہوٹل کا منبر معلوم کیا جہاں عمران موجود تھا لیکن چند لمحوں بعد جب اس نے وہاں عمران کا کمرہ منبر بتا کر اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو اسے بتایا گیا کہ کمرہ لاگ ہے اور مسٹر مائیکل کہیں گئے ہوئے ہیں تو اس نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

”یس کم ان.....“ جوں جوں نے کہا تو دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ گو اس نے نیا میک اپ اور نیا لباس پہن رکھا تھا لیکن مخصوص قد و قامت کی وجہ سے جوں جوں پہچان گئی کہ یہ صفدر ہے۔

”مس جوں جوں۔“ عمران صاحب سے بات کر لی ہو گی آپ نے۔ وہ وہاں ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے.....“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران اپنے کمرے میں موجود نہیں ہے۔ کمرہ لاگڈ ہے۔“ جوں جوں نے جواب دیا۔

”اوو۔“ پھر اب کیا پروگرام ہے۔ بہر حال ہمیں جانا تو کار کا ہی ہے.....“ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ لیکن اب یہ معلوم کرنا ہو گا کہ ہم کس ذریعے سے کار کا جائیں گے۔ ہوائی جہاز سے یا کسی اسٹیر سے جانا پڑے گا.....“ جوں جوں نے کہا۔

اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ اس پولیس دین میں دو مسلح افراد بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے جبکہ آفیسر آگے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گیا۔ باقی پولیس والے دوسری گاڑی میں سوار ہو گئے اور دونوں گاڑیاں خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگیں۔

”آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ تو بتا چلے..... اس پار صفدر نے اندر بیٹھے ہوئے پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”خاموش رہو..... اس پولیس آفیسر نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

”خاموش رہو جارح۔ خود ہی پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ کر سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔“ جولیانے صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ ان سب کے ذہنوں میں بہر حال یہ سوال موجود تھا کہ پولیس انہیں ہیڈ کوارٹر کیوں لے جا رہی ہے۔ ان پر کیا شک ہوا ہے جبکہ یہاں کاغذات وغیرہ کی چیکنگ کا بھی کوئی مسکد نہیں ہے اور پھر وہ یہاں پہنچے بھی ابھی تھے۔ یہ بھی نہ کہا جاسکتا تھا کہ شیڈ آگ والوں نے پولیس کے ذریعے یہ کارروائی کی ہے کیونکہ وہ نئے میک اپ اور نئے لباس میں تھے اور پھر یوگان سے نہیں بلکہ آستان سے آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں گاڑیاں واقعی ایک بڑی عمارت میں داخل ہو گئیں جس کے باہر پولیس ہیڈ کوارٹر کا بورڈ موجود تھا اور ساتھ ہی جگہ جگہ پولیس والے نظر آ رہے تھے۔ گاڑیوں سے نکال کر انہیں ایک بڑے ہال بنا کرے میں لے جایا گیا اور پھر ان کی بڑے

انہیں معلوم ہوا کہ ایک اسٹیر روانگی کے لئے تیار ہے اور اس میں سیٹیں بھی موجود ہیں تو صفدر نے سیٹیں بک کر لیں اور سب اسٹیر میں سوار ہو گئے۔ اسٹیر کافی بڑا تھا اور اس میں انتہائی آرام دہ سیٹیں تھیں اس لئے انہیں یقین تھا کہ دو گھنٹوں کے اس بحری سفر میں انہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی اور پھر ہوا بھی ایسے ہی۔ دو گھنٹے کے سفر کے بعد اسٹیر کار کا پہنچ چکا تھا۔ اسٹیر میں تقریباً ہر ملک کے سیاح موجود تھے اس لئے وہ سب سیاحوں کے ساتھ ہی اسٹیر سے اتر کر گھاٹ پر پہنچے اور تھوڑی دیر بعد وہ گھاٹ کی دوسری طرف موجود ریزک پر پہنچ چکے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ نیکی اسٹینڈ کی طرف بڑھتے اچانک پولیس کی دو گاڑیاں ان کے قریب آ کر رکیں اور دوسرے لمحے اس میں سے آٹھ مسلح پولیس آفیسروں نے نکل کر انہیں گھیر لیا۔

”آپ کو ہمارے ساتھ پولیس ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا..... ایک پولیس آفیسر نے آگے بڑھ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ وجہ.....“ جولیانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وجہ آپ کو وہیں جا کر بتائی جائے گی اور اگر آپ نے انکار کیا تو آپ کو گرفتار کر کے بھی لے جایا جاسکتا ہے۔ چلیں۔ ہتھیں گاڑیوں میں.....“ آفیسر کا بچہ اور تلخ ہو گیا تھا۔

”آؤ تھو۔ پولیس والوں کو شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔“ جولیانے کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ بڑی سی پولیس دین میں بیٹھ گئی

ماہرانہ انداز میں تلاشی لی گئی لیکن ظاہر ہے ان کے پاس اسلحہ نہ تھا۔ اسی لمحے ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیر عمر پولیس آفیسر اندر داخل ہوا اس کے کاندھوں پر موجود ستارہ بتا رہے تھے کہ وہ پولیس کشر ہے یا اس کا اسٹنٹ ہے۔ ویسے بھی اسے دیکھ کر ہال کمرے میں موجود پولیس آفیسر اٹن شن ہو گئے تھے۔

”ان کی تلاشی لی تھی مارٹن“..... آنے والے نے ایک پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”یس سر۔ کچھ برآمد نہیں ہوا“..... مارٹن نے اجتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ان کے میک چیک کرو“..... پولیس آفیسر نے کہا۔  
”کیا ہم پوچھ سکتے ہیں آفیسر کہ ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے۔“  
جولیا نے اس پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”ابھی نہیں۔ لیکن بعد میں آپ کو سب کچھ بتا دیا جائے گا۔“ اس پولیس آفیسر نے کراخت لہجے میں جواب دیا۔  
”کیا یہاں سیاحوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا ہے“..... تنویر نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”پلیز آپ غصے میں نہ آئیں ورنہ نقصان آپ کا ہی ہو گا۔ یہاں پولیس کے پاس اس قدر وسیع اختیارات ہیں کہ آپ کو اگر گولی بھی مار دی جائے تب بھی کسی نے ہم سے کچھ نہیں پوچھنا۔ میرا وعدہ کہ اگر آپ لوگ ہمارے مطلوبہ آدمی ثابت نہ ہوئے تو ہم آپ سے

معافی بھی مانگیں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو آپ کو اس کا ہرجانہ بھی ادا کر دیا جائے گا“..... پولیس آفیسر نے سر دھجے میں کہا۔ مارٹن اس دوران باہر چلا گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے دو پولیس آفیسر ز ایک ٹرائی دھکیلے ہوئے لے آئے جس پر ایک اجتہائی جدید ساخت کا میک اپ وائر موجود تھا۔

”اگر آپ لوگ غلط نہیں ہیں تو آپ یقیناً ہم سے تعاون کریں گے“..... پولیس آفیسر نے جولیا اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ جس طرح چاہیں اطمینان کر لیں“..... جولیا نے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ انہوں نے میک اپ کے لئے جو میٹرل استعمال کیا ہے وہ کسی بھی میک اپ وائر سے صاف نہیں ہو سکتا۔ اسے صرف سادہ پانی ہی صاف کر سکتا ہے اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا اور ایک ایک کر کے ان سب کے چہرے چیک کئے گئے لیکن کسی کے چہرے پر بھی میک اپ ظاہر نہ ہوا۔  
”کیا آپ لوگ آستان سے آئے ہیں“..... پولیس آفیسر نے جولیا سے پوچھا۔

”جی ہاں“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔  
”ٹھیک ہے۔ ہم معذرت خواہ ہیں۔ ہمیں غلط فہمی ہو گئی تھی۔ وراصل آپ لوگوں کے قد و قامت ہمیں بتائے گئے تھے اور تعداد بتائی گئی تھی اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ آپ اجتہائی خطرناک لوگ ہیں

یہاں کا سب سے اچھا ہوٹل کون سا ہے..... جویا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہوٹل گرانڈ یہاں کا سب سے مشہور اور اچھا ہوٹل ہے۔ لیکن مہنگا ہے..... پولیس آفیسر نے دوستانہ لہجے میں کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ ہوٹل اچھا ہونا چاہیے۔ بس..... جویا نے کہا۔

”تو آئیے۔ پہلے ایک پیگ پی لیجئے پھر میں آپ کو کاروں میں وہاں پہنچا دیتا ہوں بلکہ میں ہوٹل گرانڈ کے منیجر کو بھی کہہ دوں گا کہ وہ آپ سے رعایت کر دے گا..... رابرٹ نے کہا۔

”شکریہ۔ ہم بہر حال فوری یہاں سے جانا چاہتے ہیں۔ آپ تکلیف نہ کریں۔ ہم جیسوسیوں میں چلے جائیں گے..... جویا نے کہا۔

”اوکے۔ جیسے آپ کی مرضی..... رابرٹ نے کہا اور پھر مارٹن کی طرف مڑ گیا۔

”انہیں ہیڈ کوارٹر سے باہر چھوڑ آؤ..... رابرٹ نے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ییس سر..... مارٹن نے کہا۔

”آئیے سر..... مارٹن نے اس بار بڑے نرم لہجے میں جویا اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پولیس ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل چکے تھے۔

”ہمارے متعلق اطلاع کس نے دی ہوگی..... تنویر نے باہر آ

اور آستان میں آپ نے کوئی بڑی واردات کی ہے اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ آپ چونکہ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے آپ کسی بھی جیلے میں ہو سکتے ہیں..... اس بڑے آفیسر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

”کس نے آپ کو یہ اطلاع دی ہے..... جویا نے ہنس چماتے ہوئے کہا۔

”آستان کے پولیس کسٹرنے۔ میں یہاں کار کا پولیس کسٹرن ہوں۔ میرا نام رابرٹ ہے..... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

”ہمارے قہر و قیامت اور تعداد کے مطابق تو اور بھی گروپ آتے جاتے رہتے ہوں گے کیا آپ سب کو اسی طرح چیک کریں گے..... جویا نے کہا۔

”نہیں۔ جس اسٹیر سے آپ آئے ہیں اس اسٹیر کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ بہر حال آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ اس تکلیف کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو آپ کلیم داخل کرادیں

آپ کو باقاعدہ ہرجانہ ادا کر دیا جائے گا..... رابرٹ نے کہا۔

”شکریہ۔ ہمیں کوئی ہرجانہ نہیں چاہیے۔ آپ کی معذرت ہی کافی ہے..... جویا نے کہا۔

”آپ نے کہاں جانا ہے۔ میں آپ کو وہاں پہنچا دیتا ہوں۔“ پولیس آفیسر نے کہا۔

”قاہر ہے ہم کسی ہوٹل میں بی ٹھہریں گے۔ آپ یہ بتا دیں کہ

”مس جولیا ہماری نگرانی اب بھی ہو رہی ہے..... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب پولیس ہیڈ کوارٹر سے نکل کر پیدل ہی چل رہے تھے کیونکہ انہیں ابھی تک کوئی خالی ٹیکسی نہ ملی تھی۔“  
”کون۔ پولیس والے کر رہے ہیں..... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں چار عام سے آدمی ہیں لیکن ان کا انداز بے حد ماہرانہ ہے..... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہمیں براہ راست عمران کے پاس نہیں جانا چاہئے.....“ جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد جب انہیں ایک چار منزلہ ہوٹل نظر آیا جس کے باہر لگی ہوٹل کا بورڈ موجود تھا تو وہ اس ہوٹل کے کپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک کمرے میں اکٹھے موجود تھے۔

”جہاں سے فون کیا جائے.....“ جولیا نے کہا اور ابھی اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے کمرے میں ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند ہو گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلے ان کے ذہن اس طرح بند ہو گئے جیسے کبیرے کا شر بند ہوتا ہے پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح جولیا کے ذہن میں بھی روشنی چمکی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی

کر حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”بڑی سیدھی سی بات ہے کہ ہمارا طریقہ کار کا نہیں پہنچا ہو گا تو انہوں نے معلوم کیا ہو گا تو انہیں پتہ چل گیا ہو گا کہ ہم کار کا کی بجائے آستان میں اتر گئے ہیں تو وہاں ہماری تلاش کی گئی ہو گی اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم ہوٹل میں گئے ہیں وہاں چیکنگ ہوئی ہو گی تو ہم غائب ہوں گے چونکہ اسٹیر سے ہی وہاں سے کار کا آیا جا سکتا تھا اس لئے وہ گھٹا پر پہنچ گئے لیکن ان کے وہاں پہنچنے تک اسٹیر روانہ ہو چکا تھا۔ وہاں انہوں نے ہمارے چلنے بتا کر معلومات حاصل کی ہوں گی لیکن انہیں بتایا گیا ہو گا کہ ایسے حلیوں اور لباسوں والے افراد اسٹیر پر روانہ نہیں ہوتے تو وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ ہم نے میک اپ کر لئے ہیں اور لباس بھی تبدیل کر لئے ہیں اس لئے انہوں نے وہاں سے جہاں پولیس کو ہمارے قہر و قیامت اور تعداد کے بارے میں اطلاع دی ہو گی.....“ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”اس کا مطلب ہے کہ جہاں کی اور آستان کی پولیس ان کے انڈر کام کر رہی ہے.....“ صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ ظاہر ہے۔ ویسے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے پولیس کو اس لئے استعمال کیا ہو کہ ہم کوئی حرکت نہ کریں۔ یہ تو ہمارے میک اپ چمک نہیں ہو سکے ورنہ تو لامحالہ ہم پکڑے گئے تھے۔“ جولیا نے جواب دیا۔

کے اس لئے اترا دیتے۔..... جو لیا نے جواب دیا۔

”مس جو لیا۔ میں نے ہاتھ تو کھول لئے ہیں۔“ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ کس طرح؟“ جو لیا نے چونک کر کہا۔

”گاتھ میری انگلیوں میں آگئی تھی۔“ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

”تم نے وہ کرا کیوں اتار دیا ہے جس میں بلیڈ تھے۔“ جو لیا نے پوچھا۔

”ایک بار ایک آدمی غلطی سے مارا گیا تھا حالانکہ اسے زندہ پکڑنا ضروری تھا لیکن بازو کے جھکنے سے غلط وقت پر بلیڈز نکل آئے تھے اور میں نے اس آدمی کی گردن پر وار کیا تھا کہ وہ بے ہوش ہو جائے لیکن اس کی گردن ہی کٹ گئی تھی اور اس کے مرجانے سے خاصا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا اس لئے میں نے اسے اتار دیا تھا۔“ کیپٹن شکیل نے جواب دیا البتہ اس دوران وہ بازو رسیوں کی سانیڈوں سے نکال کر انہیں کرسی کی پشت پر لے گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے جسم کے گرد رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں لیکن اس لئے دروازے کے باہر قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے بازو اٹھا کر واپس اپنی سانیڈوں میں رکھ لئے۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو لمبے ضخیم آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کے دونوں کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں جبکہ

پھیلتی چلی گئی۔ جو لیا کی آنکھیں ایک جھکنے سے کھلیں اور پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ہوٹل کے کمرے کی بجائے ایک کافی بڑے ہال بنا کمرے میں کرسی پر رسی سے بندھی ہوئی بیٹھی ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے اور وہ سب ہوش میں آنے کے عمل سے گزر رہے تھے۔ ہال کمرے میں کوئی آدمی موجود نہیں تھا اور ہال کا اکوٹا دروازہ بند تھا۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں..... صفدر نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”شیزاگ کی قید میں ہی ہوں گے اور کہاں ہو سکتے ہیں۔“ جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن اس کے ہاتھ علیحدہ رسی سے بندھے ہوئے تھے اور جسم کے گرد علیحدہ رسی بندھی ہوئی تھی جس کی گاتھ ظاہر ہے کہ کرسی کی پشت کی دوسری طرف ہو گی جبکہ ہاتھ اندر تھے۔ اس لئے سوائے بیروں کے جن کا زور لگا کر وہ رسی ڈھیلی کرے اور کوئی طریقہ ان سے آزادی کا نہ تھا۔

”عمران صاحب نے جس طرح بلیڈز اپنے ناخنوں میں فٹ کرائے ہوئے ہیں اگر ہم بھی کرا لیتے تو اس وقت کام آتے۔“ اچانک صالحہ کی آواز سنائی دی۔

”پوری ٹیم نے بلیڈز لگوائے تھے لیکن ہم ان کے عادی نہیں ہو

نے کہا تو ٹرنر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم لوگوں نے اب چونکہ زندہ والہیں نہیں جانا۔ اس لئے تمہیں بتا دیتے ہیں اب کوئی ہرج نہیں ہے۔ تم اس وقت لارڈ کلب کے نیچے ایک تہہ خانے میں ہو اور لارڈ کلب شیڈ آگ کا اڈہ ہے۔ اوپر کلب ہے اور ہم آٹھ آدمی اوپر سپروائزرز کے روپ میں رہتے ہیں لیکن لارڈ کلب کی حفاظت ہم آٹھ افراد کے ذمے ہے اور ہم آٹھ افراد ہزار آدمیوں کو بھی ختم کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ ہمیں نارگٹس کہا جاتا ہے اور میں چیف نارگٹ ہوں۔ تمہارے بارے میں اطلاعات ملی تھیں کہ تم کار کا آرہے ہو لیکن پھر تمہارا طیارہ آستان اتر گیا۔ پھر تم اسٹیر سے جہاں پہنچے۔ ہم نے پولیس کے ذریعے چیکنگ کرائی لیکن تم آگے ثابت ہوئے لیکن تمہارے قہر و قدامت اور تمہاری تعداد وہی تھی۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ تمہیں جہاں لایا جائے اور پھر تمہاری ہڈیاں توڑ کر تم سے اصلیت اگوائی جائے۔ چنانچہ لکی ہوٹل میں تمہیں بے ہوش کیا گیا اور پھر جہاں پہنچا دیا گیا اور میں اپنے ساتھی غبرٹو نارگٹ کے ساتھ جہاں آگیا ہوں۔ اب تم بتاؤ گے کہ تمہارے اور ساتھی کہاں ہیں..... ٹرنر نے تفصیل سے بت کر تے ہوئے کہا۔

”اور ساتھی سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ ہم پانچ ہی آستان سے آئے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ ہمارا کوئی تعلق کسی پاکیشیا وغیرہ سے نہیں ہے۔ پولیس نے ہمارے میک اپ چیک کر لئے ہیں۔ ہم

دوسرے کے صرف ایک کان میں بالی تھی۔ البتہ جو لیا اور اس کے ساتھی انہیں دیکھ کر حریت سے چونک پڑے کیونکہ وہ دونوں ایسی یونیفارم پہنے ہوئے تھے جیسے ہوٹل کے ویڑ اور سپروائزر پہنتے ہیں اور ان دونوں کے سینوں پر سپروائزر کے بیج بھی تھے لیکن ان کا جسمانی ڈیل ڈول اور ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ ان کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔

”تمہیں ہوش آگیا ہے دوستو۔ اب اپنے متعلق تفصیل بتا دو۔“  
آنے والے نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں جو لیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ویسے ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا۔ وہ خالی ہاتھ تھے۔

”ہم سیاح ہیں لیکن تم لوگ کون ہو اور ہمیں جہاں کیوں باندھا گیا ہے..... جو لیا نے سخت لہجے میں کہا۔

”تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم جہاں شیڈ آگ کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے آئے ہو اور اس وقت تم شیڈ آگ کے ہی ایک اڈے میں موجود ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام ٹرنر ہے اور میں اس اڈے کا انچارج ہوں..... اس آدمی نے اسی طرح مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔ شاید وہ بولتا ہی اس انداز میں تھا جیسے مقابل اس کے سامنے سرے سے کوئی اہمیت ہی نہ رکھتا ہو یا وہ اسے کسی قسم کی کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار ہی نہ ہو۔

”کیا یہ شیڈ آگ کسی ہوٹل یا کلب کا نام ہے۔“ اس بار صفدر

واقعی سیاح ہیں تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔"..... جو لیانے کہا۔  
 "اگر ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے تو پھر تمہیں زندہ رکھنا حماقت ہے۔  
 اؤکے..... ٹرنر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ  
 تیزی سے مڑا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ جیکب۔ ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ اب صرف گن برداروں کا  
 کام رہ گیا ہے۔"..... ٹرنر نے دروازے کے قریب رک کر اپنے ساتھی  
 سے کہا اور پھر اس طرح جو لیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا  
 جیسے اسے توقع ہو کہ یہ لوگ ابھی بول پڑیں گے لیکن جو لیا سمیت  
 سب خاموش رہے تو ٹرنر ایک جھٹکے سے مڑا اور تیزی سے کمرے سے  
 باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے جیکب بھی باہر چلا گیا۔ پھر دروازہ بند  
 ہوتے ہی کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے دونوں بازو  
 دوبارہ رسیوں سے باہر نکالے اور پھر برق رفتاری سے اس نے اپنے  
 جسم کے گرد موجود رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ رسیوں سے آزاد  
 ہوتے ہی وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے  
 دروازے کو اندر سے بند کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور پھر اس  
 نے سب سے پہلے جو لیا کی کرسی کے عقب میں پہنچ کر رسی کی گانٹھ  
 کھولی اور رسیاں ہٹانا شروع کر دیں پھر جب جو لیا اٹھ کھڑی ہوئی تو  
 اس نے اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ بھی کھول دیئے۔ اس  
 کے بعد جو لیا اور کیپٹن شکیل دونوں نے مل کر باقی تینوں کو بھی  
 انتہائی برق رفتاری سے رسیوں کی گرفت سے آزاد کر لیا۔

عمران آسنن سے ملاقات کر کے جیسے ہی ہوٹل میں اپنے کمرے  
 میں واپس پہنچا کمرے کا دروازہ کھلا اور جو لیا اندر آ گیا۔  
 "کیا ہوا۔ کیا کسی نے مارا ہے اور تم اچھے شریف بچوں کی طرح  
 روتے ہوئے شکایت لگانے آئے ہو۔"..... عمران نے جو لیا کو دیکھ کر  
 مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ جو لیا کا پہرہ واقعی رونے والا ہو رہا تھا۔  
 "ماسٹر۔ میں واقعی آپ سے شکایت لگانے ہی آیا ہوں اور شکایت  
 بھی آپ کی ہی ہے۔"..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
 "واہ۔ اسے کہتے ہیں انصاف کی تلاش کہ جس کے خلاف شکایت  
 ہو اسے ہی جا کر شکایت کی جائے تاکہ وہ واقعی انصاف کر سکے۔ نہ  
 کسی گواہ کی ضرورت اور نہ کسی وکیل کی۔"..... عمران نے ہنستے  
 ہوئے کہا اور جو لیا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔  
 "ماسٹر۔ شکایت یہ ہے کہ آپ نے یہاں آکر مجھے کمرے میں بند



طیارے سے کار کا روانہ ہونے کے بارے میں تفصیل بتادی۔  
 "یعنی اب ہنگاموں نے کار کا کارخ کر لیا ہے۔" عمران نے  
 مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں سر۔ لیکن اب میں نے ان کا رخ موڑ دیا ہے۔" چانگ  
 نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات۔" عمران نے  
 حیرت بھرے لہجے میں کہا اور چانگ نے جواب میں ایئرپورٹ پر  
 شیلڈ آگ کے آدھیوں کے پہنچنے اور چارٹرڈ طیارے کے کار کا روانہ  
 ہونے اور پھر کار کا میں اپنے آدھیوں کو ایئرپورٹ پر جانے کی کال  
 تک کی تمام تفصیلی رپورٹ بتادی۔

"چنانچہ میں نے طیارے میں فون کر کے انہیں بتا دیا اور انہیں  
 کہہ دیا کہ وہ کار کا لکڑی بجائے آستان چلے جائیں۔ چنانچہ طیارہ آستان چلا  
 گیا۔ اب وہ آستان سے کار کا آئیں گے۔" چانگ نے کہا۔

"وہ کب آستان پہنچے ہیں۔" عمران نے پوچھا۔  
 "تقریباً پانچ گھنٹے پہلے کی بات ہے۔" چانگ نے جواب دیا۔  
 "لیکن تم فون اب کر رہے ہو۔" عمران کا بوجھ یکھت بدل  
 گیا۔

"میں نے بار بار فون کیا لیکن آپ کا کمرہ لاکڈ بتایا جاتا رہا۔"  
 چانگ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہ۔ آستان سے کار کا فاصلہ کتنا ہے۔" عمران نے اس

کر دیا ہے اور یہ میرے لئے زندگی کی سب سے بڑی سزا ہے۔" جوانا  
 نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارے کمرے کو باہر سے تالا لگا دیا گیا تھا۔"  
 عمران نے اسی طرح چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے  
 اسے واقعی بے پناہ حیرت ہو رہی ہو۔

"آپ کے کمرے کو تالا لگا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے میرے کمرے  
 کو بھی تالا تھا۔" جوانا نے بڑے لطیف انداز میں جواب دیتے  
 ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب یہ کہ تم یہاں کی سیر کرنا چاہتے ہو تو جاؤ کرو۔ یہاں  
 ٹائٹ کلب بھی ہیں اور ڈس کلب بھی۔ جوئے خانے بھی ہیں اور نیم  
 عریاں لوگوں کے خصوصی پارک بھی۔" عمران نے کہا لیکن پھر  
 اس سے پہلے کہ جوانا اس کی بات کا کوئی جواب دیتا چانگ ساتھ  
 پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور  
 اٹھالیا۔

"نہیں۔ مائیکل بول رہا ہوں۔" عمران نے کہا۔  
 "چانگ بول رہا ہوں۔ جناب۔ یوگان سے۔" دوسری طرف  
 سے سیکرٹروس کے فارن ایجنٹ چانگ کی آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ کیا رپورٹ ہے نیم کے بارے میں۔" عمران نے  
 پوچھا تو چانگ نے کوٹھی کے بلے کے نیچے ٹیم کے ممبران کے دب  
 جانے، پھر ہسپتال پہنچنے اور وہاں سے ایئرپورٹ پر جانے اور چارٹرڈ

دیا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”اوکے۔ پھر تیار ہو جاؤ نار گلس ہٹ کرنے کے لئے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر ہلکتی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”آپ مجھے یہ نار گلس بتا دیں پھر دیکھیں یہ کیسے ہٹ ہوتے ہیں۔“ جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نار گلس کی تعداد آٹھ ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ انسان ہیں۔“ عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ وہی پیشہ ور قاتلوں جیسا کام کرنا ہو گا۔“ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ تفصیل سن لو۔ میں نے ایک آدمی سے شیڈ آگ کے ہیڈ کو آرٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ شیڈ آگ کا ہیڈ کو آرٹر جہاں سے کچھ فاصلے پر سمندر میں موجود ایک

جاپو کے نیچے بنایا گیا ہے اور اس کی حفاظت انتہائی سختی سے کی جاتی ہے البتہ ایک آبدوز آنے جانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور اس آبدوز کے بغیر کوئی بھی اس ہیڈ کو آرٹر میں داخل نہیں ہو سکتا اور

یہاں کاراکا کے شمال مغرب میں ایک کلب ہے جس کا نام لارڈ کلب ہے یہ کلب شیڈ آگ کا سب سے اہم اڈا ہے۔ اوپر تو عام سے

بد معاشوں کا اور زیر زمین دنیا کے افراد کا کلب ہے جبکہ اس کلب کے نیچے تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ یہ آبدوز سمندر کے اندر سے ہی

بار قدرے نرم لہجے میں پوچھا۔

”اسٹیمر سے سفر ممکن ہے اور اسٹیمر وہاں سے ہر ایک گھنٹے بعد چلتا ہے۔ اسٹیمر کا دو گھنٹوں کا فاصلہ ہے..... چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وہاں آسٹان پہنچ کر انہوں نے تم سے کوئی رابطہ کیا ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”جی نہیں اور نہ میں وہاں رابطہ کر سکتا ہوں۔ بہر حال وہ کار کا ہی نہیں گئے اور جناب ایک اور بات کا مجھے ابھی ابھی علم ہوا ہے کہ کار کا کا پولیس چیف کسٹمر رابرٹ بھی شیڈ آگ کا خاص آدمی ہے اور ایئر پورٹ پر بھی انہوں نے پولیس کے آدمی تعینات کئے تھے جو ٹیم کے ممبران کو اپنے ہیڈ کو آرٹر لے جاتے اور پھر وہاں ان کی چیکنگ ہوتی اس لئے ہو سکتا ہے کہ اب بھی پولیس ہی انہیں چھیک کرے..... چانگ نے کہا۔

”نھیک ہے۔ تم فکر مت کرو۔ یہ لوگ پولیس کے بس کے نہیں ہیں۔ گڈ بائی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”ہاں تو تم پھر کہاں سیر کرنے جا رہے ہو.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ماسٹر۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ پھر چاہے کسی قبرستان میں ہی کیوں نہ پہنچ جائیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا.....“ جوانا نے جواب

اس کلب کے نیچے پہنچتی ہے اور وہیں سے ہی واپس چلی جاتی ہے جبکہ ان تہہ خانوں میں جانے کا راستہ اس کلب میں صرف آٹھ آدمی جلتے ہیں جنہیں ٹارگٹس کہا جاتا ہے۔ یہ ٹارگٹس بظاہر سر و اندروں کے روپ میں کلب میں گھومتے رہتے ہیں لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ مارشل آرٹ کے بہترین ماہر، بہترین نفاذ باز، انتہائی جی دار لڑاکے اور انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے اس کلب میں حفاظت کا کام صرف یہ لوگ کرتے ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ ان کے چیف ٹارگٹ کے دونوں کانوں میں سونے کی بالیاں ہیں اور باقی سات ٹارگٹس کے ایک ایک کان میں سونے کی بالی ہوتی ہے۔ یہ ہر مشکوک آدمی کو ایک لمحے میں غائب کر دیتے ہیں اور پھر اس کی لاش تک نہیں ملتی۔ میں نے تو یہ سوچا تھا کہ ٹیم کے ممبران آجائیں تو پھر سب مل کر وہاں ریڈ کریں اور وہاں سے آبدوز حاصل کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں لیکن اب چانگ کی کال آنے کے بعد ان کا فوری یہاں پہنچنے کا سکوپ ختم ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے انہیں بتا دیا گیا ہو گا کہ کاراکام میں ان کی نگرانی کا انتظام کیا گیا ہے اس لئے وہ اب ایک دو روز وہاں رہ کر ہی آئیں گے تاکہ نگرانی ختم ہو سکے اور یقیناً جولیانی نے مجھے کال کیا ہو گا لیکن چونکہ میں اس آدمی سے معلومات حاصل کرنے گیا ہوا تھا اس لئے بات نہ ہو سکی ہو گی۔ اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ان کے آنے سے پہلے ہی ہم دونوں مشن مکمل کر لیں۔“ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن ماسٹر۔ کیا یہ ضروری ہے کہ آبدوز اس وقت بھی وہاں موجود ہوگی؟“..... جو انانے کہا۔

”نہیں ہوگی تو اسے منگوایا جاسکتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا اور جو انانے اشتاب میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھے لارڈ کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”جناب۔ آپ سیاح ہیں۔“..... اچانک ٹیکسی ڈرائیور نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”ہاں۔ کیوں؟“..... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو جناب۔ لارڈ کلب میں آپ کو انتہائی محتاط رہنا ہو گا میں آپ کی ہمدردی میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ وہاں کے اصول و ضوابط انتہائی سخت ہیں۔ اگر وہاں آپ سے کوئی بھی لڑ پڑے تو آپ نے اس سے نہیں لڑنا کیونکہ لڑنے والے پھر دوبارہ نظر نہیں آتے۔“..... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

”ظاہر ہے مار کھانے کے بعد وہ دوبارہ وہاں کیوں جائے گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کی لاش بھی غائب کر دی جاتی ہے۔“..... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔

”اوہ۔ لیکن ایسا کون کرتا ہے؟“..... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ٹیکسی ڈرائیور کی باتوں میں پوری دلچسپی لے رہا ہو۔

”جناب۔ وہاں کی حفاظت چند ایسے لوگ کرتے ہیں جن کے سامنے کوئی ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور پولیس تو ان کی اپنی زرغریہ ہے اس لئے سرے سے پولیس وہاں داخل ہی نہیں ہوتی چاہے سینکڑوں لاشیں کیوں نہ گر جائیں۔“ ٹیکسی ڈرائیور اپنی کلاس کے مطابق خاصا باتونی ثابت ہو رہا تھا۔

”پھر تو وہاں کوئی بھی نہ جاتا ہوگا۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں جناب۔ وہاں تو زیادہ لوگ جاتے ہیں کیونکہ ایک تو وہاں ہر چیز ملتی ہے دوسرا وہاں کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں ہوتا۔“ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی لارڈ کلب کے کسٹومرز گیت میں داخل ہوئی اور ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ عمران اور جوانا نیچے اترے۔ جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور کو پیمینٹ کی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے تین گیت کی طرف بڑھ گئے۔ ہوٹل کا رقبہ بے حد وسیع و عریض تھا لیکن عمارت ایک منزلہ تھی البتہ اس کا ہال کسی بڑے سے ہوٹل سے بھی بڑا تھا اور عمران نے دیکھا کہ اتنا بڑا وسیع ہال عورتوں اور مردوں سے کچھ بھرا ہوا تھا جس میں زیادہ تعداد سیاحوں کی تھی البتہ وہاں زیر زمین دنیا کے افراد بھی خاصی تعداد میں نظر آ رہے تھے۔ ہال کے چاروں کونوں میں کاؤنٹر بنے ہوئے تھے اور ہر کاؤنٹر پر چار لڑکیاں تقریباً نہ ہونے کے برابر لباس پہنے ہوئے تھیں اور انتہائی تیزی سے سردس میں مصروف تھیں۔ ویز بھی نیم عریاں

اور جوان لڑکیاں تھیں۔ ہال میں موجود افراد کھلے عام ان ویزسوں سے تھیز خانی کر رہے تھے لیکن ویزس کسی بات کا برا نہ منا رہی تھیں۔ وسیع و عریض ہال منشیات کے انتہائی غلیظ دھوئیں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ وہاں ہر وہ حرکت انتہائی آزادی سے کی جا رہی تھی جس کا تصور شاید مشرقی ممالک میں کیا بھی نہیں جاسکتا تھا۔ عمران کی تیز نظریں ہال میں گھومتے پھرتے سپروائزروں کو چٹیک کرنے میں مصروف تھیں لیکن وہاں موجود کسی بھی سپروائزر کے کان میں کوئی بالی نظر نہ آ رہی تھی۔

”کیسے جناب۔ میں آپ کی خالی میز تک رہنمائی کرتا ہوں۔“ اچانک ایک سپروائزر نے قریب آ کر کہا۔

”کیا اس ہال کے علاوہ اور ہال بھی ہے۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ادھر سپیشل ہال ہے۔۔۔۔۔۔ سپروائزر نے جواب دیا۔

”تو پھر وہاں چلو۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سپروائزر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ ایک راہداری سے گزرا کر ایک اور بڑے ہال میں لے آیا۔ یہ ہال گو خاصا بڑا تھا لیکن اس پبلے ہال سے بہر حال جھونا ہی تھا۔ یہاں زیر زمین افراد کی تعداد زیادہ تھی۔ سیاح عورتوں اور مردوں کی تعداد تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ شاید جہاں کے رہائشی پبلے والے ہال سے بہت زیادہ تھے اس لئے سیاح ادھر کا رخ نہ کرتے تھے البتہ یہاں داخل ہوتے ہی عمران نے ایک بالی پہنے ہوئے آدمی کو دیکھ لیا تھا وہ انتہائی طیم ٹھیم اور انتہائی ٹھوس جسم کا مالک تھا۔

"ہاں۔ یہ ماسٹر ہیں مائیکل۔ اب میں ان کا باڈی گارڈ ہوں۔" جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ جوانا نے واقعی عقلمندی کا ثبوت دیا تھا کہ عمران کا اصل نام نہ لیا تھا ورنہ عمران کو خطرہ تھا کہ کہیں جذبات میں آکر وہ اس کا اصل نام ہی نہ بتا دے۔

"آپ سے مل کر بے حد خوش ہوئی۔ آئیے ادھر ایک ویری سپیشل ہال میں آجلیے۔" زرشاک نے کہا۔

"تو کیا ایک ویری سپیشل ہال بھی ہے۔" عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ آئیے۔" زرشاک نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر وہ زرشاک کی رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک تیسرے ہال میں پہنچے۔ یہ پہلے دونوں ہالوں سے گوجھونا تھا لیکن اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا اور یہاں البتہ بیٹھنے والوں میں ایسے سیاح تھے جو انتہائی معزز آئیے تھے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ لیکن یہاں کسی قسم کا کوئی ہنگامہ نہ تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے دو نیم عریاں لڑکیاں موجود تھیں البتہ کاؤنٹر کے قریب ایک اور لطیم ٹھیم آدمی موجود تھا جس کے کان میں بھی بالی تھی۔ اس کے جسم پر یونیفارم تھی اور اس کے سینے پر بھی سپروائزر کا کایج لگا ہوا تھا۔

"آپ بیٹھیں۔ میں یونیفارم اتار کر آ رہا ہوں۔" زرشاک نے کہا اور پھر مڑ کر وہ اس سپروائزر کے پاس گیا۔ اس سے کچھ کہا اور پھر تیز قدم اٹھاتا ایک راہداری میں گھسٹا چلا گیا۔ عمران جوانا کے

اس نے بھی کلب کی یونیفارم پہن رکھی تھی جو جینز کی پتلون اور سرخ شرٹ پر مبنی تھی۔ اس کے سینے پر بھی سپروائزر کا کایج تھا اور وہ ایک بڑے کاؤنٹر کے ساتھ سینے پر ہاتھ باندھے خاموش کھڑا ہوا تھا لیکن عمران اور جوانا جیسے ہی اندر داخل ہوئے وہ انہیں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران ایک خالی میز کی طرف بڑھنے لگا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر یہ دونوں وہاں جا کر بیٹھے تھے کہ وہی لطیم ٹھیم آدمی تیزی سے چلتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

"میں مداخلت کی معافی چاہتا ہوں۔ کیا آپ ماسٹر کرز کے جوانا ہیں۔" اس آدمی نے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم نے مجھے کیسے پہچان لیا۔" جوانا نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو اس وقت سے جانتا ہوں جب آپ ماسٹر کرز میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ میں زرشاک ہوں گریٹ جونی کا بیٹا۔" اس آدمی نے کہا تو جوانا بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم گریٹ جونی کے بیٹے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ تو میرا استاد تھا۔ تم شاید چھوٹے تھے اس وقت۔ ویری گڈ۔ آؤ میں تمہیں اپنے ماسٹر سے ملواتا ہوں۔" جوانا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر۔ کیا مطلب۔" زرشاک نے چونک کر کہا۔

دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"شراب چھوڑ دی اور تم نے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔" زرشاک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زرشاک یہ بتاؤ کہ تم نے کان میں بالی کیوں پہن رکھی ہے۔ کافونز کے قریب سپر دائرز کے کان میں بھی بالی موجود ہے کیا یہ بھی یونیفارم کا حصہ ہے؟" عمران نے اچانک مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں..... یہ ہمارے ایک خاص گروپ کی نشانی ہے۔" زرشاک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ تو تم نارگنس میں شامل ہو۔" عمران نے کہا تو زرشاک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا یہ کیا مطلب۔ آپ کو کیسے یہ بات معلوم ہوئی۔ کس نے بتایا ہے آپ کو؟"..... زرشاک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا تعلق شیڈ اگ سے ہے اور لارڈ کلب شیڈ اگ کا سب سے اہم اڈا ہے اور اس کے نیچے تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا ہے اور شیڈ اگ کا ہیڈ کوارٹر جو ایک ناپو کے نیچے ہے وہاں سے آبدوزیہاں نیچے براہ راست آتی ہے۔"..... عمران نے کہا تو زرشاک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے بہرے کے عضلات

ساتھ ایک کونے میں بیٹھ گیا۔

"ماسٹر۔ یہ زرشاک بھی شاید نارگنس میں شامل ہے۔"..... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کی تمہارے ساتھ واقفیت سے میں فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ آبدوزیہاں موجود ہے یا نہیں اور اگر موجود نہیں ہے تو کب آئے گی۔"..... عمران نے کہا اور جوانا نے اشبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ویٹرس نے انتہائی قیمتی شراب کی بوتلیں ان کی میز پر رکھیں۔

"سوری۔ ہم دونوں نے ڈاکٹر کے سلسلے حلف اٹھایا ہوا ہے کہ ہم شراب نہیں پیئیں گے کیونکہ شراب پیتے ہی ہمارے اندر وحشت جاگ اٹھتی ہے اس لئے جو س لے آؤ۔"..... عمران نے ویٹرس سے کہا تو ویٹرس انہیں اس طرح حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی شراب بھی چھوڑی جاسکتی ہے لیکن بہر حال وہ بوتلیں ٹرے میں رکھے واپس چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد زرشاک عام لباس میں وہاں آیا۔ اس دوران ویٹرس انہیں جو س کے بڑے ڈبے دے گئی تھی۔

"ارے کیا مطلب۔ جو س۔"..... زرشاک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اور ماسٹر دونوں نے شراب چھوڑ دی ہے۔"..... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو زرشاک اس طرح آنکھیں پھاڑ کر جوانا کو

آؤ چلیں۔..... جو انا نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کے ساتھ چلتے ہوئے اس ہال سے نکلے اور ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں آفس کے طور پر سجایا ہوا تھا اور ایک بڑی سی دفتری میز کے چیکھے ایک ٹیم ٹیم آدی بیٹھا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے مندل شدہ بے شمار نشانات تھے اور جسمانی طور پر وہ بے حد جاندار اور پھر تھلا نظر آ رہا تھا۔ اس کے دونوں کانوں میں بالیاں تھیں۔

”کیا ہوا۔ کون ہیں یہ۔.....“ اس نے حیرت بھرے انداز میں عمران اور جو انا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسوور رکھ دیا۔

”جیف۔ یہ جو انا ایک میکیا کی سب سے خوفناک اور پیشور قاتلوں کی حقیقتیں ماسٹر کھر زکار کن اور میرے باپ گسٹ جونی کا شکار گدے اور یہ اس کا ماسٹر ہے۔ جو انا اس ماسٹر کا بڑی گاڑ ہے۔ یہ دونوں کلب میں آئے تو میں نے جو انا کو پہچان لیا اور پھر میں ان دونوں کو سپیشل ہال میں لے آیا۔ پھر میں نے یو نیفارم اتاری اور ان کے ساتھ جا بیٹھا تو اس ماسٹر نے جس کا نام مائیکل بتایا گیا ہے انتہائی حیرت انگیز باتیں شروع کر دیں۔..... زرشاک نے تیز لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

”کیسی باتیں۔.....“ اس جیف نارگٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو زرشاک نے وہ ساری باتیں بتا دیں جو عمران نے اس سے

اس طرح لڑ رہے تھے جیسے وہ کسی خوفناک زلزلے کی زد میں آیا ہوا ہو۔ اس کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو رہی تھیں۔

”دیری بیڈ۔ ریلی دیری بیڈ۔ جو انا آئی ایم سوری۔ اب جہارا ماسٹر یہاں سے زندہ واپس جا سکتا البتہ تم جا سکتے ہو۔“ زرشاک نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کے قریب موجود نارگٹ کی طرف بڑھ گیا۔

”ماسٹر۔..... جو انا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”کیا بات ہے۔ اپنے استاد کے بیٹے پر رحم آ رہا ہے کیا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں ماسٹر۔ آپ کے مقابل گسٹ جونی خود بھی ہوتا تو میں اسے زندہ نہ چھوڑتا۔ یہ تو بہر حال اس کا بیٹا ہے۔..... جو انا نے جواب دیا اور اسی لمحے زرشاک اس دوسرے سپروائزر کے ساتھ ان کے قریب پہنچ گئے۔

”چلو اٹھو اور ہمارے ساتھ آؤ۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جہیں اپنے جیف کے سلسلے پیش کریں۔ یہ فیصلہ جیف کرے گا۔“ ساتھ آنے والے سپروائزر نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں مجبور ہوں جو انا۔ جہارا ماسٹر ایسے راز سے واقف ہے جس کی سزا انتہائی بھیانک ہے۔..... زرشاک نے معذرت آمیز لہجے میں جو انا سے مخاطب ہو کر کہا تو جو انا بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم فکر مت کرو زرشاک۔ جو جی ہو گا جہارا کے سلسلے ہی ہو گا۔

چاہے کرتے رہنا..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔  
 "ذرشاک....." ٹرنز نے عمران کی بات پر توجہ دینے کی بجائے  
 کھولتے ہوئے لہجے میں ذرشاک سے مخاطب ہو کر کہا  
 "کیس چیف....." ذرشاک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔  
 "اس کی بوئیاں اڑا دو۔ یہ میرا حکم ہے....." ٹرنز نے کہا۔  
 "ارے لڑنا ہے تو تم خود لڑو۔ اس بچے کو کیوں سلے لارہے  
 ہو۔ تھوڑے تم نے کھایا ہے اور لڑا اس بچے کو رہے ہو۔ یہ بھینس جیسا  
 جسم کیا دکھانے کے لئے پال رکھا ہے تم نے....." جو انا نے مضحکہ  
 اڑاتے ہوئے کہا تو ٹرنز اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں  
 دو بیج کا کرنٹ آگیا ہو۔

"تم۔ جہادی یہ جرات کہ تم ٹرنز کا مذاق اڑاؤ۔ ٹرنز کو چیلنج کرو۔  
 اب جہادی ہڈیاں میں ہی توڑوں گا....." ٹرنز نے چیخے ہوئے کہا اور  
 اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا دایاں ہاتھ جھٹکا تو  
 عمران اور جو انا ان دونوں کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے ان کی ناک  
 سے کوئی چیز ٹکرائی ہو اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے ذہن  
 یکھٹ گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

کی تھیں۔ یہ سنتے ہی وہ چیف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔  
 "کیا مطلب۔ کون ہے یہ۔ اسے کیسے پتہ چل گیا....." اس  
 چیف کی آنکھوں میں غصے کی شدت سے جیسے شعلے بجھنے لگے۔  
 "اطمینان سے بیٹھ جاؤ چیف نارگٹ صاحب۔ بیٹھ جاؤ۔ میں  
 تمہیں سب کچھ بتا رہا ہوں....." عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا  
 اور اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔  
 "اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تمہیں جرات کیسے ہوئی بغیر اجازت  
 بیٹھنے کی....." چیف نے یکھٹ چیخے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے  
 جو انا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چیف بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا  
 دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"ماسٹر کے سلے اپنی آواز میں بات کرنے والا دوسرا سانس  
 نہیں لے سکتا۔ کچھے۔ اس بار ذرشاک کی وجہ سے میں نے تمہیں  
 معاف کر دیا ہے۔ آئندہ ایسا کیا تو ریشہ ریشہ علیحدہ کر دوں گا۔" جو انا  
 نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ مجھ پر ٹرنز پر۔ چیف نارگٹ  
 پر۔ اوہ۔ اوہ۔....." اس چیف نے جس کا نام ٹرنز تھا ایسے لہجے میں  
 کہا جیسے اسے ابھی تک اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو کہ اس پر بھی کوئی  
 ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔

"سنو ٹرنز۔ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تم سے چند  
 باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے وہ ہو جائیں پھر اس کے بعد جہادی جو جی



”اوہ۔۔۔ یہ کیا کیا تم نے۔ ہم ان سے پوچھ گچھ کرتے۔۔۔۔۔ جو یا  
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”چھوڑو اس پوچھ گچھ کو۔ آؤ۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور پھر مشین گن  
پکڑے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے سے باہر نکل گیا۔ ظاہر  
ہے اب اس کے ساتھیوں کو بھی اس کی پیروی کرنی تھی۔ صفدر بھی  
مشین گن پکڑے اس کے ساتھ تھا جبکہ باقی ساتھی ان کے پیچھے دوڑ  
رہے تھے۔ وہ سب خالی ہاتھ تھے اور پھر اس راہداری کا اختتام ایک  
بڑے کمرے میں ہوا جہاں چھ مسلح افراد موجود تھے۔ وہ حریت بھری  
نظروں سے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے اور انہیں سمجھ نہ آ رہی  
تھی کہ آنے والے کون ہیں کیونکہ یہ بات تو ان کے تصور میں بھی نہ  
ہو سکتی تھی کہ بندھے ہوئے بھی رہا ہو سکتے ہیں اور ان کی اسی حریت  
سے تنویر نے فائدہ اٹھایا۔ دروازے میں داخل ہوتے ہی اس نے  
ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی  
کمرے میں موجود چھ کے چھ مسلح افراد جیتھے ہوئے نیچے گرے اور  
ترپنے لگے۔ تنویر نے اس وقت تک ٹریگر سے ہاتھ نہ ہٹایا تھا جب  
تک کہ ترپنے والے ساکت نہ ہو گئے۔

”آؤ۔۔۔۔۔ ان سب کے ساکت ہوتے ہی تنویر نے ٹریگر سے انگلی  
ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان لاشوں کو پھلانگتے ہوئے کمرے کی  
دوسری دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اب باقی  
ساتھیوں نے لاشوں کے ساتھ پڑی ہوئی مشین گنیں اٹھائی تھیں۔

جولیا اور اس کے ساتھی ابھی رسیوں سے آزاد ہونے ہی تھے کہ  
اچانک کمرے کے دروازے کے باہر قدموں کی آواز سنائی دی تو  
صفدر نے تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے کی چٹخنی آہستہ سے اتار دی  
اور پھر وہ سب دروازے کی سائیڈوں میں دیواروں کے ساتھ پشت لگا  
کر کمرے ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور وہ  
آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی  
تھے کہ صفدر اور تنویر ان پر بھوکے چیتوں کی طرح جھپٹ پڑے۔  
دوسرے لمحے ان دونوں کے حلق سے جیتھیں نکلیں اور وہ جیتھے ہوئے  
اچھل کر سامنے کرسیوں سے ٹکرا کر نیچے گرے ان دونوں کی مشین  
گنیں اب صفدر اور تنویر کے ہاتھوں میں تھیں اور دوسرے لمحے کمرہ  
مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی جیتھوں سے گونج اٹھا۔ تنویر  
نے مشین گن ہاتھ میں اتے ہی ٹریگر دبا دیا تھا۔

دروازے کی دوسری طرف ایک بار پھر راہداری تھی ابھی وہ راہداری کے درمیان پہنچے ہی تھے کہ لکھت سر کی آواز کے ساتھ ان کے سامنے زمین سے چھت تک ٹھوس دیوار آگئی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے عقب میں بھی ایسا ہی ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی سنبھلتا اچانک چھت سے دودھیارنگ کا دھواں بند جگہ میں پھیلتا چلا گیا۔ جو اب اس کے ساتھیوں نے بے اختیار اپنے سانس روک لئے لیکن یہ کہیں اس قدر تیز اور طاقتور تھی کہ ان کی یہ کوشش رائیگاں چلی گئی اور وہ سب نیزھے میڑھے ہو کر زمین پر گرے چلے گئے اور ان کے ذہن تاریک پڑتے چلے گئے۔

ٹرنز اپنے آفس کی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے دو ٹارگٹ موڈ بانہ انداز میں کھڑے تھے۔ ٹرنز نے میز کی دراڑ کھولی اور اس میں سے ایک لانگ ریج ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ ٹرنز کانٹک۔ اور۔“..... ٹرنز نے تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”ییس۔ ہیڈ کوارٹر اسٹنڈنگ یو۔ اور۔“..... چند لمحوں بعد ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

”سپر چیف سے بات کرائیں۔ اور۔“..... ٹرنز نے کہا۔

”ییس مہم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اور۔“..... چند لمحوں بعد ایک

بھاری سی آواز سنائی دی۔

میں پابند کر کے بے ہوش کر دیا اور پھر انہیں زیر و روم میں دو بار کے ساتھ فولادی رازڈ میں جکڑ دیا گیا ہے۔ میں ابھی ان سے پوچھ گچھ کے لئے جانے ہی والا تھا کہ میرے دو نارگٹس دو آدمیوں سمیت میرے آفس میں آئے۔ ان میں سے ایک ایکری می نیگرو تھا جس کا نام جوانا بتایا گیا تھا اور وہ ایکری میا کی مشہور زمانہ پیشر وقتلوں کی تنظیم ماسٹر کھر زکار کن تھا۔ اس کے ساتھ ایک ایکری می نو جو ان تھا جسے وہ ماسٹر کہہ رہا تھا۔ انہوں نے میرے ایک نارگٹ سے شیڈاگ کے بارے میں اور شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ایسی باتیں کیں جیسے وہ اس بارے میں سب کچھ جانتے ہوں۔ چنانچہ انہیں میرے آفس لایا گیا۔ میں نے ان سے باتیں کیں تو مجھے بھی وہ مشکوک لگے چنانچہ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا اور انہیں زیر و روم میں پہنچا دیا۔ اس ماسٹر کھر زوائے نیگرو کے سلسلے میں جب میں نے عالمی سطح کی ایک معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی سے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ آدمی جس کا نام جوانا ہے۔ پاکیشیا کے ایک انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کا ساتھی ہے اور یہ علی عمران کو ماسٹر کہتا ہے جس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ یہ دونوں بھی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اب یہ سب زیر و روم میں رازڈ میں جکڑے ہوئے اور بے ہوش موجود ہیں۔ میں نے آپ کو اس سنے کال کی ہے کہ کیا آپ ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہیں گے یا انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ اور۔۔۔ ٹرنز نے مؤدبانہ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ میں لارڈز کلب سے چیف نارگٹ بول رہا ہوں۔ ہمیں یوگان سے اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایک چارٹرڈ طیارے سے کار کا پتہ رہے ہیں۔ میں نے پولیس چیف کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ایئر پورٹ پر پولیس کارروائی کے تحت ان لوگوں کو لے جائے اور پھر انہیں ہلاک کر دے لیکن ان کا طیارہ کاراکا کی بجائے آستان جیرے پر اتر گیا جس پر میں نے پولیس چیف کو گھٹ پر تعینات کر دیا۔ وہاں مطلوبہ تعداد اور قذوقامت کے حامل پانچ افراد کا گروپ چیک کیا گیا ہے جن میں دو عورتیں تھیں۔ پولیس انہیں پولیس ہیڈ کوارٹر لے گئی۔ وہاں ان کی تلاشی لی گئی۔ ان کے میک اپ چیک کئے گئے لیکن ان کے میک اپ صاف نہ ہو سکے اور مجبوراً انہیں رہا کر دیا گیا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں نے حکم دے دیا کہ انہیں اخوا کر کے لارڈ کلب کے بلیک روم میں پہنچا دیا جائے۔ میں خود ان کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ انہیں وہاں پہنچا دیا گیا اور کرسیوں پر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ میں وہاں گیا اور ان سے بات چیت کی لیکن مجھے احساس ہوا کہ یہ دو لوگ نہیں ہیں جو ہمیں مطلوب تھے اس لئے میں واپس آفس آگیا اور میں نے کلنگ سیکشن کو حکم دے دیا کہ انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے اور ان کی لاشیں گڑھوں میں پھینک دی جائیں لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ وہ سب انتہائی حیرت انگیز طور پر رہا ہو گئے ہیں اور انہوں نے کلنگ سیکشن کے تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے تو میں چونک پڑا۔ میں نے ان کو سپیشل راہداری

”علی عمران جہارے قابو میں آ چکا ہے۔ اور“..... تم اسکاٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

”یس چیف۔ اور“..... ٹرنز نے جواب دیا۔

”اوہ۔ وری گڈ۔ سنو۔ یہ سب انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اور یہ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے مشن پر نکلے ہوئے ہیں۔ تم ایک لمحہ ضائع کئے بغیر انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ یہ میرا حکم ہے۔ اور“..... تم اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہوگی۔ اور“..... ٹرنز نے کہا۔

”ان کی ہلاکت کے بعد تم نے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دینی ہیں اور سنو۔ ان سے لڑنے کی حماقت نہ کرنا۔ یہ انتہائی خطرناک لڑاکے ہیں ایسا نہ ہو کہ تم اور جہارے نارگنس ان سے شکست کھا جائیں۔ تم بس بندھے ہوئے اور بے ہوشی کی حالت میں ہی ان کا خاتمہ کر دو۔ اٹ از مانی آرڈر۔ اور“..... تم اسکاٹ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ لیکن تم اسکاٹ کی بات سن کر ٹرنز اور سلمنے کھڑے ہوئے دونوں نارگنس کے چہرے غصے کی شدت سے چمکنے لگ گئے تھے کیونکہ تم اسکاٹ نے لڑائی میں ان کی شکست کی بات کی تھی۔ حالانکہ ان نارگنس کے متعلق پوری دنیا جانتی تھی کہ لڑائی میں نارگنس اور خاص طور پر چیف نارگٹ ناقابل تسخیر ہے۔ آج تک دنیا کا بڑے سے بڑا لڑاکا بھی ان کے سلمنے چتہ لگے نہیں ٹھہر سکا تھا۔ اس کے باوجود سپر چیف انہیں کہہ رہا تھا کہ وہ انہیں

شکست دے دیں گے لیکن ظاہر ہے کہ وہ سپر چیف کو کچھ نہ کہہ سکتے تھے اس لئے غصہ آ جانے کے باوجود وہ صرف ہونٹ بھیج کر ہی رہ گئے۔

”یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہوگی۔ اور“..... ٹرنز نے کہا۔

”یہ کام فوری ہونا چاہئے کیونکہ آج ہی سب میرین کلب پہنچنے والی ہے۔ اور“..... تم اسکاٹ نے کہا۔

”چیف۔ ان کا سب میرین سے کیا تعلق۔ اور“..... ٹرنز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ایشیائی سیکشن کی مادام شیری اور اس کا گروپ اور ایشیائی سیکشن کا ایکشن گروپ پاکیشیا میں ان کے ہاتھوں ہی ہلاک ہو چکا ہے۔ انہوں نے ہی کارمن میں سابقہ سپر چیف لارڈلار جٹ کو ابھی ہلاک کیا ہے اور پھر یوگان میں بھی انہوں نے لہری اور اس کے گروپ کو پے درپے شکست دے دی ہے اس لئے اگر انہیں بے ہوش اور بندھی ہوئی حالت میں گولیوں سے نہ اڑایا گیا تو یہ لوگ تم سب کو ہلاک کر کے سب میرین پر قبضہ کر کے ہیڈ کوارٹر بھیج جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور“..... تم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا تو ایک بار پھر ٹرنز اور اس کے سلمنے کھڑے دونوں نارگنس کے چہرے غصے سے بگڑ گئے۔

”یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔

گی۔..... ٹرنز نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں مارگلےس کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ٹرنز نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ فریکوئنسی اس پر چلتے ہی ایڈجسٹ تھی۔

”ہیلو ہیلو۔ ٹرنز کالنگ۔ اور۔..... ٹرنز نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ شیڈ آگ ہیڈ کو آر ٹرانزنگ یو۔ اور۔..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”سپر چیف سے بات کرائیں۔ اور۔..... ٹرنز نے کہا۔

”یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اور۔..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جم اسکاٹ کی تیز اور اشتیاق بھری آواز سنائی دی۔

”چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ ان سات افراد کو بے ہوشی اور بندھی ہوئی حالت میں ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا

ہے اور ان کی لاشوں کو برقی بھٹی میں جلانے کے لیے رکھ کر دیا گیا ہے۔ اور۔..... ٹرنز نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

”کیا وہ علی عمران بھی ہلاک ہو گیا ہے۔ اور۔..... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

”یس چیف۔ وہ بھی اور اس کا ساتھی نیگرو بھی۔ دو عورتیں اور ان کے تین ساتھی مرد بھی۔ سب رازوں میں جکڑے ہوئے اور بے

اور۔..... ٹرنز نے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

”ان کو ہلاک کر کے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلائے گئے بعد مجھے فوراً اطلاع دینی ہے تاکہ مجھے اطمینان ہو سکے۔..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ اور۔..... ٹرنز نے جواب دیا اور دوسری طرف سے اور ایڈجسٹ کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”ٹرانسنس۔ چیف ہمیں نکما اور بزدل سمجھ رہا ہے اس کا خیال ہے کہ یہ مجھ ہمیں لڑائی میں شکست دے سکتے ہیں ورنہ سیڈ۔..... ٹرنز نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

”باس۔ یہ ہم سب کی توہین ہے کہ ہم بے ہوش اور بندھے ہوئے آدمیوں کو خوف کے مارے ہلاک کر دیں۔ یہ بزدلی ہے۔“

ایک مارگلے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ ایسا نہیں ہوگا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ چیف کو کچھ دیر بعد ہی اطلاع دے دوں گا کہ ہم نے انہیں بے ہوش

اور بندھے ہوئے عالم میں ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا دی ہیں اور اس طرح چیف مطمئن ہو جائے گا اور اس کے بعد ہم اپنے ہاتھوں سے ان کی ہڈیاں توڑنے میں

آزاد ہو جائیں گے اور ان میں دو لڑکیاں ہیں وہ خاصی جاندار ہیں اس لئے انہیں ہلاک نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ ہمارے لئے ریزرو رہیں

گلدستہ۔ تم نے واقعی کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اور اینڈ آل..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹرنر نے ٹرانسمیز آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر اس نے میز کی دراز میں رکھا اور دراز بند کر کے خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”آؤ ساتھیو! اب اپنے ہاتھوں سے ان کی ہڈیاں توڑیں۔“ ٹرنر نے کہا اور اس کے دونوں ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسرت کی ہریر سی دوڑنے لگ گئیں۔

کوہنہ، راجہ

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو چند لمحوں تک اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا جب وہ جوانا کے ساتھ ٹرنز کے آفس میں تھا اور جوانا نے ٹرنز کے چہرے پر تصور مار دیا تھا اور پھر ٹرنز نے ہاتھ جھٹکا تھا اور اسے یوں محسوس ہوا تھا کہ اس کی ناک سے کوئی چیز نکل رہی تھی۔ اب ہوش میں آنے کے بعد اسے احساس ہو گیا تھا کہ ٹرنز نے کیا کیا تھا کیونکہ اس کی ناک میں ابھی تک گلے سڑے پیاز جیسی ناگوار بو کا احساس موجود تھا اور یہ بو بتا رہی تھی کہ ٹرنز کی آستین میں ناسک رکھے ہوئے تھے یہ مخصوص ربڑ کے پنے ہوئے چھوٹے چھوٹے عبارے سے ہوتے ہیں جن میں ناسکو دم گیس بھری ہوئی تھی۔ یہ ربڑ معمولی سے نلکاؤ سے پھٹ جاتا ہے اور گیس نکل پڑتی ہے البتہ انہیں نشانے پر پھینکنا خاصا مہارت طلب ہوتا ہے اور یہ مہارت بہر حال ٹرنز کو حاصل تھی کیونکہ اس

نے جیسے ہی بازو جھٹکا تھا عمران اور جوانا دونوں کی ناک سے ناسک نکر ائے تھے۔ رزنا کا نفاذ غلط ثابت نہ ہوا تھا اور یہ اس کی مہارت کا ثبوت تھا۔ عمران نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے ساتھ ہی نہ صرف جوانا بلکہ جو لیا اور اس کے ساتھی بھی سنگی دیوار سے ٹکے والے فولادی راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ گو جو لیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر میک اپ تھے لیکن بہر حال عمران کے لئے ان کو پہچاننا مشکل نہ تھا۔ راڈز گردن کے گرد، پیٹ کے گرد اور پنڈلیوں کے گرد تھے اور ان کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ سوائے سر ہلانے کے عمران اپنے جسم کے کسی اور حصے کو حرکت نہ دے سکتا تھا۔

”یہ جو لیا اور اس کے ساتھی بجائے میرے پاس ہو مل پہنچنے کے یہاں پہنچ گئے ہیں“..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی نظریں ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ وہ لوگ موجود تھے جبکہ سائیڈ کی دیوار کے ساتھ دس کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ باقی پورا ہال خالی تھا۔ عمران نے راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ راڈز دیوار سے نکل کر اس کے جسم کے گرد گھوم کر واپس دیوار میں غائب ہو رہے تھے۔ عمران نے اپنے جسم کو زور سے آگے کی طرف سے جھٹکا دیا لیکن اسے فوراً ہی احساس ہو گیا کہ راڈز نہ صرف بے حد مضبوط ہیں

بلکہ وہ انتہائی مضبوطی سے دیوار میں نصب بھی ہیں۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ ان راڈز کو کھولنے کا کیا طریقہ کار ہو سکتا ہے کہ ٹیکٹ ہال کے سامنے کی دیوار میں موجود فولادی دروازہ کھلا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ دروازے سے اندر داخل ہونے والا رزنا تھا۔ چیف ٹارگٹ۔ لیکن اب اس کے جسم پر ہاف آستین کی بنیان اور نیچے جیزی کی تنگ پتلون تھی اور پیرس میں فل بوٹ تھے۔ اس کے پیچھے سات لیم ٹیم آدمی اندر داخل ہوئے جن میں زرشاک بھی تھا اور ان سب کے کانوں میں بالیاں تھیں اور وہ سب کلب کی یونیفارم کی بجائے ہاف شرٹ کی بنیانوں اور تنگ پتلونوں میں ملبوس تھے۔

”اوہ۔“ جمیں ہوش آگیا علی عمران۔ خود بخود کہیے..... رزنا نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عمران۔ کیا مطلب۔ بے ہوش میں ہوا تھا اور یادداشت جہاری غائب ہو گئی ہے۔ میرا نام مائیکل ہے..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو رزنا بے اختیار کھل کر ہنس پڑا۔

”جوانا کی وجہ سے تم پہچان گئے ہو۔ کیونکہ جوانا تمہیں ماسٹر کہتا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ جوانا آج کل پاکیشیا کے مشہور سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کا ساتھی ہے اور اسے ماسٹر کہتا ہے اس لئے جہارا اصل نام علی عمران ہے اور تم پاکیشیانی ہو اور اب یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ یہ دوسرا گروپ بھی پاکیشیانی ہے اور یہ بھی

آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ نر نے جواب دیا۔ وہ ہال کے درمیان میں کھڑا عمران سے باتیں کر رہا تھا جبکہ باقی سات نارگنس اس کے پیچھے قطار بنائے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

”یہ جہاز بے ہاتھ کیسے لگ گئے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے جویا اور اس کے ساتھیوں کی طرف سر کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

”یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں سہاں کا پولیس چیف بھی شیزاگ کا آدمی ہے اس لئے جب ان کا طیارہ کار کا مین اترنے کی بجائے آستان چلا گیا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ اب اسٹیر سے یہاں ہٹیں گے اس لئے پولیس نے گھاٹ کی ناک بندی کر دی اور پھر تعہد ادا اور قد و قامت کی بنا پر پولیس ان سے مشکوک ہو کر انہیں پولیس ہیڈ کوارٹر لے گئی لیکن ان کے میک اپ صاف نہ ہو سکے تو انہیں چھوڑ دیا گیا لیکن مجھے جب اطلاع ملی تو میں نے انہیں خود چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ سہاں میرے آدمی انہیں بے ہوش کر کے یہاں لے آئے اور پھر انہیں رسیوں سے باندھ دیا گیا میں نے ان سے بات چیت کی اور بات چیت سے مجھے احساس ہوا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں۔ اس لئے میں اپنے آفس میں آ گیا اور میں نے کلنگ سیکشن کو انہیں گولیوں سے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا کیونکہ نارگنس نے عہد کر رکھا ہے کہ وہ انسانوں کو اسلحہ سے نہیں بلکہ ہاتھوں سے ہی ہلاک کریں گے لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ یہ لوگ کسی پراسرار طریقے سے رسیوں کی گرفت سے نہ صرف آزاد ہو چکے ہیں بلکہ انہوں

جہاز سے ساتھی ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ شیزاگ ہیڈ کوارٹر کے مطابق تم ہلاک ہو چکے ہو اور جہاز لاشیں برقی بھٹی میں جل کر راکھ ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔ نر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”وہ کیسے۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو نر نے بڑے صاف انداز میں تمام اسکاٹ کو کال کر کے اسے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق بتانے اور پھر نارگنس کی توہین کرنے کی تمام تفصیل بتا دی۔

”پھر میں نے فیصلہ کر لیا کہ ہم جہیں گولی مار کر ہلاک کرنے کی بجائے جہاز ہی ہڈیاں اپنے ہاتھوں سے توڑ کر جہیں ہلاک کریں گے۔ ہیڈ کوارٹر کو جہاز ہلاکت چاہئے اور وہ ہو جائے گی اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دے دی ہے کہ جہیں ہلاک کر کے جہاز لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دی گئی ہیں۔۔۔۔۔ نر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمام اسکاٹ تو ایشیائی ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے۔ کیا جہاز تعلق ایشیائی ہیڈ کوارٹر سے ہے۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ ہمارا تعلق شیزاگ کے مین ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر کا سپر چیف لارڈ لار جٹ ہلاک ہو گیا ہے اس لئے اب تمام اسکاٹ نے اس کی جگہ لے لی ہے۔ ایشیائی ہیڈ کوارٹر کا انچارج اب لیری ہے جس کے آدمیوں سے بھی جہاز سے ساتھی زندہ بچ کر نکل



نے گلنگ سیکشن کے سب افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے جس پر ایک مخصوص راپداری میں انہیں گھیر کر بے ہوش کیا گیا اور پھر یہاں لا کر باندھ دیا گیا اور میں ان کے بندھنے کی اطلاع سن کر اٹھنے ہی والا تھا کہ ڈر شکا اور اس کا ساتھی جہیں اور اس نیگرو کو ساتھ لے کر آفس میں آگئے اور پھر وہاں جہارے ساتھی نے مجھے تھپڑ مار کر اور تم نے توہین آمیز لہجے میں بت کر کے اپنی موت مقدور کر دی۔ چنانچہ میں نے ٹاسک کے ذریعے تم دونوں کو بے ہوش کیا اور پھر میرے حکم پر تم دونوں کو یہاں پہنچا دیا گیا۔ اس کے بعد میں نے معلومات حاصل کیں اور اس طرح جہارے متعلق معلوم ہوا۔ سر چیف سے بات ہوئی جس کی تفصیل میں جہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ ٹرنز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن جہارے سر چیف ہمیں آخر فوری طور پر ہلاک کرنے پر کیوں بے رحم تھا.....“ عمران نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

”یہاں سے ہیڈ کوارٹر کو اسلحہ ایک مخصوص سب میرین کے ذریعے جاتا ہے اور یہ سب میرین ہفتے میں دو مرتبہ ہیڈ کوارٹر سے یہاں کلب میں آتی ہے اور آج اس کی آمد کا دن ہے اس لئے سر چیف جہیں ہر صورت میں ہلاک کرانا چاہتا تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ تم اس سب میرین پر قبضہ کر کے کہیں ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ حالانکہ ٹارگٹس کی موجودگی میں ایسا ناممکن ہے لیکن بہر حال سر چیف واقعی تم سے اور جہارے ساتھیوں سے بے حد خوفزدہ ہے.....“ ٹرنز

نے منہ ہناتے ہوئے کہا۔

”یہ آبدوز کیا اس ہال میں پہنچتی ہے.....“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ اس ہال سے متعلقہ ایک اور ہال ہے۔ وہاں سمندر کے

اند تک دیوار ہے سب میرین اس ہال میں پہنچتی ہے۔ اس لئے اسے

سب میرین ہال کہا جاتا ہے.....“ ٹرنز نے جواب دیا۔

”کس وقت پہنچتی ہے۔“ عمران نے کہا تو ٹرنز نے اختیار ہنس پڑا۔

”تم اس لئے پوچھ رہے ہو کہ تم چاہتے ہو کہ اس پر قبضہ کر لو۔

میں نے جہیں بتایا ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس وقت یہاں ہم

آٹھ ٹارگٹس موجود ہیں اگر ہم میں سے ایک بھی یہاں ہوتا تو بھی

ایسا ممکن نہ ہو سکتا تھا۔ بہر حال اس کے آنے میں ابھی چار گھنٹے دور

ہے.....“ ٹرنز نے جواب دیا۔

”اوکے۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو.....“ عمران نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسے آبدوز کی آمد کا سن کر بے حد

اطمینان ہوا تھا کہ وہ صحیح وقت پر یہاں پہنچ گیا ہے۔

”چاہنا کیا ہے۔ جہارے اس نیگرو ساتھی نے میرے بچے پر

تھپڑ مارا ہے اور جہیں چیف خطرناک کہتا ہے اس لئے جہاری اور

جہارے اس ساتھی کی موت تو میرے ہاتھوں مقدور ہو چکی ہے باقی

رہے جہارے دوسرے ساتھی۔ تو ان میں سے دونوں عورتیں زندہ

رہیں گی۔ یہ ہم ٹارگٹس کے لئے ریزرو ہو جائیں گی اور باقی تینوں

ساتھیوں کو میرے تین ٹارگٹس ختم کر دیں گے اور اس کے بعد تم

”اوکے۔ تم نے اس انداز میں بات کر کے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی موت مقدّر کر لی ہے۔ میرے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور پھر مجھے کھول دو اور پھر تم اور جہارے سات مارکس سامنے آ جاؤ۔“ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ٹرنز بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے عمران نے انتہائی ہچکانہ بات کی ہو۔

”تم سب سے لڑو گے۔ تم۔ ہو نہ۔ تم واقعی چھوٹے سے بچے ہو۔ بہر حال جہاری خواہش پوری ہو جائے گی۔ میں جہیں اور جہارے اس ٹیگور ساتھی کو کھول دیتا ہوں اور پھر میں تم دونوں سے بیک وقت لڑوں گا۔“ ٹرنز نے کہا۔

”باس۔ اس جو انا سے مجھے لڑنے کی اجازت دیں۔“ اچانک بچے کھڑے ہوئے زرشاک نے موڈ بانہ لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ اس نے میرے منہ پر تھو مارا ہے۔ اس لئے اسکی موت میرے ہی ہاتھوں ہوگی۔ تم البتہ اس ٹیگور اور باقی لوگوں کو ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ بھی اس جو انا اور علی عمران کی ہڈیاں ٹوٹنے کا نظارہ کر سکیں۔“ ٹرنز نے مڑ کر جواب دیا اور زرشاک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے پتلون کی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ رازد میں جکڑے ہوئے جوانا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور پھر وہ جو لیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سب کی

سب کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی جائیں گی۔“ ٹرنز نے بڑے ٹھنڈے اور اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”عورتوں کی بات آخر میں۔ اس لئے کہ تم نے اب تک جس طرح کا رویہ اپنایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم واقعی بہادر اور جی دار لڑاکا ہو اس لئے اگر ہم سب ختم ہو گئے تو پھر تم ان عورتوں کے ساتھ جو چاہے سلوک کرنا۔ لیکن فی الحال ان کے بارے میں بات نہ کرو۔ کیونکہ اس بات کے بعد جہار زیادہ دیر زندہ رہنا ناممکن ہو جائے گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا تم واقعی اچھے لڑاکا ہو۔“ ٹرنز نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ارے میں تو انتہائی مرنجیاں مرغ سا آدمی ہوں البتہ یہ دونوں عورتیں بڑی لڑاکی ہیں۔ ہر وقت لڑتی رہتی ہیں اس لئے تم ایسا کرو کہ میرے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور پھر پہلے ان دونوں عورتوں سے ہی لڑو۔“ عمران نے کہا۔

”ہو نہ۔ بزدل کہیں کا۔ اپنی بجائے عورتوں کو آگے کر رہا ہے۔“ ٹرنز نے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر اس طرح تھوک دیا جیسے فرش کی بجائے عمران کے چہرے پر تھوک رہا ہو۔ اس کے اس انداز سے عمران کا خون بے اختیار کھول اٹھا۔ حالانکہ عمران بے حد ٹھنڈے دل و دماغ کا مالک تھا لیکن ٹرنز کا یہ انداز ایسا تھا کہ اسے بھی غصہ آ گیا تھا۔

”ماسر۔ اس سے مجھے لڑنے دیں۔“ جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سوچ لو۔ یہ چیف مارگٹ ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے ماسر۔ اسی لئے تو میں بھی اسے چیف مارگٹ بنانا چاہتا ہوں کہ براعصر وہ گیا ہے مجھے لڑائی لڑے ہوئے۔“ جوانا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم اکیلے مجھ سے لڑو گے۔“ ہونہر تانسنس۔ تم پیشہ ور قاتل ہو۔ بس ٹرگڈر دیا اور آدمی مار دیا۔ تمہیں کیا معلوم کہ لڑائی کیا ہوتی ہے۔“ ٹرنز نے جوانا کی بات سن کر منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے زرشاک نے سوچ بچاؤ پر مو۔ حودو بن پریس کئے تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران اور جوانا کے جسموں کے گرد فولادی راڈز کھل کر دیوار میں غائب ہو گئے اور وہ دونوں ہی تیزی سے دو قدم آگے بڑھ کر کھڑے ہو گئے۔

”اپنے آپ کو اچھی طرح سیٹ کر لو تاکہ تمہیں بعد میں یہ شکایت نہ ہو کہ تم بندھے رہے ہو اور بے ہوش رہے ہو اس لئے پوری طرح سنبھل نہ سکتے تھے۔“ ٹرنز نے بڑے طنز سے لہجے میں کہا۔ ”تم نے بتایا ہے کہ آبدوز چار گھنٹوں بعد یہاں پہنچے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس چار گھنٹے موجود ہیں۔“ عمران نے کہا۔ ”جہاز کے پاس چند منٹ ہیں کیونکہ چند منٹوں بعد تمہاری

ناک سے شیشی لگانے کے بعد اس نے شیشی کا ڈھکن بند کیا اور اسے ایک طرف کوئے میں اچھال دیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے جوانا اور جوایا سمیت سب ساتھی ہوش میں آ گئے۔

”یہ ہم کہاں ہیں۔“ جوایا نے ہوش میں آتے ہی ایکری لہجے میں کہا۔

”اب یہ ثبوت بل گیا ہے کہ تم سب پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور تمہیں اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے کہ تم اس علی عمران اور جوانا دونوں کو مارتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو۔“ ٹرنز نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جوانا کا نام سن کر سب نے گردنیں گھمایں۔

”میں تم سب کا ہوٹل میں انتظار کرتا رہا اور تم یہاں پہنچ گئے۔“ عمران ان سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اچانک راہ جاتے آپس میں مل گئے ہوں۔

”زرشاک۔ اس ٹیگڈر جوانا اور علی عمران کو کھول دو اور تم سب ادھر کر سیوں پر بیٹھ کر قماش دیکھو۔“ اس سے پہلے کہ جوایا اور اس کے ساتھی عمران کی بات کا جواب دیتے ٹرنز نے زرشاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں باس۔“ زرشاک نے کہا اور تیزی سے دروازے کے ساتھ دیوار پر لگے ہوئے سوچ پینل کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی نارگنس سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھ گئے۔

گردنیں ٹوٹ چکی ہوں گی..... نرزنے جواب دیا۔  
 "ماسٹر۔ اس بڑولے کی زبان بند کرنے کی مجھے اجازت دیں۔"  
 جو انانے کہا۔

"اؤکے۔ چلو تم ہی اس کی زبان بند کر دو۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے در لگائی تو جہاری زبان مجھے بند کرنا ہوگی..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو انانہ تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور نرزن کے سامنے آکر کھڑا ہوا گیا جبکہ عمران تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا۔  
 "تم مجھ سے لڑو گے۔ تم..... نرزن نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ پہلے وار تم کرو۔ آؤ تاکہ زرشاک بھی دیکھ لے کہ اس کے باپ کا شاگرد آج بھی اسی طرح ہے جس طرح اس کی زندگی میں تھا..... جو انانے کہا۔

"مجھے جہاری موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا جو انانہ کیونکہ جیف سے لانا جہار اتو کیا کسی کے بس کا روگ نہیں ہے..... سوچ بورڈ کے قریب کھڑے زرشاک نے کہا۔

"تم مجھ سے لڑنے سے گریز کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے میں نے کہا تھا کہ تم بد دل ہو۔ نرزن نے ایک بار پھر پہلے کی طرح مختصر آواز لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ اسکا فقرہ مکمل ہوتا جو انانہ دھاڑا۔

"جہاری یہ جرات کہ تم ماسٹر کو بد دل کہو..... جو انانہ نے ٹھٹھکتے دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹھٹھکتے نرزن پر چھلانگ

لگا دی لیکن نرزن پہلی کی سی تیزی سے نہ صرف ہٹ گیا بلکہ اس کی گھومتی ہوئی لات حملہ کرتے ہوئے جو انانہ کے پہلو پر پڑی اور جو انانہ نے اختیار دوڑتا ہوا کئی قدم آگے چلا گیا۔ جہاں زرشاک سوچ بورڈ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ جو انانہ قدم آگے بڑھ کر کا اور پھر ابھی وہ تیزی سے پلٹنے ہی لگا تھا کہ نرزن نے اس پر چھلانگ لگا دی اور عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھرائے کیونکہ نرزن کے جسم میں واقعی بھلیاں بھری ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے مڑتا ہوا جو انانہ نرزن کی زور دار لک کھا کر گھومتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گر ا تو نرزن ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں پیر جو انانہ کے سر کے دونوں اطراف کو انتہائی خطرناک انداز میں رگڑتے ہوئے گزرتے۔ یہ رگڑ اس قدر خوفناک تھی کہ دونوں اطراف کی کھال پھٹ گئی تھی اور خون رسنے لگا تھا۔

"انٹھو۔ انٹھ کر کھڑے ہو جاؤ..... نرزن نے تیزی سے سائیڈ پر ہو کر رکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں فرش پر پڑے ہوئے جو انانہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جو انانہ پہلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر اٹھا لیکن اٹھتے ہوئے اس کا بھاری بھر کم جسم واقعی اس قدر تیزی سے ہوا میں ہی گھوما کہ نرزن بھی اس کا اندازہ نہ لگا سکا اور جو انانہ کی دونوں جڑی ہوئی ناٹکیں پوری قوت سے نرزن کے پہلو میں پڑیں اور نرزن ٹھٹھکتا جھٹکا ہوا اچھل کر اس دیوار سے جا ٹکرایا جس پر سوچ بورڈ تھا لیکن دیوار سے ٹکرا کر وہ کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح واپس آیا اور ضرب لگا

جوانا نفسیاتی طور پر مزید ڈیپریس ہو جائے گا اور اس کے مار کھانے کے یقینی چانس سامنے آجائیں گے کیونکہ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ ٹرنز واقعی بے حد پھر تھلا بھی تھا اور مارشل آرٹ میں بھی ماہر تھا اور عمران کی اس بات کا اثر واقعی جو اتنا پرے حد مثبت ہوا۔ اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ٹرنز یکتا جیتتا ہوا اچھل کر اس دیوار سے سر کے بل جا نکلایا جس کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھی جکڑے ہوئے تھے۔ اس بار بھی ٹرنز کا جسم کسی گیند کی طرح واپس آیا لیکن اس بار جو اتنا سنبھلا ہوا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھ کھول کر پوری قوت سے چلائے اور ٹرنز کے حلق سے پہلی بار انتہائی کربناک جھج نکلی کیونکہ جس طرح جو اتنا کے سر کی دونوں سائیڈوں پر بوٹوں کی رگڑ سے زخم آئے تھے اس طرح ٹرنز کے سر کی دونوں سائیڈوں پر جو اتنا کے خوفناک تھوڑ پڑے تھے۔ لیکن ٹرنز نے دونوں ٹانگیں آگے کو چلائیں اور جو اتنا کی ناف پر زوردار ضرب لگائی اور جو اتنا بے اختیار پیچھے ہٹا چلا گیا۔ اسی لمحے ٹرنز کا جسم کسی لٹو کی طرح گھوما اور اس کی گھومتی ہوئی لات جو اتنا کی ٹانگوں پر پڑی اور جو اتنا اچھل کر نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی ٹرنز نے یکتا قلابازی کھائی اور اس کا جسم گھوم کر نیچے گر کر اٹھتے ہوئے جو اتنا کے جسم سے پوری قوت سے نکل آیا اور جو اتنا کا جسم ایک دھماکے سے واپس نیچے گرا اور ٹرنز نے اچھل کر کودت بدلتی جا ہی لیکن اس بار ٹرنز کی شامت آگئی۔ جو اتنا کے دونوں ہاتھ ایک بار پھر گھومے اور ٹرنز کا

کر لڑکھواتا ہوا جو اتنا ابھی پوری طرح سنبھل ہی نہ سکا تھا کہ ٹرنز کا واپس آنا ہوا جسم پوری قوت سے جو اتنا سے نکل آیا اور جو اتنا بھی جیتتا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ جو اتنا کے نیچے گرتے ہی ٹرنز نے اس پر چھلانگ لگائی اور جو اتنا کے دونوں گھٹنے بے اختیار اوپر کو اٹھے لیکن ٹرنز جو اس پر چھلانگ لگا چکا تھا یکتا ہوا میں ہی اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور پھر اس کا جسم جو اتنا کے مزے ہوئے گھٹنوں کو کر اس کر کے پلک جھپکنے میں اس کے سینے اور پیٹ پر گرا اور اس کے ساتھ ہی ٹرنز قلابازی کھا کر جو اتنا کے سر کے عقب میں کودا ہوا چکا تھا جبکہ جو اتنا کا جسم ٹرنز کے جڑے ہوئے گھٹنوں کی خوفناک ضرب کھا کر یکتا اس طرح ترے ترے لگا صیے مومی کاغذ کے بنے ہوئے انسان کو حدت دی جائے تو بری طرح ترے ترے مڑنے لگ جاتا ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ جو اتنا سنبھلتا ٹرنز یکتا ایک بار پھر اچھلا اور اس کے دونوں پیر فل اور بھاری بوٹوں سمیت پوری قوت سے جو اتنا کے چہرے پر پڑے اور ٹرنز ایک بار پھر چھلانگ لگا کر سائیڈ پر جا کھڑا ہوا۔ جو اتنا کی ناک اور منہ سے بے اختیار خون نکلنے لگا اس کے چہرے کی کھال پھٹ گئی تھی۔

جوانا۔ کافی اٹھک بیٹھک کر لی ہے اس ٹرنز نے..... اچانک عمران نے ایسے لہجے میں کہا جسے جو اتنا واقعی اب تک ٹرنز کو اٹھک بیٹھک کرنے کا خود موقع دے رہا تھا۔ عمران نے یہ بات اس لئے کی تھی کہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اس وقت جو اتنا پر طنز نہ کیا تو

ناقابلِ تسخیر تھا لیکن جو انا اس کا مقابلہ کر رہا تھا۔ ٹرنز نے بھی نیچے گرتے ہی اپنی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب ان دونوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔

تم تو واقعی اچھے لڑاکا ہو۔ بہر حال اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ٹرنز نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح جو انا کی طرف دوڑنے لگا جیسے جنگلی بھیسنہ نکر مارنے کے لئے مقابل کی طرف دوڑتا ہے اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھیجنے کیونکہ ٹرنز کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ زیرِ اکراکس استعمال کرنا چاہتا ہے جبکہ جو انا جس انداز میں کھڑا تھا اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ ٹرنز اچانک قریب آکر گھوم جائے گا اور ٹاپ کر اس مارنے کی کوشش کرے گا۔ اگر جو انا کا آئینہ یا غلط نکلا تو جو انا مار کھا جائے گا اور پھر وہی ہوا۔ دوڑتا ہوا ٹرنز ٹیگٹ بجلی کی سی تیزی سے اس طرح زمین کی طرف جھکا جیسے اچانک ٹھوکر لگنے سے آدمی نیچے گرتا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ جو انا کچھ سمجھتا ٹرنز کا جسم ہوا میں گھوما اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں جو انا کی گردن کے گرد قبضی کی طرح پڑیں اور اس کے ساتھ ہی ٹرنز کا جسم ایک جھٹکنے سے اوپر کو اٹھا اور جو انا کی عقبی طرف مڑ جانے لگا ہی تھی کہ جو انا کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس کے ساتھ ہی ٹرنز کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ جو انا نے اس کے دونوں پہلوؤں پر انتہائی خوفناک کرانے کا وار کیا تھا جس سے ٹرنز کی کئی پسلیاں دب

کروٹ بدلتا ہوا جسم اس کے بازوؤں میں جکڑا گیا۔ ٹرنز نے پوری قوت سے سر کی ٹکر جو انا کو مارنا چاہی لیکن جو انا کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پھر اس کا جسم ٹرنز کی ٹانگوں اور کولے پر اڑا جبکہ ٹرنز کا اوپر والا جسم جو انا کے بازوؤں میں جکڑا ہوا اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور پلک جھپکنے میں جو انا کا جسم تیزی سے گھومتا ہوا پیچھے کی طرف ہٹا اور ٹرنز کا اوپر والا جسم اس کے اس طرح گھومنے سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ جو انا نے واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں ٹرنز کو بیک کر اس میں پھنسا دیا تھا اور اب اس ٹرنز کا اس ٹرپ سے نکل جانا تقریباً ناممکن تھا کہ اچانک ٹرنز کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور وہ جو انا سمیت گھوم گیا۔ اس طرح گھومنے سے جو انا کا اس کی ٹانگوں پر موجود ویبڈ ٹیگٹ نرم ہوا تو ٹرنز کا اوپر کو اٹھتا ہوا جسم ایک جھٹکنے سے مزید اوپر کو اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم سائیڈ سے ہوتا ہوا دوسری طرف نکل گیا اور دوسرے لمحے ٹرنز اچھل کر نہ صرف کھڑا ہو گیا بلکہ گھومتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ جبکہ جو انا اندھے منہ نیچے گرا لیکن دوسرے لمحے جو انا نے اپنی قلابازی کھائی اور اس کا بھاری جسم قوس کی طرح گھومتا ہوا پوری قوت سے ٹرنز کے جسم سے جا ٹکرایا اور ٹرنز ایک بار پھر چیختا ہوا دھماکے سے فرش پر گر کر تو جو انا اچھل کر سائیڈ پر جا کھڑا ہوا۔ عمران اور ٹرنز کے ساتھی انتہائی حیرت سے یہ خوفناک لڑائی دیکھ رہے تھے۔ خاص طور پر ٹرنز کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات موجود تھے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق تو ٹرنز

گئی تھیں لیکن اس کے باوجود ٹرنز نے اپنا داؤ نہ چھوڑا اور جیسے ہی ضرب لگا کر جوانا کے ہاتھ واپس ہوئے ٹرنز کا جسم ایک بار پھر اتھانی تیزی سے اوپر کو اٹھا۔ اگر اس کا جسم جوانا کے عقب میں پہنچ جاتا تو جوانا کی گردن کو ٹوٹنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہ بچا سکتی تھی اور شاید جوانا کو بھی اس بات کا علم تھا اس لئے جیسے ہی ٹرنز کا جسم اوپر کو اٹھا جوانا لچکھٹ ہتھیلیوں کے بل نہ صرف زمین پر بیٹھا بلکہ اس نے اپنے جسم کو اتھانی زوردار انداز میں آگے کی طرف جھٹکا اور اس کے بیک وقت ان دونوں حرکتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ ٹرنز کو اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے بے اختیار دونوں ہاتھ جوانا کے کاندھوں پر رکھنے پڑے اور پھر ہمیں ٹرنز مار کھا گیا۔ جیسے ہی اس کے دونوں ہاتھ جوانا کے کاندھوں پر پڑے جوانا کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ کسی توپ کے گولے کی طرح سلسلے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔ جوانا نے یہ ایکشن اس قدر پھرتی اور تیز رفتاری سے کیا تھا کہ ٹرنز سنبھل نہ سکا۔ اس کی دونوں ٹانگیں جوانا کی گردن کے گرد تھیں اور اس کا پورا جسم گھوم کر جوانا کے سر کے اوپر کمان کی طرح میڑھا ہو گیا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ جوانا کے کاندھوں پر موجود تھے کہ جوانا نے دیوار سے ٹکر مار دی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ٹرنز کی کمان کی طرح گھومی ہوئی ریڑھ کی ہڈی ایک خوفناک دھماکے سے دیوار سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی کلک کلک کی آوازیں ابھریں اور ساتھ ہی ٹرنز کے حلق سے جھنجھیں نکلیں اور اس کا جسم لچکھٹ ڈھیلہ پڑ گیا اور جوانا

نے دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن پکڑ کر اسے اس طرح گھما کر ایک طرف اچھال دیا جیسے کوئی اتھانی قابل نفرت چکر کر پکڑ کر دور پھینکتا ہے اور ٹرنز ایک دھماکے سے زمین پر گر کر چند لمحوں کے لئے جڑبا اور پھر سادک ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

گڈشو جوانا۔ تم نے واقعی ہمت کی ہے کہ اس خوفناک لڑاکا کو شکست دے دی ہے۔ عمران نے آگے بڑھ کر جوانا کے کاندھے پر تھکھی دیتے ہوئے کہا تو جوانا کا پھولا ہوا سینہ کئی انچ تک مزید پھولتا چلا گیا۔ ٹرنز کے ساتھی حیرت بھری نظروں سے فرش پر مردہ پڑے ہوئے ٹرنز کو دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اسی لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر سوچ بورڈ پر موجود تمام بین بریس کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ابھریں اور عمران کے سارے ساتھی راڈز کی گرفت سے آواز ہو گئے۔

اب تم بتاؤ مارا گئیں۔ جہار اکیا ارادہ ہے۔ جہار اچیف تو بے کار ہو چکا ہے۔ عمران نے ان سات مارا گئیں سے مخاطب ہو کر کہا جو حیرت کی شدت سے ابھی تک بت بنے ٹکر ٹکر اپنے چیف ٹرنز کو دیکھ رہے تھے۔ ٹرنز کی اس طرح شکست اور موت نے شاید ان کے ذہنوں کو مفلوج کر دیا تھا۔ عمران کی آواز سننے ہی لچکھٹ وہ جیسے ہوش میں آگئے اور دوسرے لمحے لچکھٹ وہ جھپٹے ہوئے اچھل کر کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے غصے اور انتقام کی شدت سے اس قدر تیزی

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

# ڈاکٹر پادوڑ

مصنف: منظر کلیم ایم اے

ڈاکٹر پادوڑ۔ ایسا پادوڑ جس کے چند دروں سے انتہائی قیمتی ہیرے تیار کئے جا سکتے تھے۔  
 ڈاکٹر پادوڑ۔ جس کے چند دروں سے تیار کئے گئے ہیروں نے بین الاقوامی مارکیٹ میں طوفان برپا کر دیا۔  
 ڈاکٹر پادوڑ۔ جس کے حصول کیلئے انتہائی خوفناک اور طاقت ور ریٹرنڈ کیٹ میدان میں اُتر آیا۔  
 ڈاکٹر پادوڑ۔ جس کے حصول کیلئے عمران بھی میدان عمل میں کود پڑا۔  
 کیوں؟ کیا عمران کا مقصد دولت کا حصول تھا یا؟  
 ریٹرنڈ کیٹ۔ انتہائی خوفناک اور طاقتور مجرموں کا سب کیٹ جس کے خوف سے عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت مجبوراً اپنے ملک فرار ہونا پڑا۔  
 کیا عمران اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا؟  
 • وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ریٹرنڈ کیٹ تباہ ہو گیا کیسے؟  
 • انتہائی دلچسپ خیر نگیز اور جان لیوا ہنگاموں پر منظر انداز کی کہانی۔

# یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

علی عمران اور میجر رموڈ کے خوفناک ٹکڑوں پر مشتمل ایک خیر نگیز ناول

# گریٹ فائنٹ

مصنف: منظر کلیم ایم اے

پروفیسر بار کی ایک سائنسدان جو بلکہ زمین سے ذرا مکرر پاکیشیا پہنچ گیا کیوں؟  
 میجر رموڈ۔ جو پروفیسر بار کی کونکلی زمین واپس لائے کیسے پاکیشیا پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑا۔ کس انداز میں؟  
 میجر رموڈ۔ جس نے دن دناڑے پاکیشیا کے عادی انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر پر کیلئے دھاوا بول دیا اور وہاں عمران کی موجودگی کے باوجود وہ اپنے مشن میں کامیاب رہا کیسے؟  
 علی عمران۔ جس نے میجر رموڈ اور اس کے ساتھیوں کو ایسے انداز میں گھیر لیا کہ میجر رموڈ کا منہ نہ بچ سکا، نہ کان، نہ گویا۔ مگر میجر رموڈ اس طرح نکل گیا کہ عمران حیرت سے آنکھیں چھارے رہ گیا۔  
 جوزف، جانا اور عمران کی ویران پہاڑیوں میں میجر رموڈ اور اس کے ساتھیوں سے دو بندوق جگ۔ ایک ایسا لمحہ جب جوزف سینکڑوں فٹ گہرائی میں جا گرے۔ اور جانا کو زندگی میں پہلی بار زمین جاتے پر مجبور ہونا پڑا۔  
 بلکہ زمین کی ناک میجر رموڈ اور پاکیشیا کے ناقابل تسخیر علی عمران کے درمیان ایک خوفناک اور جان لیوا لڑائی۔ اس لڑائی کا نتیجہ کیا نکلا؟  
 یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان



عمران میرزے میں ایک دلچسپ اور انتہائی شاندار ایڈیٹر

## ریڈ اتھارٹی

مصنف — منظرِ کلیم ایم اے

ریڈ اتھارٹی — اسرائیل کی ایک نئی تنظیم — جس کا سربراہ انتہائی ذہین اور فعال ایجنٹ تھا۔

ریڈ اتھارٹی — جس کے سربراہ کرنل بانیک کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل جلیج کے ساتھ لایا گیا۔

• غدار پاکیشی سائنڈن — جسے پاکیشی سے اغوا کر کے اسرائیل پہنچا دیا گیا تاکہ اس سے پاکیشی کے ایٹمی راز حاصل کئے جاسکیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس غدار سائنڈن کو ہلاک کرنے کیلئے دیوانہ وار اسرائیل میں گھس گئے تاکہ پاکیشی کے ایٹمی راز کو بچایا جاسکے — پھر کیا ہوا — ؟

• ریڈ میزائل پراجیکٹ — اسرائیلی دارالحکومت تل ابیب میں واقع ریڈ میزائلوں کا ایک ایسا اڈہ — جہاں غدار پاکیشی سائنڈن کو رکھا گیا۔ اس اڈے کے حفاظتی انتظامات ایسے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی لاکھ فکریں مارنے کے باوجود اس کے قریب تک نہ جاسکتے تھے۔

• ریڈ اتھارٹی کے کرنل بانیک — جی۔ پی۔ نائیو کے کرنل ڈیوڈ — عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی انتہائی تیز رفتار اور مولنک جنگ

سے جگڑے کہ شاید اس قدر تیزی سے گرگٹ بھی رنگ نہ بدل سکتا ہو گا لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کرتے اچانک تنویر کے ہاتھ میں نظر آنے والے مشین پستل کے دھماکوں سے ہال گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساتوں مارکس جو ایک قطار میں کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے بھیجنے ہوئے پہلو کے بل کرسیوں پر گرے اور کرسیوں سمیت نیچے فرش پر جا گرے۔ تنویر نے اس وقت تک ٹریگر سے انگلی نہیں ہٹائی تھی جب تک کہ وہ ساتوں ختم نہیں ہو گئے تھے۔

یہ جہاز نے پاس موجود دھماکا..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں ان احمقوں نے اچھی طرح تلاشی ہی نہ لی تھی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اب مزید اٹھک بھٹک ہو۔ جتنے ہی کان بی ہو گئی ہے۔ تنویر نے مشین پستل کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

بکرمہ سدا ۱۳۷۳  
ختم شد

شیڈاگ ہیڈ کوارٹر شائع ہو گیا ہے حصہ دوم

عمران میرزہ میں انتہائی تہلکہ خیز اور چونکا دینے والا ناول

# گرین ورلڈ مکمل ناول

صفت — ایم اے راحت

گرین ورلڈ — خلا کی دستوں میں جھٹکتا ہوا ایک ایسا سیارہ — جس پر انتہائی خوفناک قاتل مخلوق آباد تھی۔  
کمانڈر فریس — جو گرین ورلڈ کی اس قاتل مخلوق کو کمرہ امض پر آباد کرنا چاہتا تھا — کیوں — ؟

جان ایمرس — ایک ایسا فلا باز جو گرین ورلڈ سے لاکھوں کی تعداد میں اس قاتل مخلوق کو لے کر پاکشیا بھیج گیا۔ کیسے — ؟  
پاکشیا سیکرٹ سروس — جو اس قاتل مخلوق کو گرفتار کرنے میں بُری طرح ناکام ہو گئی اور قاتل مخلوق نے تنہا اور خوار پر حملہ کر دیا اور ان دونوں کا بچنا ناممکن ہو گیا۔ کیا خوار اور تنہا ایسا دفاع نہ کر سکے — ؟  
علی عمران — جس نے اپنی ذہانت سے لاکھوں کی تعداد میں اس قاتل مخلوق کو گرفتار کر لیا — کیسے — ؟

• موت کی آہٹوں میں لرزائے والا اور خوف سے دلائیے والا انتہائی اٹوکھا ناول۔

## اشرف بک ڈپلو۔ پاک گیٹ ملتان

ایک ایسی جنگ — جس کے نتیجے میں عمران اور کپٹن فکیل کو بہوں سے اڑا دیا گیا۔ کیا وہ دونوں ہلاک ہو گئے — ؟  
زاسٹر — جی۔ پی۔ فائو کا نیا سائنڈ چیف — جس کے متعلق کہا جا سکتا تھا کہ وہ اسرائیل کا عمران ہے۔ کیا وہ واقعی ایسا ہی تھا — یا — ؟  
• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ وہ اپنے مشن میں کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پھر — ؟  
• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی جملے جی۔ پی۔ فائو کے کرنل ڈیوڈ نے خدا پرکاشیائی اسٹانڈن کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کیا کرنل ڈیوڈ، عمران اور اس کے ساتھیوں سے مل گیا تھا — یا — ؟  
• کیا عمران اور اس کے ساتھی ریڈ قاتل کی کے خلاف کامیاب ہو سکے یا ہمیشہ کیلئے موت کی تاریک وادی میں اتر جلنے پر مجبور کر دیئے گئے۔  
• اسرائیل کے اندر عمران اور پاکشیا سیکرٹ سروس کی ایک ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ ثابت ہوا۔

— انتہائی تیز رفتار اور جان لیوا ایکشن۔ اعصاب کو

مجھ کر دینے والا اسپنس اور لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات بھرپور ایک یادگار ناقابل فراموش

اور بے مثال ایڈیٹر

## یوسف براؤن۔ پاک گیٹ ملتان

# ڈبل مشن

مصنف — منظر کلیم ایم اے

• ایک ایسا مشن — جسے دوبار پورا کیا گیا — کیسے — کیا پہلی بار مشن مکمل نہ ہوا تھا — یا — ؟

• ایک ایسا مشن — جس میں پہلی بار شاگل نے پاکستان آکریڈٹڈ میں کام کیا — انتہائی حیرت انگیز پھرتی —

• ایک ایسا مشن — جس میں شاگل نے پاکستان میں علی الاعلان اپنا مشن مکمل کر لیا۔ لیکن عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس بے بس ہو کر رہ گئے۔

کیا واقعی وہ بے بس تھے — یا — ؟

• ایک ایسا مشن — جس میں شاگل اور ماوام ریکھا بیک وقت عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس کے مقابل آئے — اور پھر خود کا ہنگاموں کا آغاز ہو گیا۔

• ایک ایسا مشن — جس میں کافرستان کی ملٹری ایشیائی جہنم کے ایک

کنٹرول نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی لیکن دراصل یہ ایسا ٹریپ تھا جس کا عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس کو آخری لمحے

تک احساس نہ ہو سکا — کیوں — کیا کنٹرول رائے

عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس سے زیادہ ہوشیار تھا — یا — ؟  
• ایک ایسا مشن — جس میں عمران اور اس کے ساتھی ماوام ریکھا اور شاگل دونوں کے مقابل بیک وقت ناکام ہو گئے —  
کیوں اور کیسے — ؟

• ایک ایسا مشن — جسے عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس نے ہر لحاظ سے مکمل کر لیا — لیکن اس کے باوجود عمران کو دوبارہ یہی مشن مکمل کرنا پڑا — انتہائی حیرت انگیز پھرتی —

- تدم تدم پر چونکا دینے والے واقعات۔
- تیز رفتار ایکشن اور اعصاب کو منجمد کر دینے والا سپنس۔
- کامیابی اور ناکامی کے درمیان پتہ دل کی طرح حرکت کرتی ہوئی ایک ایسی منفرد دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی جسے جاسوسی ادب میں مدتوں یاد رکھا جائیگا۔

## یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیویز میں ایک یادگار اور منفرد کہانی

عمران سیویز میں انتہائی تیز رفتاری، انوکھا اور یادگار ناول

# لیڈریشن

# خاموش چنچیں

مصنف: منظر کلیم ایم اے

مصنف: منظر کلیم ایم اے

ایک الیٹیشن جس کی تکمیل کے لئے لیڈر ایجنٹوں نے پاکیشیا پر یورش کر دی۔ وہ مشن کیا تھا؟  
جینی کو لینئر۔ ایک ایسی سیکرٹ ایجنٹ جس نے خود جو لیا اور اس کے ساتھیوں سے مل کر اپنا تعارف کرایا اور؟  
ور تھا۔ ایک اور سیکرٹ ایجنٹ جو قتل و غارت میں اپنا ثانی نہ رکھتی تھی۔ وہ بھی مشن کی تکمیل چاہتی تھی۔  
بانو۔ ایک حیرت انگیز مقامی لڑکی جو اچانک ہی میدان کارزار میں کود پڑی۔ بانو کون تھی؟  
بانو۔ جو لفظ اس کا نام لڑکی تھی لیکن اس کی کارکردگی نے سیکرٹ ایجنٹوں کو بھی مات دے دی۔

ور تھا اور جینی کو لینئر جب حرکت میں آئیں تو ان کے مقابلے میں عمران اور سیکرٹ سروس کی بجائے بانو میدان میں اترتی۔ کیوں؟  
ایک ایسی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی جس میں ایکشن اور سپنس جی شان ہے

یوسف برادرز - پاک گیٹ ملتان

خاموش چنچیں جنہوں نے ایک لمحے میں عمران کے ملک کے دو ہزار سالوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔  
خاموش چنچوں کا آئندہ ٹانگہ دو لاکھ افراد تھے خاموش چنچیں حقیقت کیا تھیں؟  
عمران اور اس کی پوری ٹیم ایک جنون کے عالم میں خاموش چنچوں کا پیچھا کرتی ہے پھر قدم قدم پر موت کا پھندا۔ ہر لمحہ عذاب کا لمحہ۔  
دو لاکھ افراد کی زندگیوں کے خاتمے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا۔  
عمران اور اس کی ٹیم اس لمحے شکار کھیلنے میں مصروف تھی۔  
دو لاکھ افراد کے سروں پر موت کی تلوار تلک رہی تھی اور عمران ادا اس کے ساتھی عقابوں کو بھرتوں کے پیچھے چھوڑ کر تماشہ دیکھ رہے تھے۔  
کیا خاموش چنچوں نے دو لاکھ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

خود وہ خاموش ہو کر رہ گئیں؟ غیظ میں عمران اور اس کی ٹیم کا حیرت انگیز انڈیجیٹ

یوسف برادرز - پاک گیٹ ملتان

# چند باتیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ پورے قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جبری یا کی ملاقات محض تفریح و مہلکی جس کیلئے پبلشرز مصنف پر نثر قطعی ذمہ دار نہیں سمجھتے

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ شیڈ آگ ہیڈ کوارٹر کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ شیڈ آگ ہیڈ کوارٹر کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کی جان یواجد و جہد اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ یہ ناول پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی پڑھ لیجئے تو کہانی کا لطف یقیناً دو بلا ہو جائے گا۔

کرم داد قریشی ضلع مظفر گڑھ سے محمد علی فراز لکھتے ہیں۔ "میں اور میرا دوست آصف علی شروع سے آپ کے ناول پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ آپ کا ناول "ہیکل سلیمانی" ہمیں بے حد پسند آیا ہے۔ اس ناول کو پڑھ کر میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے کہ آپ کسی ایسے مقدس مشن پر عمران کو بھیجیں جو تاریخی حیثیت رکھتا ہو۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح ایک ایسا تاریخی ناول وجود میں آجائے گا جو رہتی دنیا تک بے مثال رہے گا۔ ایک بات آپ سے اور پوچھتی ہے کہ آپ اپنے ناولوں کے پیچھے چھپی ہوئی اپنی تصویر سے کس حد تک بدل چکے ہیں۔ مجھے معلوم ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔"

محترم محمد علی فراز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا یہ شکر یہ۔ آپ کے دوست محمد آصف علی صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ

ناشران ----- اشرف قریشی

----- یوسف قریشی

پر نثر ----- محمد یونس

طابع ----- ندیم یونس پر نثر لاہور

قیمت ----- 40/- روپے



بہاولپور سے ضیا الرحمن صاحب لکھتے ہیں۔

جو یسا شادی کرادیں چاہے تنویر کچھ بھی کہے کیونکہ جب عمران ذرا اچھے موڈ میں جو یسا بات کرتا ہے تو تنویر خواہ خواہ بیچ میں اپنی ٹانگ اڑا دیتا ہے اور ہر بات پر عمران کو برا بھلا کہتا رہتا ہے اس لئے مجھے تنویر بہت برا لگتا ہے اور آپ عمران سے بھی کہہ دیں کہ وہ دشمن مجرموں کے ساتھ ذرا بھی ہمدردی نہ کیا کرے بلکہ ان کو سخت سزا دیا کرے۔

محترم ضیا الرحمن صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں عمران سے جس محبت کا اظہار کیا ہے اس پر واقعی عمران کو آپ کا شکر گزار ہونا چاہیے کیونکہ اس قدر بے پناہ محبت اور خلوص اس دور میں عطا ہو چکے ہیں اور یقیناً اسی محبت کی وجہ سے آپ کو تنویر برا لگتا ہے کیونکہ وہ عمران کو برا بھلا کہتا رہتا ہے اور شاید تنویر کو سزا دینے کی غرض سے آپ نے عمران اور جو یسا کی شادی پر اصرار کیا ہے ورنہ شاید آپ عمران سے اپنی محبت میں جو یسا کی شرکت بھی گوارا نہ کرتے لیکن محترم آپ نے دیکھا ہو گا کہ تنویر بھی عمران سے بے حد محبت کرتا ہے اور ہر موقع پر اس کو بچانے کے لئے اپنی جان بھی یقینی خطرے میں ڈالنے سے دریغ نہیں کرتا اور جہاں اسے عمران کی کارکردگی پسند آتی ہے تو وہ اس کی تعریف میں بھی ہمیشہ پہل کرتا ہے۔ بس صرف دو باتیں ایسی ہیں جہاں وہ عمران سے اختلاف کرتا ہے۔ ایک تو وہ اپنی طبیعت کے مطابق ڈائریکٹ ایشن کا قائل ہے

انہیں بھی میرے ناول پسند ہیں۔ جہاں تک عمران کو کسی مقدس مشن پر بھیجنے کا تعلق ہے تو محترم عمران اپنے ہر مشن کو مقدس ہی سمجھتا ہے کیونکہ اس کا مشن پاکیشیا یا پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سازشوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جہاں تک آپ کے دوسرے سوال کا تعلق ہے تو آپ نے خود اس تصویر کو میری تصویر قرار دیا ہے اس لئے بدلنے کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پشاور سے فواد بہادر صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول موجودہ دور میں نوجوانوں کی صحیح معنوں میں تربیت کر رہے ہیں اس طرح آپ درحقیقت اپنے قلم سے انتہائی موثر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں جس کی جزا یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو دے گا البتہ آپ کے سابقہ ناولوں کی نسبت موجودہ ناولوں میں ایکشن کی کمی ہے حد محسوس ہوتی ہے۔ جسمانی فائٹس بھی موجودہ ناولوں میں بالکل ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ ٹائیگر، جوزف اور جو انا سے تو آپ نے کام لینا ہی بند کر دیا ہے۔ اسرائیل کے خلاف بھی طویل عرصہ سے کوئی ناول نہیں آیا۔ امید ہے آپ میری ان چند گزارشات پر ضرور غور کریں گے۔

محترم فواد بہادر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی تمام گزارشات سرانگھوں پر۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی گزارشات پر آپ کی خواہش کے مطابق عمل ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ابن مسریٰ بھی مسیحیہ منصوبہ بندی اور جاسوسی سائل کے کاموں سے چڑتا ہے اور دوسری بات جو لیا کی ہے جس طرح جولیا کے لئے عمران مجبوری بنا ہوا ہے اسی طرح تنویر کے لئے جولیا مجبوری بن چکی ہے اور عمران کو چونکہ تنویر کی اس مجبوری کا علم ہے اس لئے وہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتا ہے کہ تنویر خاموش نہیں رہ سکتا۔ میرا یہ سب لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ تنویر کو برا نہ سمجھیں۔ تنویر حقیقتاً برا نہیں ہے بلکہ جس طرح عمران تنویر کی باتوں کو انجوائے کرتا ہے اسی طرح آپ بھی اسے انجوائے کیا کریں۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب باہت دینچہ

والسلام  
مظہر کلیم ایم اے

جم اسکاٹ شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے خاص کرے میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ میری سائیڈ پر موجود ٹرے میں چار پانچ مزید فائلیں بھی موجود تھیں۔ جن فائلوں میں شیڈاگ کے محابدوں اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹیں تھیں۔ یہ فائلیں ایشیائی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے بھیجی جاتی تھیں تاکہ سرچیف شیڈاگ کے مشنرے ساتھ ساتھ آگاہ ہوتا رہے۔ پہلے یہ فائلیں جم اسکاٹ تیار کر کے لارڈ لارینٹس کے لئے ہیڈ کوارٹر بھجوا کر دیتا تھا۔ وہاں سے ایک خصوصی مشین کے ذریعے ان فائلوں کے اندراجات کارمن میں لارڈ لارینٹس کے محل میں پہنچتے تھے لیکن اب یہ فائلیں ایشیائی ہیڈ کوارٹر کے انچارج لیری کی طرف سے تیار ہو کر آتی تھیں اور اب جم اسکاٹ انہیں بطور چیف جیک کرتا تھا۔ جم اسکاٹ فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جم اسکاٹ

W گیا ہے چیف..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جم اسکاٹ کو یوں  
W محسوس ہوا جیسے سیجر نے بات کرنے کی بجائے اس کے کانوں میں  
W پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

p "کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ کیا بکواس کر رہے  
p "..... اچانک جم اسکاٹ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ یہ  
p بات کسی طرح بھی اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہی تھی کہ چیف  
p نارگٹ ٹرنز اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کیا جاسکتا ہے۔  
s "میں درست کہہ رہا ہوں چیف اور اسی لئے میں نے آپ کو براہ  
s راست کال کی ہے" سمٹھ نے کہا۔

c "اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کس نے ہلاک کیا ہے انہیں۔ کس  
c طرح اور کب..... جم اسکاٹ نے حلق کے بل جھینٹے ہوئے کہا۔  
i "مجھے نہیں معلوم کہ یہ سب کس طرح ہوا۔ مجھے اچانک چیف  
i نارگٹ ٹرنز سے ایک اہم بات پوچھنے کی ضرورت پڑی تو مجھے بتایا گیا  
e کہ چیف نارگٹ سمیت تمام نارگٹس تہہ خانوں میں ہیں اور وہاں  
e کسی سے اہم مشن میں معروف ہیں۔ چنانچہ میں نے چیف نارگٹ  
y کے آفس میں کال کی لیکن کسی نے کال اٹھ نہ کی۔ پھر میں نے  
y ٹرانسمیٹر کال کی لیکن جب کوئی جواب نہ ملا تو میں پریشان ہو گیا۔  
c میں نے ہارڈی کو بلایا کیونکہ ہم میں سے صرف ہارڈی ہی نیچے جاسکتا  
c تھا۔ میں نے اسے نیچے چیف نارگٹ کے پاس جانے کا حکم دیا۔  
m چنانچہ ہارڈی نیچے گیا اور پھر ہارڈی کی کال آگئی کہ تہہ خانے تو مقل

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔  
"میں..... جم اسکاٹ نے سر دھچکے میں کہا لیکن اس کی نظریں  
فائل پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"لارڈ کلب کے سیجر سمٹھ کی کال ہے..... دوسری طرف سے کہا  
گیا تو جم اسکاٹ نے اختیار چوک پڑا۔  
"سیجر سمٹھ کی کال اور ہیڈ کوارٹر میں۔ کیا مطلب۔ اس سے تو  
ہمارا رابطہ ہی نہیں ہے۔ ہمارا رابطہ تو ٹرنز سے ہے..... جم اسکاٹ  
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ بات اس سے کی ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ انتہائی  
اہم ترین مسئلہ ہے اور وہ براہ راست آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔"  
دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا بات کراؤ..... جم اسکاٹ نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس  
نے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر دی۔ اس کے ہجرے پر تشویش کے  
تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ سیجر سمٹھ کے اس طرح براہ راست کال  
کرنے کی اسے کوئی وجہ سمجھ نہ آ رہی تھی۔

"ہیلو چیف۔ میں لارڈ کلب کا سیجر سمٹھ بول رہا ہوں..... چند  
لحظوں بعد ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"میں۔ کیا بات ہے۔ کیوں تم نے کال کی ہے..... جم اسکاٹ  
نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چیف نارگٹ اور اس کے ساتھی نارگٹس سب کو ہلاک کر دیا



بنے ہوئے ہیں وہاں موجود تمام افراد لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں جبکہ ان کے ساتھ ہی چیف نارگٹ اور باقی تمام نارگٹس کی لاشیں بھی زروہال میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہاں کوئی آدمی بھی زندہ نہیں ہے جس سے میں پریشان ہو گیا اور پھر میں اپنے خاص آدمیوں کو ساتھ لے کر ہارڈی کی رہنمائی میں نیچے گیا تو وہاں واقعی یہی صورت حال تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے نیچے تہہ خانوں میں خون کی ہولی کھیلی گئی ہو۔ چیف نارگٹ اور دوسرے تمام نارگٹس سمیت وہاں سب افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور ان کی لاشیں بتا رہی ہیں کہ انہیں مرے ہوئے چار پانچ گھنٹے گزر چکے ہیں۔ ویسے چیف نارگٹ نرنگی ریڈ کی ہڈی کے دوہرے بھی نوٹے ہوئے ہیں۔" سمٹھ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سب میرین تو وہاں ایک گھنٹہ پہلے پہنچی ہوگی۔ اس کے کیپٹن کی طرف سے تو کوئی کال نہیں آئی۔" جم اسکاٹ نے اچٹائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف۔ کیونکہ سب میرین کے کیپٹن یا اس کے محلے سے تو میرا کوئی رابطہ ہی نہیں ہے۔" سمٹھ نے جواب دیا۔

"وہاں کسی اجنبی کی کوئی لاش بھی ہے۔" جم اسکاٹ نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"نہیں جناب۔ سب لاشیں کھنگ سیکن کے افراد کی ہیں یا محلے

یا نارگٹس کی ہیں۔ اجنبی آدمی کی کوئی لاش وہاں نہیں ہے۔" سمٹھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فوراً وہاں صفائی کراؤ۔ سب لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو اب وہاں کا نیا بندوبست ہو گا۔ فی الحال تمام تہہ خانے صاف کرا کے سیل کر دو۔" جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر ریڈل دبا یا اور پھر جیسے ہی اس نے ہاتھ اٹھایا۔

"یہیں چیف۔" دوسری طرف سے اس کے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"راجر۔ فوراً معلوم کرو کہ سب میرین کہاں ہے اور کس پوزیشن میں ہے اور پھر مجھے بتاؤ۔" جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ میہ سب کس نے کیا ہو گا۔ وہ ایشیائی گروپ اور علی عمران تو ہلاک ہو چکے تھے۔ پھر یہ سب کیا ہوا۔ کس نے کیا ہے۔" جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔" جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ سب میرین کار کا سے واپس ہو کر اب آپریشنل سیکشن میں پہنچنے والی ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپریشنل سیکشن کے انچارج سے میری بات کراؤ۔ جلدی۔" جم

اسکاٹ نے حلق کے بل جھینٹے ہوئے کہا۔  
 "میں چیف..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے  
 بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔  
 "انتھونی بول رہا ہوں آپریشنل سیکشن سے..... چند لمحوں بعد  
 ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔  
 "جم اسکاٹ بول رہا ہوں انتھونی۔ سب میرین کہاں ہے اس  
 وقت..... جم اسکاٹ نے جھینٹے ہوئے کہا۔  
 "سب میرین اسٹیشن پر پہنچ چکی ہے جناب..... دوسری طرف  
 سے کہا گیا۔  
 "اس سے عملہ وغیرہ باہر آیا ہے یا نہیں..... جم اسکاٹ نے  
 پوچھا۔  
 "ابھی تو سب میرین پہنچی ہے چیف۔ ابھی تو ان لوڈنگ نہیں  
 ہوئی۔ لیکن کیا بات ہے۔ آپ کیوں اس انداز میں پوچھ رہے ہیں۔"  
 انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 "فوری طور پر سب میرین کو سیل کر دو اور جب تک میں نہ  
 کہوں سب میرین سے کسی کو باہر نہ آنے دینا۔ فوری عمل کرو  
 میرے حکم پر..... جم اسکاٹ نے حلق کے بل جھینٹے ہوئے کہا۔  
 "میں چیف..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے  
 رسیور کریڈل پر پٹخا اور اٹھ کر وہ تیز قدم اٹھاتا ہیرونی دروازے کی  
 طرف بڑھتا چلا گیا۔ گو اسے چیف نارگٹ نے رپورٹ دے دی تھی

کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بندھی ہوئی حالت میں ہلاک کر  
 کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈالادی گئی تھیں لیکن اب سمجھنے نے  
 جو رپورٹ دی تھی اس سے اس کے خدشات ایک بار پھر جاگ اٹھے  
 تھے کیونکہ نارگٹس اور کلنگ سیکشن کی ہلاکت کوئی معمولی بات نہ  
 تھی۔ یہ یقیناً ان پاکیشیائی سبجنوں کا ہی کام ہو سکتا تھا اور پھر سب  
 میرین ایک گھنٹہ پہلے وہاں سے واپس روانہ ہوئی ہوگی لیکن سب  
 میرین کے کیپٹن نے ابھی تک کسی قسم کی کوئی رپورٹ نہیں دی  
 تھی۔ اسی سے اسے شک پڑا تھا کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھیوں  
 نے سب میرین کے عملے کو ہلاک کر کے سب میرین پر قبضہ نہ کر لیا  
 ہو۔ گو سمجھنے نے جو رپورٹ دی تھی اس میں کسی اجنبی لاش کی  
 موجودگی سے انکار کیا تھا اس طرح اگر عمران اور اس کے ساتھی سب  
 میرین کے عملے کو ہلاک کر دیتے تو ان کی لاشیں بھی وہاں موجود  
 ہوتیں اور چونکہ سمجھنے انہیں نہیں جانتا تھا اس لئے لامحالہ وہ اس کے  
 لئے اجنبی ہوتے لیکن یہ بھی ہو سکتا تھا کہ عمران اور اس کے  
 ساتھیوں نے عملے کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں وہاں نہ پھینکی ہوں  
 تاکہ کسی کو پتہ نہ چل سکے اور یہ لاشیں سب میرین میں ہی موجود  
 ہوں اس لئے وہ خود اپنی آنکھوں کے سامنے چیلنگ کرنا چاہتا تھا اور نہ  
 تو وہ انتھونی کو بھی حکم دے سکتا تھا اور یہاں ہیڈ کوارٹر میں ایسے  
 انتظامات بہر حال موجود تھے کہ سب میرین کو نہ صرف سیل کیا جا  
 سکتا تھا بلکہ آپریشنل سیکشن کی مشینری بھی سیل کی جا سکتی تھی اور

سب میرین کے اندر موجود افراد کی ہر طرح سے چیکنگ بھی کی جا سکتی تھی اور انہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے جم اسکاٹ پوری طرح مطمئن تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی سب میرین میں موجود بھی ہوئے تب بھی وہ کسی طرح بچ نہ سکیں گے۔

آبدوز خاصی تیز رفتاری سے سمندر کے اندر سفر کرتی ہوئی شیڈ اگ کے ہیڈ کو اڑر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اس وقت کیپٹن روم میں موجود تھا۔ سب میرین لارڈ کلب کے نیچے اپنے مخصوص اسٹیشن پر پہنچی تو وہاں عمران اور اس کے ساتھی اس کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے چیف نارگٹ ٹرنر اور دوسرے نارگٹس کی ہلاکت کے بعد وہاں موجود تمام افراد کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ اس لئے جب سب میرین وہاں پہنچی تھی تو وہاں سوائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اور کوئی موجود نہیں تھا۔ سب میرین کا عملہ آٹھ افراد پر مشتمل تھا اور عمران کے حکم پر سوائے کیپٹن کے باقی تمام عملے کو ہلاک کر دیا گیا تھا البتہ کیپٹن جس کا نام جرنل تھا سے عمران نے نہ صرف سب میرین کے آپریشن بلکہ اس کے اندر موجود تمام مشینری کے بارے میں بھی معلومات

ہے۔ وہاں کیا ہوتا ہے بعد میں دیکھا جائے گا۔ اگر ہمارے پاس میک اپ باکس ہوتے یا لارڈ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ایسا سامان ہوتا تو پھر ہم سب میرین کے عملے کا میک اپ کر لیتے۔ لیکن اب مجبوری ہے..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیپٹن جرنل کے مطابق تو ہیڈ کوارٹر میں آدمیوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے اس لئے اگر ہم وہاں پہنچتے ہی انتہائی تیز ایکشن کریں تو ہم آسانی سے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر سکتے ہیں.....“ کیپٹن خشک نے کہا۔

”اصل مسئلہ وہاں موجود افراد نہیں ہیں۔ بلکہ اصل مسئلہ وہاں موجود انتہائی جدید ترین مشینری ہے جس کا تباہ ہونا ضروری ہے لیکن ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ تہہ خانوں میں بھی سوائے مشین گنوں کے اور کوئی اسلحہ موجود نہیں تھا اور نہ ہی اسلحہ اس سب میرین میں ہے۔ اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم مشین گنیں چکڑے باہر جائیں اور پھر جس قدر تیز رفتاری سے ممکن ہو سکتا ہے وہاں موجود تمام مشینری کو تباہ کر دیں۔ اس کے علاوہ اور تو کوئی صورت نہیں ہے۔“ عمران نے کہا اور کیپٹن خشک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ہیڈ کوارٹر آگیا اور عمران نے مشینری کو آپریت کرنا شروع کر دیا۔ کیپٹن جرنل سے اسے تمام تفصیلات مل گئی تھیں اس لئے اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں داخلے کے لئے اسے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیڈ کوارٹر کا مخصوص راستہ کھل گیا جس میں سمندر کا پانی بھرا ہوا تھا

حاصل کر لی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی تمام تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔ گو اس سے پہلے وہ آئسن سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھاری رقم کے عوض معلومات حاصل کر چکا تھا لیکن ظاہر ہے اس کی معلومات پہلے کی تھیں جبکہ کیپٹن جرنل سے حاصل ہونے والی معلومات تازہ ترین تھیں اور پھر عمران نے کیپٹن جرنل کو ہلاک کر دیا تھا اور عملے کی سب لاشیں بھی اس نے سب میرین میں ہی رکھوا دی تھیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سب میرین کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں کافی وقت لگ جانا ہے اور اگر اس دوران لارڈ کلب کے تہہ خانوں میں کوئی آگیا تو پھر عملے کی لاشیں بھی اسے مل جاتیں اور اس طرح وہ سب شدید خطرے کی زد میں آسکتے تھے۔ گو یہ سب میرین انتہائی جدید ترین مشینری سے لیس تھی لیکن یہ مشینری سمندر میں تو کام آ سکتی تھی لیکن ہیڈ کوارٹر کے اندر اس مشینری سے کوئی کام نہ لیا جاسکتا تھا۔ اس وقت کیپٹن روم میں عمران کے ساتھ کیپٹن خشک موجود تھا۔ جبکہ باقی ساتھی دوسرے حصے میں تھے۔

”عمران صاحب۔ آپ اور ہم سب ایکریمن میک اپ میں ہیں۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی جیسے ہی ہم سب میرین سے باہر آئیں گے ہمیں شناخت کر لیا جائے گا۔ اس بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے۔“ کیپٹن خشک نے کہا۔

”فی الحال تو مسئلہ شدید آگ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا

دوہرانے پڑتے ہیں۔ لیکن کیپٹن جرزنے تو یہ بات نہیں بتائی تھی۔ "عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا کیپٹن روم کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی پریشانی کے عالم میں اس کے پیچھے تھے۔ عمران جیسے ہی کیپٹن روم میں داخل ہوا سلسلے ایک سکرین روشن تھی جس پر ایک آدمی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ سینی کی آواز اس سکرین کے نچلے حصے سے نکل رہی تھی۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر بشن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی سینی کی آواز بند ہو گئی۔

"کون ہو تم اور کیپٹن جرز کہاں ہے..... اچانک اس پھرے کے ہونٹ ہلے۔ اس کے پھرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے اور عمران سمجھ گیا کہ جس طرح عمران کو اس آدمی کا چہرہ سکرین پر نظر آ رہا ہے اسی طرح عمران کا چہرہ بھی اس آدمی کو سکرین پر نظر آ رہا ہو گا اور چونکہ عمران ایک میمبیک اپ میں ہی تھا اس لئے ظاہر ہے اس نے یہ بات کرنی تھی۔

"میں کیپٹن جرز ہی ہوں البتہ میمبیک اپ میں ہوں..... عمران نے کیپٹن جرز کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور چہرہ سکرین پر نظر آنے لگا۔

"تم علی عمران ہو۔ تمہارا اصل چہرہ یہاں سکرین پر مجھے نظر آ رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے سب میرین کے غلطے کو اسی طرح ہلاک کر دیا ہے جس طرح تم نے چیف ٹرنز اور اس کے ساتھی

اور سب میرین آہستہ آہستہ اس راستے پر آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر ایک مخصوص جگہ پہنچ کر رک گئی اور پھر اس نے خود بخود اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سلسلے موجود سکرین پر ایک کافی بڑا بال نما کرہ نظر آنے لگا جس کی ایک سائیڈ پر بڑا سا پلیٹ فارم تھا۔ جبکہ باقی حصے میں پانی بھرا ہوا تھا اور سب میرین پانی سے نکل کر اس پلیٹ فارم کے قریب موجود تھی۔ عمران نے مشینری آف کی اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ کیپٹن۔ اب اصل ہنگامے شروع ہوں گے..... عمران نے کہا اور کیپٹن تشکیل نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کیپٹن روم سے باہر آئے تو ان کے ساتھی سب میرین کے آؤٹ گیٹ کے پاس جمع ہو چکے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔ عمران نے آؤٹ گیٹ کی سائیڈ پر لگا ہوا سرخ رنگ کا ہینڈل کھینچا تاکہ گیٹ کھل جائے اور وہ باہر جا سکیں لیکن باوجود ہینڈل کھینچنے کے آؤٹ گیٹ نہ کھل سکا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ گیٹ کیوں نہیں کھل رہا..... عمران نے ایک بار پھر کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"سسٹم میں تو کوئی خرابی پیدا نہیں ہو گئی..... صفدر نے کہا لیکن اسی لمحے کیپٹن روم کی طرف سے تیز سینی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ہمیں کال کیا جا رہا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی کوڈ

نار گنس کو ہلاک کیا ہے اور اب جہاری اور جہارے ساتھیوں کی موت یقینی ہو گئی ہے۔..... دوسری طرف سے جیتنے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔  
 "تم کون ہو؟..... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔  
 "میں جم اسکاٹ ہوں۔ شیڈاگ کا چیف..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو سنو جم اسکاٹ۔ میں یہاں جہارا ہیڈ کو اربڑ تباہ کرنے نہیں آیا بلکہ میں تم سے صرف شیڈاگ کے سلسلے میں مذاکرات کرنے آیا ہوں۔ میں نے پہلے جہارے سرچیف لارڈ لارنٹس سے بھی بات کی تھی۔ میں نے اسے آفر کی تھی کہ اگر وہ یہ یقین دہانی کرا دے کہ شیڈاگ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کام نہیں کرے گی تو میں شیڈاگ کو بھول جاؤں ورنہ اس کا خاتمہ میرے لئے انتہائی ضروری ہو جائے گا کیونکہ پاکیشیا ایک چھوٹا ملک ہے اور وہ اپنے اسٹی اسٹیج کی چوری برداشت نہیں کر سکتا لیکن جہارے لارڈ لارنٹس نے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں وہ ہلاک ہو گیا اور ہم یہاں پہنچ گئے اور یہ بھی سن لو کہ ہم یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو جہارا یہ ہیڈ کو اربڑ تباہ کرنا ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ کی ذمت میں بھنوں..... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے شیڈاگ کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اس لئے جہاری اور

جہارے ساتھیوں کی ہلاکت شیڈاگ کی بقا کے لئے انتہائی ضروری ہے اور شیڈاگ بین الاقوامی تنظیم ہے۔ جہارے جیسے چند انجمن اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم یہاں تک پہنچ گئے ہو لیکن میں جس وقت چاہوں صرف ایک مٹن دبا کر سب میرین کے اندر ہی جہارا اور جہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتا ہوں اور میں ایسا ہی کروں گا..... جم اسکاٹ نے جیتنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہلکت سکرین تاریک ہو گئی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا کیمپن روم سے باہر گیا۔

"سانس روک لو۔ یہ یقیناً یہاں کوئی گیس فائر کریں گے۔ عمران نے کمرے کے کھلے حصے میں آتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے سانس روک لئے اور پھر واقعی چند لمحوں بعد اس بڑے حصے کی ایک سائیڈ میں کھٹاک کی آواز سے ایک خانہ کھلا اور اس خانے میں سے تیز نیلے رنگ کا دھواں تیزی سے نکل کر پھیلنے لگا۔ تیز نیلے رنگ کے دھوئیں کو دیکھتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ساتھ کھڑے صفدر کے ہاتھ سے مشین گن بھٹی اور دوسرے لمحے مڑ کر اس نے آؤٹ گیٹ کی سائیڈوں پر فائر کھول دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں کے ساتھ گولیاں اس پینڈل اور اس کے ارد گرد کے حصوں پر پڑنے لگیں اور چند لمحوں بعد جب کھٹاک کی تیز آواز کے ساتھ ہی آؤٹ گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا تو عمران نے فائرنگ بند کی اور تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس کے ساتھی

کھڑے اس طرح ہمارے تھے جیسے انہوں نے بیک وقت دس بارہ شراب کی بوتلیں چڑھالی ہوں۔ عمران نے مشین گن پھینکی اور دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر صفدر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور دوسرے لمحے صفدر جھٹکا کھا کر تیزی سے دوڑتا ہوا باہر پلیٹ فارم پر پہنچا اور وہیں گر پڑا۔ عمران کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے۔ اس نے سانس روک رکھا تھا۔ کیونکہ تین نیلے رنگ کا دھواں ابھی تک اس حصے میں موجود تھا البتہ آؤٹ گیٹ کھل جانے کی وجہ سے تازہ ہوا اندر انا شروع ہو گئی تھی اس لئے دھواں اب تیزی سے غائب ہونے لگا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اپنے ساتھیوں کو پکڑ پکڑ کر دھکیلتا چلا جا رہا تھا اور سب سے آخر میں اس نے تنویر کو باہر دھکیلا اور پھر جھٹک کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی ایک مشین گن اٹھائی اور آؤٹ گیٹ سے باہر فرش پر چھلانگ لگا دی۔ اس کا چہرہ مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ لیکن باہر آکر اس نے تیزی سے سانس لینا شروع کر دیا اور اس کے ذہن پر بھیننے والے دھبے غائب ہونا شروع ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی فرش سے اٹھنا شروع کر دیا۔ تازہ ہوا نے ان کے ذہن پر اثر کیا تھا اور وہ سب بے ہوشی اور موت کے جنگل سے بچ نکلے تھے۔ عمران نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا کہ تین نیلے رنگ کا دھواں بتا رہا تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے ساتھ سائنائیڈ بھی شامل ہے۔ اس لئے اگر فوری طور پر تازہ ہوا

انہیں نہ ملی تو پھر ان کی موت یقینی ہو جاتی۔ اب عمران کی آنکھیں اس کے حلقوں پر سرچ لائٹ کی طرح گھوم رہی تھیں کیونکہ اس کے ساتھی آہستہ آہستہ حرکت میں آ رہے تھے اور ان کے پاس کوئی اسلحہ بھی نہ تھا جبکہ اکیلا عمران ہی وہاں ایسا آدمی تھا جو سنبھلا ہوا بھی تھا اور اس کے پاس مشین گن بھی تھی اور ظاہر ہے وہ اس وقت شیڈ آگ جیسی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر میں تھے اور پھر دوسرے لمحے اچانک ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور عمران بے اختیار اچھل پڑا لیکن دوسرا لمحہ اس کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا کیونکہ اس دھماکے کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن کے اندر کوئی بم پھٹا ہو اور اس کا ذہن پرزوں میں تقسیم ہوتا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کے تمام احساسات انتہائی تیزی سے گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے اور شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

”کیپٹن جرلز سے بات کراؤ“..... جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے کرسی پر بیٹھ کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور پھر تھوڑی دیر بعد سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سامنے موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور سکرین پر ایک ایکریمن کا چہرہ نظر آنے لگ گیا اور یہ چہرہ دیکھتے ہی جم اسکاٹ کے ساتھ ساتھ انتھونی بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”کون ہو تم اور کیپٹن جرلز کہاں ہے“..... انتھونی نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

”میں کیپٹن جرلز ہی ہوں البتہ میک اپ میں ہوں“۔ کیپٹن جرلز کی آواز سنائی دی۔

”کی آئی آن کرو تاکہ اس کی اصل شکل نظر آئے“..... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا تو انتھونی نے تیزی سے مختلف بن پریس کرنے شروع کر دیئے اور دوسرے لمبے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایکریمن کی بجائے ایک ایشیائی چہرہ نظر آنے لگ گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو علی عمران ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ہنو۔ میں اس سے بات کرتا ہوں“..... جم اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور انتھونی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا چھوٹا سا میک جم اسکاٹ کے ہاتھ میں دے دیا۔

جم اسکاٹ جیسے ہی آپریٹل سیشن میں داخل ہوا وہاں ایک طرف بنے ہوئے شفاف شیشے کے کمرے میں موجود ایک لمبے قد اور درمیانی جسم کا آدمی تیزی سے نکل کر باہر آگیا۔ یہ انتھونی تھا۔

”آئیے چیف“..... اس نے بڑے موڈ باندا انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

”سب میرین کو سیل کر دیا ہے یا نہیں“..... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ لیکن مجھے اس حکم کی وجہ کچھ نہیں آئی“۔ انتھونی نے جم اسکاٹ کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔ جم اسکاٹ اس شیشے کے کین میں داخل ہو گیا تھا۔ یہاں کنٹرولنگ مشین تھی جو باہر سیشن میں موجود تمام مشینز کو کنٹرول کرتی تھی جبکہ چند کرسیاں بھی وہاں موجود تھیں۔ جم اسکاٹ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔



نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں۔ یہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔“ انتھونی نے کہا مگر دوسرے لمحے جب آؤٹ گیٹ خود بخود سکریں پر کھلتا نظر آیا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ یہ تو باہر آجائیں گے۔“ جم اسکاٹ نے پانگوں کے سے انداز میں کہا۔

”آپ بے فکر رہیں جناب۔ ان پر ڈرام گیس کا اچھا خاصا اثر ہو چکا ہے اس لئے اب ان کی موت یقینی ہے۔“ انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ کو بھی یہ دیکھ کر حوصلہ سا ہو گیا کہ عمران کے سارے ساتھی لڑکھڑاہے تھے اور ڈرام گیس کے اثرات کے بارے میں بہر حال جم اسکاٹ بھی جانتا تھا کہ اس میں سائنائیڈ کے اثرات موجود ہوتے ہیں اس لئے ان کی موت یقینی ہے لیکن دوسرے لمحے عمران نے مشین گن بھیجنی اور اپنے ساتھیوں کو پکڑ پکڑ کر باہر پلیٹ فارم پر دھکیلنے لگا۔

”اوہ۔ یہ کیسا آدمی ہے۔ اس پر گیس کا اثر ہی نہیں ہو رہا۔“ جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ شخص واقعی انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اس نے سختی سے اپنا سانس روک رکھا ہے۔“ انتھونی نے کہا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اپنے ساتھیوں کو سب میرین سے باہر نکال لینے میں کامیاب ہو چکا تھا البتہ اس کے ساتھی پلیٹ فارم پر پہنچ کر گر کر بڑے تھے اور پھر عمران سب سے آخر میں مشین گن اٹھائے خود

تم علی عمران ہو۔ جہاد! اصل چہرہ یہاں سکریں پر نظر آ رہا ہے۔“ جم اسکاٹ نے چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا اور عمران نے اپنے اصل لہجے میں اس سے مذاکرات کی بات شروع کر دی لیکن جم اسکاٹ نے اس کی کوئی بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

”ڈرام گیس فائر کر دو انتھونی۔ جلدی کرو تاکہ یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں۔“ جم اسکاٹ نے ماسک آف کرتے ہوئے چیخ کر انتھونی سے کہا تو انتھونی نے تیزی سے ایک بار پھر مختلف بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی سکریں پر جھماکا سا ہوا اور اس پر نظر آنے والا منظر بدل گیا۔ اب سکریں پر سب میرین کے آؤٹ گیٹ والے حصے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ وہاں اس عمران کے ساتھ تین ایشیائی مرد ایک دیو ہیکل ٹیگر و۔ ایک ایشیائی عورت اور ایک سوس نژاد عورت کھڑی نظر آ رہی تھی۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ عمران خالی ہاتھ تھا۔ اسی لمحے اس حصے کے ایک کونے میں سے تیر خیل، رنگ کا دھواں نکلنے لگا اور جم اسکاٹ کا چہرہ اس دھواں کو دیکھ کر بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ اب ان لوگوں کی موت یقینی ہو چکی تھی لیکن اسی لمحے عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے مشین گن چھینی اور گھوم کر اس نے سب میرین کے آؤٹ گیٹ کے آپریشنل سسٹم پر فائر کھول دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ سسٹم ناکارہ کر کے نکلتا چاہتا ہے۔“ جم اسکاٹ

دیکھا نہیں کہ وہ ڈرام گیس سے بھی بچ نکلے ہیں..... تم اسکاٹ  
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”جیف۔ یہاں ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ صرف یہ خصوصی  
سسٹم موجود تھا جو میں نے ایمرجنسی میں استعمال کیا ہے۔ ویسے وہ  
لوگ بے ہوش ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو میں خود جا کر ان کو گولیوں  
سے اڑا رہا ہوں.....“ انتھونی نے کہا۔

”نہیں۔ میں تمہیں کسی رسک میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ اگر تمہیں  
کچھ ہو گیا تو ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا.....“ تم اسکاٹ نے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک جھونسا ریموٹ کنٹرول  
نمائلہ نکالا اور اس پر موجود بٹن پر پس کرنے شروع کر دیئے۔  
”ماسٹر بول رہا ہوں.....“ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ماسٹر اپنے ساتھ چار آدمی لے کر سب صیرین آؤٹ روم میں  
بہنچو۔ وہاں دو عورتیں اور پانچ مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔  
انہیں گولیوں سے اڑاؤ.....“ تم اسکاٹ نے حکمانہ لہجے میں کہا۔  
”بے ہوش پڑے افراد کو گولیوں سے اڑانے کے لئے چار آدمیوں  
کی کیا ضرورت ہے جیف۔ میں اکیلا ہی کافی ہوں.....“ دوسری  
طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اس لئے میں کوئی رسک  
نہیں لے سکتا۔ اچھا تم ایسا کر دو کہ آٹھ افراد کو لے آؤ۔ میں انہیں  
بے ہوشی کے عالم میں یہاں سے اٹھا کر اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ

مجی باہر آگیا۔ اس کی تیز نظریں چاروں طرف کا جائزہ لینے میں  
مغروف تھیں۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ تو بچ گئے ہیں۔ دیکھو۔ اس کے ساتھی بھی  
اٹھنے لگ گئے ہیں انہیں ہلاک کر دو۔ جلدی کرو.....“ تم اسکاٹ  
نے چیتے ہوئے لہجے میں کہا اور انتھونی کرسی سے اٹھ کر تیزی سے  
دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ باہر ایک سائیڈ پر ایک مشین  
سرخ رنگ کے کور سے ڈھکی ہوئی موجود تھی۔ انتھونی نے قریب جا  
کر کور ہٹایا اور پھر اس مشین کو انتہائی برق رفتاری سے آپرٹ کرنا  
شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک ہینڈل کو کھینچا اور پھر ایک  
طویل سانس لیتے ہوئے اس نے مشین کو آف کرنا شروع کر دیا جبکہ  
شیشے کے کین میں موجود دم اسکاٹ نے دیکھا کہ اچانک عمران بھراتا  
ہوا نیچے کرنے لگا اور چند لمحوں بعد وہ نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اسی  
طرح اس کے دوسرے ساتھی جو اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے وہ بھی  
واپس فرش پر گرے اور ساکت ہو گئے تو تم اسکاٹ کے چہرے  
پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”جیف۔ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ یہاں سے بس اتنا  
پی ہو سکتا تھا۔ اب باہر جا کر انہیں گولیاں بارنا پڑیں گی سب ہی یہ  
ہلاک ہوں گے.....“ انتھونی نے کمرے میں واپس داخل ہوتے  
ہوئے کہا۔

”ہلاک کیوں نہیں کیا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ تم نے

”یس چیف“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے  
بٹن آف کر کے اس آلے کو واپس جیب میں ڈال لیا۔

”آپ نے اچانک ارادہ کیوں بدل دیا ہے چیف۔ یہاں انہیں گولی مار دی جاتی پھر ان کی لاشیں اٹھائی جاسکتی تھیں۔“ انتھونی نے کہا۔

"میں نے اس طرح دو طرفہ رسک کور کیا ہے۔ آٹھ آدمی منگوائے ہیں تاکہ اگر یہ لوگ بچے ہوش نہ بھی ہوں یا ہوش میں آجائیں تو ان کا مقابلہ آسانی سے کیا جاسکے اور دوسرا یہ کہ یہ بہر حال آپریشنل سیکشن سے باہر چلے جائیں گے کیونکہ ہیڈ کوارٹر کو اصل خطرہ آپریشنل سیکشن میں ان کی موجودگی سے ہی ہو سکتا ہے اور اگر واقعی یہ بچے ہوش ہیں تو انہیں جب رازڈس میں پکڑ دیا جائے گا تو پھر یہ ہر لحاظ سے بے بس ہو جائیں گے پھر میں انہیں ہوش میں لا کر اپنی مرضی سے انہیں عبرتناک موت بھی ماروں گا اور ان سے پاکیشیا سکیرٹ سروں کے بارے میں بھی تفصیلات معلوم کر کے اس سروں کا مکمل طور پر خاتمہ کر دوں گا۔۔۔۔۔ تم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اشارت میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو درد کی ایک تیز بہر سی اس کے بدن میں دوڑتی چلی گئی لیکن پوری طرح شعور میں آتے ہی اسے معلوم ہو گیا کہ وہ سب میرن والے ہال کے پلیٹ فارم کی بجائے کسی بڑے سے کمرے میں کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اسی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ایک آدمی عمران کے ساتھ کرسی میں جکڑے ہوئے صفدر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے ابھی انجکشن لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے جسم میں درد کی تیز بہر سی دوڑتی تھی اور پھر اسے ہوش آگیا۔ پھر وہ آدمی آگے بڑھ گیا۔ عمران نے اپنے دونوں پیر اندر کی طرف کئے لیکن کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان لوہے کی پلیٹ موجود تھی۔ عمران نے ٹانگ موزن کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا منہ بن گیا کیونکہ کرسی کی پشت

تھان کی آوازیں سن کر بھی نہ مڑا اور اپنے کام میں مصروف رہا اور پھر جب وہ سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی صاف کے بازو میں انجکشن لگا کر فارغ ہوا تو وہ واپس مڑا اور تیزی سے اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

”سنو مسٹر۔ کیا ہم آپریٹل سیکشن میں ہیں؟“..... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ تم اس وقت سنور سیکشن میں ہو۔“..... اس آدمی نے مزے بغیر صرف سرگھما کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور پھر عمران کو باہر سے باقاعدہ دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

”یہ ہمیں زندہ کیوں رکھا گیا ہے؟“..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس لئے تاکہ ہم شیڈ آگ کا ہیڈ کوآرٹریباہ کر سکیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا مطلب؟“..... صفدر نے اتھائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ابھی مطلب ہی پوچھ رہے ہو؟“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بازوؤں کو باہر نکلنے کی کارروائی شروع کر دی لیکن اس سے پہلے کہ عمران کے بازو باہر نکلے اچانک کھٹاک کھٹاک کی آوازیں گونجیں اور اس کے ساتھ ہی جویا اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

خاصی اونچی تھی اس لئے ٹانگ موڑنے کے باوجود وہ اپنی ٹانگ کسی طرح بھی کرسی کے عقبی پائے کی طرف نہ لے جاسکتا تھا۔ اس کے دونوں بازو بھی اس کے جسم کے ساتھ ہی راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ عمران نے اپنے بازو کو اوپر اٹھانے کی کوشش کی اور ساتھ ہی سانس زور سے اندر کی طرف لے کر اس نے اپنے جسم کو خاصی حد تک سکڑ لیا۔ اس طرح اس کے بازوؤں کو کافی خلا مل گیا۔ اس نے بازو اوپر کئے اور ساتھ ہی وہ خود بھی کوشش کر کے اوپر کو اٹھنے لگا۔ سانس اندر سکڑنے کی وجہ سے اس کا جسم خاصا سکڑ گیا اس لئے وہ اوپر کو اٹھ رہا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ اپنے دونوں بازو آسانی سے باہر نکال سکتا ہے کیونکہ اس کے جسم کے گرد درمیانی راڈز اس کے پیٹ کے سامنے تھا اور اس سے بازو نکال کر وہ آسانی سے اپنے بازو سائیڈ میں کر کے عقبی پائے کا بن پر میں کر سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔ وہ دراصل اس آدمی کے باہر جانے کا انتظار کرنا چاہتا تھا۔ اب صفدر بھی ہوش میں آچکا تھا اور ہوش میں آتے ہی اس کے منہ سے کراہی نکل گئی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کراہی درود کی تیز لہروں کی وجہ سے نکلی ہے۔

”یہ ہم کہاں ہیں؟“..... صفدر کی آواز سنائی دی۔

”جہاں سے ہم کو بھی ہماری خبر نہیں مل سکتی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ آدمی جو اب تنویر کے بازو میں انجکشن لگا رہا

کارخ بدل گیا اور گولیاں دیوار سے جا ٹکرائیں ورنہ جولیا لازماً ہٹ جاتی۔ صالحہ کی اچانک نگر سے وہ آدمی جھٹکتا ہوا دیوار سے جا کر لگی تھا کہ صالحہ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹی اور جولیا نے اس آدمی پر فائر کھول دیا لیکن اسی لمحے پہلا آدمی جس کے ہاتھ سے جولیا نے مشین گن چھینی تھی، نے ٹیگٹ چھلانگ لگائی اور وہ دروازے سے باہر جا کر۔۔۔ جولیا نے اسے بھی ہٹ کرنے کی کوشش کی لیکن گولیاں دروازے کی سائیڈ سے ٹکرا کر نیچے گریں اور وہ آدمی بچ گیا۔ صالحہ دوسری مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف بھاگی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچی دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا اور نہ صرف بند ہو گیا بلکہ وہ بجلی کی سی تیزی سے زمین میں اس طرح دھنسا چلا گیا جیسے لفٹ نیچے جاتی ہے اور صالحہ اس کے قریب پہنچ کر حیرت بھرے انداز میں کھٹک کر رک گئی تھی اور چند لمحوں بعد جہاں دروازہ تھا ٹھوس دیوار ان کی آنکھوں کے سامنے موجود تھی۔

”ہمیں کھولو جولیا“..... عمران نے چیخ کر کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں تیزی سے مڑیں اور پھر چند لمحوں بعد ہی عمران اور باقی ساتھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ آنے والے چاروں افراد کے ہاتھوں میں چونکہ مشین گنیں تھیں اس لئے اس وقت ان کے پاس چار مشین گنیں موجود تھیں۔ عمران نے ایک مشین گن چھینی اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر دروازہ تھا کہ اچانک تیز گولگولہٹ کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کمرے کا فرش درمیان

”واہ۔۔۔ اسے کہتے ہیں مطلب“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے دروازے کے پیچھے قدموں کی تیز آوازیں ابھریں تو جولیا بیچوں کے بل دوڑتی ہوئی دروازے کی سائیڈ میں جا کر کھڑی ہو گئی پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ دروازہ کھلتا۔۔۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ایک بار پھر سنائی دیں اور سب کی نظریں ادھر گھوم گئیں۔ یہ آوازیں صالحہ کی کرسی کی تھیں لیکن اس سے پہلے کہ صالحہ اٹھتی دروازہ کھلا اور چار مسلح آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ ٹیگٹ جولیا نے ان پر چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے وہ ایک آدمی کے ہاتھ میں موجود مشین گن چھین لینے میں کامیاب ہو گئی چونکہ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ آنے والے سنبھل ہی نہ سکے تھے اس لئے وہ ایک لمحے کے لئے حیرت سے بت بنے کھڑے رہے لیکن دوسرے لمحے باقی تینوں آدمیوں نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی مشین گنیں جولیا کی طرف کی ہی تھیں کہ جولیا نے ٹیگٹ ایک سائیڈ پر چھلانگ لگا دی اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسری طرف سے بھی ٹریگر دبائے گئے تھے لیکن جولیا کے اچانک ہٹ جانے کی وجہ سے ان کی فائرنگ سے ہونے والی گولیاں جولیا کو تو نہ لگیں البتہ جولیا ان میں سے دو کو گرانے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن پھر ایک آدمی نے تیزی سے مشین گن موڑی ہی تھی کہ اچانک صالحہ ٹیگٹ اپنی کرسی سے اٹھلی اور وہ اس آدمی پر جا پڑی اور اس کے اچانک ٹکرانے سے اس آدمی کی مشین گن

- علی عمران - میں نے واقعی تمہیں بے ہوش کر کے باندھ کر غلطی کی تھی۔ تمہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دینا چاہئے تھا لیکن اب میں کوئی غلطی نہیں کروں گا اس لئے تمہیں یہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ سبھاں سے باہر نکلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے کمرے کا فرش۔ تم اگر چاہو تو غوطہ لگا کر اس طرف سے کھلے سمندر میں پہنچ سکتے ہو اور اس طرح اگر تم اپنی جانیں بچا سکتے ہو تو بچالو۔ بہر حال اب تم ہیڈ کوارٹر میں دوبارہ زندہ داخل نہ ہو سکو گے اور پھر یہ بھی سن لو کہ رات کو جوار بھانا ہو گا کیونکہ چاند پورا ہے اور جوار بھانا کے دوران کمرے کا فرش پر موجود سمندر کا پانی اوپر والی چھت تک پہنچ جائے گا..... تم اسکاٹ کی تیز اور چمکتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی جواب دیتے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی روشنی بجھ گئی اور دوبارہ تاریکی چھا گئی۔ تیز روشنی کے بعد اچانک تاریکی ہو جانے سے ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کی بنیانی چلی گئی ہو لیکن آہستہ آہستہ ان کی آنکھیں اندھیرے کی

سے کھل کر ایک جھٹکے سے دونوں سائیڈوں پر ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی سمجھل نہ سکے اور وہ سب بے اختیار نیچے گرتے چلے گئے۔ فرش میں نصب کرسیاں دروازے کی دوسری طرف تھیں۔ وہ ویسے ہی فرش کے ساتھ جکڑی ہوئی تھیں۔ اس لئے وہ انہیں بھی نہ پکڑ سکتے تھے اس لئے وہ سب بے لطف فرش کھلنے کی وجہ سے سر کے بل نیچے گرتے چلے گئے اور پھر ان کے جسم ایک زور وار چھپاکے سے پانی کے اندر ڈوبتے چلے گئے۔ گو اس طرح وہ چوٹ لگنے سے محفوظ ہو گئے تھے لیکن پانی میں گرتے ہوئے ان سب کے دھنوں میں یہی احساس اجرا تھا کہ انہیں کھلے سمندر میں گرا دیا گیا ہے اور ظاہر ہے اس طرح سمندر میں گر جانے کے بعد ان کا بچ نکلنا ناممکن ہو گا اور وہ یقینی موت کا شکار ہو جائیں گے لیکن جب گرنے کی وجہ سے ان کے جسم پانی میں گر کر رزکے اور پانی نے انہیں اوپر اچھالا تو عمران نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے میں موجود ہیں جس کی سائیڈوں میں چاروں طرف پتلا سا پلیٹ فارم موجود ہے۔

”پلیٹ فارم پر چڑھ جاؤ.....“ عمران نے چیخنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود پلیٹ فارم پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ گو یہاں خاصا اندھیرا تھا لیکن اب ان کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی کچھ عادی ہو گئی تھیں۔ اس نے ایک ایک کر کے وہ سب پلیٹ فارم پر چڑھ جانے میں کامیاب ہو گئے البتہ ان

وایسے بھی ہمیں ہوش میں لانے والے نے میرے سوال پر یہی بتایا تھا کہ ہم سنور میں ہیں..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر دیوار کو مخصوص انداز میں ٹھپھٹانا شروع کر دیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی یہی کارروائی شروع کر دی۔

”مہاں مہاں خٹا ہے..... اچانک شمال کی طرف موجود تنویر نے چیخنے ہوئے کہا اور سب اس کی طرف سمٹنے چلے گئے۔ عمران نے اس جگہ پر ٹھپھٹایا تو واقعی ایسی آوازیں ابھریں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ مہاں بہر حال ٹھوس دیوار نہیں ہے۔

”ہاں۔ یہ راستہ موجود ہے لیکن اب مسئلہ اس کو کھولنا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ یہ راستہ اندر سے ہی کھلتا اور بند ہوتا ہو گا۔ باہر سے اسے کھولنے اور بند کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”لیکن ہم نے اسے بہر حال باہر سے ہی کھولنا ہے..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فرش پر بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ اب اس جگہ پر رکھے ہوئے تھے۔ وہ اس طرح ہاتھ پھیر رہا تھا جیسے ماہر افراد کسی چیز کی مالیت معلوم کرنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور چند لمحوں بعد عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”مہاں ایک تار موجود ہے.....“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ کو جھنک کر ناخنوں میں موجود بلیڈ باہر

عادی ہو گئیں اور انہیں کمرہ دوبارہ نظر آنے لگ گیا۔

”عمران صاحب۔ اب کیا ہو گا.....“ صفدر نے کہا۔

”وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا.....“ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ موجودہ صورت حال واقعی ایسی انوکھی اور عجیب تھی کہ اس کا ذہن بھی گڑبڑا سا گیا تھا۔ یہ واقعی عجیب سا کمرہ تھا کہ جو بیک وقت آزاد خانہ بھی تھا اور قید خانہ بھی تھا۔ وہ چاہتے تو پانی میں تیرتے ہوئے کھلے سمندر میں جا سکتے تھے لیکن انہیں معلوم تھا کہ کھلے سمندر میں پہنچ کر وہ کسی طرح بھی زندہ کسی ساحل تک نہ پہنچ سکیں گے کیونکہ مہاں سے دور دور تک کوئی جزیرہ یا کوئی ٹاپو نہیں تھا اور مہاں بھی واقعی جوار بھاننا میں ان کا زندہ رہ جانا ناممکن تھا۔

”آخر یہ کمرہ اس انداز میں کیوں تعمیر کیا گیا ہے..... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

”اوہ۔ تم ٹھیک سوچ رہے ہو۔ اس کمرے کا یہ مخصوص طرز تعمیر یقیناً کسی خاص وجہ سے ہی ہو سکتا ہے.....“ عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ یہ کمرہ سنور سے اسلحہ سب میرین میں لوڈ کرنے کے لئے تعمیر کیا گیا ہے.....“ اچانک صالو نے کہا۔

”وری گڈ۔ واقعی یہ بات درست ہے۔ وری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مہاں ایسا خفیہ راستہ موجود ہے جو کسی سنور میں نکلتا ہے اور

”آؤ..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ عمران نے اس دوران بلیڈ کو دوبارہ اپنے ناخن میں فٹ کر کے اسے چھپا لیا تھا۔ یہ ایک کافی چوڑی راہداری تھی اور راہداری کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا جو ان کے وہاں پہنچتے ہی خود بخود کھلتا چلا گیا۔ شاید اس کے سامنے فرش کے اندر اس کے کھٹنے اور بند ہونے کا میکینزم موجود تھا۔ جیسے ہی وہ اس دروازے کو پار کر کے دوسری طرف گئے کمرے میں چٹک کی آواز کے ساتھ ہی تیز روشنی پھیلتی چلی گئی۔ یہ ایک ہال کمرہ تھا جس میں سرخ رنگ کی مخصوص پیٹیاں پڑی ہوئی تھیں اور عمران پیٹیوں کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ پیٹیوں کی ساخت بتا رہی تھی کہ ان میں اسٹی اسلحہ ہو سکتا ہے۔

”دیری بیڈ۔ انہوں نے اس طرح یہ انتہائی خطرناک اسلحہ یہاں کیوں رکھا ہوا ہے“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا چانک سر سر کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس دروازے پر سرخ رنگ کی کسی دھات کی چادر سی آگئی جس دروازے سے وہ آئے تھے اور ایسی ہی چادر سامنے موجود ایک اور دروازے کے سامنے بھی آگئی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر چٹک کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ان سب کے جسم ٹکھٹ اس طرح گرنے لگے جیسے ان کے جسموں سے ٹکھٹ توانائی نکل گئی ہو۔ وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح نیچے گرے

نکلے۔

”کرنٹ بھی ہو سکتا ہے اس تار میں“..... جو یوں نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”اور ہمارے جسم بھی گیلے ہیں“..... صالحہ نے کہا۔

”عمران صاحب۔ یہ رومال لیے لیجئے اسے ہاتھ پر پریٹ لیں۔ یہ خشک ہے“..... کیپٹن شکیل نے ایک رومال اپنی اندرونی جیب سے نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”لیکن جھٹکا تو انگلی کو لگے لگا۔ رومال سے کیا ہو گا“..... صفدر نے کہا۔

”میں ناخن سے بلیڈ نکال کر اسے استعمال کروں گا“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن شکیل کے ہاتھ سے رومال لیا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر انگلی کے ناخن میں موجود بلیڈ کو باہر نکالا اور اس کے بعد اس نے رومال کو ہاتھ پر لیٹا اور دو انگلیوں سے بلیڈ پکڑ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے تار کو چٹیک کیا اور پھر بلیڈ اس پر رکھ کر اس نے اسے تیزی سے کسی آری کی طرح چلانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹکھٹ شرارے سے ٹپکے اور عمران کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا لیکن وہ بلیڈ اسی طرح چلاتا رہا اور چند لمحوں بعد تار کٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی سر کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہاں دیوار کھل کر سائیدوں میں چلی گئی۔ اب وہاں ایک کافی بڑا راستہ سامنے بن گیا تھا۔



تھے وہ سب ہوش میں تھے۔ سوچ سکتے تھے۔ جس طرف ان کا چہرہ تھا  
 ادھر دیکھ سکتے تھے لیکن نہ حرکت کر سکتے تھے اور نہ بول سکتے تھے۔  
 عمران کا چہرہ اس پال کرے کے اس دروازے کی طرف تھا جس سے  
 وہ اندر آئے تھے۔ کافی دیر اس طرح گزر گئی۔ پھر اچانک سر کی آواز  
 کے ساتھ ہی وہ سرخ رنگ کی دھاتی چادر میں خود بخود دروازوں سے  
 ہٹ گئیں اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں اسی دروازے سے دس  
 آدمی اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عمران سمیت اس کے سب  
 ساتھیوں کو اٹھایا جو نا کو البتہ دو آدمیوں نے اٹھایا تھا اور پھر وہ  
 انہیں اٹھانے اس راہداری سے گزر کر واپس اس پانی والے کمرے  
 میں لے آئے۔ عمران نے دیکھا کہ وہاں وہی سب میرین موجود تھی۔  
 انہیں اس سب میرین میں لے جایا گیا اور پھر ایک بڑے کمرے میں  
 فرش پر ڈال دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سب میرین حرکت میں آ گئی۔  
 عمران خاموش پڑا ہوا تھا۔ اسے اس ساری کارروائی کی سمجھ نہ آ رہی  
 تھی کہ جم اسکاٹ نے آخر انہیں ہلاک کرنے کی بجائے اس طرح  
 سب میرین میں کیوں لا دیا ہے حالانکہ وہ آسانی نے انہیں ہلاک کرا  
 سکتا تھا۔ سب میرین مسلسل سمندر کے اندر سفر کرتی رہی پھر اس  
 کی حرکت رک گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ اوپر کو اٹھنے لگی اور پھر  
 تھوڑی دیر بعد اس کا آؤٹ گیٹ کھل گیا اور انہی دس افراد نے جنہوں  
 نے انہیں اٹھا کر سب میرین میں ڈالا تھا ایک بار پھر انہیں اٹھا کر  
 آؤٹ گیٹ سے باہر لے آئے اور عمران نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے

سے ناپو نما جہیزے پر پہنچ گئے تھے۔

انہیں درختوں سے باندھ دو..... ایک آدمی نے کہا اور پھر  
 واقعی انہیں ایک ایک کر کے درختوں کے ساتھ رسوں سے باندھ  
 دیا گیا۔ اس کے بعد ایک آدمی نے جیب سے ایک لمبی گردن والی  
 شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے سب سے پہلے بندھے ہوئے تنویر  
 کے قریب پہنچ کر شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی تنویر کی ناک سے لگا  
 دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن بند کیا اور پھر  
 تنویر کے بعد وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے دیکھا کہ  
 وہاں اس ناپو پر دس آدمی موجود تھے۔ جن میں سے ایک انہیں شیشی  
 سونگھانے کے عمل میں مصروف تھا۔ مشین گن اس کے کاندھے پر  
 لٹکی ہوئی تھی جب کہ باقی نو افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے  
 کھڑے تھے اور ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چند لمحوں بعد ان پر فائر  
 کھول دیں گے۔ کیپٹن شکیل کے بعد عمران کی ناک سے بھی شیشی  
 لگائی گئی۔ عمران کی ناک میں انتہائی تیز گیس چڑھتی چلی گئی اور پھر  
 جیسے ہی شیشی ہٹائی گئی عمران کو اپنے جسم میں تو اتانی کی ہیریں سی  
 دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگ گئیں۔ اس کے بعد شیشی صفدر کی  
 ناک سے لگائی گئی عمران کو معلوم تھا کہ یہ لوگ ان سے باتیں کرنا  
 چاہتے ہیں ورنہ اگر انہوں نے فائر ہی کرنا تھا تو وہ انہیں ٹھیک  
 کرنے کے جگر میں نہ پڑتے۔ اس لئے اس کے پاس بہر حال اتنا وقفہ  
 موجود تھا کہ وہ ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے رسیاں کاٹ لے۔

لیکن مسئلہ تھا کہ اس کے ساتھی بے بس تھے اور یہاں موجود افراد کی تعداد دس تھی اور وہ اکیلا بیک وقت ان دس افراد کو کور نہ کر سکتا تھا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو لامحالہ اس کے ساتھی فائرنگ سے ہلاک ہو سکتے ہیں لیکن ظاہر ہے وہ اب اس طرح بندھی ہوئی حالت میں تو نہ مرنے چاہتا تھا اس لئے اس نے تیزی سے اپنے ہاتھوں کو جھٹکا اور پھر بلینڈ باہر آنے پر اس نے رسی کھٹنے کی کارروائی شروع کر دی لیکن اس کی تیز نظریں مسلسل ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

”جیف۔ آپ نے انہیں زندہ حالت میں کیوں بھجوا دیا ہے۔ انہیں یہاں بھی تو ہلاک کیا جاسکتا تھا۔۔۔۔۔ انتھونی نے جم اسکاٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت آپریشنل سیکشن کے کنٹرولنگ روم میں موجود تھے۔ سلسلے دیوار پر ایک بڑی سی سکرین روشن تھی جس پر زیر زمین سفر کرتی ہوئی ابدوز نظر آ رہی تھی۔

”یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں انتھونی۔ ان میں ایسی صلاحیتیں ہیں کہ میں حقیقتاً اب ان کے بارے میں ایک فیصد رسک لینے کے لئے بھی تیار نہیں ہوں۔ تم نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے یہاں پہنچ کر کیا کیا کام دکھائے ہیں۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویسے باس۔ میں خود بھی حیران ہوں کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ ناممکن کو ممکن بنا دیتے ہیں جس طرح انہوں نے

سپیشل سٹور کا راستہ کھولا ہے۔ مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔  
انتھونی نے کہا۔

"ویسے تو اس کی وجہ ہماری اپنی حماقت ہی ہے۔ وہاں آپریشنل  
تار کا ایک سرا یا پھر ننگا ہوا تھا لیکن ہم نے اسے کبھی چیک ہی نہیں  
کیا تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسے جس انداز میں کاٹا ہے اور  
جس طرح راستہ کھولا ہے میں حقیقتاً ان کی صلاحیتوں سے خوفزدہ ہو  
گیا ہوں۔" تم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلادیا۔  
"وہ وہاں ٹاپو پر کوئی چکر نہ چلا دیں۔" چند لمحوں کی خاموشی  
کے بعد انتھونی نے کہا۔

"اول تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ راجر بے حد ہوشیار آدمی ہے  
اور پھر میں نے اسے اچھی طرح سمجھا دیا ہے۔ اس کے ساتھی بھی کافی  
تعداد میں ہیں اور مسلح بھی ہیں جبکہ عمران اور اس کے ساتھی مکمل  
طور پر غیر مسلح ہیں اور اگر ایسا ہوا بھی ہو تو یہ لوگ بہر حال  
ہیڈ کوارٹر میں تو نہیں ہوں گے۔" تم اسکاٹ نے جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

"لیکن سب میرین پر بھی تو قبضہ کر سکتے ہیں۔" انتھونی  
نے کہا۔

"تم مجھے احمق سمجھتے ہو کیا۔" تم اسکاٹ نے یکجہت انتہائی  
غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا چیف۔ میں تو۔۔۔۔۔ انتھونی

جم اسکاٹ کے احاطہ غصہ کھانے پر بوکھلا گیا تھا۔

"میں نے کیپٹن کو پہلے ہی سمجھا دیا ہے۔ ان لوگوں کے سب  
میرین سے نکل کر ٹاپو پر جانے کے بعد وہ سب میرین کو واپس سمندر  
میں اتار دے گا اور پھر جب تک میں اسے ٹراکسیر پر ہدایات نہ دوں  
گا وہ اسے واپس وہاں سطح پر نہ لے جائے گا اور ہم جو تک یہاں بیٹھے  
سب کارروائی دیکھ رہے ہوں گے اس لئے میں اسے ہدایات دے  
سکتا ہوں۔" تم اسکاٹ نے کہا۔

"کیس چیف۔ آپ واقعی بہت دور کی سوچتے ہیں۔" اس بار  
انتھونی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور تم اسکاٹ نے اس طرح سر ہلادیا  
جیسے کہہ رہا ہو کہ میں واقعی ایسا ہی ہوں۔ اس کی نظریں سکریں پر  
ہی جی ہوئی تھیں اور پھر آبدوز کی حرکت رک گئی۔

"سب میرین ٹاپو پر پہنچ گئی ہے۔ اب ٹاپو کو رینج میں لے آؤ۔" تم  
اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلادیا اور سامنے موجود  
مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکریں پر جھمکے ہونے لگے اور  
پھر تھوڑی دیر بعد ایک منظر سکریں پر ابھرا۔ یہ ایک خاصے بڑے ٹاپو  
کا منظر تھا جس میں درختوں کی کثرت تھی اور زمین پر جھاڑیاں پھیلی  
ہوئی تھیں اور اس منظر کے سکریں پر ابھرتے ہی انتھونی نے ہاتھ ہٹا  
لیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی دس آدمی بے حس و حرکت عمران اور اس کے  
ساتھیوں کو اٹھائے منظر میں داخل ہوئے اور انہوں نے انہیں ایک  
ایک کر کے درختوں کے تنوں کے ساتھ رسیوں سے باندھنا شروع

"یس چیف۔ اور..... راجر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔  
"ان کی رسیاں اچھی طرح باندھی گئی ہیں یا نہیں۔ اور۔۔۔ جم

”یس چف۔ آب واقعی بہت دور اندیش ہیں۔ میں بھی یہی سوچ

اسکاٹ نے کہا۔  
 "یس چیف۔ میں نے پہلے ہی باندھنے والوں کو ہدایات دے دی تھیں۔ اور..... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 "اوکے۔ جب یہ پوری طرح ذہنی طور پر سنبھل جائیں تو مجھے کال کرنا اور سنو۔ ہر طرح سے محتاط رہنا۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اور..... تم اسکاٹ نے کہا۔  
 "یس چیف۔ ہم پوری طرح محتاط ہیں۔ اور..... راجر نے جواب دیا تو تم اسکاٹ نے مائیک کا سائیز بٹن آف کر دیا۔  
 "سب میرین کے پائلٹ سے بات کراؤ..... تم اسکاٹ نے انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 "یس چیف..... انتھونی نے کہا اور تیزی سے ایک بار پھر مشین کے مختلف بٹن پر یس کرنے شروع کر دیئے۔  
 "ہیلو ہیلو۔ ہیلو کو آرٹر کالنگ۔ اور..... بٹن پر یس کر کے انتھونی نے تم اسکاٹ سے مائیک لے کر اسے آن کرتے ہوئے کہا۔  
 "یس۔ کیپٹن جیکب اسٹونگ یو۔ اور..... جملہ لوگوں بعد ایک آواز سنائی دی۔  
 "ہیلو۔ تم اسکاٹ سپیکنگ۔ اور..... تم اسکاٹ نے مائیک لپیٹے ہوئے کہا۔  
 "یس چیف۔ میں کیپٹن جیکب بول رہا ہوں۔ اور..... کیپٹن جیکب کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سب میرین کو سمندر کی تہہ میں لے گئے ہو یا نہیں۔ اور..... تم اسکاٹ نے پوچھا۔  
 "یس چیف۔ اس وقت سب میرین تہہ میں ہی ہے۔ اور..... کیپٹن جیکب نے جواب دیا۔  
 "اوکے۔ جب تک میں نہ کہوں۔ تم نے سب میرین کو سطح پر نہیں لے جانا۔ اور..... تم اسکاٹ نے کہا۔  
 "یس چیف۔ اور..... دوسری طرف سے کہا گیا تو تم اسکاٹ نے اور اینڈ آل کہہ کر مائیک کا سائیز بٹن آف کر دیا۔

”مشین گئیں سیدھی کر لو۔ جیسے ہی چیف کا حکم سنو فائرنگ کر دینا“..... راجر نے مڑ کر لیٹے ساتھیوں سے کہا اور ان سب نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گئیں سیدھی کر لیں۔

”یہ تم ہمیں یہاں کیوں لے آئے ہو۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ کیا اس جگہ موت کا فرشتہ رہتا ہے“..... عمران نے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”خاموش رہو۔ یہ سب کچھ چیف کے حکم پر کیا جا رہا ہے۔“ راجر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”بھائی ناراض کیوں ہو رہے ہو ہم نے تو بہر حال مرنا ہے لیکن مرنے والوں سے کم از کم آخری بار ہنس کر تو بات کر لو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے۔“ اچانک صفدر کی آواز سنائی دی۔ وہ فرانسیسی زبان میں بات کر رہا تھا۔

”ہاں۔“ کوشش کرو کہ جسمانی دباؤ ڈال کر رسیاں قدرے ذیلی پڑ جائیں تاکہ تم تنے کے ساتھ گھوم کر دوسری طرف جا سکو۔ میں نے

رسیاں کاٹ لی ہیں لیکن یہاں آدمی بہت زیادہ ہیں اس لئے ہمیں سوچ سمجھ کر اقدام کرنا ہے..... عمران نے بھی فرانسیسی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے عمران صاحب..... صفدر نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ جوانانے مجھے بتایا ہے کہ وہ یہ رسیاں توڑ سکتا

عمران بلیڈوں کی مدد سے رسیاں کاٹ چکا تھا۔ لیکن اس نے جان بوجھ کر انہیں مکمل طور پر نہ کاٹا تھا البتہ اسے معلوم تھا کہ صرف ایک جھٹکے سے رسی کٹ کر نیچے جا کرے گی اور وہ آزاد ہو جائے گا لیکن ابھی صورت حال ایسی تھی کہ اسے انتہائی سوچ سمجھ کر اقدام کرنا تھا۔ اس کے سارے ساتھی اب ٹھیک ہو چکے تھے۔ اسی لمحے اس نے دیکھا کہ سامنے کھڑے ہوئے آدمی کی جیب سے سپیٹی کی آواز سنائی دی اور اس آدمی نے جیب سے ایک فکسڈ فزیکو نسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس کا بٹن آن کر کے اس نے باتیں شروع کر دیں اور عمران ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ دوسری طرف سے ہم اسکاٹ بول رہا تھا اور پھر اس آدمی نے جس نے ٹرانسمیٹر پر گفتگو کرتے ہوئے اپنا نام راجر بتایا تھا ٹرانسمیٹر آف کر

"ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ راجر بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ اسی آواز نے کہا۔

"چیف سے بات کرو۔ اور۔۔۔۔۔ اسی آواز نے کہا۔

"یس۔ اور۔۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"ہیلو۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ اور۔۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر لے کر اس عمران کے پاس جاؤ۔ میں اس سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ ٹرانسمیٹر تم آپریٹ کرتے رہنا۔ البتہ تم اپنے باقی آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہیں۔ اور۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ اور۔۔۔۔۔ راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے قدم بڑھاتا عمران کے قریب آیا اور اس نے ٹرانسمیٹر اس کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو عمران۔ میں جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔ اس کا بوجہ فاطمہ تھا۔

"جی فرمائیے چیف آف شیڈ آگ صاحب۔ میں جہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے اور کہنے پر راجر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

ہے۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ اسے کہہ دو کہ جو کچھ کرے حالات کو دیکھ کر کرے۔ اندھا اقدام کرنا خود کشی کے مترادف ثابت ہو گا۔" عمران نے جواب دیا۔

"یہ تم کس زبان میں باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔۔ اچانک راجر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"فرانسیسی زبان میں تاکہ جہاری سمجھ میں نہ آسکیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان باتوں کا کیا فائدہ۔ ابھی تو تم نے مرجانا ہے۔۔۔۔۔ راجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو باتیں کر رہے ہیں کہ چلو بولتے ہوئے مریں۔ خاموشی سے مرجانا مردانگی کے خلاف ہے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"دلیر آدمی ہو جو اس حالت میں بھی ایسی باتیں کر رہے ہو۔" راجر نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ میں کوشش کروں گا کہ جہیں اس تعریف کا کوئی انعام دے سکوں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا پھر اس سے پہلے کہ راجر اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سینی کی آواز نکلنے لگی اور راجر نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”عمران۔ اگر تم اپنے سب ساتھیوں سمیت زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پورے سیٹ اپ کی تفصیل بتا دو۔ اور..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے مسلح آدمیوں کے سامنے بندھی ہوئی حالت میں موجود ہے۔ اور..... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”تم چند لوگ بہر حال سروس کا گروپ تو ہو سکتے ہو۔ پوری سروس نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تم پوری سروس کا سیٹ اپ بتاؤ۔ اور..... جم اسکاٹ نے چیخے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس اے سے شروع ہوتی ہے اور زیڈ پر ختم ہو جاتی ہے۔ اور..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی کیونکہ اس نے اب ان لوگوں سے بچنے کی ترکیب سوچ لی تھی۔

”کیا مطلب۔ اور..... جم اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مطلب بھی بتانا پڑے گا۔ اوکے۔ میں بتاتا ہوں۔ ویسے مطلب بتانے میں مجھے بے حد مہارت حاصل ہے کیونکہ ہر کوئی مجھ سے مطلب ہی پوچھتا رہتا ہے۔ اور..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک اپنے جسم کو زور دار جھٹکا دیا تو رسی ٹوٹی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت

میں آئے اور راجر جیٹھا ہوا اچھل کر کئی فٹ دور جا کر الیکٹرانک اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اب عمران کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر درخت کے عقب میں پہنچ گیا اور اس کے اس طرح گھومتے ہی اس کے ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور وہ رسیوں سمیت گھومتے ہوئے درختوں کے تنوں کی دوسری طرف پہنچ گئے۔ مسلح آدمی حیرت سے بت بنے کھڑے ہوئے تھے اور راجر زمین پر گرے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے پیچھے ہوئے فائر کیا ہی تھا کہ عمران کی مشین گن کی دھڑ دھڑ سے فضا گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی راجر سمیت چار افراد نیچے گرے تھے لیکن باقی چھ نے فائر کھول دیا تھا مگر عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے تنوں کی آڑ میں ہونے کی وجہ سے اس فائرنگ سے بچ گئے تھے۔ عمران نے دوسری بار ٹریگر دبا دیا اور چھ میں سے چار افراد نیچے گرے جبکہ دو افراد نے بجلی کی سی تیزی سے قریب درختوں کے تنوں کے پیچھے آ لے لی تھی۔ اس کے ساتھ ہی عمران یکفٹ اس تنے کے پیچھے سے نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا دوسرے درخت کے تنے کے پیچھے پہنچ گیا اس پر فائرنگ ہوئی لیکن گولیاں اس کے قریب سے نکلتی چلی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی مشین گن نے ایک بار پھر شعلے اگلنے شروع کر دیئے اور ایک آدمی ہٹ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے نیچے جھکا اور دوسرے لمحے اس نے کسی مینڈک کی طرح تھازیوں کی آڑ لے کر



چھلانگ لگائی اور چھلانگ لگاتے ہوئے اس کی مشین گن ایک بار پھر شعلے اگلے لگی اور اس بار دوسرا آدمی جوتنے کی سائیڈ سے سر نکال کر اسے چیک کر رہا تھا اچھل کر نیچے گرا۔ اس کی کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر بکھر گئی تھی اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے جرتزاہٹ کی آواز سنائی دی اور جوانا بخلی کی سی تیزی سے تنوں کی آڑ لیتا ہوا عمران کی طرف دوڑ پڑا۔

”بے فکر رہو۔ میں ٹھیک ہوں“..... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو دوڑتا ہوا جوانا بے اختیار رک گیا۔ اس کے بگڑے ہوئے چہرے پر یکھٹ اطمینان کے تاثرات ابھرتے تھے۔

”ماسٹر آپ نیچے گرے تھے اس لئے میں سمجھا کہ آپ ہٹ ہو گئے ہیں“..... جوانا نے کہا۔

”تم گن پکڑو اور جا کر سب میرین کو کور کرو۔ جاؤ“..... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک آدمی کے ہاتھ سے ٹکے والی مشین گن بھپٹ کر اس طرف کو دوڑتا چلا گیا بعد میں انہیں لایا گیا تھا۔ ان دس افراد میں سے صرف ایک آدمی اب جڑ رہا تھا جبکہ باقی ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے اس کی طرف مشین گن کا رخ کیا اور فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے اس آدمی کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا اور عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس درخت کی عقبی طرف جا کر جس کے ساتھ صفدر بندھا ہوا تھا رسیوں پر فائر کھول دیا۔

”صفدر باقی ساتھیوں کو آزاد کراؤ۔ میں جوانا کے پیچھے جا رہا ہوں“..... عمران نے کہا اور پھر دوڑتا ہوا وہ پہلے اس طرف بڑھا جہاں راجہ کے ہاتھوں سے ٹرانسمیٹر گرا تھا۔ ٹرانسمیٹر نوٹ چکا تھا عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے واپس زمین پر پھینک کر وہ گن اٹھائے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا بعد میں جوانا گیا تھا اور پھر اسے ساحل کے قریب جوانا کھڑا نظر آ گیا۔ عمران کے قدموں کی آواز سن کر جوانا تیزی سے مڑا۔

”ماسٹر۔ سب میرین تو چلی گئی ہے“..... جوانا نے کہا۔

”پورے جزیرے کے گرد جگہ نگاہ شاید کسی دوسری طرف چلی گئی ہو۔ وہ اپنے آدمیوں کو چھوڑ کر کیسے جاسکتی ہے“..... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا مڑ گیا جبکہ عمران ساحل پر پہنچ کر چند لمحے غور سے سمندر کو دیکھتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر واپس مڑا۔ سب میرین کے واپس جانے کا مطلب تھا کہ وہ اس ٹاپو غنا جزیرے پر پھنس گئے ہیں۔ وہ قلعہ فریکوئسی کا ٹرانسمیٹر نوٹ چکا تھا اور ان کے پاس بھی کوئی ٹرانسمیٹر نہ تھا جبکہ جم اسکاٹ نے جس انداز میں ٹرانسمیٹر پر باتیں نہ تھیں اس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی مسکین پر انہیں دیکھ رہا ہے اس لئے اسے یقیناً اپنے آدمیوں کی ہلاکت کا پتہ چل گیا ہو گا اور اب وہ قیامت بن کر اس ٹاپو پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ عمران یہی باتیں سوچتا ہوا واپس گیا تو اس کے تمام ساتھی رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

بچ کر باہر آگئے تھے اور اب ہیڈ کوارٹر میں ان کا داخلہ تقریباً ناممکن نظر آتا تھا۔ اس کا ذہن برق رفتاری سے ان سارے پوائنٹس کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھا لیکن بظاہر کسی بات کا بھی کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا۔

”ان کے پاس سوائے اسلحہ کے اور کچھ نہیں ہے..... اس کے ساتھیوں نے واپس عمران کے گرد اکٹھے ہوتے ہوئے کہا۔“  
”اب مشن کس طرح مکمل ہو گا..... جو یا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔“

”اب تو دعا ہی کی جا سکتی ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔“

”ہمیں ہر صورت میں یہاں سے نکلنا چاہیے۔ یہاں ہم انتہائی شدید خطرے میں ہیں.....“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن کس طرح۔ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے کہ ہم درخت کاٹ کر ان سے کوئی گشتی بنا سکیں اور جوانا لاکھ طاقتور ہی بہر حال ایسا طاقتور بھی نہیں ہے کہ ہاتھوں سے درخت توڑ سکے.....“ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔  
”یہاں سے قریب ترین جہزہ کتنے فاصلے پر ہو سکتا ہے۔“ صالح نے کہا۔

”جتنا بھی ہو۔ بہر حال سمندر میں ہم بغیر مخصوص لباس کے تیر کر وہاں تک نہیں پہنچ سکتے.....“ عمران نے جواب دیا اور پھر وہ دہریں

”کیا ہوا عمران صاحب۔ وہ سب میرین کہاں گئی.....“ صفدر نے کہا۔

”وہ غائب ہے۔ میں نے جوانا کو کہا ہے کہ وہ اس ناپوکا پورا چکر لگائے شاید وہ کسی دوسری طرف موجود ہو.....“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو ہم یہاں پھنس گئے ہیں.....“ جو یا نے کہا۔  
”ہاں۔ فی الحال تو یہی پوزیشن ہے۔ بہر حال ہم زندہ ہیں۔ غنیمت ہے.....“ عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا بھاگتا ہوا واپس آیا۔

”ماسٹر۔ سب میرین کسی طرف بھی نہیں ہے.....“ جوانا نے کہا۔

”ہو نہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ فائرنگ ہوتے ہی وہ واپس چلی گئی ہے.....“ عمران نے کہا۔

”ان لوگوں کی تلاش لینی چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کسی کے پاس کوئی ٹرانسمیٹر ہو.....“ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اشتباہ میں سر ملادیا اور اس کے ساتھی تیزی سے لاشوں کی طرف بڑھ گئے۔ عمران کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔ اسے پوری طرح احساس تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی یہاں انتہائی اور یقینی خطرے میں ہیں۔ ان پر ہیلی کاپٹروں سے مہارتوں اور بموں کی بارش ہو سکتی تھی۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہو سکتا تھا اور سب سے زیادہ اہم اور پریشان کن بات یہ تھی کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں

کھڑے ابھی مختلف تجویزوں پر غور کر ہی رہے تھے کہ اچانک جوانا چونک پڑا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ایک طرف کو بڑھ گیا۔

"اسے کیا ہوا ہے..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا اچانک جوانا اسی طرح دوڑتا ہوا واپس آ گیا۔ اس کے ہجرے پر مسرت کے تاثرات موجود تھے۔

"ماسٹر! یہاں سے نکلنے کا ایک راستہ نکل آیا ہے..... جو انانے قریب آکر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا سمندر میں کوئی سرنگ نظر آگئی ہے جنہیں..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ایک بوٹ موجود ہے..... جو انانے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"بوٹ۔ کہاں ہے..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیکنگ کے دوران مجھے احساس ہوا تھا کہ یہاں مغربی طرف کا ساحل خاصا کٹا چھٹا ہے اور ایک لکڑی کا سرا بھی مجھے نظر آیا تھا لیکن اس وقت میں نے خیال نہ کیا تھا۔ اب مجھے اچانک اس کا خیال آ گیا۔ وہ لکڑی کی کشتی کا ایک سرا ہے..... جو انانے کہا اور وہ سب تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑے جدھر جوانا گیا تھا اور پھر واقعی ساحل پر پہنچ کر انہوں نے ایک بوٹ کو چپک کر لیا جو ایک کھاڑی میں موجود تھی۔ عمران تیزی سے اس کے اندر کودا اور پھر اس نے اس کی

چیکنگ شروع کر دی۔ دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ بوٹ کا انجن ٹوٹ چکا تھا اور اس میں فیول بھی نہیں تھا شاید اس کے ناکارہ ہو جانے کی وجہ سے اسے یہاں چھوڑ دیا گیا تھا۔

"اسے کشتی کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لکڑیاں توڑ کر چپو بناؤ اور ایک بڑی لکڑی بھی توڑ لو۔ بادبان اگر بن جائے تو پھر سمندر میں سفر تیزی سے کیا جاسکتا ہے..... عمران نے کہا تو جوانا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تیزی سے واپس دوڑ پڑے جبکہ صالحہ اور جوانا بوٹ میں آگئیں۔

"بادبان کیسے بناؤ گے..... جو لیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا کی شرٹ اتنی بڑی بہر حال ہے کہ بادبان کا کام دے سکتی ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔ تنویر در بعد صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور جوانا واپس آ گئے۔ جو انانے مضبوط سیلوں کا ایک کافی بڑا سا ڈھیر اٹھایا ہوا تھا جبکہ تنویر کے ہاتھ میں چپو بنانے کے لئے چوڑے ساڑھی دو لکڑیاں پکڑی ہوئی تھیں اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے ایک کافی بڑی اور لمبی لکڑی اٹھائی ہوئی تھی۔

"یہ لکڑی تو آگئی ہے۔ لیکن بادبان کے لئے کپڑا کہاں سے آئے گا..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر ہم سب مرد اپنی اپنی شرمیں اتار کر انہیں

آپس میں باندھ لیں تو کسی حد تک بادبان کی کمی پوری ہو سکتی ہے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ صرف جوانا کی شرٹ ہی کافی رہے گی لیکن۔ جلو ٹھیک ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر واقعی عمران سمیت سب نے اپنی اپنی شرٹ اتار دی۔ اب انہوں نے بنیانوں پر کوٹ پہننے ہوئے تھے اور پھر عمران نے اپنے ساتھیوں سے مل کر تمام شرٹوں کو ملا کر بادبان تیار کیا اور اسے اس لمبی شاخ کے ساتھ اس انداز میں باندھا کہ ہوا کے رخ کے ساتھ ساتھ اس کا رخ بھی تبدیل کیا جاسکے۔ اس کے بعد اس نے اس لکڑی کو بوٹ کے سامنے والے حصے میں بلیوں کی مدد سے باندھ دیا۔ مختلف رنگوں کا عجیب سا بادبان ہوا میں پھردار رہا تھا۔

"اب اس بوٹ کو کھاڑی سے باہر نکالو اور چوسنہ چال لو۔ جب تک بوٹ سمندر کی رو میں نہ پہنچے گی تب تک ان چپوؤں سے ہی کام لینا پڑے گا۔" عمران نے کہا تو جوانا اور تنویر بوٹ سے نیچے اترے اور انہوں نے اسے دھکیل کر کھاڑی سے باہر نکالا اور پھر وہ اس بوٹ پر سوار ہو گئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے چپو چلانے شروع کر دیئے اور پھر آہستہ آہستہ بوٹ کھلے سمندر میں جانے لگی۔ عمران اس بادبان لکڑی کو سنہالے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب بوٹ ناپو سے کافی فاصلے پر پہنچ گئی تو عمران نے بادبان کا رخ اس طرح بدل دیا کہ بادبان میں ہوا بھر گئی اور دوسرے لمحے بوٹ ایک

جھکے سے تیزی سے آگے بڑھنے لگی اور سب نے اطمینان بھرے طویل سانس لئے۔

"عمران صاحب۔ ہم پہنچیں گے کہاں؟"..... صالح نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاں بوٹ لے جائے گی۔" عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر اس سب میرین نے اچانک حمد کر دیا تو۔" اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بری طرح اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ وری بیڑ۔ سب میرین تو سطح پر آئے بغیر بوٹ کو میزائل سے اڑا سکتی ہے اس طرح تو ہم سب کے بھی بوٹ سمیت ٹکڑے اڑ جائیں گے۔" عمران نے حقیقتاً انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی گہری تشویش کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ ایک ایسا حقیقی اور خوفناک خطرہ تھا جس سے بچنے کی بظاہر کوئی سبیل ہی انہیں نظر نہ آرہی تھی۔

"سنو۔ پہلا مسئلہ تو اس ناپو سے نکلنے کا تھا کیونکہ وہاں پانی بھی نہیں تھا اور خوراک بھی موجود نہیں تھی اور ناپو بھی شیڈ آگ کے ہینڈ کوائر کی ریچ میں تھا اس لئے ہم وہاں زیادہ دیر تک نہ رہ سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں سے نکلنے کی سبیل بنا دی۔ کیونکہ اس طرح

بھی تشویش کی بجائے عزم کے تاثرات ابھر آئے۔

”موت نے تو بہر حال آنا ہی ہے۔ اگر وہ آگئی ہے تو ہمیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی اور اگر نہیں آئی تو سب میرین کے میزائل بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔“ تنویر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیے اور اب سب کے چہرے پہلے کی طرح نارمل ہو چکے تھے۔ بوٹ خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دور دور تک صرف سمندر اور اس کی لہریں نظر آرہیں تھیں۔

”میزائل۔ کوڈ جاؤ۔“ اچانک کیپٹن شکیل کی چیخ بھئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا ایک انتہائی خوفناک دھماکہ بوٹ کے نچلے حصے میں ہوا اور اس کے ساتھ ہی بوٹ کے ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی یہی احساس ہوا تھا کہ بوٹ کے ساتھ ساتھ ان کے ہمسوں کے ٹکڑے بھی ہوا میں اڑتے چلے جا رہے ہیں اور اس کے بعد ان کے ذہن تاریک پڑ گئے تھے اور شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

اس بوٹ کا مل جانا خوش قسمتی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگیاں مقصود ہیں اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ ہم کسی آباد جہیزے تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف نئے سرے سے جدوجہد شروع کر دیں گے لیکن اس کے باوجود آنے والے خطرات سے آنکھیں بند نہیں کی جاسکتیں۔ اس لئے سب لوگ پوری طرح ہوشیار اور چوکنا رہیں۔ سب میرین سے اگر بوٹ پر میزائل فائر کیا گیا تو ظاہر ہے کہ وہ پانی میں کام کرنے والا خصوصی میزائل ہی ہوگا اور ایسے میزائل کے فائر ہونے سے پہلے ایک مخصوص سیٹی کی آواز لازماً سمندر کے اندر سے سنائی دیتی ہے۔ سب لوگ بوٹ کے کناروں کے قریب رہیں اور پانی کی طرف متوجہ نہ رہیں۔ جیسے ہی کسی کو یہ آواز سنائی دے تو وہ فوراً ہی دوسروں کو خبردار کرے اور اس کے ساتھ ہی سب پانی میں چھلانگیں لگا دیں۔ ایسا میزائل لامحالہ بوٹ کے سنز میں فائر ہوگا۔ اس طرح بوٹ کے ٹکڑے اڑ جائیں گے لیکن تہہ سے انسانی جسم انہیں نظر نہیں آئیں گے اس لئے ہم نے بوٹ کے تختے پکڑنے کی کوشش کرنی ہے اور پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ بہر حال ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے آخری سانس تک جدوجہد کرنی ہے۔“ اچانک عمران نے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر گہری تشویش کے تاثرات دیکھ کر بڑے عزم بھرے لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر

سب کچھ بس پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی فائرنگ اور انسانی جینٹیں سنائی دیں اور راجر کے کئی ساتھی نیچے گر کر چپے لگے۔ دوسرے برست میں اور ساتھی گرے جبکہ دو آدمیوں نے انتہائی تیزی سے درختوں کے تنوں کی آڑ لے لی اور اس وقت وہ ان دونوں کی جنگ دیکھ رہے تھے کہ اچانک ایک ایک کر کے دونوں بھی گر گئے اور پھر عمران کا دیوہیکل نیگرو ساتھی دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے بھی رسیاں حوالی تھیں اور پھر عمران نے اسے کچھ کہا اور وہ ایک مشین گن اٹھائے تیزی سے ساحل کی طرف دوڑ پڑا جبکہ عمران نے گرے ہوئے راجر کے ایک ساتھی پر فائر کھولا۔ ٹرانسمیٹر بھی آف ہو چکا تھا اور پھر عمران نے اپنے ایک ساتھی کی رسیاں فائر کر کے کائیں اور پھر وہ بڑا اور دوڑتا ہوا اپنے نیگرو ساتھی کے پیچھے چلا گیا۔

”یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا ہے۔ کس طرح ہو گیا ہے۔ یہ۔ یہ۔“ اچانک جم اسکاٹ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔  
 ”چ۔ چ۔ چ۔ چیف۔ یہ۔ یہ انسان نہیں ہیں چیف۔ میں جگ کہہ رہا ہوں۔ یہ انسان نہیں ہیں۔۔۔۔۔ اچانک انتھونی نے ہڈیاں انداز میں چیتنے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ مشینری کا انجینئر تھا اور فیلڈ کا آدمی نہ تھا اس لئے وہ اس ساری صورت حال کو دیکھ کر انتہائی دہشت زدہ سا ہو گیا تھا۔

”یہ۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ تم نے دیکھا انتھونی۔ اگر

جم اسکاٹ اور انتھونی دونوں کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹ سی گئی تھیں۔ ان کی نظریں سکرپن پر جمی ہوئی تھیں جہاں ان کے ساتھی مشین گنوں کی فائرنگ سے مکھیوں کی طرح مرتے چلے جا رہے تھے۔ ان دونوں پر جیسے سکتہ سا ہو گیا تھا۔ انہوں نے صرف اتنا دیکھا تھا کہ راجر عمران کے منہ کے قریب ٹرانسمیٹر اٹھائے کھڑا جم اسکاٹ کی اس سے بات کر رہا تھا کہ اچانک بندھے ہوئے عمران کے جسم نے جھٹکا کھایا اور پھر اس کے دونوں بازو تیزی سے سلنے آئے اور اس کے ساتھ ہی راجر میچتا ہوا اچانک اچھل کر کئی فٹ پیچھے جا کر اچانک اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن عمران کے ہاتھ میں پکڑ لی گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے غوطہ مارا اور پھر وہ درخت کے تنے کے پیچھے چھپ گیا اور اسی لمحے اس کے سارے ساتھی بھی جو بندھے ہوئے تھے انتہائی حیرت انگیز انداز میں رسیوں سمیت گھومتے ہوئے درختوں کے بڑے تنوں کے پیچھے غائب ہو گئے تھے۔ یہ

میں انہیں ہیز کوارٹر سے باہر نہ بھیجتا تو یہی کام یہ یہاں بھی کرتے۔ دیکھا تم نے۔ اور ہاں۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ نیگرو اور عمران ساحل کی طرف سب میرین کو کور کرنے گئے ہیں۔ اگر میں سب میرین کو پہلے ہی سمندر کی تہ میں نہ بھجوا چکا ہوتا تو بتاؤ اب کیا ہوتا۔ یہ خطرناک لوگ کیا کرتے..... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

”چیف۔ یہ آپ کا ہی دم ہے کہ آپ ان خطرناک لوگوں سے نمٹ سکتے ہیں“..... انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے راجر سمیت دس افراد ہلاک ہو گئے ہیں لیکن اب بھی ہمارا کچھ نہیں بگڑا۔ ہمارا ہیڈ کوادرٹر بھی محفوظ ہو گیا ہے اور اب بھی ہماری سب میرین سمندر میں موجود ہے۔ اول تو یہ لوگ اس ناپو پر ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رنر رن کر ہلاک ہو جائیں گے اور اگر یہ جہاں سے کسی طرح نکلے تو کھلے سمندر میں سب میرین ان کا خاتمہ کر دے گی۔..... جم اسکاٹ نے اس بار سنبلے ہوئے لچے میں کہا اور اتھونی نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ناپو کی ایک سانپ پر ایک بوٹ میں اترتے دیکھا تو وہ دونوں نے اعتبار اچھل بڑے۔

”یہ بوٹ کہاں سے آگئی“..... انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بے فکر رہو۔ اس بوٹ پر بیٹھ کر جیسے ہی یہ لوگ سمندر میں

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

تکھما لہجے میں کہا۔

”ییس چیف۔ اور..... دوسری طرف سے کیپٹن جیکب نے موبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جیکب۔ راجر اور اس کے ساتھیوں کو ان پاکیشیائی ہتھیاروں نے ہلاک کر دیا ہے اور اب یہ ایک بوٹ میں سوار ہو کر اس ٹاپو سے کھلے سمندر میں جا رہے ہیں۔ تم اندر سے انہیں چیک کرو اور جب ان کی بوٹ کھلے سمندر میں پہنچ جائے تو ان پر میزائل فائر کر کے بوٹ سمیت ان کا خاتمہ کر دو۔ اور.....“ جم اسکاٹ نے کہا۔

”ییس چیف۔ حکم کی تعمیل ہوگی۔ اور.....“ کیپٹن جیکب نے کہا۔

”ٹرانس کورس مشین کو آن کر کے ان کی ریج جس حد تک ممکن ہو بڑھا دو تاکہ ہیڈ کوارٹر سے ہماری کارروائی کو مانیٹر کیا جا سکے۔ اور.....“ جم اسکاٹ نے کہا۔

”ییس چیف۔ اور.....“ دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے اور اینڈ آل کہہ کر مائیک کا سائیڈ بٹن آف کر کے مائیک انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔ انتھونی نے مائیک کو واپس اس کی جگہ پر ہک کیا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس پر اس ٹاپو کی بجائے سمندر کا منظر نظر آنے لگ گیا اور دور دور تک نظر آنے والے سمندر میں بوٹ ایک چھوٹے سے نقطے جیسی نظر آرہی تھی۔

”بوٹ کو کونز اپ میں لے آؤ انتھونی.....“ جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے اشبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ناب کو تیزی سے دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا اور اس کے حرکت میں آتے ہی سکرین پر سمندر کا منظر سمٹنے لگا اور بوٹ جو ایک نقطے جیسی نظر آرہی تھی تیزی سے بڑی دکھائی دینے لگی۔ جب بوٹ اس قدر بڑی ہو گئی کہ اس میں موجود افراد کو پہچانا جاسکے تو انتھونی نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اب بوٹ کے چاروں طرف سمندری سمندر نظر آرہا تھا اور بوٹ بھی واضح نظر آنے لگ گئی تھی مختلف رنگوں کی شرنوں سے تیار کردہ عجیب و غریب بادبان کی وجہ سے بوٹ خاص تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن چونکہ اسے سمندر کی تہہ میں موجود سب میرین میں نصب ایک مخصوص مشینری کے ذریعے یہاں ہیڈ کوارٹر کی مشینری سے لنک کیا گیا تھا اس لئے بوٹ سکرین سے آؤٹ نہ ہو رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اطمینان سے بوٹ میں بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

”اب یہ سمجھ رہے ہیں کہ بچ کر نکلے جا رہے ہیں لیکن ابھی جب موت ان پر چھینے لگی تو پھر انہیں معلوم ہو گا کہ شیڈ آگ کیا حیثیت رکھتی ہے.....“ جم اسکاٹ نے طنزیہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”انہیں تو اس کا خیال تک نہ ہو گا.....“ انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم اسکاٹ نے اشبات میں سر ہلادیا ان دونوں کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں



کی بوٹ بڑے اطمینان سے سمندر میں سفر کرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی البتہ اب عمران کے ساتھی بوٹ میں بیٹھنے کی بجائے اس کے کناروں سے چمٹے ہوئے تھے اور ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سمندر کی تہ میں جھانکنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

”یہ کیا چیک کر رہے ہیں..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”چیف۔ میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی سب میرین کے بارے میں خطرہ ہے اس لئے وہ بوٹ کے کناروں سے سمندر کے اندر جھانک کر اسے تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں.....“ انتھونی نے کہا۔

”اجمق ہو گئے ہیں۔ بھلا اس طرح سب میرین انہیں کیسے نظر آ سکتی ہے اور نظر آ بھی جائے تو وہ اس کے خلاف کیا کر سکتے ہیں۔“ جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر چند لمحوں بعد یلکھت انہوں نے بوٹ کو فضا میں اوپر اٹھتے اور نکلے نکلے ہو کر واپس سمندر میں گرتے دیکھا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ بوٹ کے ساتھ ہی انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی فضا میں اچھل کر ہاتھ پاؤں مارتے سمندر میں گرتے ہوئے دیکھا تھا۔

”وہ مارا۔ اب تو یہ شیطان صفت لوگ ختم ہو گئے ہیں۔ ویل ڈن۔“ جم اسکاٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور انتھونی کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران اور اس کے ساتھی واپس سمندر میں جا گرے تھے اور پھر ان کے جسم پانی کے

اندر غائب ہو گئے تھے۔ جم اسکاٹ کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں لیکن اسی لمحے سکرین یکھت ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا.....“ جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

”جیکب نے شاید ٹرانس کر اس آف کر دی ہے۔ ویسے بھی اب اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اب تو بوٹ بھی تباہ ہو چکی ہے اور یہ لوگ بھی ختم ہو چکے ہیں.....“ انتھونی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جم اسکاٹ کوئی جواب دیتا چانک تیز سسین کی آواز سنائی دی اور انتھونی نے تیزی سے مائیک اتار کر اس کا بشن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ سب میرین کیپٹن جیکب کالنگ۔ اور.....“ جیکب کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ ہیڈ کوارٹر انڈنگ یو۔ اور.....“ انتھونی نے کہا۔

”چیف سے بات کرائیں۔ اور.....“ جیکب نے کہا تو انتھونی نے مائیک جم اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔

”یس چیف انڈنگ یو۔ اور.....“ جم اسکاٹ نے کہا۔

”چیف۔ آپ نے سکرین پر چیک کر لیا ہو گا۔ بوٹ کو ہٹ کر دیا گیا ہے اور بوٹ پر موجود لوگ بھی ختم ہو گئے ہیں۔ اور.....“ جیکب نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے چیک کر لیا ہے لیکن تم نے ٹرانس کر اس کو اتنی جلدی آف کیوں کر دیا ہے۔ اور.....“ جم اسکاٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”چیف۔ مشین گرم ہو گئی تھی۔ اس لئے اسے بند کرنا پڑا۔ ورنہ وہ پھٹ جاتی۔ کیونکہ وہ وائبرڈ ریج میں کلسڈ تھی۔ اور.....“ جیکب نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بہر حال اگر وہ لوگ بچ بھی گئے ہیں تو اب کھلے سمندر میں سوائے اس کے کہ پھلیاں انہیں کھا جائیں اور ان کا کوئی انجام ہو ہی نہیں سکتا۔ تم سب میرین کو واپس ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ اور.....“ جم اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ اور.....“ دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے اور اینڈ آل کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کی سائیڈ پر موجود بٹن آف کرتے ہوئے ایک طویل سانس لیا اور مائیک انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔

”اوکے۔ اب میں چلتا ہوں۔ کچھ دیر آرام کروں گا اس کے بعد میں سوچوں گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مکمل خاتمے کے لئے کس گروپ کی ڈیوٹی لگائی جائے.....“ جم اسکاٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو انتھونی بھی احتیاطاً اٹھ کھڑا ہوا۔ جم اسکاٹ تیز قدم اٹھاتا شیشے والے کمرے سے باہر نکل گیا اس کے چہرے پر گہرے اطمینان اور فاتحانہ تاثرات نمایاں تھے۔

خوفناک دھماکے کے ساتھ فضا میں اپنا ٹک اچھلتے ہوئے عمران کا ذمہ یلکھت تاریکی میں ڈوب گیا تھا لیکن پھر جیسے ہی اس کا جسم پانی میں گر اس کو فوراً ہی ہوش آگیا۔ اس کا جسم خاصی رفتار سے گہرائی میں اترتا چلا جا رہا تھا کیونکہ وہ کافی بلندی سے نیچے گرا تھا لیکن بہر حال ایک کھد تک جا کر اس کا جسم رک گیا اور پھر پانی نے اسے واپس سطح کی طرف اچھال دیا۔ بعد لمحوں بعد جیسے ہی اس کا سر پانی کی سطح سے باہر نکلا اس نے زور زور سے نہ صرف سانس لینا شروع کر دیا بلکہ اس نے ادھر ادھر دیکھا بھی۔ سمندر کی لہروں پر بوٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تیرتے پھر رہے تھے۔ اسی لمحے عمران نے صفدر اور تنویر کو بھی سر اٹھاتے ہوئے دیکھا اور پھر ایک ایک کر کے سب ساتھی سمندر کی تہ سے اوپر آگئے۔ سب سے آخر میں جو انا اٹھا تھا ظاہر ہے اس کا وزن زیادہ تھا اس لئے وہ زیادہ گہرائی تک چلا گیا ہو گا اس نے اسے

کیٹیشن شکیل نے کہا۔

”جوانا۔ صالو کو سنبھالو“..... عمران نے مڑ کر جوانا سے کہا۔

”بس ماسٹر۔ جوانا نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر صالو کا بازو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ساتھ گھسیٹنے لگا۔ صالو کی حالت مسلسل

تیرنے کی وجہ سے کافی خراب ہو رہی تھی لیکن جیسے ہی جوانا نے اس کا بازو پکڑا۔ اس نے جدوجہد چھوڑ دی اور اب وہ صرف جوانا کے سہارے تیری ہوئی آگے بڑھ رہی تھی اور پھر انہیں دور سے ناپو نظر آنے لگ گیا تو جیسے ان کے جسموں میں نئے سرے سے طاقت بھر گئی اور انہوں نے اور زیادہ تیزی سے تیرنا شروع کر دیا اور آخر کار وہ ناپو کے ساحل پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن ان سب کی حالت واقعی خاصی خراب ہو رہی تھی۔ جو لیانے کو بے حد ہمت دکھائی تھی لیکن اب وہ ساحل پر اس طرح لیٹی ہوئی تھی جیسے کوئی لاش پڑی ہو۔

عمران بھی بری طرح تھک گیا تھا۔ اس کے جسم کا جوڑ جوڑ درد کر رہا تھا لیکن اس کا ذہن مسلسل آنے والے حالات کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جہاں ناپو پر نہ انہیں پانی مل سکے گا اور نہ خوراک اور نہ ان کے پاس اسلحہ تھا اور نہ ہی اب کوئی بوٹ انہیں مل سکتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ شیداگ کے ہیز کو انر کی تباہی بھی باقی تھی لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ہر طرف سے بے بس ہو کر رہ گیا ہو۔

”عمران صاحب۔ آپ نے آئندہ کے بارے میں کیا سوچا ہے۔“

واپس سطح پر آنے میں بھی زیادہ وقت لگا تھا اور پھر وہ سب پانی میں تیرتے ہوئے ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔ عمران دل ہی دل میں نہ صرف اپنے بچ جانے بلکہ اپنے سب ساتھیوں کے بچ جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا۔

”عمران صاحب۔ کناروں پر ہونے کی وجہ سے ہم بچ گئے ہیں ورنہ اس بار موت یقینی تھی“..... صفدر نے کہا۔

”یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ کناروں کی بات چھوڑو۔ بہر حال اب ہم اس حالت میں کسی اور جزیرے یا ناپو تک تو نہیں پہنچ سکتے۔ بوٹ کے ٹکڑے بھی بہت چھوٹے ہیں اور پھر وہ بھی دور نکل گئے ہیں۔ اس لئے اب آخری صورت یہی ہے کہ ہم تیرتے ہوئے واپس اس ناپو پر ہی جائیں اور کوئی صورت نہیں ہے“..... عمران نے کہا۔

”لیکن وہاں جا کر کیا کریں گے“..... جو لیانے نے کہا۔

”کچھ نہ کچھ سوچا جاسکتا ہے۔“ آؤ..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے واپس اس ناپو کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے لیکن بادبان کی وجہ سے وہ کافی دور نکل آئے تھے اس لئے باوجود مسلسل تیرنے اور بری طرح تھک جانے کے وہ ناپو انہیں کہیں نظر نہ آ رہا تھا لیکن عمران کو اپنے اوپر پورا بھروسہ تھا اس لئے وہ مسلسل تیرنے میں مصروف تھا۔

”صالو کی حالت خراب ہو رہی ہے عمران صاحب“..... اچانک

”میرا خیال ہے کہ وہ لوگ اب پوری طرح مطمئن ہو گئے ہوں گے۔ ویسے بھی ان کا خیال ہو گا کہ اگر ہم میزائل سے نہ مرے ہوں گے تو سمندر میں بہر حال مرجائیں گے لیکن تم کوئی تجویز بتا رہے تھے۔ عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ تجویز یہ ہے کہ یہاں ایسے نوٹے ہوئے درخت اور ان کے تتے موجود ہیں جنہیں بیلوں کی مدد سے آپس میں باندھ کر ہم بہر حال یہاں سے نکل سکتے ہیں بشرطیکہ ہمیں چٹیک نہ کیا جا رہا ہو۔ ورنہ تو وہ ایک بار پھر میزائل سے ہمیں ہٹ کر دیں گے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ایسے نوٹے ہوئے درخت کتنی تعداد میں ہوں گے۔“ عمران نے چونک کر کہا۔

”پانچ چھ تو میں نے دیکھے ہیں اور بھی تلاش کئے جا سکتے ہیں۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”دیری گڈ۔ یہ تو تم نے خوشخبری سنا دی ہے۔“ آؤ پھر جدوجہد شروع کر دیں۔ کافی آرام کر لیا ہے ہم نے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جب یہ تجویز باقی ساتھیوں کو معلوم ہوئی تو ان سب کے تتے ہوئے چہرے بے اختیار کھل اٹھے کیونکہ بہر حال اس طرح بچ نکلنے کا سکوپ نظر آ گیا تھا اور ان حالات میں یہی غنیمت تھا اور پھر عمران، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جو اتنا مل کر ٹاپو میں بکرت ہوئے نوٹے ہوئے درخت اور ان کے تتے ایک جگہ اکٹھے

اچانک کیپٹن شکیل نے گھٹ کر عمران کے قریب آتے ہوئے کہا۔

”سوچنا کیا ہے۔“ مجھے تو لگتا ہے جیسے سوچنے کچھنے کی ساری صلاحیتیں ہی ختم ہو گئی ہوں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اچھا۔ حیرت ہے۔ اس حالت میں بھی جہاز کا کام کر رہا ہے۔ وری گڈ۔ بتاؤ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے اٹھ کر بیٹھنے ہی کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر تنویر، صفدر اور جو اتنا بھی اٹھ بیٹھے البتہ صالحہ اور جولیا دونوں ویسے ہی لیٹی ہوئی تھیں۔

”عمران صاحب۔ جس طرح اس ٹاپو کو شیڈ آگ کے ہیڈ کوارٹر سے چٹیک کیا جاتا رہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ٹاپو اس ٹاپو سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے جس کے نیچے شیڈ آگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اتنا قریب بھی نہیں ہو سکتا کہ جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ ورنہ ہمیں سب میرین کی بجائے کسی موٹر بوٹ پر یہاں لایا جاتا۔ اصل میں شیڈ آگ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے اس لئے اس نے اس ٹاپو کو چٹیک کر لیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میرا مطلب یہ نہیں تھا عمران صاحب۔ بلکہ یہ بات کرنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ کہیں اب بھی اس ٹاپو کو چٹیک تو نہیں کیا جا رہا۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

کئے۔ اس کے بعد معبوط بیلےں توڑی گئیں اور ان سے کشتی بنائی جانے لگی جبکہ صالحہ اور جوہیا دونوں ادھ کر ساحل کے کنارے پر چلی گئیں۔ وہ شاید وہاں لیٹ کر آرام کرنا چاہتی تھیں۔

عمران۔ عمران۔ اسٹیر۔ اسٹیر۔ اچانک جوہیا کی تجنّی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے اس طرف بڑھ گئے جہاں جوہیا اور صالحہ موجود تھیں اور پھر انہوں نے دور سے ایک بڑے مال بردار اسٹیر کو نظر سے ہوئے دیکھا۔

”جوانا سب سے اونچے درخت پر چڑھ جاؤ اور اپنا کوٹ بلاؤ۔ جلدی کرو۔ یہ فبی امداد ہے۔“ عمران نے کہا تو جوانا نے جلدی سے اپنا کوٹ اتار اور تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

”ہمارے پاس لائٹر بھی نہیں ہے ورنہ آگ جلائی جاسکتی تھی۔“ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے اسٹیر کا رخ اس ٹاپو کی طرف مڑتے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار خوشی سے اچھل پڑے۔

پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جم اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ہیس۔۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا۔“

”چیف۔ یوگان سے لیری کی کال ہے۔ دوسری طرف سے مود بانہ لہجے میں کہا گیا۔“

”کراؤ بات۔۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا۔“

”ہیلو چیف۔ میں لیری بول رہا ہوں یوگان سے۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد لیری جو اب جم اسکاٹ کی جگہ ایشیائی سیکشن کا سربراہ تھا، کی مود بانہ آواز سنائی دی۔“

”ہیس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا۔“

”چیف۔ آپ نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیا

اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ انہوں نے ماکلیم تھری تھاؤڈنڈ بک کرائی ہے۔" لیری

نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ماکلیم تھری تھاؤڈنڈ۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انہیں نہیں مل سکتی۔

اس پاور کی مشین تو پورا کارخانہ جام کر سکتی ہے۔" جم اسکاٹ نے کہا۔

"لیس چیف۔ اسی لئے تو میں حیران تھا۔ بہر حال آپ کنفرم ہیں تو ٹھیک ہے۔ یہ کوئی اور لوگ ہوں گے۔" لیری نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ انہیں انخوا کر کے اپنے سنڑ میں لے جاؤ اور پھر ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کرو۔ کیونکہ ایسی سہ مشین حاصل کرنے

والے اور وہ بھی یوگان میں کوئی عام لوگ نہیں ہو سکتے اور پھر تجھے رپورٹ دو۔" جم اسکاٹ نے کہا۔

"لیس چیف۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ نے

رسیور رکھ دیا اس کے ذہن میں بہر حال خدشات جاگ اٹھے تھے۔

کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں تو اس نے نہ دیکھی

تھیں اور جس انداز کے یہ خطرناک ایجنٹ تھے ان سے بہر حال یہ

خوشہ ہو سکتا تھا اور پھر جو مشین لیری نے بتائی تھی وہ واقعی اس قدر

طاقتور تھی کہ باہر سے بھی وہ ہینڈ کوارٹر کے اندر موجود تمام مشین

کو جام کر سکتی تھی اور پھر پورا ایک روز گزر گیا لین لیری کی طرف

سے کوئی کال نہ آئی تو جم اسکاٹ نے خود ہی لین سے رابطہ کرنے کا

واقعی ایسا ہوا ہے۔" لیری نے کہا تو جم اسکاٹ بے اختیار اچھل

پڑا۔

"کیا مطلب۔ جب میں نے بتایا ہے کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں تو

تمہیں اس انداز میں بات کرنے کی جرأت کیسے ہوئی۔" جم

اسکاٹ نے انتہائی عصبیلہ لہجے میں کہا۔

"سوری چیف۔ دراصل میرا مطلب صرف کنفرمیشن تھا کیونکہ

مہاں یوگان میں دو عورتیں اور پانچ مردوں کا ایک گروپ دوروز پہلے

دیکھا گیا ہے اور ان کے قد و قامت بالکل ان پاکیشائی مہجنتوں جیسے

تھے۔ میرے آدمی ہنری نے مجھے بتایا ہے۔" لیری نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"قد و قامت اور تعداد کا کیا ہے۔ ایسا تو ہو سکتا ہے۔" جم

اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ہنری نے بتایا ہے کہ یہ لوگ مہاں کی خفیہ مارکیٹ

سے ایسی مشینری خریدنا چاہتے ہیں جو انتہائی جدید ترین حفاظتی

مشینری کو زبرد کر سکے اور جو مشینری یہ طلب کر رہے تھے اس پاور کی

مشینری مہاں موجود ہی نہیں ہے البتہ انہوں نے آرڈر بک کرا دیا

ہے کہ انہیں ایکری میا سے ہر قیمت پر یہ مشین مہیا کی جائے اور یہ

بنگک لاکھوں ڈالر کی ہے۔" لیری نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ایسی مشینری بہر حال عام استعمال ہوتی ہے۔

ہمارے پاس بھی تو انتہائی جدید ترین مشینری موجود ہے۔" جم

سوچا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے اس ارادے پر عمل کرتا اسے بتایا گیا کہ لیری کی کال آئی ہے۔

”کراؤ بات..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”ہیلو چیف۔ میں لیری بول رہا ہوں..... دوسری طرف سے

لیری کی آواز سنائی دی۔

”میں۔ کیا رپورٹ ہے ان مشکوک افراد کے بارے میں۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی..... جم اسکاٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”چیف۔ یہ لوگ اچانک غائب ہو گئے تھے اس لئے انہیں تلاش کیا جاتا رہا ہے اور ابھی نصف گھنٹہ پہلے ان کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ پورا گروپ اچانک یوگان سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے تراسونا چلا گیا ہے۔ میں نے تراسونا میں شیڈ آگ کے ایجنٹ مارک کو ان کے بارے میں تفصیل بتا کر حکم دے دیا ہے کہ وہ انہیں تلاش کرے اور پھر ان کو چیک کرے کہ یہ لوگ کون ہیں اور ان کے مقاصد کیا ہیں..... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ مارک جب کوئی رپورٹ دے تو مجھے بتا دینا۔“ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”تراسونا جانے والوں کا ہمارے خلاف کوئی مشن نہیں ہو سکتا۔ وہ جہاں سے بہت دور ہے..... جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے دراز میں رکھا

ہی تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور جم اسکاٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

”میں..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”انتھونی بول رہا ہوں چیف..... دوسری طرف سے انتھونی کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

”میں۔ کیا بات ہے..... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

”چیف۔ ایک ہیلی کاپٹر جزیرے کی بیرونی سطح پر اتر رہا ہے۔ دوسری طرف سے انتھونی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ میں آ رہا ہوں..... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور بھاگتے ہوئے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ذہن میں عجیب سے خدشات ابھر رہے تھے۔

نہیں تھی لیکن انہیں بتایا گیا کہ یہ مشین ایک بڑے لیکن دور دراز کے جہز سے ترا سونا میں موجود ہے۔ وہاں سے وہ اسے حاصل کر سکتے ہیں چنانچہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ترا سونا پہنچ گیا اور پھر وہاں سے انہوں نے نہ صرف یہ خصوصی مشین حاصل کر لی بلکہ اس کے ساتھ ہی انہوں نے دوسری مشینیں اور خصوصی اسلحہ اور انتہائی جدید ترین غوطہ خوری کے لباس بھی خرید لئے تھے۔ ساتھ ہی ایک ہیلی کاپٹر بھی۔ لیکن ظاہر ہے ان سب کے لئے بھاری رقم کی ضرورت تھی اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں نے ترا سونا کے مختلف کلبوں میں جا کر گیم مشینوں کی مدد سے انتہائی بھاری رقومات جیتیں اور پھر اس رقم کی مدد سے انہوں نے اپنی مرضی کی سب چیزیں حاصل کر لی تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو جو منصوبہ بتایا تھا اس کے مطابق اس خصوصی مشین کے ذریعے ناپو کی سطح کے نیچے پورے ہیڈ کوارٹر کی مشینیں جام کی جائے گی اور پھر غوطہ خوری کے لباس پہن کر وہ سمندر کی تہ میں اتر کر خصوصی مشینیں کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کا راستہ بنا کر اندر داخل ہوں گے اور اس طرح شیز اگ کے ہیڈ کوارٹر کو ختم کیا جائے گا۔

عمران صاحب۔ شیز اگ کے ہیڈ کوارٹر میں اسٹی اسلحہ موجود ہے۔ اس کے تباہ ہونے سے تو انتہائی خطرناک تابکاری پھیل جائے گی۔ خاموش بیٹھے ہوئے کپٹن شکیل نے کہا۔

مجھے معلوم ہے اسی لئے تو میں نے یہ پیچیدہ منصوبہ بنایا ہے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بڑے لیکن تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں سوار فضا کی بلندیوں میں پرواز کر رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جو نیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹ پر باقی ساتھی اور سب سے آخر میں جو ان بیٹھا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے عقبی خالی حصے میں ایک کافی بڑی مشین موجود تھی جبکہ اس کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کا ایک بڑا سا تھیلا پڑا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر ترا سونا جہز سے اڑا تھا اور اب سمندر کے اوپر پرواز کرتا ہوا وہ اس ناپو کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جس کے نیچے شیز اگ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس ناپو سے جہاں بوٹ تباہ ہونے کے بعد وہ تیرتے ہوئے پہنچے تھے اسٹیر کے ذریعے کار کا پہنچتے تھے اور پھر کار کا سے وہ یوگان چلے گئے تھے۔ عمران نے وہاں اسلحے کی بڑی اور خفیہ مارکیٹ سے ایک مشین خریدنے کا معاہدہ کر لیا۔ یہ مشین یوگان میں موجود



”جہاڑی بات درست ہے لیکن چونکہ یہ ہیڈ کوارٹر ہے اس لئے پوری تنظیم شیڈ آگ کے بارے میں مکمل تفصیلات یہاں موجود ہوں گی۔ یہ تفصیلات وہاں سے حاصل کر کے ہم دنیا بھر کے ممالک کی حکومتوں کو اس کی تفصیل مہیا کر دیں گے اس طرح ہر ملک اس خوفناک تنظیم کا اپنے اپنے علاقے میں خاتمہ کر دے گا اور دوسری بات یہ کہ اصل چڑھائی کوارٹر ہوتا ہے۔ وہی پالیسیاں بناتا ہے اور وہی ان پالیسیوں کے مطابق عملہ آہ کراتا ہے باقی لوگ کام کرنے والے ہوتے ہیں ان کی حیثیت محض کارکن کی ہوتی ہے۔ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ختم ہوتے ہی یہ لوگ یا تو دوسری مجرم تنظیموں میں شامل ہو جاتے ہیں یا پھر اپنے اپنے علاقے میں اپنی اپنی علیحدہ چودھراہٹ بنا لیتے ہیں جو ظاہر ہے بین الاقوامی تنظیم کی نسبت انتہائی کم اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ باقی رہا یہ انتہی اسلحہ تو اسے ماہرین کے ذریعے باقاعدہ ناکارہ کر دیا جائے گا یا پھر جس ملک سے یہ چارہ لایا گیا ہے اسے واپس کر دیا جائے گا۔ بہر حال یہ بعد کی باتیں ہیں۔ پہلا مسئلہ اس ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ ہے..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ لازماً اس ہیڈ کوارٹر ناپو کی سطح پر انہوں نے جینٹلنگ کے انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ اس نئے جیسے ہی ہم اس ناپو پر پہنچیں گے انہیں اطلاع مل جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے وہاں کوئی خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔“ صفدر نے کہا۔

ورنہ تو میں اس پورے ناپو کو سطح سے لے کر سمندر کی تہ تک اڑانے کا منصوبہ بناتا..... عمران نے جواب دیا۔

”بچر آپ نے کیا سوچا ہے اس سلسلے میں.....“ کیپٹن عقیل نے کہا۔

”انتہی اسلحہ اس طرح نہیں رکھا جاتا جس طرح عام اسلحہ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح تو کسی بھی وقت کسی بھی غلطی کی وجہ سے خوفناک تباہی ہو سکتی ہے۔ ایسے اسلحے میں وار ہیڈ نہیں لگائے جاتے۔ انہیں علیحدہ رکھا جاتا ہے اور بوقت ضرورت انہیں فٹ کیا جاتا ہے اور جب تک ایسا نہ ہو۔ یہ اسلحہ نہ پھٹ سکتا ہے اور نہ تباہی پھیل سکتا ہے لیکن بہر حال فوری استعمال کی وجہ سے ان دونوں کے سنور اکٹھے بنائے جاتے ہیں۔ اس لئے اگر پورا ناپو اڑا دیا جائے تو یہ خطرہ ہو سکتا ہے کہ اس طرح انتہی اسلحہ بھی پھٹ جائے اور تابکاری پھیل جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اندر جانیں گے اور صرف ہیڈ کوارٹر کا آپریشنل سیکشن تباہ کر دیں گے۔ وہاں اصل چیز بھی یہی آپریشنل سیکشن ہی ہے اور اس کی تباہی ہیڈ کوارٹر کی تباہی ہو گی.....“ عمران نے کہا۔

”لیکن اس انتہی اسلحے کا کیا ہو گا۔ کیا یہ وہیں پڑا رہے گا۔ اس طرح تو شیڈ آگ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے گروپس میں سے کوئی گروپ وہاں پہنچ کر اس پر قبضہ کر سکتا ہے یا کسی اور جگہ ہیڈ کوارٹر بنا سکتا ہے۔“ صفدر نے کہا۔

”یقیناً ایسا ہو گا لیکن جو مشین ہم ساتھ لے جا رہے ہیں یہ فوری کام کرے گی۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ انہیں یہی معلوم ہو گا کہ ہم وہاں پہنچنے ہیں اس کے بعد وہ کچھ نہ کر سکیں گے اور اگر وہ کچھ کرنا بھی چاہیں تو پھر وہ سب میرین کو باہر نکال کر ہی کریں گے۔ اس طرح اس سب میرین پر ہم دوبارہ قبضہ کر سکتے ہیں۔ بہر حال یہ سب اندازے ہی ہیں آگے کیا ہوتا ہے یہ اندہ بہتر جانتا ہے۔ ہم نے بہر حال کوشش کرنی ہے“..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”دیسے صفدر۔ وہ لوگ ہماری طرف سے پوری طرح مطمئن ہوں گے کہ ہم بوٹ کے ساتھ ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے وہ کوئی فوری ری ایکشن نہ کر سکیں گے“..... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اسی طرح کی مختلف باتیں کرتے ہوئے وہ آگے بڑھتے چلے گئے اور تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد عمران نے اس ناپو کے قریب پہنچنے کا اعلان کر دیا۔

”آپ سب غوطہ خوری کے لباس نکال کر پہن لیں۔ جوانا۔ تم نے سیاہ تھیلی اٹھانا ہے اور میرے ساتھ ساتھ رہنا ہے۔ وائر میزائل گنیں سب نے اپنے ساتھ رکھی ہیں اور جوانا اور میں ایک جگہ رہیں گے جبکہ باقی ساتھی اس ناپو کے گرد سمندر میں پھیل جائیں گے تاکہ اگر یہ لوگ کسی اور راستے سے نکلیں تو ہمیں فوری اطلاع ہو جائے۔“ عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اور پھر ہیلی کاپر کی عقبی طرف پڑا ہوا بڑا سا تھیلی نکالا گیا اور سب نے اپنے لباسوں کے اوپر غوطہ خوری کے لباس پہن لئے اور وائر میزائل گنیں اور ان کے میگزین لے کر وہ تیار ہو کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی کاپر ناپو کے اوپر اتار دیا اور پھر وہ سب نیچے اترے اور عمران کے اشارے پر وہ سب تیزی سے مختلف سمتوں میں ہٹنے لگے۔ سمندر میں کود گئے۔ اب ناپو پر صرف عمران اور جوانا رہ گئے تھے۔ ان دونوں نے مل کر جلدی سے مشین ہیلی کاپر سے نیچے اتاری اور پھر عمران نے انتہائی چھرتی سے کام لیتے ہوئے مشین کی سائیڈ پر ایک لمبے دار تار کے ساتھ منسلک برما اتارا اور مشین کو ناپو کی شمالی سائیڈ پر لے جا کر اس نے تیزی سے چلنے والی اس مشین کو ان کے آپرٹ کرنا شروع کر دیا۔ برصے سے اس نے سطح پر ایک گہرا سوراخ کیا اور پھر برما ہٹا کر اس نے مشین کے ایک خانے سے ایک جھونسا سا بگل نمنالہ نکالا اور اس تار کے ساتھ منسلک کر کے اس نے اسے اس سوراخ کو اندر فٹ کر دیا جو اس نے برصے سے بنایا تھا اور ایک بار پھر مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین میں تیز گونج سی پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی مشین پر موجود ایک بڑا سا سرخ رنگ کا بلب ایک محما کے سے جل اٹھا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی کیونکہ اس بلب کے چلنے کا مطلب تھا کہ اندر موجود تمام مشینری جام ہو گئی ہے۔ جوانا نے اس دوران غوطہ خوری کا لباس پہن کر سیاہ رنگ کا تھیلی اپنی پشت پر لا دیا تھا البتہ

دی اب اس کے سامنے پانی میں تیز روشنی سی پھیل گئی تھی۔ جو انہوں نے بیگ اتار کر اسے دیا۔ چونکہ وہاں تہہ میں پانی پر سکون تھا اس لئے وہ کسی رکاوٹ کے بغیر آسانی سے کام کر رہے تھے۔ عمران کو پورا یقین تھا کہ مخصوص مشین کی وجہ سے وہ وہاں سے راستہ بنا کر اندر پہنچ جائیں گے اور اس کے اندازے کے مطابق اس طرف ہی آپریشنل سیکشن تھا اور وہ سب سے پہلے اس آپریشنل سیکشن کو ہی کور کرنا چاہتا تھا۔

عمران کے لئے اس نے غوطہ خوری کا بائبل نکال کر علیحدہ رکھ دیا تھا۔ عمران نے تیزی سے غوطہ خوری کا لباس پہنا اور پھر جو انہوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے چلتا ہوا ساحل پر آگیا۔ اس نے غوطہ خوری کے لباس کے ساتھ بیرون میں پہننے والے مخصوص جوتے پہنے تھے اور پھر خود کو ایڈجسٹ کر کے سمندر میں اتر گیا۔ جو انہوں نے بھی اس کے پیچھے ہی سمندر میں اترنا اور پھر وہ دونوں آہستگی تیز رفتاری سے غوطہ لگاتے ہوئے تہہ کی طرف اترتے چلے گئے۔

عمران صاحب۔ میں اور تنویر اس طرف ہیں۔ لچا ناک عمران کے ہیڈلٹ میں موجود ٹرانسمیٹر پر صفدر کی آواز سنائی دی۔

میں اور جو انہیں پیچھے جا رہے ہیں۔ تم ہمارے قریب رہنا۔ میں جیسے ہی راستہ بنا لوں گا۔ تمہیں کال کروں گا اور تم سب میرے پیچھے آ جانا۔ ہمیں اندر بہت تیزی سے کام کرنا ہے۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے بات ختم کرنے پر اور کہنے کی ضرورت نہیں تھی اور یہ فون کی طرح کام کرتا تھا۔ کافی نیچے جا کر عمران رک گیا۔ جو انہوں کے ساتھ ہی تھا۔

جو انہوں نے بیگ اتار کر مجھے دو۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیڈلٹ کے سامنے لگی ہوئی مخصوص لائٹ آن کر

نے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ اسے سکرین پر ٹاپو کی سطح نظر آرہی تھی جس پر ایک ایکری میٹریج نوجوان ایک مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اس کے ساتھ ہی ایک دیوہیکل ٹیگرو غوطہ خوری کا لباس پہنے ہوئے کھڑا تھا۔

"یہ واقعی عمران ہے۔ اس کا قد وقامت اور اس کا کام کرنے کا پھر تھلا انداز بتا رہا ہے لیکن اس کے ساتھ کہاں ہیں..... ہم اسکاٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ سب ٹاپو کے گرد غوطہ خوری کا لباس پہنے موجود ہیں ان کے پاس مخصوص وائر میزائل گنیں بھی ہیں..... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر یکے بعد دیگرے مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے تو سکرین پانچ حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ درمیان والے حصے میں تو ٹاپو کی سطح نظر آرہی تھی جس پر عمران اور ٹیگرو موجود تھے جبکہ باقی چاروں سکرینوں پر ٹاپو کے گرد چار سمتیں نظر آ رہی تھیں۔

"اوہ۔ انہیں کسی طرح روکو۔ یہ عمران یقیناً مشینری جام کرنے کی کوشش کر رہا ہے"..... ہم اسکاٹ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ یہ لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں۔ مشینری جام نہیں ہوگی کیونکہ بیڈ کو اڑاؤ ٹاپو کی سطح کے درمیان فی ایس لیئر پتھی ہوئی ہے جو ہر قسم کی ریز کو روک سکتی ہے۔"

ہم اسکاٹ دوڑتا ہوا آپریٹل سیشن میں پہنچا اور پھر سیدھا اس شیشے والے کین کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں آپریٹل سیشن کا انچارج انتھونی موجود تھا۔

"چیف۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں..... انتھونی نے اس کے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جہیں کیسے معلوم ہوا..... ہم اسکاٹ نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھیں چیف۔ یہ دونوں مشین فٹ کر رہے ہیں جبکہ ان کے باقی ساتھی غوطہ خوری کے لباس پہن کر سمندر میں اتر گئے ہیں۔ ابھی دو عورتیں اور پانچ مرد میں نے دیکھے ہیں۔ یہ یقیناً وہی عمران ہے اس کا قد وقامت اور یہ ان کا ٹیگرو دیوہیکل ساتھی..... انتھونی نے سامنے والی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ہم اسکاٹ

انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلادیا۔  
 "اب میں سمجھ گیا ہوں کہ ان کا منصوبہ کیا ہے۔۔۔۔۔ چند لمحوں  
 بعد جم اسکاٹ نے کہا۔

"منصوبہ۔۔۔۔۔ انتھونی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ یہ مشین جام کر کے خود سمندر میں اتریں گے اور پھر یہ  
 سائیڈ سے راستہ بنانے کی کوشش کریں گے اور ہمیں ان سب کو  
 ہلاک کرنا ہے۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا۔

"جب تک یہ اندر نہ آجائیں۔ انہیں کیسے ہلاک کیا جاسکتا  
 ہے۔۔۔۔۔ انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں سمندر کے اندر ہی ہلاک کرنا پڑے گا۔ شارک سیکشن  
 اوپن کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل  
 پڑا لیکن اسی لمحے کہیں میں تیز سسٹی کی آواز گونج اٹھی اور اس کے  
 ساتھ ہی ساری مشینری ٹھٹھکتی جام ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔۔۔۔۔ یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔ انتھونی نے حلق کے بل چہچہتے ہوئے  
 کہا اور جم اسکاٹ کا چہرہ بھی بگڑ سا گیا تھا۔ انتھونی کرسی سے اٹھا اور  
 دوڑتا ہوا کہیں سے باہر نکل گیا۔ سکرین پر بھی تاریکی چھا گئی تھی۔  
 صرف لائٹ جل رہی تھی کیونکہ جزیئرنگ سیکشن مشینری سے علیحدہ  
 تھا۔ انتھونی ایک سائیڈ پر موجود مشین کے پاس پہنچا اس نے اس پر  
 موجود سیاہ رنگ کا کور علیحدہ کیا اور پھر اس نے اس مشین کو آپریٹ  
 کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد اس نے جیسے ہی اس مشین کا بڑا سا

ہینڈل کھینچ کر نیچے کیا تو ایک بار پھر تیز سسٹی کی آواز سنائی دی اور  
 اس کے ساتھ ہی مشینری جیسے دوبارہ زندہ ہو گئی اور اس کے ساتھ  
 ہی سکرین بھی ایک جھماکے سے روشن ہو گئی لیکن اب سکرین پر  
 ناپو کی اوپر والی سطح عالی نظر آرہی تھی۔ وہاں صرف کاپر موجود  
 تھا اور مشین بڑی تھی۔ جبکہ عمران اور دیو ہیکل نیگرو شمالی سائیڈ پر  
 پانی میں غوطہ لگا کر اترتے ہوئے نظر آ رہے تھے جبکہ اسی طرف تہہ  
 کے قریب دو غوطہ خور پہلے سے موجود تھے۔ انتھونی واپس آ کر اپنی  
 کرسی پر بیٹھ گیا۔

"خاصی طاقتور مشین تھی چیف۔ جس نے خصوصی لیئر بھی  
 کر اس کر لی تھی۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر  
 ہلادیا۔

"بلیو شارک سیکشن اوپن کرنا ہی پڑے گا۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے  
 کہا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کار سیور اٹھا لیا۔  
 "لیکن چیف۔ ان کے پاس واٹر گنیں ہیں۔ یہ تو شارک کو ہلاک  
 کر دیں گے۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"بلیو شارک انتہائی پھر تیلی ہوتی ہیں۔ اول تو یہ لوگ اسے  
 ہلاک نہ کر سکیں گے اور اگر ہلاک کر بھی دیں تو بھی اس علاقے میں  
 بہت شارک ہیں۔ جیسے ہی انہوں نے ہماری شارکس کو ہلاک کیا  
 ادھر ادھر سے لاتعداد شارکس یہاں خون کی بو پر اکٹھی ہو جائیں گی۔  
 یہ کتنی شارکس کو ہلاک کریں گے۔۔۔۔۔ جم اسکاٹ نے غصہ پریں

کرتے ہوئے کہا۔  
 "یس۔ گردنو سپیکنگ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں گردنو"..... جم اسکاٹ نے کہا۔  
 "یس چیف"..... دوسری طرف سے بولنے والے کا بچہ ہلکتا مودبانہ ہو گیا۔

"شارک سیشن کی کیا پوزیشن ہے"..... جم اسکاٹ نے پوچھا۔  
 "چھ ہیں چیف"..... گردنو نے جواب دیا۔  
 "سنو۔ ہیڈ کوارٹر کے چاروں طرف سات افراد موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بلیو شارک کو مخصوص گولیاں کھلا کر بمجوا دو تاکہ وہ ان کا خاتمہ کر دیں"..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہوگی"..... گردنو نے جواب دیا۔  
 "بس قدر جلد ممکن ہو سکے تعمیل کرو"..... جم اسکاٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چیف۔ ہمیں اوپر سطح پر ہی ان کے خاتمے کے لئے کچھ کرنا چاہئے ورنہ یہ شارکس کے پیچھے ہی اوپر پہنچ جائیں گے"..... انتھونی نے کہا۔

"لیکن ابھی ہمارے پاس انہیں ہلاک کرنے کا کوئی انتظام تو نہیں ہے اور باہر سے امداد منگوانے میں تو کافی عرصہ لگ جائے گا۔  
 جم اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ہم سب میرین کے ذریعے غوطہ خور اوپر بھیج سکتے ہیں جو اچانک وہاں فائر کھول دیں گے"..... انتھونی نے کہا۔

"لیکن یہاں ہر طرف خوفناک شارکس پھیلی ہوئی ہوں گی اس لئے غوطہ خور تو اٹھان کا شکار بن جائیں گے ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ سب میرین میں تم ستار میزائل رکھو اور خود جا کر انہیں اس انداز میں فائر کرو کہ یہ ٹاپو کی سطح پر ہی فائر ہوں"..... جم اسکاٹ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کیپٹن جیکب ایسا کر لے گا۔ میں اگر اوپر گیا تو یہاں مشینری کو سنبھالنے والا کوئی نہ رہے گا"..... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی بین پرس کر دیئے۔

"یس۔ کیپٹن جیکب سپیکنگ..... سب میرین کے کیپٹن جیکب کی آواز سنائی دی۔ پہلے کیپٹن کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس وقت ہلاک کیا تھا جب انہوں نے سب میرین پر قبضہ کیا تھا۔ اس کے بعد سیکنڈ کیپٹن جیکب کو کیپٹن بنادیا گیا تھا۔

"جم اسکاٹ فرام دس اینڈ"..... جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔  
 "یس چیف"..... جیکب کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا تم ستار میزائلوں کو درست طور پر فائر کر لیتے ہو"..... جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"ستار میزائل۔ یس سر۔ میں نے تو اس کی خصوصی ٹریننگ لی

کو لے کر تم سب میرین کو ہیڈ کوارٹر سے باہر نکالو اور پھر اسے کافی فاصلے پر لے جا کر سطح سمندر پر لے آنا۔ اس کے بعد میری کال پر تم نے کیے بعد دیگرے سٹار میزائل ہیڈ کوارٹر کی بیرونی سطح پر فائر کرنے ہیں..... تم اسکاٹ نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کی سطح پر..... کیپٹن جینکب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ وہ واپس ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کے ٹاپو کی بیرونی سطح پر اتر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے طور پر ہیڈ کوارٹر کی مشینری جام کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انھوں نے ان کی یہ کوشش ناکام بنا دی ہے اب وہ ہیڈ کوارٹر کے گرد موجود ہیں اور کسی مشین کے ذریعے جبراً راستہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے گردو کو کہہ دیا ہے کہ وہ شار کس سیکشن کو اوپن کر دے۔ گو ان کے پاس وائر میزائل گنیں ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ شار کس کو ہلاک کر دیں لیکن شار کس کے ہلاک ہوتے ہی اس علاقے میں موجود لاتعداد شار کس خون کی بو سونگھ کر یہاں پہنچ جائیں گی اور انہیں مجبوراً سمندر میں نکل کر اوپر پہنچنا پڑے گا۔ اس وقت تم ان پر سٹار میزائل فائر کر کے انہیں ہلاک کر دو گے۔" تم اسکاٹ نے کہا۔

ہوئی ہے..... جینکب نے جواب دیا۔  
"وری گڈ۔ میری کال کا انتظار کرو....." تم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرپڈل دبایا اور تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر بول رہا ہوں....." چند لمحوں بعد ماسٹر کی آواز سنائی دی۔  
یہ ہیڈ کوارٹر میں اسلحے کے سنورز کا انچارج تھا۔

"تم اسکاٹ بول رہا ہوں ماسٹر....." تم اسکاٹ نے کہا۔  
"میں چیف....." ماسٹر کا ہچکچٹ مودبانہ ہو گیا۔  
"سنور میں کتنے سٹار میزائل موجود ہیں....." تم اسکاٹ نے

پوچھا۔

"آٹھ ہیں جناب....." ماسٹر نے چونک کر جواب دیا۔  
"یہ آٹھوں سٹار میزائل سنور سے نکال کر فوری طور پر سب میرین میں بھجوا دو۔ فوری۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے....." تم اسکاٹ نے کہا۔

"میں چیف....." ماسٹر نے کہا اور تم اسکاٹ نے ایک بار پھر کرپڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
"کیپٹن جینکب بول رہا ہوں....." رابطہ قائم ہوتے ہی کیپٹن جینکب کی آواز سنائی دی۔

"تم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ میری ہدایات غور سے سنو۔ سنورز انچارج ماسٹر آٹھ سٹار میزائل سب میرین پر بھجوا رہا ہے ان میزائلوں

یہ تیزی سے آرہی تھیں اس طرف دو غوطہ خور موجود تھے۔ انہوں نے اچانک نیچے دیکھا اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑے۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں کی واٹر میزائل گنوں سے شعلے نکلے اور تیزی سے آنے والی چھ شارکس میں سے دو ہٹ ہو گئیں لیکن باقی چار بجلی کی سی تیزی سے ان پر بھٹ پڑیں۔ اسی لمحے جم اسکاٹ نے عمران اور نیگرو سمیت باقی غوطہ خوروں کو بھی بجلی کی سی تیزی سے تیر کر ادھر جاتے دیکھا بعدھر شارکس نے ان کے ساتھیوں پر حملہ کیا تھا اور جم اسکاٹ کے بچرے پر بے اختیار فاتحانہ مسکراہٹ رہینگ گئی۔ اسے سو فی صد یقین تھا کہ اول تو یہ شارکس ہی ان کا خاتمہ کر دیں گی لیکن اگر ایسا نہ بھی ہوا تو پھر دور دور علاقے میں موجود شارکس پانی میں شامل ہو جانے والے خون کی بو پر یہاں پہنچ جائیں گی اور اس کے باوجود اگر ان میں سے کوئی بچ کر اوپر پہنچ گیا تو پھر شارکس میزائل ان کا یقینی خاتمہ کر دیں گے۔ اس لحاظ سے ان میں سے کسی کا بچ نکلنا اب تقریباً ناممکن ہو چکا تھا۔

”آپ حکم دیں تو میں سب میرین کو باہر نکال کر ان کا خاتمہ کر دوں“..... کیپٹن جیکب نے کہا۔  
 ”نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اگر انہوں نے سب میرین پر دوبارہ قبضہ کر لیا تو پھر ہمارے لئے جہد پریشانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ تم سب میرین کو زبردستی سے باہر نکالنا تاکہ انہیں مظلوم ہی نہ ہو سکے اور جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی کرنا۔ ایکس ون سکریں آن کر دینا تاکہ میں تمہیں ساتھ ساتھ ہدایات دے سکوں۔“  
 جم اسکاٹ نے کہا۔

”سکس چیف“..... کیپٹن جیکب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔  
 ”چیف۔ یہ عمران اور نیگرو مل کر سائیڈ وے بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں“..... انتھونی نے پریشانی سے لہجے میں کہا۔  
 ”ابھی بلیو شارکس باہر آجائیں گی۔ پھر یہ سب کچھ رک جائے گا۔“ جم اسکاٹ نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا اس کی نظریں سکریں پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اس نے سمندر کی تہہ سے یکے بعد دیگرے چھ بلیو شارکس کو اوپر آتے دیکھا۔ شارکس سیکشن سمندر کی تہہ کے قریب بنایا گیا تھا۔ اس لئے انہیں باہر بھی وہیں سے نکالا گیا تھا اور چونکہ انہیں خصوصی گولیاں کھلا دی گئی تھیں اس لئے انسانوں کی بو انہیں دور سے آرہی تھی اور چونکہ بلیو شارکس انتہائی خطرناک، تیز رفتار، پھرتیلی اور گوشت خور نسل ہوتی ہے اس لئے جم اسکاٹ کو معلوم تھا کہ یہ ان ساتوں کا خاتمہ لکھن میں کر دیں گی۔ جس طرف



تیز کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ ٹاپو کے گرد گھوم کر اس طرح پہنچا تو اس نے جویا، صالحہ اور کیپٹن شکیل کو انتہائی زخمی حالت میں دیکھا۔ ان کے غوطہ خوری کے لباس بھی پھٹ گئے تھے اور ان کے جسموں سے خون بہہ رہا تھا جبکہ تنزیر اور صفدر انہیں مشکل سے سہارا دے کر اوپر سطح کی طرف لے جا رہے تھے۔ ان تینوں کے جسم زخمی ہونے کی وجہ سے پھڑک رہے تھے جب کہ وہاں بلیو شار کس کے جسموں کے حصے اوپر ادھر تیرتے ہوئے نظر آ رہے تھے اور یہ حصے بھی اوپر سطح کی طرف اٹھتے چلے جا رہے تھے۔

”اوپر لے جاؤ۔ اوپر۔ ابھی یہاں اور شار کس آجائیں گی۔ جلدی کرو“..... عمران نے چیخے ہوئے کہا اور پھر وہ اور جوانا بھی صفدر اور تنزیر کے ساتھ شامل ہو گئے لیکن ابھی وہ سطح سے کچھ فاصلے پر ہی تھے کہ انہیں نیچے پانی میں شدید ہلچل سی محسوس ہونے لگی۔

”شار کس بچ گئی ہیں۔ جلدی کرو“..... عمران نے نیچے دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا جہاں سے سینکڑوں کی تعداد میں خوفناک جھوٹی بڑی شار کس ان کی طرف تیزی سے لپکتی ہوئی آ رہی تھیں گو یہ بلیو شار کس کی طرح پھر تیلی اور خون خوار نہیں تھیں لیکن بہر حال یہ بھی شار کس تھیں اور یہ خون کی بو پانی میں مل جانے کی وجہ سے آئی تھیں اور ان کی تعداد بھی بے شمار تھی۔

”جوانا۔ تم فائر کھول کر انہیں قریب آنے سے روکتے رہو۔“ عمران نے چیخ کر کہا تو جوانا نے مڑ کر ان پر فائر کھول دیا لیکن اس کے

عمران مشین کی مدد سے ہیڈ کوارٹر میں سائیڈ وے بنانے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کے ہیڈلٹ میں موجود ٹرانسمیٹر پر جویا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”بلیو شار کس۔ بلیو شار کس آ رہی ہیں حملہ کرنے“..... جویا چیخ رہی تھی اور پھر صالحہ کی بھی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ جلدی اٹھو۔ احتیاط کرو۔ یہ انتہائی خطرناک ہوتی ہیں۔ میں آ رہا ہوں“..... عمران نے چیخے ہوئے کہا اور پھر مشین کو بند کر کے اس نے باہر کھینچا اور اسے جوانا کی طرف بڑھا کر وہ بھلی کی سی تیزی سے تیرتا ہوا اس طرف جانے لگا جدھر جویا اور صالحہ موجود تھیں۔

”عمران صاحب جویا اور صالحہ زخمی ہو گئی ہیں۔ جلدی آئیں۔“ صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے لپٹے تیرنے کی رفتار

میڈیکل باس اٹھائے واپس آگیا تھا اور عمران اور صفدر نے مل کر ان تینوں کی نہ صرف بینڈیج کر دی بلکہ ان کو طاقت کے انجکشن بھی لگا دیئے۔

"اب اٹھ جاؤ۔ ابھی ہم خطرے میں ہیں"..... عمران نے کہا تو ان تینوں نے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ سب میرین"..... اچانک جوانا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے اور انہوں نے دیکھا کہ جہزے سے کافی فاصلے پر سطح سمندر پر سب میرین ابھر رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ یہاں میزائل فائر کریں گے۔ جلدی کرو۔ ہیلی کاپٹر میں بیٹھو۔ جلدی کرو"..... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر کیپٹن شکیل کو پکڑ کر کاندھے پر اٹھالیا جبکہ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جو لیا اور صاف دونوں کو بیک وقت دونوں بظلوں میں جکڑا اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑا۔

"یہ مشین۔ اس کا کیا ہوگا"..... صفدر نے دوڑتے ہوئے کہا۔ "چھوڑو۔ یہ بند پڑی ہے۔ آؤ۔ آؤ"..... عمران نے کیپٹن شکیل کو ہیلی کاپٹر پر چڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود بھی اچھل کر ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا۔ اسی لمحے اسے سمندر میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور سب میرین میں سے ایک شعلہ سا نکل کر سیدھا آسمان کی طرف اٹھنے لگا۔ شعلہ سارے کی شکل کا تھا۔

ساتھ ساتھ وہ تیزی سے انتشاریتا ہوا اوپر کو بھی اٹھتا چلا جا رہا تھا۔ لیکن بہر حال اس انداز میں تیرنے کی وجہ سے اس کی رفتار باقی ساتھیوں سے کم ہو گئی تھی۔ اس لئے ان کے درمیان فاصلہ بڑھ گیا تھا۔ لیکن جوانا کے مسلسل فائر کرنے سے شارکس نہ صرف رک گئی تھیں بلکہ ان میں ہلاک ہونے والی شارکس کے گوشت کھانے کے لئے بھی جھینا ٹھنپی شروع ہو گئی تھی۔ اس طرح جوانا بہر حال ان کے فوری حملے سے محفوظ ہو گیا تھا اور پھر جیسے ہی جوانا سطح پر ابھرا۔

"مجھے ہاتھ دو"..... اس کے کانوں میں عمران کی آواز سنائی دی اور جوانا نے جیسے ہی ہاتھ اوپر اٹھایا۔ اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں کسی شہتیر کی طرح اٹھتا ہوا اوپر جہزے پر جا گرا۔ یہ واقعی عمران کی ہمت تھی کہ اس نے اس طرح جوانا جیسے آدمی کو اچھال کر جہزے پر پھینک دیا تھا۔ جوانا تیزی سے اٹھا اور اس نے اپنا ہیڈلٹ ہٹایا اور پیروں میں موجود مخصوص جوتے بھی ہٹا دیئے۔ عمران اور اس کے ساتھی جو لیا، صاف اور کیپٹن شکیل کو ایڈ کر رہے تھے۔ جبکہ صفدر دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ تنویر اور عمران نے جو لیا، صاف اور کیپٹن شکیل تینوں کے غوطہ خوری کے مخصوص لباس علیحدہ کر دیئے تھے۔ تینوں خاصے زخمی تھے لیکن اس کی ہڈیاں بہر حال بچ گئی تھیں اور ایسا شاید غوطہ خوری کے مخصوص لباس کی وجہ سے ہوا تھا۔ ورنہ بلیو شارکس کے جہزوں میں آئی ہوئی ہڈیوں کا بچ جاننا تقریباً ناممکن ہوا کرتا ہے۔ صفدر

”ستار میرا نسل۔ اوہ۔ اوہ۔ جلدی کرو“..... عمران نے چیخے ہوئے کہا۔ ستار میرا نسل کو دیکھ کر اس کا چہرہ بے اختیار بگڑ سا گیا تھا کیونکہ ستار میرا نسل کی کارکردگی کو وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ لپٹے نارگٹ پر گرتے ہوئے لوہے کی ہر اس چیز کو نارگٹ بناتا تھا جس میں مشیزی کام کر رہی ہو۔ اسے دراصل چلتے ہوئے ٹینک ہٹ کرنے کے لئے بنایا گیا تھا اور عمران کو معلوم تھا کہ ہیلی کاپٹر لوہے کا بنا ہوا ہے اس لئے لامحالہ ستار میرا نسل نے ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر ناہے اور ظاہر ہے ان کے بھی اس کے ساتھ ہی پرچے اڑ جائیں گے اور ہیلی کاپٹر کو نہ ہی اڑایا جاسکتا تھا اور نہ ہی اس سے نیچے اترا جاسکتا تھا البتہ عمران نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر بیلٹ باندھے اور اس کے ساتھ تیزی سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو رہے تھے لیکن عمران نے جان بوجھ کر انجن نہ چلایا تھا کیونکہ آسمان کی بلندی پر پہنچ کر اب ستار میرا نسل نیچے آ رہا تھا اور اس کا رخ اس ناپو کی طرف ہی تھا اس کی رفتار بے حد تیز تھی اور عمران جانتا تھا کہ اگر اس نے انجن چلا دیا تو ستار میرا نسل لازماً ہیلی کاپٹر سے ہی ٹکرائے گا جبکہ ابھی ایک سکوپ موجود تھا کہ مشین کی بیڑی آن تھی۔ گو وہ سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا تھا جو یہ ظاہر کرتا تھا کہ مشین سے ٹھٹھنے والی ریز نے ہیز کو اڑ کر مشیزی کو جام کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود اس پر جلنے والے چھوٹے بڑے بلب بتا رہے تھے کہ مشیزی بہر حال آن تھی۔ یہ بات البتہ سوچنے کی تھی کہ ایسا کیوں ہوا ہے کیونکہ جب عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں کودے تھے

اس وقت یہ سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا لیکن جب وہ اسیٹھائے تو اس وقت بلب بجھا ہوا تھا لیکن اس وقت یہ بات سوچنے کی فرصت ہی نہ تھی البتہ عمران کو صرف یہی سکوپ نظر آ رہا تھا کہ شاید یہ ستار میرا نسل ہیلی کاپٹر کی بجائے اس چلتی ہوئی مشین کو نارگٹ بنالے اس لئے اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن آن نہ کیا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ ستار میرا نسل اس ٹینک کو پھٹے نشانہ بناتا ہے جس کا انجن چل رہا ہو اور ساکت ٹینک کو اس وقت نشانہ بناتا ہے جب وہاں حرکت کرنے والی کوئی چیز نہ ہو اور پھر مشین بہر حال ہیلی کاپٹر سے کافی فاصلے پر تھی اس لئے اگر یہ مشین نارگٹ بن جاتی تو اس کے پرزے بہر حال ہیلی کاپٹر کو نقصان نہ پہنچا سکتے تھے اب ستار میرا نسل کی ریچ خاصی کم ہو گئی ہے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ اگر مشین ہٹ ہوئی تو ان کا ہیلی کاپٹر صاف بچ جائے گا لیکن اگر ہیلی کاپٹر ہٹ ہو گیا تو پھر پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی ختم ہو جائے گی۔ عمران کے لب آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔ شاید وہ دل دہی دل میں دعا مانگ رہا تھا لیکن اس کی نظریں میرا نسل پر جمی ہوئی تھیں جبکہ اس کے ساتھی جوں کی طرح ساکت بیٹھے ہوئے تھے۔ میرا نسل بجلی کی سی تیزی سے ناپو کی طرف آ رہا تھا اور دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکا ہوا اور مشین کے پرچے اڑتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کا انجن چلا دیا اسی لمحے دوسرا ستار میرا نسل سب مہین سے ٹھٹھا دکھائی دیا لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر کو اور اٹھایا

تھی۔ یکتا عمران نے بلندی کم کی اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر سب میرین کے اوپر پہنچا اس نے ہیلی کاپٹر کو روکا اور پھر اسے انتہائی رفتار سے نیچے کر کے اس نے سب میرین کے اس حصے پر اسے اتار دیا جہاں سے اسے ہٹ نہ کیا جاسکتا تھا۔

”اسلحہ سنبھال لو۔ ہم نے سب میرین پر قبضہ کرنا ہے۔“ عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کے سب ساتھی بھی تیزی سے دوڑتے ہوئے اس کے پیچھے نیچے آئے۔ عمران اس دوران اپنے جسم پر موجود غوطہ خوری کے لباس کی زپ کھول چکا تھا۔ اسے یہ لباس اتارنے کی مہلت ہی نہ ملی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا سب میرین کے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے ستار میزائل فائر کیا گیا تھا۔ صفدر، تنویر اور جوانا بھی اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے جبکہ جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل ہیلی کاپٹر میں ہی رہ گئے تھے۔ کیونکہ وہ زخمی تھے اس لئے وہ آسانی سے نیچے نہ اتر سکتے تھے۔ عمران دوڑتا ہوا اس حصے میں پہنچا۔ لیکن وہ حصہ اب ساپٹ تھا۔ وہاں اب فائرنگ ہول بھی بند ہو چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی سب میرین تیزی سے سمندر میں اترنا شروع ہو گئی تھی۔

”واپس چلو۔ ہیلی کاپٹر واپس۔“ عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس ہیلی کاپٹر پر پہنچے اور پھر صرف چند لمحوں کا ہی فرق پڑا کہ ہیلی

اور دوسرے لمحے اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عمران نے ہیلی کاپٹر کو بلندی پر لے جانے کی بجائے انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف بڑھانا شروع کر دیا جہاں سب میرین تھی۔ یہ بات عمران سمجھتا تھا کہ ستار میزائل کو ڈاج دینے کا یہی آخری طریقہ ہے کہ اس کے مخصوص فائرنگ اینگل کے اندر پہنچ جانے سے ہی ستار میزائل کے اس حملے سے بچا جاسکتا ہے کیونکہ وہ ایک خاص حد سے اندر واپس نہیں گر سکتا جبکہ باہر کی طرف اس کی ریج انتہائی وسیع تھی۔ اس لئے وہ کسی کو برا میزائل کی طرح ہیلی کاپٹر کے پیچھے لگ جاتا اور ہر صورت میں اسے ہٹ کر دیتا لیکن اینگل ریج کے اندر پہنچ جانے سے وہ اس سے بچ سکتے ہیں اور وہی ہوا۔ بلندی پر پہنچ کر ستار میزائل تیزی سے واپس آیا۔ اس کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف ہی تھا لیکن ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے سب میرین کی طرف ہی بڑھا چلا جا رہا تھا اس لئے ستار میزائل کا یہ شعلہ ہیلی کاپٹر کی دوسری طرف اس کے بالکل قریب سے گزر کر سمندر میں جا گرا اور عمران سمیت اس کے سب ساتھیوں نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

”یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو بچانے والا ہے۔“ عمران کی زبان سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر سب میرین کو کر اس کرتا ہوا آگے نکل گیا لیکن عمران نے تیزی سے اسے گھمایا اور ایک جھک کاٹ کر وہ اس سب میرین کی طرف آئے لگا۔ تیسرا ستار میزائل فائر نہیں کیا گیا تھا اور سب میرین بھی سمندر کی سطح پر ہی موجود

کا پڑ سب میرین کے مکمل طور پر سمندر میں اترنے سے پہلے اوپر اٹھ چکا تھا۔

”اب معلوم ہونے لگا ہے کہ یہ واقعی کسی بین الاقوامی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ورنہ پہلے جس آسانی سے ہم اندر داخل ہو گئے تھے یہی گنتا تھا کہ جیسے ہم غلط جگہ پر آ گئے ہیں“..... عمران نے ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر لے جاتے ہوئے کہا تو سب کے متھے ہوئے اعصاب اس کی اس بات پر سچے اختیار ڈھیلے پڑ گئے۔

”اب کیا کرنا ہوگا“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”موائے انتظار کے اور کیا کیا جا سکتا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر ایک بار پھر ناپو کی سطح پر اتار دیا جہاں مشین کے پرزے کھڑے پڑے تھے۔

”لیکن یہاں ہم کیا کر سکیں گے۔ سمندر میں اتر نہیں سکتے کیونکہ وہاں شارک مچھلیاں ہیں“..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 ”جوانا اور تنویر۔ تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ صفدر۔ تم پائلٹ سیٹ سنبھال لو۔ ہو سکتا ہے ہمیں فوراً دوبارہ فضا میں جانا پڑے۔“  
 عمران نے کہا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر گیا جبکہ جوانا اور تنویر بھی اس کے پیچھے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے لیکن ان کے چہروں پر حیرت تھی کیونکہ انہیں وہاں اب کرنے کا کوئی کام نظر نہ آ رہا تھا۔

”یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ لوگ مافوق الفطرت ہیں۔ مافوق الفطرت“..... جم اسکاٹ نے قدرے ہذیبانی انداز میں جھپٹتے ہوئے کہا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے زخمی ہونے کے باوجود نہ صرف خوفناک اور ترسیت یافتہ بلیو شارکس کو ختم کر دیا تھا بلکہ وہاں پہنچ جانے والی بے شمار خوفناک شارکس سے بھی وہ لوگ انتہائی حیرت انگیز انداز میں بچ کر اوپر سطح پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

”اب سٹار میڈل ہی کام کریں گے“..... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر مائیک اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔ کیپٹن جیکب کی فریکوئنسی پہلے ہی اتھوئی ایڈجسٹ کر چکا تھا۔

”ہیلو ہیلو۔ جم اسکاٹ کاننگ۔ اور“..... جم اسکاٹ نے جھپٹتے ہوئے لہجے میں کہا۔ یہ شاید ماحول کا اثر تھا کہ وہ اس طرح بیچ کر

تھا۔

"یہ اپنے ساتھیوں کی بینڈیج کر رہے ہیں"..... انتھونی نے کہا۔  
"کر لیں۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ مرنا تو بہر حال ان سب نے ہی  
ہے۔ سٹار میزائل سے فوج کر یہ کہیں نہیں جاسکتے"..... جم اسکاٹ  
نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد سمندر میں سے سب  
میرین باہر نکلتی ہوئی نظر آنے لگ گئی۔

"یہ ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ رہے ہیں"..... انتھونی نے کہا۔  
"دوڑ لیں۔ دوڑ کر کہاں جائیں گے"..... جم اسکاٹ نے کہا اور  
پھر وہ سب ہیلی کاپٹر پر سوار ہوئے ہی تھے کہ سب میرین - اوشار  
میزائل فائر ہوتا دکھائی دیا اور جم اسکاٹ کے چہرے پر فاتحانہ مسرت  
پھیلنے لگی۔ وہ سب ہیلی کاپٹر میں موجود تھے زخمیوں سمیت۔  
سٹار میزائل آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"ابھی چند لمحوں بعد ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ چند لمحوں بعد"..... جم  
اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی  
تھیں اور پھر سٹار میزائل نے اپنا رخ بدلا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے  
ٹاپو کی طرف بڑھنے لگا اور جم اسکاٹ کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔ لیکن  
دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا جب سٹار میزائل ہیلی کاپٹر سے  
کافی فاصلے پر زمین پر موجود اس بڑی سی مشین سے ٹکرا کر پھٹ گیا  
تھا جبکہ ہیلی کاپٹر ویسے ہی کھڑا تھا۔

"ہیلو، ہیلو۔ کیپٹن جیکب۔ دوسرا میزائل فائر کرو۔ فوراً۔ جلدی۔

بولنے پر مجبور ہو رہا تھا۔

"کیپٹن جیکب اسٹونگ یو چیف۔ اور"..... ٹرانسمیٹر پر کیپٹن  
جیکب کی آواز سنائی دی۔

"سٹار میزائل فائرنگ کے لئے تیار ہیں۔ اور"..... جم اسکاٹ  
نے اسی طرح تجھے ہوئے پوچھا۔

"لیس چیف۔ اور"..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سب میرین سطح پر لے جاؤ اور جہرے کو ٹارگٹ بنا کر سٹار  
میزائل فائر کر دو لیکن جب تک میں نہ کہوں دوسرا میزائل فائر نہ کرنا  
مجھے یقین ہے کہ ایک ہی سٹار میزائل سے ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ  
انتہائی قیمتی میزائل ہیں اس لئے انہیں ضائع نہیں ہونا چاہئے اور"۔  
جم اسکاٹ نے کہا۔

"لیس چیف۔ اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جم اسکاٹ  
نے اور اینڈ آئل کہہ کر مائیک آف کر دیا۔

"اب جہرے کے ساتھ ساتھ سب میرین کو بھی سکرین پر لے آؤ  
تاکہ ہم ایکشن کا بورا منظر دیکھ سکیں"..... جم اسکاٹ نے اس بار  
قدرے مطمئن لہجے میں کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس  
کے ساتھ ہی اس نے مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین  
ایک جھماکے سے تاریک پڑ گئی لیکن دوسرے لمحے وہ جھماکے سے  
روشن ہوئی تو وہ دو حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ایک حصے پر  
جہرے کی سطح کا منظر نظر آ رہا تھا جبکہ دوسرے حصے پر سمندر نظر آ رہا

اجمل پڑے جب انہوں نے ہیلی کاپڑ کو سب میرین کے ایک کھلے حصے میں اترتے ہوئے دیکھا اور پھر اس میں سے تین آدمی نیچے اترے اور تیزی سے اس حصے کی طرف دوڑنے لگے جہاں سے سٹار میزائل فائر کیا جاتا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ فائرنگ ہول کے اندر ہم مارنا چاہتے ہیں۔" جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کا بشن آن کر دیا۔ "جیکب۔ فائرنگ ہول بند کر دو اور سب میرین کو سمندر میں اتار دو۔ جلدی۔ فوراً۔ اور۔" جم اسکاٹ نے پیچھے ہونے کہا اور پھر چند لمحوں بعد جب اس نے ہیلی کاپڑ سے اترنے والے افراد کو فائرنگ ہول کے قریب رک کر تیزی سے واپس ہوتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ جیکب نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ اسی لمحے اس نے سب میرین کو سمندر میں اترتے دیکھا۔

"ہو نہر۔ اب یہ ڈوب جائیں گے۔" جم اسکاٹ نے کہا لیکن نیچے اترنے والے افراد بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس ہیلی کاپڑ میں سوار ہوئے اور ہیلی کاپڑ ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھ گیا۔ صرف چند لمحوں کا فرق پڑ گیا تھا ورنہ ہیلی کاپڑ پانی کے اندر چلا جاتا اور پھر وہ اڑ نہ سکتا تھا۔ اب سب میرین سمندر کی سطح پر نظر نہ آ رہی تھی البتہ ہیلی کاپڑ اڑتا ہوا تیزی سے ناپو کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"اب سب میرین کو واپس اوپر آنے اور سٹار میزائل فائر کرنے کا وقت نہیں رہا۔ ویری بیڈ۔ اب یہ نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں

اور۔" جم اسکاٹ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مائیک کا بشن آن کرتے ہوئے حلق کے بل چیخ کر کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپڑ کا پنکھا حرکت میں آ گیا۔

"تم سٹار میزائل سے بچ کر نہیں جاسکتے عمران۔ یہ موت تک جہاز اچھا نہ چھوڑے گا۔" جم اسکاٹ نے مائیک کا بشن بند کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سب میرین سے دوسرا سٹار میزائل فائر ہوا اور تیزی سے بلندی کی طرف اٹھتا چلا گیا جبکہ اسی لمحے ہیلی کاپڑ ناپو کی سطح پر اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بلندی پر جانے کی بجائے نیچی

آ گیا۔ یہ کیا مطلب۔ یہ سب میرین کی طرف کیوں جا رہا ہے۔ جم اسکاٹ کے منہ سے حیرت بھری آواز نکلی۔

"چیف۔ یہ سٹار میزائل کے اینگل ریج کے اندر جا رہے ہیں۔ اس طرح سٹار میزائل انہیں ہٹ نہ کر سکے گا۔" اتھوئی نے کہا اور عین اسی لمحے سٹار میزائل ہیلی کاپڑ کی سائیڈ سے ہوتا ہوا نیچے سمندر میں گر کر پھٹ گیا۔

"ویری بیڈ۔ یہ کس قسم کے لوگ ہیں۔" جم اسکاٹ نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپڑ سب میرین کے اوپر سے گزر کر آگے بڑھ گیا اور پھر جکڑ کاٹ واپس آ گیا۔

"اب جب یہ اوپر جانے کا تو میں سٹار میزائل فائر کر دوں گا۔" جم اسکاٹ نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ اور اتھوئی دونوں بے اختیار

جزیر چنگی میں پکڑ کر نکالی۔

"اوہ۔ اوہ۔ میکنارا۔ ہم۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ"..... انتھونی نے لکھت جھپٹے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر باہر مال کی طرف بھاگا۔ جبکہ جم اسکاٹ حریت سے منہ پھاڑے بیٹھا رہ گیا۔ اس کی نظریں جیسے سکرین پر چمکی ہوئی تھیں۔ عمران نے باکس میں سے نکالی ہوئی سنہری رنگ کی پتری کو ٹاپو کی سطح پر بنے ہوئے سوراخ میں ڈال دیا اور پھر تیزی سے پیچے ہٹا چلا گیا۔ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے دونوں افراد بھی تیزی سے پیچھے ہٹے۔ اسی لمحے خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور جم اسکاٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے پورا ٹاپو شدید ترین زلزلے کی زد میں آگیا ہو۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی گڑگڑاہٹ بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لرزش بھی بند ہو گئی۔ اسی لمحے انتھونی پیشانی پر آیا ہوا پسینہ پونچھتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"بال بال بچ گئے ہیں چیف۔ اگر اس میکنارا ہم کی طاقت کو بروقت زیر نہ کر دیا جاتا تو ہیز کوارٹر کا اوپر والا سارا حصہ بھک سے اڑ جاتا اور سمندر کا پانی پوری قوت سے ہیز کوارٹر میں داخل ہو جاتا اور پھر پورا ہیز کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو جاتا"..... انتھونی نے دوبارہ کرسی پر بیٹھنے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ان کے پاس دوسرا ہم ہو تو"..... جم اسکاٹ نے کہا۔  
"تسب بھی کچھ نہیں ہو گا۔ اب زیر کرنے والی مشین آن ہے۔"

جے..... جم اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ہاتھ بڑھا کر ہیلی کا پٹر سمیت ان سب کو سمندر میں غرق کر دے لیکن ظاہر ہے وہ ایسا نہ کر سکتا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اور انتھونی دونوں یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ہیلی کا پٹر دوبارہ ٹاپو پر اتر گیا تھا اور اس میں سے تین افراد نیچے اتر کر اس طرف کو بڑھ رہے تھے جہاں سٹار میزائل سے تباہ ہونے والی مشین کا ملہ بکھرا پڑا تھا۔  
"اوہ۔ اوہ۔ ان پر دوبارہ سٹار میزائل فائر ہونا چاہئے۔" جم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ انہیں فائرنگ اینگل رینج کا علم ہے اس لئے اب یہ سٹار میزائل سے ہٹ نہیں ہو سکیں گے"..... انتھونی نے کہا۔  
"تو پھر کیا کیا جائے۔ نجانے یہ خطرناک لوگ اب کس جگہ میں ہیں"..... جم اسکاٹ نے ہیلی بار قدرے بے بس سے لہجے میں کہا۔  
"چیف۔ یہ کچھ بھی کیوں نہ کر لیں۔ یہ ہیز کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ خود ہی واپس چلے جائیں گے"..... انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ نے اشیات میں سر ہلادیا۔ کیونکہ فوری طور پر اسے کوئی بات سمجھ نہ آ رہی تھی۔ عمران جلد لمحے زمین پر جھکا رہا۔ پھر وہ سیدھا ہوا اور اس نے جسم پر موجود غوطہ خوری کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چپٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس نے اس کے اندر سے کوئی



انتھونی نے کہا اور جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ملادیا۔  
 "ان کا کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہیں  
 زندہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔" جم اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔  
 "چیف۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔" انتھونی نے  
 کہا۔  
 "کون سی۔ جلدی بتاؤ۔ میرا تو دماغ ہی جامد ہو گیا ہے۔" جم  
 اسکاٹ نے چونک کر کہا۔  
 "چیف۔ ان لوگوں کو ایس وی تھرٹی دن بیس فائر سے ہلاک کیا  
 جاسکتا ہے۔" انتھونی نے کہا۔  
 "ایس وی تھرٹی دن بیس۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو  
 گیا۔ وہ تو خوفناک ایجنسی ہتھیار ہے۔ اس سے تو پورا ہیڈ کوارٹر ہی  
 بمٹک سے اڑ جائے گا۔" جم اسکاٹ نے انتہائی عصیلے لہجے میں کہا۔  
 "چیف۔ میں نے ایس وی تھرٹی دن بیس فائر کہا ہے۔ ایس وی  
 تھرٹی دن بیس میرا اکل نہیں کہا۔" انتھونی نے کہا۔  
 "اودہاں۔ لیکن یہ فائر ہو گا کیسے۔ باہر تو خونخوار شارکس موجود  
 ہیں۔ باہر کوئی آدمی جا نہیں سکتا اور اب ان شارکس نے اس وقت  
 تک بچھا نہیں چھوڑنا جب تک پانی میں سے خون کی بو مکمل طور پر  
 ختم نہیں ہو جاتی اور ایسا کئی روز بعد ہی ہو سکے گا۔" جم اسکاٹ  
 نے کہا۔

"چیف۔ سب میرین کے ذریعے یہ کام ہو سکتا ہے۔ سب میرین

کو جہرے کے قریب اچانک ابھارا جائے اور پھر فوراً ہی فائر کر دیا  
 جائے۔" انتھونی نے کہا۔  
 "نہیں۔ میں سب میرین کو کسی رسک میں نہیں ڈال سکتا۔  
 اس بار اگر انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو پھر معاملات ہمارے بس  
 سے باہر ہو جائیں گے۔" جم اسکاٹ نے کہا۔  
 "تو پھر جو کانا بوٹ کو استعمال کیا جائے۔" انتھونی نے کہا۔  
 "لیکن اس بوٹ پر سے تو فائر نہیں ہو سکتا۔ ارے ہاں۔ ایسا ہو  
 سکتا ہے۔ ویری گڈ۔ جو کانا بوٹ سے دو آدمی اس طرف پھیلے ٹاپو پر  
 چڑھیں بعد میں یہ لوگ موجود ہوں اور فائر کر دیں۔" جم اسکاٹ  
 نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ملادیا اور جم اسکاٹ نے انٹرکام  
 کارسیور اٹھایا اور نمبر بریس کرنے شروع کر دیئے۔

گئی۔

”دوری بیڑ۔ اہتائی قیمتی ہم بھی ناکارہ ثابت ہوا..... عمران نے ایک طویل سانس لیے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ.....“ تنویر نے حیرت بھرے لیے میں کہا۔

”میرے پاس ایک میکیناراج تھا۔ یہ اینیم بم سے کم طاقتور نہیں ہوتا۔ پہلے چونکہ مشین نے کام کر دیا تھا اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ نیچے ہیڈ کو آرٹر اور ٹاپو کی اوپر والی سطح کے درمیان کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے جو ریز کو روک سکے ورنہ تو مشین آن ہی نہ ہوتی اس لئے میں نے یہ بم ڈالا تھا۔ اگر یہ اندر پہنچ جاتا تو ٹاپو کا کافی برا حصہ ٹوٹ جاتا اور اس طرح سمندر کا پانی پوری قوت سے ہیڈ کو آرٹر میں داخل ہو جاتا اور ہیڈ کو آرٹر ختم ہو جاتا۔ لیکن شاید اندر کسی مشینری کی مدد سے میکیناراج کو بھی بچھنے سے پہلے ہی ناکارہ کر دیا گیا ہے۔“

عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ لوگ واقعی اہتائی جدید ترین مشینری استعمال کر رہے ہیں لیکن اب کیا ہو گا۔ یہ تو ناقابلِ تخریر بنتا جا رہا ہے“..... تنویر نے کہا۔

”اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم پہلی کارپٹر بیٹھ کر ٹھنڈے ٹھنڈے واپس سدھار جائیں اور جا کر ناکامی کا اعلان کر دیں اور کیا ہو سکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

عمران اس سوراخ پر چند لمحوں تک جھکا رہا جو اس نے مشین کے برے سے بنایا تھا اور پھر وہ سیدھا ہوا اور پھر اس نے پہلے تو جسم پر موجود غوطہ خوری کا لباس اتارا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک سنہری رنگ کی پتی سی نکالی۔ اس کا کونہ موڑا اور پھر یہ پتری اس نے اس سوراخ میں ڈالی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹا چلا گیا۔

”پیچھے ہٹ جاؤ.....“ عمران نے کہا تو جانا اور تنویر بھی تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔ دوسرے لمحے ہوناک گروگراہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی ٹاپو کی سطح اس طرح ہلنے لگی جیسے خوفناک زلزلہ آ رہا ہو اور عمران کے چہرے پر فاقہانہ مسکراہٹ رنگ گئی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ جب اچانک نہ صرف گروگراہٹ کی آوازیں بند ہو گئیں بلکہ زمین کی لرزش بھی ختم ہو

”ماسٹر۔ تنویر اس قابل نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ختم کر دے گا۔“  
 جوانا نے تنویر کے جاتے ہی عمران سے کہا۔  
 ”نہیں۔ تنویر بے حد کھدا ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ میں واقعی ضرورت سے زیادہ سوچنے کا عادی بن گیا ہوں۔ اس لئے بعض اوقات ناک کے نیچے کی چیزیں بھی مجھے نظر نہیں آتیں جبکہ تنویر دیکھتا ہی ناک کے نیچے ہے۔“ عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔ تنویر ہیلی کاپٹر میں چلا گیا تھا۔  
 ”آؤ۔ اب ہم دونوں جہاں کھڑے کیا کریں گے۔ اطمینان سے جا کر بیٹھتے ہیں۔“ عمران نے کہا اور پھر مرکز ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

”عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ نے تنویر کو اپنی جگہ لیڈر بنا دیا ہے۔“ صفدر نے عمران کے ہیلی کاپٹر میں داخل ہوتے ہی کہا۔  
 ”ہاں۔ میں نے اعتراف شکست کر لیا ہے۔ کیونکہ واقعی میری کھوپڑی کی بیڑی مکمل طور پر فیل ہو چکی ہے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن تنویر کیا کرے گا۔“ جولیانے جو سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
 ”میں اس مشن کو مکمل کروں گا اور میں نے اس کا حل سوچ لیا ہے۔“ تنویر نے اچانک پرجوش لہجے میں کہا۔  
 ”کیسا حل۔“ جولیانے چونک کر پوچھا اور عمران بھی حیرت

”نہیں یہ کیسے ممکن ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن مکمل کئے بغیر کیسے واپس جاسکتی ہے۔“ تنویر نے کہا۔  
 ”تو پھر کرو مشن مکمل۔“ عمران نے کہا۔  
 ”ٹھیک ہے۔ تم ایک طرف ہٹ جاؤ پھر میں جانوں اور ہینڈ کوارٹر۔“ تنویر نے کہا۔  
 ”کیا کرو گے تم۔ کیا ٹکر مار کر ہینڈ کوارٹر تباہ کر دو گے۔“ عمران نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔  
 ”میں جو چاہوں کروں۔ یہ میرا کام ہے۔“ تنویر بھی شاید اپنی بات پر اڑ گیا تھا۔  
 ”اوکے۔ میں نے شکست تسلیم کر لی اس لئے اب تم ٹیم کے لیڈر ہو۔“ عمران نے کہا۔

”ماسٹر۔“ پیچھے کھڑے جوانانے عمران کی بات سننے ہی کہا۔  
 ”تم خاموش رہو۔ ہمیں عمران ساتھ لایا ہے تم ٹیم کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتے۔“ تنویر نے اچانک مڑ کر تیز لہجے میں کہا۔

”جوانا تم خاموش رہو گے۔ ہمارا مقصد مشن مکمل کرنا ہے اور بس۔“ عمران نے جوانا سے کہا جس کا چہرہ تنویر کی بات سن کر بگڑ سا گیا تھا اور جوانانے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تنویر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ شاید وہ اپنے ساتھیوں کو اس نئے سیٹ اپ کی اطلاع دینے گیا تھا۔

بھری نظروں سے تنویر کو دیکھنے لگا۔

”ہم واپس جہیز پر جائیں گے اور وہاں سے انتہائی طاقتور میگا پاور ڈائنامیٹ لا کر اس سے اس ناپو کو ہی اڑا دیں گے۔ مجھے عمران کا یہ آئیڈیا پسند آیا ہے کہ اگر ہیڈ کو اثر کے اوپر والے حصے کو تباہ کر دیا جائے تو سمندر کا پانی پوری قوت سے اندر جائے گا اور ہیڈ کو اثر تباہ ہو جائے گا۔“ تنویر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

”لیکن جب میکینارام ناکارہ ہو گیا ہے تو ڈائنامیٹ کیا کرے گا۔ میکینارام کے مقابلے میں تو میگا پاور ڈائنامیٹ کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔“ عمران نے جواب دیا تو تنویر کا چمکتا ہوا چہرہ ہلکتا ہوا سمجھ سا گیا۔

”سمندر میں اگر کر کسی بم کو استعمال کیا جائے تو پھر بھی نتیجہ یہی نکلے گا۔“ اجانک کیپٹن تشکیل نے کہا۔

”سمندر میں ہر طرف شارکس کا قبضہ ہے اور وہ دو چار روز سے پہلے جانے والی نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ ہم دو چار روز بعد آجائیں گے۔“ تنویر نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرح انہیں وقت مل جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ جہیزوں سے اپنے آدمی اور ہیلی کاپٹر یہاں ناپو پر منگوا لیں۔ پھر تو ہمارے ہیلی کاپٹر کو نیچے سے فضا میں ہی اڑایا جا سکتا ہے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ماسٹر۔ ماسٹر۔ یہ کیا ہے۔“ اجانک جو انانے چیتے ہوئے

کہا۔ وہ سمندر کی جنوبی طرف اشارہ کر رہا تھا اور ان سب نے چونک کر ادھر دیکھا تو پانی پر کسی دھات کی بنی ہوئی طشتری نما کشتی ابھر رہی تھی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو جوکانا بوٹ ہے۔ دنیا کی انتہائی جدید ترین جنگی بوٹ۔“ عمران نے چیتے ہوئے کہا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جدر جوکانا بوٹ نظر آ رہی تھی لیکن ابھی وہ وہاں سے کچھ فاصلے پر ہی تھا کہ جوکانا بوٹ کی ایک سائیڈ کھلی اور اس میں سے دو آدمی باہر آئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں چوڑی نال اور بھاری دستے والی گنیں تھیں۔ دوڑتے ہوئے عمران نے جیسے ہی انہیں باہر نکلے دیکھا اس نے دوڑتے ہوئے جھک کر ایک ہتھ اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے نکلنے والا ہتھ پوری قوت سے ایک آدمی کو لگا اور وہ جیتتا ہوا نیچے گرا اور دوسرے آدمی نے چونک کر ادھر دیکھا تو عمران نے ہلکتا چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا اس آدمی سے جا ٹکرایا جس کو اس نے ہتھ مارا کر نیچے گرایا تھا۔ اسی لمحے جوکانا بھی دوڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا اور اس نے دوسرے آدمی کو چھاپ لیا۔ عمران پہلے آدمی سے ٹکرا کر نیچے گرا تو ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات گھومی اور اٹھتا ہوا آدمی اس کے پوٹ کی ضرب کھا کر جیتتا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران تیزی سے جھکا اور دوسرے لمحے اس نے اس آدمی کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر ہوا

راکھ ہو جاتے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ یہ شیڈاگ تو نجانے کہاں سے جدید سے جدید اسلحہ اور مشینری نکالے چلی آرہی ہے۔" صفدر نے کہا۔

"تویر لیڈر ہے۔ وہی فیصلہ کر سکتا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب گئیں اٹھائے واپس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"لیڈر کو جب ان جدید حربوں کا علم ہی نہ ہو گا تو لیڈر کیا کرے گا۔" صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"واپسی کا فیصلہ تو کر سکتے ہو۔" عمران نے کہا۔

"نہیں۔ واپسی نہیں ہو سکتی۔ یا تو ہم یہیں مرجائیں گے یا پھر مشن مکمل ہو گا۔ تیسری کوئی صورت نہیں ہے۔" صفدر نے بڑے پر جوش لہجے میں کہا۔

"گڈ تویر۔ دیری گڈ۔ اسے کہتے ہیں مردانگی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ خالی مردانگی سے کچھ نہیں ہو گا۔ ہمیں یا تو کوئی لائحہ عمل سوچنا چاہئے یا پھر یہاں سے واپس چلے جانا چاہئے۔" صفدر نے اجتنابی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فیصلہ تویر ہی کر سکتا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے

میں اچھالا اور پھر پوری قوت سے نیچے گرا دیا۔ ایک تیز چم سٹائی دی اور وہ آدمی جلد کئے چرپ کر ساکت ہو گیا جبکہ جوانانے دوسرے آدمی کی گردن توڑ دی تھی۔ دونوں کے ہاتھوں میں موجود گنیں زمین پر پڑی ہوئی تھیں لیکن عمران ان کی طرف توجہ کئے بغیر تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ دھاتی فٹھری مٹا رہی ہوئی بوٹ بند ہو کر پانی میں غائب ہو چکی تھی۔ اسی لمحے صفدر دوڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

"کیا ہوا۔ وہ واپس چلی گئی۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ شاید پائلٹ اندر ہی تھا۔ اگر یہ ہاتھ لگ جاتی تو مشن آسانی سے مکمل ہو جاتا۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ یہ تھرنی ون بین گنیں بھی بہر حال غنیمت ہیں۔" عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس بنے زمین پر پڑی ہوئی چوڑی نال والی گن اٹھالی۔ دوسری گن جوانانے اٹھالی تھی۔

"یہ کیا ہیں عمران صاحب۔" اسی لمحے صفدر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"یہ جدید ترین لکھاد ہے۔ تھرنی ون جیس گنیں۔ ان کے میگزین میں دو ہزار میگا پاور طاقت ہوتی ہے۔" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر ان گنوں سے ہمیں ہیلی کاپٹر سمیت اڑایا جا سکتا تھا۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اگر ان کا فائر ہو جاتا تو ہم سب ہیلی کاپٹر سمیت جل کر

کہا۔

"بس بس۔ میں باز آیا لیڈری سے۔ تم ہی لیڈر ہو۔ جو مرضی آئے کرو۔" تنویر نے بھٹانے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اگر تم نے اپنے اختیارات مجھے سونپ دیئے ہیں تو پھر دیکھو کیسے مشن مکمل ہوتا ہے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ اس نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر پر جنرل فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بین دبا کر اس نے کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ جم اسکاٹ چیف آف شیزاگ ہیز کوارٹر۔ اور۔" عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے۔ اور۔" تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر کار سیونگ بلب جل اٹھا اور جم اسکاٹ کی جتنی ہوتی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ۔ تھرٹی ون بیس گنیں ہمارے قبضے میں آچکی ہیں اور تم تو شاید ان کے اصل استعمال کو نہ جانتے ہو گے لیکن میں جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ ان میں کتنی پاور ہے۔ ان دونوں گنوں میں جو میگزین موجود ہیں انہیں اگر ملا کر فائر کر دیا جائے تو اس سے اس قدر طاقت پیدا ہو سکتی ہے کہ میکنا رابم سے اس کی طاقت دس ہزار گنا بڑھ جائے گی اور اتنی طاقت کو چھاری مشینری نہ روک سکے گی اس لئے میں تمہیں اب آفر کو رہا ہوں کہ اگر تم وعدہ

کرو کہ شیزاگ پاکیشیا کے خلاف کوئی کھروائی نہ کرے گی تو میں چھارہ ہیز کوارٹر تباہ کئے بغیر واپس چلا جاؤں گا۔ اور۔" عمران نے کہا۔

"تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ اب تو شیزاگ پورے پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجانے سے بھی دریغ نہ کرے گی۔ اور۔" جنرل لمحوں کی خاموشی کے بعد جم اسکاٹ نے جتنی چاہئے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اپنا ہیز کوارٹر تباہ کرانے پر تے ہوئے ہو۔ ٹھیک ہے۔ پھر ایسے ہی ہی۔ اور اینڈ آل۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ بھی ہماری طرح ضدی ہے۔ لیکن تم نے یہ آفر کیوں کی تھی۔ جو یانے کہا۔

"عمران صاحب صرف چیک کرنا چاہتے تھے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ درست بھی ہے یا نہیں۔" کمیشنر شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی چیکنگ۔" جو یانے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر جم اسکاٹ عمران صاحب کی آفر قبول کر لیتا تو اس کا مطلب تھا کہ واقعی ان کے پاس ایسی کوئی مشینری نہیں ہے جو اس طاقت کو روک سکے اور پھر لازماً عمران صاحب ہیز کوارٹر تباہ کر دیتے لیکن اب جم اسکاٹ کا جواب بتا رہا ہے کہ ان کے پاس ایسی مشینری موجود ہے جو اس طاقت کو بھی زبرد کر سکتی ہے۔" کمیشنر شکیل

اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتیں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں نے اس لئے یہ بات کی ہے کہ میں بہر حال آپ سب سے جو خیر ہوں اس لئے تو میں خاموش رہتی ہوں لیکن میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے جس سے شاید یہ بند لگی کھل جائے جس میں ہم سب پھنس کر رہ گئے ہیں“..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ کیا تجویز ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
 ”جیسے آپ یہ بتائیں کہ ہیڈ کوارٹر میں تازہ ہوا حاصل کرنے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہوں گے“..... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”میرا خیال ہے کہ انہوں نے سمندری پانی سے آکسیجن کشید کرنے کا کوئی انتظام کر رکھا ہو گا۔ جیسے ہمارے ان جدید غوطہ خوری کے لباسوں میں انتظامات ہیں“..... عمران نے جواب دیا۔  
 ”عمران صاحب۔ آپ مجھ سے بہر حال زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ کیا ہیوی مشینری کو مسلسل ورکنگ آرڈر میں رکھنے کے لئے انہیں صرف آکسیجن ملنی چاہئے۔ اس کے لئے وافر مقدار میں تازہ ہوا چاہئے اور وہ بھی مسلسل اور خاصی بھاری مقدار میں اور یہ کام سمندر کے اندر سے نہیں ہو سکتا۔ اس کا انہوں نے لامحالہ اس ٹاپو کی سطح پر ہی کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہو گا جو بظاہر نظر نہیں آتا“..... صالحہ نے کہا

نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”کیا ایسا ہی ہے“..... جو یا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔  
 ”کیپٹن شکیل کی ذہانت اور تجزیہ نگاری کا تو میں جیسے ہی قائل ہوں۔ واقعی میرا یہی مقصد تھا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو اب کیا کرنا ہے“..... جو یا نے کہا۔  
 ”میرا خیال ہے کہ اس نسخے کو استعمال کر ہی لیا جائے۔ شاید کوئی راستہ نکل جائے“..... عمران نے ایک طویل سانس لیجے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ کیا ان گنوں سے ہم سمندر میں موجود شارکس کو ختم نہیں کر سکتے“..... صفدر نے کہا۔  
 ”جتنی ختم ہوں گی انہیں کھانے کے لئے ان سے زیادہ مزید آ جائیں گی اور اگر ختم بھی ہو جائیں پھر ہمارے پاس اب کیا ہے۔ وہ مشین جس سے سائڈ وے بنانے کا خیال تھا وہ تو شارکس کی وجہ سے وہیں سمندر میں ہی رہ گئی۔ اس وقت ہوش ہی نہ رہا تھا۔“  
 عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ کیا میں بھی اپنی رائے کا اظہار کر سکتی ہوں۔“  
 اچانک صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”کیوں نہیں۔ کیا ایکسٹو نے خصوصی طور پر منع کیا ہے کہ تم

تازہ ہوا یہ کہاں سے حاصل کرتے ہوں گے..... صفدر نے ایک  
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔  
"ماسٹر میں بتانا ہوں..... اچانک جو اتنا نہ کہا اور سب بے  
اختیار چونک پڑے۔

"کیا بتانا چاہتے ہو..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
"ماسٹر۔ ہوا میں ٹاپو سے ہی حاصل کی جا رہی ہے اور اس کا  
ذریعہ درخت ہیں..... جو اتنا نہ کہا تو عمران محاورہ نہیں حقیقتاً  
اجمل پڑا۔

"درخت۔ کیا مطلب..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں  
کہا۔

"میں دوڑتے ہوئے اچانک ایک درخت سے ٹکرایا تھا۔ مجھے  
احساس ہوا تھا کہ یہ درخت ٹھوس نہیں ہے بلکہ اندر سے کھوکھلا ہے  
لیکن اس وقت گویں نے اس بات کی پرواہ نہ کی تھی لیکن اب ماسٹر  
کی باتیں سن کر مجھے اس کا خیال آیا ہے۔ میں اس درخت کی نشاندہی  
اب بھی کر سکتا ہوں..... جو اتنا نہ کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ حیرت انگیز انتظام ہے۔ گڈ شو۔ یہ  
ہیڈ کوارٹر جس نے بھی بنایا ہے وہ واقعی ذہین آدمی تھا..... عمران  
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ درختوں کو اندر سے کھوکھلا کر کے پائپ  
بنائے گئے ہیں اور سنگنگ مشین کے ذریعے ہوا کھینچی جا رہی ہے۔

تو عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔  
"وری گڈ آئیڈیا۔ گڈ شو صالو۔ تم نے واقعی انتہائی گہری بات  
کی ہے۔ اس پوائنٹ کی طرف میرا ذہن ہی نہیں گیا تھا..... عمران  
نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر ایسا انتظام ہوتا تو ہمیں بہر حال نظر نہ  
آ جاتا۔ یہ ٹاپو زیادہ بڑا نہیں ہے اور ہم بہر حال اس سارے ٹاپو کو  
دیکھ چکے ہیں..... صفدر نے کہا۔

"یہ بات تو درست ہے لیکن صالو کی بات بھی درست ہے۔  
انسانوں کے لئے تو جلد صرف آکسیجن کام دے سکتی ہے لیکن مشینری  
کے لئے صرف آکسیجن کام نہیں دے سکتی۔ اس کے لئے واقعی مکمل  
اور تازہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے اور مشینری کو ضائع ہونے سے  
بچانے کے لئے اس کی کثیر مقدار ہر وقت چاہئے۔" عمران نے صالو  
کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے غفیہ پائپ لائن سمندر کی تہہ میں بٹھائی  
ہوئی ہو جو کسی اور ٹاپو پر جا کر نکلے ہو اور سنگنگ مشین کے ذریعے  
ہوا کثیر مقدار میں وہاں سے کھینچی جاتی ہو..... صفدر نے کہا۔

"اس ٹاپو کے گرد چاروں طرف بیس بحری میل تک کوئی دوسرا  
ٹاپو یا جزیرہ نہیں ہے اور اس سے زیادہ لمبی پائپ لائن سمندر میں  
قائم ہی نہیں رہ سکتی..... عمران نے جواب دیا۔  
"تو پھر واقعی یہ سوچنے والی بات ہے کہ مسلسل کثیر مقدار میں



لیکن اگر ایسا ہوتا تو لامحالہ وہ درخت سوکھ چکے ہوتے جبکہ یہاں سب درخت سرسبز ہیں..... صفدر نے کہا۔

”مصنوعی درخت بھی تو بنائے جاسکتے ہیں جو تنظیم انتہائی جدید ترین مشینری اور اسلحہ اس بے دریغ انداز میں استعمال کرتی ہو۔ اس کے لئے مصنوعی درخت بنانے یا بنوانے میں کیا مشکل ہے۔“

عمران نے کہا اور اس بار سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔  
”دکھاؤ مجھے۔ کس درخت سے تم نکرائے تھے..... عمران نے کہا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر گیا۔ اس کے پیچھے جونا بھی نیچے اتر اور جونا کے پیچھے صفدر اور تنویر بھی نیچے اتر آئے۔ وہ سب تیزی سے جونا کی رہنمائی میں مشرق کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہاں کافی گھنے درخت تھے اور پھر ایک درخت کے قریب جا کر جونا رک گیا۔ یہ درخت دوسرے درختوں جیسا ہی تھا۔ جونا نے زور سے درخت پر ہاتھ مارا۔

”یہی ہے ماسٹر۔ یہ درخت اندر سے کھوکھلا ہے.....“ جونا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اس پر ہاتھ مارا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھرائی۔

”گڈ۔ یہ واقعی اندر سے کھوکھلا ہے لیکن ہے یہ اصل درخت۔“ عمران نے کہا۔

”میں اس پر چڑھتا ہوں پھر حقیقت معلوم ہو جائے گی۔“ تنویر نے کہا اور تیزی سے خاصے موٹے گھیر کے اس درخت پر چڑھنے لگا۔

درخت کافی بلند تھا۔ تنویر اوپر چڑھ کر اس کی شاخوں میں غائب ہو گیا۔ اتنی دیر میں کیپٹن شکیل، جو لیا اور صابط بھی ہیلی کاپٹر سے اتر کر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے تھے۔

”ہاں۔ یہ اندر سے کھوکھلا ہے اور اوپر اس کے بڑا مورخ ہے۔“ نیچے کہیں کوئی معشین چل رہی ہے جس کی وجہ سے ہوا خاصی تیزی سے اندر مٹھنی جا رہی ہے.....“ درخت کی چوٹی سے تنویر کی جھنجھٹی ہوئی آواز سنائی دی۔

”باقی درختوں کو بھی چیک کرنا پڑے گا.....“ عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر درختوں پر ہاتھ مار مار کر انہیں چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر انہیں معلوم ہو گیا کہ وہاں موجود درختوں میں سے آٹھ درخت اندر سے کھوکھلے تھے۔ اس کے باوجود یہ سارے درخت پوری طرح مضبوط اور سرسبز نظر آ رہے تھے۔ یہ انھوں درخت ایک دائرے کی صورت میں تھے۔

”حیرت ہے۔ ایسی ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے کہ قدرتی درختوں کو یہاں کھڑے کھڑے اندر سے اس انداز میں کھوکھلا کیا گیا ہے کہ اس کی سائیدوں میں رگ و ریشے ٹھوٹا رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ درخت سوکھے بھی نہیں ہیں اور سرسبز اور شاخ دار بھی ہیں.....“ جونا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ انہوں نے اسے کھوکھلا کرنے کے بعد اس کے چاروں طرف کوئی خاص کیمیکل لگایا ہو گا جس کی وجہ سے یہ

"نہیں۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو۔ درنہ تم بھی درخت

کی چوٹی سے سیدھے عالم بالا میں پہنچ جاؤ گے۔..... عمران نے کہا۔  
 "اوکے..... تنویر نے کہا اور اس نے دوسری رسی ایک مشین  
 گن کے ٹریگر میں مخصوص انداز میں باندھ کر اسے درخت کی ایک  
 مضبوط ٹہنی کے گرد گزار کر نیچے پھینک دیا اور خود بھی درخت سے  
 نیچے اتر آیا۔ رسی کافی لمبی تھی۔ عمران نے اسے اٹھایا اور پھر وہ اسے  
 کھولتا ہوا کافی دور لے گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے قریب پہنچ گئے۔  
 تنویر بھی درخت سے اتر کر ان کے قریب آگیا۔  
 "چونکہ یہ پوائنٹ صالحہ کا تھا اس لئے یہ فائر بھی صالحہ ہی کرے  
 گی..... عمران نے رسی صالحہ کی طرف بڑھا دی۔

"اس اعزاز کا شکریہ..... صالحہ نے رسی پکڑتے ہوئے کہا اور پھر  
 اس نے مخصوص انداز میں رسی کو جھٹکا دے کر کھینچ لیا۔ دوسرے  
 لمبے درخت کے اوپر والے حصے سے مشین گن چلنے کی مخصوص آواز  
 سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والا  
 دھماکہ ہوا اور ہر طرف آگ اور دھوئیں کے بادل پھیلنے چلے گئے۔  
 مایو کی زمین اس طرح لرزنے لگی جیسے سمندر میں خوفناک زلزلہ آگیا  
 ہو۔ چونکہ ان سب کو پہلے سے اس کا اندازہ تھا اس لئے وہ لڑکھوائے  
 ضرور لیکن پھر انہوں نے اپنے آپ کو مضبوطی سے زمین کے ساتھ  
 جکڑے رکھا۔ کافی دیر تک آگ اور دھواں نکلتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ  
 خاموشی طاری ہو گئی۔ جہاں دھماکہ ہوا تھا وہاں ہر طرف درختوں کی  
 سنگتی ہوئی شاخیں اور تنے کے حصے پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ وہاں

ایک بڑی سی کھائی نمودار ہو چکی تھی۔

"گڈ شو۔ اب جا کر یہ لاسٹل مسدّد حل ہوا ہے..... عمران نے  
 مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اس کے  
 ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ عمران نے کھائی کے قریب جا کر اندر جھانکا  
 تو اس کے پھرے پر بے اختیار کامیابی کی مسکراہٹ بکھر گئی کیونکہ  
 نیچے ایک کافی بڑا ہال نظر آ رہا تھا جس میں ایئر کنڈیشننگ مشینوں کے  
 پڑے بکھرے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ہال زیادہ گہرائی میں نہ تھا۔ اس  
 میں آسانی سے اتر جا سکتا تھا۔

"عمران صاحب۔ اندر گئیں کے اثرات موجود نہ ہوں۔"۔ صفدر  
 نے کہا۔

"نہیں۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ آؤ..... عمران نے کہا اور اس کے  
 ساتھ ہی اس نے اندر چھلانگ لگا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا،  
 صفدر اور تنویر بھی اندر کود آئے لیکن کیپٹن شکیل، جو دیر اور صالحہ  
 تینوں اوپر ہی رہ گئے کیونکہ زخموں کی وجہ سے وہ اس طرح نہ کود  
 سکتے تھے۔

”لیکن اب یہ بات ہمارے خلاف جاری ہے۔ ویسے کیا تمہیں یقین ہے کہ اگر انہوں نے تھرٹی ون بیس میگزین فائر کئے تو وہ ہمیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔“ جم اسکاٹ نے بات کرتے ہوئے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے اچانک اس کا خیال آ گیا ہو۔ کیونکہ اس کے بھیجے ہوئے دونوں آدمی ٹاپو کی سطح پر ہلاک ہو گئے تھے اور ایس وی تھرٹی ون بیس گنیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئی تھیں اور پھر عمران نے ٹرانسمیٹر کال کی جو جنرل فریکوئنسی پر ہونے کی وجہ سے ہیڈ کوارٹر کے انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر نے کچھ کر لی تھی اور اس کال میں عمران نے اسے دھمکی دی تھی کہ وہ تباہ ہو جانے والی مشین کے لئے بنائے جانے والے سوراخ میں ایس وی تھرٹی ون بیس گنوں کے میگزین رکھ کر فائر کر دے گا اور اس سے اتنی طاقت پیدا ہوگی کہ اسے ہیڈ کوارٹر کی مشینز بھی زبردست کر کے گئے گی۔ لیکن جب جم اسکاٹ نے اس بارے میں انتہائی پوچھا تو انتہائی نے پورے اعتماد سے بتایا تھا کہ یہ تو دو میگزین ہیں۔ دس میگزین بھی ہوں تو وہ زبرد ہو جائیں گے اور انتہائی کے اعتماد کی وجہ سے اس نے عمران کو صاف جواب دے دیا تھا لیکن اب بات کرتے ہوئے اسے خیال آیا تھا کہ کہیں انتہائی نے غلط نہ کہا ہو۔

”میں نے درست بتایا تھا چیف۔ ہمارے پاس جو مشین ہے وہ اس عمران کے تصور سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔“ لارڈ لار جٹ صاحب

”ان لوگوں کا آخر کیا کیا جائے۔ یہ تو عذاب بن گئے ہیں۔“ جم اسکاٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ تصور ہی تصور میں اپنے بال نوچ رہا ہو۔

”چیف۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تو جوکانا بوٹ بچ گئی ہے اسے میں نے بروقت کھینچ لیا ہے ورنہ ہمارے لئے تو مسئلہ بن جاتا۔“ انتہائی نے کہے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ گن لے کر اوپر چلا جاؤں اور ان سب کو بھون کر رکھ دوں۔ ہم سے انتہائی حماقت ہوتی ہے ہم نے ہیڈ کوارٹر کے اندر تو سارے انتظامات کر رکھے ہیں لیکن اوپر ٹاپو کی سطح پر کسی قسم کا کوئی انتظام نہیں ہے۔“ جم اسکاٹ نے کہا۔

”یہ اس لئے لارڈ صاحب نے کیا تھا تاکہ ٹاپو پر آنے والوں کو یہ شک ہی نہ پڑ سکے کہ نیچے ہیڈ کوارٹر ہے۔“ انتہائی نے کہا۔

"سنو۔ ہیڈ کو ارثر کے ناپو کی سطح پر پاکیشیائی ایجنٹوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ ہر صورت میں ہیڈ کو ارثر تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم سطح پر ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس لئے تم ہیلی کاپٹر پر چار مسلح افراد کے ساتھ یہاں آؤ اور میزائل فائر کر کے ان کا ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دو اور انہیں بھی ختم کر دو۔" جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ کار کا سے ہیڈ کو ارثر پہنچنے میں تو دو روز لگ جائیں گے۔ آپ اگر جلد از جلد ان کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تو ہاشونا کو کال کریں اس کے پاس تو گن شپ ہیلی کاپٹر ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں پہنچ جائے گا۔" لیری نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔" جم اسکاٹ نے چونک کر کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ فون ایک خلائی مصنوعی سیارے سے منسلک تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں سے وہ پوری دنیا میں کسی بھی جگہ کال کر سکتا تھا۔

"ویز کلب۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہاشونا سے بات کراؤ۔ میں جم اسکاٹ بول رہا ہوں۔" جم اسکاٹ نے تیز اور تھمنا لہجے میں کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

کو جدید ترین اور انتہائی طاقتور مشینری اور اسلحہ جمع کرنے کا جنون تھا۔ ان کا شوق یہی تھا کہ وہ ساری دنیا سے ایسی مشینری اور اسلحہ حاصل کرتے رہتے تھے اور اس مشینری اور اسلحے کے استعمال کی وجہ سے ہی شیڈ آگ نے بہت کم وقت میں بین الاقوامی حیثیت حاصل کر لی تھی۔" انتھونی نے جواب میں پوری تقریر کر ڈالی۔

"لیکن اب کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ اب فوری طور پر واپس نہیں جائیں گے اس لئے کیوں نہ کار کا سے امداد منگوا لی جائے اور ان پر آسمان سے میزائل فائر کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔" جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔" انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس لیری بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی لیری کی آواز سنائی دی۔

"جم اسکاٹ بول رہا ہوں ہیڈ کو ارثر سے۔" جم اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کریں۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہمارے پاس کتنے ہیلی کاپٹر ہیں۔" جم اسکاٹ نے پوچھا۔

"ایک ہیلی کاپٹر ہے۔" لیری نے جواب دیا۔

مجی میں خیال رکھوں گا..... ہاشونا نے کہا۔

”تم نے فوری کام کرنا ہے۔ پورے ٹاپو پر ریڈ ریز میزائل فائر کر دینا۔ کسی توقع کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر انہیں معمولی سا وقفہ بھی مل گیا تو وہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں“..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”میں چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں سمجھتا ہوں“..... ہاشونا نے کہا۔

”اوکے۔ جلد از جلد پہنچو“..... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”چیف۔ یہ لوگ اب ایر سٹنگ درختوں کو چیک کر رہے ہیں۔“ اچانک انتھونی نے کہا۔

”ایر سٹنگ درختوں کو۔ اوہ۔ لیکن انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ جہاں ایسا سسٹم ہے“..... جم اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

”انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے چیف۔ دیکھیں ایک آدمی درخت پر چڑھ رہا ہے جبکہ باقی نیچے موجود ہیں اور وہ درختوں کو ہاتھ مار مار کر چیک کر رہے ہیں“..... انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے

سامنے روشن سکرین کی طرف دیکھا۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی ان درختوں کے قریب موجود تھے جن کو اندر سے ایک خاص

ٹیکنالوجی کی مدد سے کھوکھلا کر ان کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کے لئے تازہ ہوا کا بندوبست کیا گیا تھا۔

”ہیلو۔ ہاشونا بول رہا ہوں چیف۔ حکم کیجئے“..... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا لیکن سیکرٹری نے اسے جم اسکاٹ کی کال کے بارے میں بتا دیا ہو گا۔

”ہاشونا۔ تمہارے پاس گن شپ ہیلی کاپٹر ہے“..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”میں چیف“..... ہاشونا نے جواب دیا۔

”ریڈ ریز میزائل بھی ہوں گے“..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”میں چیف۔ وہ بھی ہیں“..... ہاشونا نے جواب دیا۔

”گڈ تو سنو۔ پاکیشیائی ہیکٹوں کی ایک ٹیم اس وقت ہیڈ کوارٹر کے ٹاپو کے اوپر والی سطح پر موجود ہے اور یہ لوگ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ہیڈ کوارٹر نہیں جانتا کہ سب میرین بھیجے کیونکہ وہ اس پر قبضہ کر سکتے ہیں اس لئے تم اپنے ساتھ چار آدمی اور ریڈ میزائل لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچو اور ان لوگوں کو ریڈ ریز میزائلوں سے ختم کر دو“..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”میں چیف۔ حکم کی تعمیل ہوگی“..... ہاشونا نے جواب دیا۔

”خیال رکھنا۔ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے

ایسا نہ ہو کہ الٹا یہ لوگ تمہارا ہیلی کاپٹر ہی ہٹ کر دیں“..... جم اسکاٹ نے کہا۔

”چیف۔ گن شپ ہیلی کاپٹر کو یہ لوگ کیسے تباہ کر سکتے ہیں۔ پھر

"یہ کیا کریں گے۔ کیا ہوا کی آمد تو بند نہ ہو جائے گی"..... تم اسکاٹ نے کہا۔

"نہیں چیف۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ نیچے انتہائی ہیوی پاور کی ایئر سٹریک مشینیں کام کر رہی ہیں۔ درخت تو صرف اس پوائنٹ کو چھپانے کے لئے ہیں یہ زیادہ سے زیادہ درخت کاٹ دیں گے۔ تب بھی ہوا تو نہ رک سکے گی"..... انتھونی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر پھینک دیں"..... تم اسکاٹ نے کہا۔

"یہ لوگ ایسا ہی کریں گے لیکن اس کا کوئی اثر ہمیں نہیں ہو گا کیونکہ ہوا ایک ایسی مشین سے گزر کر آتی ہے جس میں سے ہر قسم کی کثافت ختم ہو جاتی ہے"..... انتھونی نے جواب دیا اور تم اسکاٹ نے اطمینان کا سانس لیا لیکن پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے ایس دی تھری دن بیس میگزین کو رسی سے بندھتے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ عمران اسے مخصوص انداز میں باندھنے میں مصروف تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں انتھونی"..... تم اسکاٹ نے کہا۔

"ایک منٹ چیف۔ میں ابھی آتا ہوں"..... انتھونی نے کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے اس شیشے والے کین سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میں نے سپیشل مشینیں آن کر دی ہے۔ اب یہ میگزین ہمارا کچھ

نہیں بگاڑ سکتے"..... انتھونی نے کہا۔

"لیکن یہ کیا کرنا چاہتے ہیں"..... تم اسکاٹ نے کہا۔

"چیف۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ یہ اس میگزین کو ان درختوں کے کھوکھلے حصے میں اندر لٹکا کر فائر کرنا چاہتے ہیں تاکہ انہیں ہیڈ کوادرٹ میں داخل ہونے کا راستہ مل جائے اور ہو سکتا ہے کہ جھپٹے یہ بے ہوش کرنے والی گیس فائر کریں۔ اسی لئے میں گیا تھا اور میں نے سپیشل مشینیں آن کر دی ہے۔ اب اگر یہ ایسا کریں گے بھی ہبی تو سوائے دھماکے کے اور کچھ نہ ہو گا"..... انتھونی نے کہا اور تم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب مشین سے ہلکی سی سینکڑی آواز سنائی دی اور ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔

"چیف۔ انہوں نے بے ہوش کرنے والی گیس فائر کی ہے جو ختم ہو گئی ہے۔ یہ اسی کا کاش ہے"..... انتھونی نے کہا تو تم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ان درختوں سے کافی دور ہٹتے چلے گئے۔ عمران کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل تھا جسے وہ ساتھ ساتھ کھولتا جا رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا۔ یہ کوبرا ٹرپ کے ذریعے مشین گن کو باندھ کر میگزین کو فائر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ واقعی انتہائی ذہین لوگ ہیں ورنہ فائر کرنے والا خود بھی نہ بچ سکتا"..... تم اسکاٹ نے کہا۔

"کچھ بھی کر لیں بہر حال یہ ہیڈ کو اثر میں داخل نہیں ہو سکتے۔" انتھونی نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی درختوں سے کافی فاصلے پر پہنچ گئے پھر عمران نے اس زخمی عورت کو رسی پکڑا دی اور اس عورت نے رسی کو جھٹکا دے کر کھینچا اور دوسرے لمحے خوفناک دھماکے اور گونگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی اور پورا ہیڈ کو اثر اس طرح لرزنے لگا جیسے خوفناک زلزلے کی زد میں آ گیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ کیا ہوا۔" جم اسکاٹ نے ہڈیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے چیف۔ میں نے مشین چیک کر لی ہے۔ ہمارے ہیڈ کو اثر کو کچھ نہیں ہو گا یہ صرف ایر سٹنگ ہال کے اوپر والا حصہ تباہ ہوا ہے کیونکہ سپیشل مشین کی ریج سے وہ باہر ہے۔" انتھونی نے کہا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد یہ لرزش ختم ہو گئی۔

"لیکن اب یہ لوگ نظر نہیں آرہے۔" جم اسکاٹ نے کہا۔  
 "اب جب یہ ایر سٹنگ ہال میں پہنچ گئے تو پھر نظر آئیں گے۔" انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ وہاں سے یہ اندر نہ آجائیں۔" جم اسکاٹ نے کہا۔  
 "نہیں چیف۔ میں ان کے استقبال کے لئے تیار ہوں۔ میں

انہیں فوری طور پر ریڈ سیکشن ہال میں پہنچا دوں گا اور ساتھ ہی یہ مفلوج بھی ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کوئی مسند نہیں رہے گا صرف انہیں گولیاں مارنا پڑیں گی اور بس۔" انتھونی نے کہا۔  
 "اوہ۔ دیری لگد۔ اگر ایسا ہو جائے تو ان شیطانوں سے بچنا چھوٹ جائے گا۔" جم اسکاٹ نے کہا اور انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سکرین اب دوبارہ روشن ہو چکی تھی لیکن اب اس پر ایک ہال بنا کر کے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں مشین اور پائپ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے اور اس ہال کے اوپر آسمان نظر آ رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ نیچے کو دنے لگے۔ ان کی تعداد چار تھی جن میں ایک قوی ہیکل نیگرو تھا جبکہ باقی تینوں بھی مرد ہی تھے۔

"اوہ۔ ایک مرد اور دو عورتیں اوپر رہ گئی ہیں۔ وہ کیوں نہیں آئے۔" جم اسکاٹ نے کہا۔

"وہ زخمی ہیں چیف۔ اس لئے کوہ نہیں سکتے۔ انہیں ریڈ میڈ ایل ختم کر دیں گے۔" انتھونی نے کہا اور تیزی سے اس نے مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا۔ کوہنے والے جو یقیناً عمران اور اس کے ساتھی تھے اب ہال میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ہال کا فرش درمیان سے کھل گیا اور وہ لوگ جو اس وقت تقریباً درمیان میں ہی تھے اچانک فرش کھل جانے سے وہ ہاتھ پیر مارتے ہوئے نیچے گر گئے اور اس کے ساتھ ہی فرش تیزی سے واپس آکر بند ہو گیا۔ اب ہال



”کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس ہال سے دس بارہ مسلح افراد کو باہر بھیجو جو اوپر موجود افراد کو ہلاک کر دیں“..... جم اسکاٹ نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ انتھونی کوئی جواب دیتا پچانک سینی کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور انتھونی اور جم اسکاٹ دونوں چونک پڑے۔

”اوہ۔ پھر ایئر سٹنگ ہال میں کوئی کودا ہے“..... انتھونی نے کہا اور تیزی سے مشین کے مختلف بن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمبے سکرین پر جھماکے ہوئے اور پھر اس پر ایئر سٹنگ ہال کا منظر نظر آنے لگ گیا۔ وہاں ایک مرد اور دو عورتیں موجود تھیں۔ وہ تینوں زخمی تھے۔

”یہ کس طرح کو دے ہوں گے۔ یہ تو اچھے خاصے زخمی ہیں۔“ جم اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ لوگ اپنی جانوں پر کھیل جاتے ہیں۔ میں انہیں ان کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دوں“..... انتھونی نے کہا اور اس نے ایک بار پھر مشین کے بن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب وہ تینوں ہال کمرے میں گھومتے ہوئے درمیان میں پہنچے تو انتھونی نے ایک بن دبایا اور اس کے ساتھ ہی ہال کا فرش پلٹت درمیان سے کھل گیا اور وہ تینوں بھی ہاتھ پیر مارتے ہوئے ایک لمبے میں پہنچے گر کر سکرین سے غائب ہو گئے۔ فرش دوبارہ برابر ہو چکا تھا۔ انتھونی تیزی سے مختلف بن پریس کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جھماکے سے سکرین پر منظر بدل گیا اور اب کمرے میں وہ تینوں زخمی بھی

پہلے کی طرح خالی تھا۔ انتھونی تیزی سے مشین کو آپریٹ کر رہا تھا چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے منظر ابھرا۔ یہ ایک ہال کمرے کا منظر تھا جس میں نیگرو سمیت وہ چاروں میز سے میز سے انداز میں پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

”یہ مفلوج ہو چکے ہیں جیف“..... انتھونی نے ایک ڈائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں لیکن یہ کتنی دیر تک مفلوج رہیں گے۔“ جم اسکاٹ نے کہا۔

”کم از کم چار گھنٹے“..... انتھونی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کافی وقت ہے۔“ جم اسکاٹ نے جواب دیا۔

”کیا آپ انہیں فوری گولی نہیں مارنا چاہتے“..... انتھونی نے حیران ہو کر پوچھا۔

”مجھے ان کے اوپر رہ جانے والے ساتھیوں کی فکر ہے۔ یہ تو مفلوج ہیں اور ریڈیکیشن میں بند ہیں وہاں سے یہ کسی صورت نکل ہی نہیں سکتے۔ انہیں تو جب چاہو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ ان اوپر والوں کا پہلے بندوبست کرنا چاہیے۔ کیونکہ بہر حال یہ سکیورٹی سروس کے ہی ممبر ہیں۔“ جم اسکاٹ نے کہا۔

”ہاشوا کو یہاں پہنچنے میں تو بہر حال تین چار گھنٹے لگ ہی جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ وقت لگ جائے۔“ انتھونی نے کہا۔

نیدھے میڈھے انداز میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

”یہ بھی مفلوج ہو چکے ہیں چیف۔ اب تو آپ مطمئن ہیں۔“  
انٹھونی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ تم نے واقعی بے مثال کارکردگی دکھائی ہے۔ ویری گڈ۔  
اب یہ شیطان بچ کر نہیں جاسکتے لیکن ایک بات مری سمجھ میں نہیں  
آ رہی کہ اتنی بلندی سے گرنے کے باوجود یہ لوگ صحیح سلامت فرش  
پر پڑے ہوئے ہیں جبکہ ان کی ہڈیاں ٹوٹ جانی چاہیے تھیں۔“ جم  
اسکٹ نے کہا۔

”چیف۔ ریڈ سیکشن کے فرش پر دبیز ربڑ کی تہہ چرچی ہوئی ہے  
کیونکہ اس سیکشن میں الیکٹرو گراف پلٹس پر کام کیا جاتا ہے اس لئے  
ربڑ کی تہہ ضروری ہوتی ہے اور ربڑ کی تہہ کی وجہ سے انہیں گرتے  
ہوئے کوئی چوٹ نہیں آ سکتی۔“ انٹھونی نے جواب دیتے ہوئے  
کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مجھے اس بارے میں معلوم نہیں تھا اس  
لئے میں ان کی حالت سکریں پر دیکھ کر حیران ہوا تھا کیونکہ جن کی  
ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں وہ اس انداز میں پڑے نہ ہوتے۔“ جم  
اسکٹ نے کہا۔

”باس ہاشونا کو تو اب ہمیں روکنا پڑے گا۔“ اچانک انٹھونی  
نے کہا۔

”ارے ہاں۔ اب اس ہاشونا کو روکنا پڑے گا۔ ورنہ وہ یہاں آتے  
ہی ریڈ میڈ اعلیٰ فائر کر دے گا اور اب الٹا ہیڈ کوارٹر کو ہی خطرہ لاحق  
ہو جائے گا کیونکہ ایئر سٹنگ وے کھل چکا ہے۔“ جم اسکٹ نے  
جھنجھکتے ہوئے کہا۔

”میں ٹرانسمیٹر پر اس سے رابطہ کراتا ہوں آپ کا۔“ انٹھونی  
نے کہا اور پھر مشین کو آپرٹ کر کے اس نے مائیک ہاتھ میں لے  
کر اس کا سائیڈ بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اور۔“ انٹھونی نے بار بار کال  
دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ ہاشونا انٹرننگ یو۔ اور۔“ چند لمحوں بعد مشین کے  
ایک سائیڈ پر ایک بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ہاشونا کی آواز  
سنائی دی۔

”چیف سے بات کرو۔ اور۔“ انٹھونی نے کہا اور مائیک جم  
اسکٹ کی طرف بڑھا دیا۔

”ہیلو۔ جم اسکٹ بول رہا ہوں۔ اور۔“ جم اسکٹ نے  
مائیک ہاتھ سے لیٹے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ اور۔“ ہاشونا نے جواب دیا۔

”تم اس وقت کہاں ہو اور کس پوزیشن میں ہو۔ اور۔“ جم  
اسکٹ نے پوچھا۔

”ہم گن شپ ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر کی طرف آرہے ہیں اور اب

دو گھنٹوں کا سفر باقی رہ گیا ہے۔ اور..... ہاشونا نے جواب دیا۔  
 "تم اب واپس چلے جاؤ۔ ہم نے ان بچنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔  
 اب جہاری ضرورت نہیں رہی۔ اور..... ہم اسکاٹ نے کہا۔  
 "اوہ اچھا چیف۔ جیسے آپ کا حکم۔ اور..... ہاشونا نے ایک  
 طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اور اینڈ آل..... ہم اسکاٹ نے کہا اور مائیک کو آف  
 کر کے اس نے اسے انتھونی کی طرف بڑھا دیا۔

"آؤ میرے ساتھ انتھونی۔ تم نے واقعی بے پناہ کام کیا ہے۔ اس  
 لئے اب یہ آخری کام بھی میں جہارے ہی ہاتھوں سے سرانجام دلانا  
 چاہتا ہوں۔ تم ہی انہیں گولیاں مارو گے..... ہم اسکاٹ نے کہا۔  
 "اوہ۔ یہ میرے لئے اعزاز ہو گا چیف..... انتھونی نے مسرت  
 بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کو آپرٹ  
 کرنا شروع کر دیا تاکہ اس کی عدم موجودگی میں کوئی ٹکڑبڑ نہ ہو سکے  
 اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس شیشے والے کین سے باہر  
 نکل گئے۔ دونوں کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ موجود تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں صفدر، تنویر اور جوانا کے ساتھ میگزین  
 فائرنگ سے ظاہر ہونے والے ایئر سٹنگ ہال میں اتر کر ارد گرد کا  
 جائزہ لے رہا تھا کہ کہاں سے ہیڈ کو آرٹریں داخل ہونے کا راستہ  
 تلاش کرے کہ اچانک ہال کا فرش ٹکٹ درمیان سے دو حصوں میں  
 تقسیم ہو کر کھل گیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت فرش کے اس  
 طرح اچانک کھل جانے سے بے اختیار نیچے گرتا چلا گیا۔ اس نے  
 اپنے آپ کو ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ کرنے کے لئے اپنے جسم کو  
 ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اسے محسوس ہو گیا کہ  
 اس کا جسم نیچے گرتے ہوئے مفلوج ہو گیا ہے اور اب وہ معمولی سی  
 بھی حرکت کرنے کے قابل نہیں ہے خاصی گہرائی میں اس کا مفلوج  
 جسم ایک دھماکے سے گرا اور نیچے گر کر وہ کافی اوپر تک اچھلا اور پھر  
 دوبارہ نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔ گو عمران کی محسوس کرنے کی حس  
 جسم کے مفلوج ہو جانے کی وجہ سے کام نہیں کر رہی تھی لیکن نیچے

اور پھر ہلکے سے دوبارہ دھماکے ہوئے اور پھر خاموشی چھا گئی چونکہ عمران حرکت نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ یہ نہ دیکھ سکا تھا کہ کون لوگ اوپر سے گرے ہیں جن کی وجہ سے یہ دھماکے ہوئے ہیں لیکن دوسرے لمحے اچانک اسے محسوس ہونے لگا کہ اس کے جسم میں ہلکی سی حرکت نمودار ہونے لگ گئی ہے تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ حرکت آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھی اور پھر اس نے گردن موڑی تو مرگئی۔ اس کے ساتھ ہی اسے محسوس ہوا کہ اب اس کے جسم کا مفلوج پن تیزی سے غائب ہوتا جا رہا ہے۔ ٹھیک ہونے کی رفتار یکثرت تیز ہو گئی تھی۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس ہال منابند کمرے میں سفدر، تھوڑا اور جوانا کے ساتھ ساتھ کمپنیشن شکیل، جویا اور سائل بھی موجود تھیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ دوسری بار جو دھماکے ہوئے تھے وہ ان تینوں کے گرنے کی وجہ سے ہوئے تھے لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ اچانک ٹھیک کیسے ہو گیا ہے کیونکہ ذہنی ورزشوں سے بے ہوشی تو ختم ہو سکتی ہے لیکن جسمانی مفلوج پن تو ختم نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیسے ٹھیک ہو گیا۔ وہ بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس کی نظریں جیسے ہی اس جگہ پر پڑیں جہاں اس کا جسم موجود تھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس جگہ موجود ریزر پر کی دیز تہہ کے نیچے سے روشنی نکل رہی تھی جیسے ریزر کی اس دیز تہہ کے نیچے کوئی بلب جل رہا ہو۔ اس نے

گر کر اوپر کافی بلندی تک اچھلنے اور پھر نیچے گرنے سے بہر حال وہ یہ سمجھ گیا تھا کہ جہاں وہ گرا ہے وہاں فرش پر دیز ریزر کی تہہ موجود ہے ورنہ اس قدر گہرائی میں اس مفلوج حالت میں گرنے کے بعد اس کے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہتی۔ جس انداز میں وہ گرا ہوا تھا اسے بس اس جگہ کا ایک حصہ نظر آ رہا تھا البتہ اسے یہ احساس ضرور ہوا تھا کہ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اسی مفلوج حالت میں گرے ہیں۔ اسے اپنے آپ پر بے اختیار ہنسی آ رہی تھی کہ اس نے شیڈنگ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کتنی کوشش کی لیکن جب وہ اس کوشش میں کامیاب ہوا تو اس مفلوج حالت میں جب کہ اب جم اسکاٹ یا اس کا کوئی آدمی اطمینان سے اس کے جسم کو شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر سکتا ہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے سر تک کو جستش نہیں دے سکتا۔ ظاہر ہے چونکہ وہ حرکت نہ کر سکتا تھا اس لئے اب وہیں فرش پر پڑے پڑے وہ صرف سوچ سکتا تھا۔ اس لئے وہ مسلسل سوچ رہا تھا۔ اس کی سوچ کا محور اپنا مفلوج پن تھا۔ اسے حقیقتاً سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اوپر سے گرتے ہوئے وہ کیسے مفلوج ہو گیا ہے کیونکہ اتنی جلدی تو ریزر بھی فائر نہ کی جاسکتی تھیں۔ آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ شاید چھت کھلنے ہی ریزر فائر ہو جاتی ہو گی اور جیسے ہی کوئی جسم ان ریزر سے گزرتا ہو گا مفلوج ہو جاتا ہو گا اسی لمحے اچانک اس کے کانوں میں ایک بار پھر اوپر چھت کھلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کئی دھماکے ہوئے

تیزی سے اس جگہ پر ہاتھ رکھا تو اس کا ہاتھ نیچے دبا ہی تھا کہ اچانک روشنی بجھ گئی۔ عمران نے ہاتھ اٹھایا اور ایک بار پھر وہیں ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو روشنی دوبارہ نظر آنے لگی۔ عمران نے دو تین بار اسے بار بار دبایا تو اسے یہ بات سمجھ آ گئی کہ ایک مخصوص جگہ کو دبانے سے ریز کی تہہ کے نیچے روشنی جل اٹھتی ہے اور دوبارہ دبانے سے بجھ جاتی ہے۔ اب یہی سوچا جاسکتا تھا کہ اس روشنی سے نکلنے والی ریز کی وجہ سے ہی وہ ٹھیک ہوا ہے اور یہ روشنی اس کے بے حس جسم کے دباؤ کی وجہ سے کسی طرح جل اٹھی تھی۔ شاید مسلسل دباؤ کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس نے ساتھ پڑے ہوئے بے حس تنویر کے جسم کو دونوں ہاتھوں سے نیچے دبانا شروع کر دیا۔ اس نے دو تین جھٹکے دیئے اور ایک طرف ہٹ گیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی اس کا خیال درست ہے یا نہیں لیکن جب کافی دیر تک تنویر کے جسم میں کسی قسم کی حرکت کے تاثرات نمودار نہ ہوئے تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے اسے خیال آ گیا کہ اگر یہ روشنی دباؤ کی وجہ سے روشن ہو گئی تھی تو اس کا جسم بہر حال کافی بلندی سے نیچے گرا تھا۔ روشنی اسی وقت آن ہو جاتی اور اس کا جسم ٹھیک ہو جاتا۔

”بہر حال جو کچھ بھی ہوا اللہ کا کرم ہو گیا ہے۔“ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے اپنی جیبیں مٹوٹا شروع کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ

رہ گئی کیونکہ اس کی جیبوں میں موجود تقریباً تمام سامان ویسے ہی موجود تھا اس نے اندرونی جیب سے ایک چپٹا ساریز پٹل نکال لیا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں آہٹ سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگ گئیں کیونکہ تنویر اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس طرح دبانے سے بس کے جسم کے نیچے بھی روشنی ہوئی تھی لیکن اثر دیر سے ہوتا ہے۔“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اب اسے ساری بات سمجھ آ گئی تھی کہ جب وہ نیچے گر کر اچھلا اور پھر گرا تو اس کے جسم کے کسی حصے کے ٹکراؤ کی وجہ سے ریز کے نیچے روشنی ہو گئی جو مسلسل جلتی رہی اور جب اس کا اثر ہوا تو عمران کا جسم حرکت میں آ گیا۔

”اٹھو تنویر اٹھو۔ ہم شدید خطرے میں ہیں۔“ عمران نے آگے بڑھ کر تنویر کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔ تنویر تھوڑا سا لڑکھایا اور پھر سنبھل گیا۔

”یہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا تھا کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔“ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ لمبی بات ہے۔ ہم نے فوری طور پر باقی ساتھیوں کو بھی ٹھیک کرنا ہے اور ساتھ ہی جہاں سے نکلنا بھی ہے۔ تمہارے پاس اسلحہ ہو گا وہ نکال لو۔ میں باقی ساتھیوں کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تم نے بہر حال باہر سے آنے والوں کا خیال رکھنا ہے۔“

ایک کھلے دروازے سے آرہی تھی۔

”ہمیں خود جانا چاہئے تھا انتھونی۔ ابھی تک فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی نہیں دیں۔“ جم اسکاٹ کہہ رہا تھا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

”وہ مفلوج پڑے ہوئے ہیں جیف۔ اس لئے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے خواہ مخواہ ان دونوں کو فائرنگ کے لئے بھیج دیا ہے۔“ ایک دوسری آواز سنائی دی اور عمران جو مشین گن پکڑے دروازے کی سائیڈ میں رک گیا تھا اچانک اچھل کر اندر داخل ہوا تو کمرے میں دو آدمی موجود تھے۔

”خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو۔“ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار بوکھلا کر کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

”تم۔ تم۔ تم۔ تم ٹھیک ہو گئے۔ اوہ۔ اوہ۔“ جم اسکاٹ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک کھٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کے درمیان شفاف شیشے کی ایک دیوار زمین سے ٹکل کر چھت سے ٹل گئی۔ عمران نے بے اختیار ٹریگر دبا دیا لیکن گولیاں دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گئیں اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ اور انتھونی دونوں بجلی کی سی تیزی سے مڑے اور دوڑتے ہوئے عقبی دروازے سے باہر نکل گئے۔ عمران بھی تیزی سے مڑا اور اسی تیزی سے دروازے سے باہر نکلا اور پھر راہداری میں آ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ

عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر اس نے اپنی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اندرونی جیب سے اس نے مشین پستل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ جبکہ عمران ریز پستل کو جیب میں ڈال کر آگے بڑھا اور اس نے جس طرح تنویر کے جسم کو ہتھکوں سے دبا یا تھا اس طرح اس نے صفدر اور جوانا کے ساتھ کیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھتا اچانک کھٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سامنے دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا تو عمران اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈوں میں ہوتے چلے گئے۔ دروازہ کھلا اور پھر یکے بعد دیگرے مشین گنوں سے مسلح دو آدمی اندر داخل ہوئے ان کے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور تنویر بھوکے عقابوں کی طرح ان پر جھپٹ پڑے۔ آنے والے بڑے مطمئن انداز میں آئے تھے اس لئے اس اچانک پڑنے والی افتاد پر وہ سنبھل ہی نہ سکے اور دونوں کی گردنیں ٹوٹتی چلی گئیں۔ ان کے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں نیچے بڑکی تہہ پر گر پڑی تھیں اس لئے ان کے گرنے سے کوئی آواز پیدا نہ ہوئی تھی۔

”تم ہمیں رکو۔ میں باہر جاتا ہوں۔“ عمران نے جھک کر ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ باہر ایک راہداری تھی جو تھوڑا سا آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ راہداری کا موڑ مڑا اسے اچانک جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز

یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ راہداری آگے سے بند ہو چکی تھی۔ عمران تیزی سے مڑ کر واپس اسی کمرے کی طرف دوڑا جہاں سے وہ آیا تھا۔ وہ جب واپس کمرے میں پہنچا تو تنویر کھڑا تھا جبکہ باقی ساتھی ویسے ہی جے جس پڑے ہوئے تھے۔

”کیا ہوا“..... تنویر نے چونک کر پوچھا۔ لیکن اسی لمحے عمران کے عقب میں سر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ غائب ہو گیا۔ اب وہاں پہلے کی طرح نموس دیوار تھی اور اس کے ساتھ ہی اسی ہال کی ایک دیوار کے ایک حصے سے دودھیا رنگ کا دھواں سائلنے لگا۔

”سانس روک لو تنویر اور نیچے گر جاؤ“..... عمران نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا اور پھر اس نے اس طرح نیچے گرنا شروع کر دیا جیسے وہ بے ہوش ہو رہا ہو۔ تنویر بھی نیچے گرا۔ دھواں چند لمحوں تک لٹکا اور پھر یلکھت غائب ہو گیا عمران نے سانس روک رکھا تھا۔ اس نے آہستہ سے سانس لیا لیکن اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی تیز رفتار لو کی طرح گھوما ہو اس نے فوراً ہی دوبارہ سانس روک کر اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن مسلسل گھومتا چلا گیا اور پھر یلکھت اس کے ذہن پر تاریکی گھاٹی گئی البتہ مکمل طور پر تاریکی چھا جانے سے پہلے اس کے ذہن میں یہی احساس ابھرا تھا کہ اب اس کی اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو چکی ہے۔

جم اسکاٹ اور انتھونی اس وقت ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے جہاں ایک مشین دیوار کے ساتھ نصب تھی اور انتھونی اس مشین کو آپرٹ کرنے میں مصروف تھا۔ جبکہ جم اسکاٹ اس کے قریب کھڑا تھا۔ اسی لمحے مشین کے اندر موجود ایک سکرین جھمکے سے روشن ہو گئی اور اس سکرین پر ریڈ سیکشن کا اندرونی منظر نظر آ رہا تھا۔ ان پر حملہ کرنے والا عمران اس وقت اس ریڈ سیکشن میں دوڑ کر داخل ہوا تھا جہاں اس کا ایک ساتھی بھی ٹھیک حالت میں کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں ایک مشین پشٹل تھا۔

”اوہ اوہ۔ یہ واپس پہنچ گیا“۔ انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین کے کئی بین پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ غائب ہو گیا جس سے عمران اندر داخل ہوا تھا۔

”انہیں ختم کر دو۔ ہلاک کر دو انہیں۔ یہ بدروہیں ہیں۔ انہیں ہلاک کر دو“..... جم اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا اور انتھونی نے منہ

”چیف۔ اس کا سسٹم وہاں موجود تھا اور اتفاق سے میں جس کرسی پر بیٹھا تھا اس کی سائیڈ میں ہی یہ سسٹم تھا اس لئے میں نے پیر اس پر رکھا اور اس طرح ہم بچ گئے۔ ویسے اب تو حقیقت یہ ہے کہ مجھے خود ان لوگوں سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ نجانے یہ ریڈ سیکشن

”وہ تو ہو گیا جو ہونا تھا۔ اب ان کو ہلاک کرنا ہے میرا خیال ہے پھر آدمی بھیجیں لیکن اب مجھے ان سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ اگر یہ پھر ٹھیکے لگے تب..... مم اسکاٹ نے کہا۔“



”میرا خیال ہے چیف کہ دو کی بجائے دس آدمی بھیجے جائیں۔“  
انتھونی نے کہا۔

”نہیں۔ اسلحہ ان کے پاس ہے اس لئے دو کیا اور دس کیا۔ جب تک وہ سنبھلیں گے یہ انہیں ختم کر دیں گے۔ کوئی ایسا طریقہ سوچو کہ یہ خود بخود ہلاک ہو جائیں۔ یقینی طور پر۔“ جم اسکاٹ نے کہا۔  
”ایک ہی صورت ہے چیف کہ انہیں اسی حالت میں جزیرے سے باہر بھیجتا دیا جائے۔ باہر شارکس موجود ہیں وہ ایک منٹ میں ان کی ننگہ بوٹی کر دیں گی۔“ انتھونی نے کہا۔

”لیکن باہر کیسے پھینکے گئے انہیں۔“ جم اسکاٹ نے کہا۔  
”جہاں سے انہیں شارک سیکشن میں پھینکا جا سکتا ہے رولنگ بیلٹ کے ذریعے۔ وہاں گرو نو کو آپ کہہ دیں کہ وہ آؤروے کھول کر ایئر پیرش آن کر دے۔ اس طرح یہ شارکس کی طرح خود بخود ہیڈ کو آرٹر سے باہر پھینک جائیں گے۔“ انتھونی نے کہا۔  
”لیکن کیا ہم انہیں دیکھ سکیں گے۔“ جم اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ لیکن اس کے لئے ہمیں دوبارہ آپریشنل سیکشن میں جانا پڑے گا کیونکہ یہ سارے سسٹم وہیں سے آپریٹ ہو سکتے ہیں۔ جہاں تو صرف یہی مشین ہے ریز سیکشن کو آپریٹ کرنے کے لئے۔“ انتھونی نے کہا۔

”اوکے۔ آؤ۔“ جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی نے سر ہلایا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

تنویر سانس روکے فرش پر پڑا ہوا تھا لیکن مسلسل سانس روکے روکے جب اس کا سینہ پھٹنے کے قریب ہو گیا تو بے اختیار اس نے سانس لیا لیکن جب سانس لینے کے باوجود اس کے ذہن پر کسی قسم کا اثر نہ ہوا تو اس نے مسلسل سانس لینا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد جب اس کا سانس نارمل ہوا تو اس نے گردن موڑی اور عمران کی طرف دیکھا لیکن عمران کو آنکھیں بند کئے بے حس و حرکت پڑے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

”عمران۔ عمران۔ اب سانس لے لو۔ اب گیس کا اثر نہیں ہے۔“ تنویر نے آہستہ سے کہا لیکن جب عمران کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو تنویر یکتھ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے تیزی سے عمران کو جھنجھوڑا لیکن عمران واقعی بے ہوش ہو چکا تھا۔

”اوہ۔ ویری بیڈ۔ اسے تو مجھ سے بھی زیادہ دیر تک سانس روکنے

ساتھ ہی سر کی آواز کے ساتھ ہی ان کے عقب میں دیوار بند ہو گئی اب وہ ہال کی بجائے راہداری میں میزھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ تنویر ابھی اٹھنے کی سوچ ہی رہا تھا کہ یلخت راہداری کا فرش حرکت میں آیا اور یہ حرکت بالکل کسی بیلت کے سے انداز کی تھی جو تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی ہو۔ راہداری کی دیواریں ویسے ہی اپنی جگہ پر قائم تھیں لیکن راہداری کا فرش کسی مشین کے پٹے کی طرح اتھاتی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد یہ فرش اچانک ڈھلوانی ہو گیا اور سارے ساتھی اتھاتی تیز رفتاری سے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراتے ہوئے نیچے گرنے لگے۔ تنویر کو اپنے آپ کو سنبھالنا اب اتھاتی مشکل ہو گیا تھا کیونکہ نیچے گرنے کی رفتار خاصی تیز ہو گئی تھی اور پھر یہ ڈھلوان اچانک ختم ہو گئی اور تنویر سر کے بل نیچے پانی سے بھرے ہوئے کسی تالاب میں جا گرا اور پانی کی تہہ میں اترتا چلا گیا۔ پھر جب پانی نے اسے اوپر اچھلاتا تو اس نے تیزی سے اُدھر اُدھر دیکھا تو اس کا سانس بند ہونے لگا کیونکہ یہاں شارکس کی مخصوص بو پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے سارے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں پانی میں تیر رہے تھے۔ ایک طرف بڑی بڑی فولادی پیٹھوں کا بنا ہوا ایک کافی بڑا بیجزہ سا تھا جس کا سامنے کا حصہ کھلا ہوا تھا۔ اچانک پانی میں لہریں سی پیدا ہونے لگ گئیں اور تنویر کے ذہن میں جیسے یلخت تھمکا سا ہوا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہاں سے باہر سمندر کا راستہ کھولا گیا ہے اس لئے باہر کا پانی پوری طاقت سے اندر داخل

کی پریکٹس ہے..... تنویر نے بدبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا اچانک سر کی تیز آواز سنائی دی اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے فرش پر لیٹ گیا کیونکہ سر کی مخصوص آواز سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس ہال کا کوئی دروازہ کھل رہا ہے جس سے کچھ لوگ اندر داخل ہوں گے اور اس نے ان کے سامنے بے ہوش ہونے کی اداکاری کرنی ہے تاکہ اچانک ان پر حملہ کیا جاسکے لیکن جب دوسرے لمحے اچانک پورے ہال کے فرش نے تیز حرکت کی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ سر کی تیز آواز سے سامنے والی دیوار غائب ہو گئی تھی اور اب وہاں ایک بند راہداری سی نظر آرہی تھی اور فرش اس قدر تیزی سے اور مخصوص انداز میں حرکت کر رہا تھا کہ تنویر سمیت اس کے سب ساتھی بے ہوشی کی حالت میں سمٹ کر اس راہداری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے فرش کو مخصوص انداز میں حرکت دے کر ان سب کو اس راہداری میں پہنچانا مقصود ہے۔ فرش کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ تنویر کے لئے سنبھلنا مشکل ہو رہا تھا جبکہ بے ہوش ساتھی جن میں عمران بھی شامل تھا تیزی سے الٹنے پلٹنے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے اس راہداری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ البتہ تنویر نے مشین گن پر اپنا ہاتھ مضبوطی سے رکھا ہوا تھا اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی اس راہداری کی طرف بڑھ رہی تھی لیکن مشین گن اس کے ہاتھ کی گرفت میں ہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ سب اس راہداری کے فرش پر پہنچے اور اس کے

کے ختم ہوتے ہی بے شمار شارکس وہاں پہنچ گئیں اور وہ اس زخمی یا مردہ شارک پر ٹوٹ پڑیں۔ ادھر پانی کی سطح بھی تیزی سے بلند ہوتی جا رہی تھی۔ گو یہ بجز پانی سے کچھ بلندی پر تھا۔ اس کے دو حصے تھے۔ نچلا حصہ تو پانی میں ڈوبا ہوا تھا جبکہ اوپر والا حصہ علیحدہ تھا جو کافی بڑا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی اس اوپر والے حصے میں تھے لیکن اب پانی نچلے حصے میں کافی حد تک بھر چکا تھا اور تنویر کو معلوم تھا کہ اگر پانی کو مزید بڑھنے سے نہ روکا گیا تو عمران اور اس کے ساتھی بجز سے میں بند ہونے کی وجہ سے لامحالہ ڈوب کر مر جائیں گے اور پانی مزید اوپر آیا تو پھر تنویر ان خونخوار شارکس کے نرے میں آجائے گا۔ ان کی تعداد اب اس قدر بڑھ گئی تھی کہ تنویر کے ہونٹ بھیچ گئے۔ اس وقت تمام ذمہ داری اس پر آن پڑی تھی۔ اس کے سارے ساتھی کسی گیس یا ریڑ سے بے ہوش تھے کہ پانی میں ڈلنے اور ڈنگ بیٹلس پر اس قدر الٹ پلٹ ہونے کے باوجود ہوش میں نہ آ رہے تھے۔ بجز کے کاروازہ بھی بند ہو گیا تھا لیکن تنویر نے سوچا کہ مشین گن کی فائرنگ سے وہ کم از کم یہ دروازہ کھول سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے جوڑ پر مشین گن کی نال رکھ کر ٹریگر دبا دیا اور پر فائرنگ ہوتے ہی سر کی آواز کے ساتھ ہی واقعی دروازہ کھل گیا لیکن اب پانی عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے ٹکرانے لگا تھا۔ بجز کے کا نچلا خانہ پانی سے بھر چکا تھا۔ دروازہ کھلنے ہی تنویر نے مشین گن ایک طرف رکھی اور دروازے کے قریب موجود عمران کو

ہوا ہے جس کی وجہ سے ہیریں پیدا ہوئی ہیں اور اب وہ مخالفوں کا اصل مقصد سمجھ گیا تھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو اچھال کر بجز کے اوپر پھینکا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ساتھیوں کو اٹھا اٹھا کر اس بجز سے میں ڈالنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ عمران سمیت سب ساتھیوں کو اندر پھینک چکا تھا۔ ساتھیوں کو اندر ڈالنے کے لئے اسے کافی جدوجہد کرنا پڑی لیکن اسی لمحے اسے بانی میں ایک خونخوار شارک نظر آئی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور بجز کے اوپر والا سرا پکڑ کر وہ قلابازی کھا کر بجز کے اوپر والی چھت پر جا گرا۔ جیسے ہی اس کا جسم بجز سے گر کر اس کی تیز آواز کے ساتھ ہی بجز کے کاسٹلے والا حصہ بند ہو گیا اور اب اس کے ساتھی اندر بند ہو گئے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ دیکھ کر تنویر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ پانی کی سطح تیزی سے بلند ہونا شروع ہو گئی تھی اور اب پانی میں کافی تعداد میں شارکس تیرتی ہوئی نظر آنے لگی تھیں۔ تنویر نے مشین گن اٹھائی۔ اسے معلوم تھا کہ جدید مشین گن کے میگزین کو اس قدر ایئر ٹائٹ بنایا جاتا ہے کہ عام طور پر پانی اندر نہیں جاتا اس لئے اسے یقین تھا کہ مشین گن کام کرے گی اس نے بجز کے چھت پر لیٹ کر مشین گن کا رخ ایک شارک کا طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی شارک پانی میں الٹ پلٹ ہوئی اور پانی میں اس کا خون شامل ہونے لگا اور پھر تو تنویر یہ دیکھ کر پاگل سا ہونے لگا کہ اس شارک

دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر کھینچنے لگا۔

”ارے ارے۔ بھائی آرام سے..... اچانک عمران کی آواز سنائی دی تو تنویر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سخت تپتی دھوپ سے نکل کر اچانک کسی سائبان میں آگیا ہو۔ عمران کی آواز سن کر اسے واقعی اس قدر مسرت ہوئی تھی کہ شاید اتنی مسرت اسے زندگی میں پہلے کبھی نہ محسوس ہوئی تھی۔

”عمران عمران۔ ہم سب شدید خطرے میں ہیں..... تنویر نے کہا تو دوسرے لمحے عمران نے اچھل کر بنجرے کا کنارہ پکڑا اور تنویر نے اسے اوپر گھسیٹ لیا۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ ہم کہاں ہیں۔“ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا تو تنویر نے جلدی جلدی اسے ساری سچویشن بتادی اور عمران کی آنکھیں پھیلنے لگیں

”اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو ہم برے پھنسے۔ تم نے شار کس کو ہلاک نہ کرنا تھا.....“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کا یہ نتیجہ نکلے گا.....“ تنویر نے کہا۔

”ہو نہ ہو۔ جلدی کرو۔ ہم دونوں مل کر باقی ساتھیوں کو بنجرے کے اوپر لے آتے ہیں۔ یہاں ہم قدرے محفوظ ہیں اور اب ان کے ناک منہ بند کر دینے سے انہیں ہوش آجائے گا کیونکہ یہ کافی حد تک پانی میں بھیک چکے ہیں اور پانی ان کے مساموں کے اندر سرایت کر چکا ہے۔ اس لئے اب ان کے مغلوب اعصاب جلدی حرکت میں آ جائیں گے.....“ عمران نے کہا اور پھر واقعی ان دونوں نے مل کر

انتہائی پھرتی اور تیزی سے بنجرے میں موجود اپنے تمام ساتھیوں کو اوپر پہنچا دیا۔ اس کے لئے عمران بنجرے کے اندر چلا گیا تھا۔ وہ ساتھیوں کو اٹھا کر باہر نکلتا اور تنویر انہیں کھینچ کر اوپر اٹھا لیتا۔ جب سب ساتھی اوپر پہنچ گئے تو عمران بھی اوپر آگیا اور پھر اس نے سب سے پہلے جوانا کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد واقعی جوانا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو تنویر بھی عمران کے ساتھ شامل ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد سب ساتھی ہوش میں آچکے تھے۔ لیکن اب پانی کافی بلند ہو چکا تھا اور بنجرے کا تقریباً تین چوتھائی حصہ پانی سے بھر گیا تھا اور اب پانی میں موجود شار کس بھی اچھل کر اوپر آنے کی کوشش کر رہی تھیں کیونکہ انہیں انسانوں کی بو آ رہی تھی اور وہ انہیں شکار کرنے کے لئے پھوک رہی تھیں۔

”ویری بیڈ۔ یہ تو حالات انتہائی خراب ہیں۔ اب کیا ہو گا۔“ جوانا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔ ان حالات میں تم سب کا ہوش میں آ جانا ہی یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری بہتری مقصود ہے۔“ عمران نے کہا تو سب کے دلوں میں بے اختیار تقویت کی ایک لہری دوڑتی چلی گئی۔

”سنو۔ جہاں تک میں نے سوچا ہے حالات بظاہر واقعی ہمارے خلاف ہیں۔ پانی اوپر چڑھ رہا ہے اس کے ساتھ خود بخود شار کس بھی

موجود ہیں جنہیں اگر موقع مل گیا تو شاید یہ ہمیں چٹ کر جانے میں زیادہ دیر نہ لگائیں گی۔ ایک مشین گن ہے میرا ریز پٹل اور دوسرا اسلحہ پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے بے کار ہو چکا ہے اور جم اسکاٹ نے ہمیں یہاں اس لئے پھینکا ہے کہ وہ اب خود ہمیں ہلاک کرنے سے ڈرتا ہے۔ اس کے لحاظ سے اگر ہم یہاں رہے تب بھی شارکس ہمیں چٹ کر جائیں گی اور اگر ہیڈ کوارٹر سے باہر گئے تب بھی باہر چاروں طرف پھیلی ہوئی شارکس ہمیں کھا جائیں گی۔ اس لحاظ سے ہم اسکاٹ نے واقعی ہمیں یقینی موت کے منہ میں پوری طرح دھکیل دیا ہے لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے اب باہر نہیں جانا اور دوسری بات یہ کہ ہم نے دوبارہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا ہے۔ اس لئے ہم سب کو یہ سوچنا ہے کہ ہم کیسے دوبارہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں..... عمران نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک صورت آئی ہے۔ اس ہال کی بناوٹ بتا رہی ہے کہ اسے صرف شارکس کے لئے بنایا گیا ہے لیکن اسے کنٹرول باہر سے ہی کیا جاتا ہے۔ اس کنٹرول کے تحت بنجرے کا دروازہ کھلتا اور بند ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہاں لازماً شارکس کے لئے خوراک بھی بھیجی جاتی ہوگی اور لامحالہ یہ خوراک بنجرے میں پہنچی ہوگی اور اس کے لئے بنجرے کا عقبی حصہ کھلتا ہوگا..... کمیشن تشکیل نہ کیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہاں واقعی۔ چلو اس پوائنٹ پر کوشش کر دیکھتے

ہیں۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن اٹھائی اور اسے نال سے پکڑا اور پھر بنجرے کی عقبی دیوار کو اس نے مشین گن کے دھتے سے ٹھونکنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی مشین گن کا دست ایک جگہ پر پڑا کھٹاک کی آواز سنائی دی اور واقعی دیوار ہٹ گئی۔ اب دوسری طرف ایک تنگ سارا سنٹ نظر آ رہا تھا۔ لیکن یہ راست اتنا بڑا ضرور تھا کہ اس میں سے ایک آدمی گزر سکتا تھا اور اس راستے کو دیکھتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں میں چمک آگئی۔

”آؤ..... عمران نے کہا اور مشین گن ہاتھ میں پکڑے وہ بنجرے سے نکل کر اس راستے پر تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور پھر سارے ساتھی بھی اس راستے میں داخل ہو گئے اور آگے بڑھنے لگے۔ راست آگے جا کر ایک دیوار پر ختم ہو گیا لیکن اس دیوار کے ساتھ ایک سرخ رنگ کا ہینڈل موجود تھا۔ عمران نے ہینڈل کو نیچے کیا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ایک طرف ہٹ گئی اور عمران آگے بڑھا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں بڑے بڑے ڈبے پڑے ہوئے تھے جن پر شارکس کی مخصوص خوراک کا نام لکھا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے عقب میں اس کمرے میں نکلے۔ عمران ایک اور دروازے کی طرف بڑھا۔ وہ ابھی دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ سر کی تیز آواز کے ساتھ دروازہ غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ٹھوس دیوار آگئی اور عمران رک گیا۔ وہ اب غور سے اس

جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں پہلے دروازہ تھا۔ چونکہ یہاں ہیڈ کوارٹر کا اپنا بجلی کا جنریشننگ کا نظام تھا اس لئے ہر کمرے کی چھت اور راہداری کے مخصوص پوائنٹس سے روشنی نکلتی رہتی تھی اور شاید اسے فوری طور پر بند نہ کیا جاسکتا تھا اس لئے روشنی ہر جگہ مسلسل موجود رہتی تھی۔ عمران کچھ دیر تک دیوار کو دیکھتا رہا پھر اس نے مشین گن کی نال کا رخ دیوار کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تخرابیت کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں دیوار کے ایک مخصوص حصے پر پڑیں اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر سر کی آواز سنائی دی اور دیوار غائب ہو گئی یہاں دروازہ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے پر لات ماری تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک اور راہداری تھی۔ عمران اچھل کر راہداری میں آیا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے سب ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ راہداری کا اختتام ایک اور بڑے ہال مناکرے میں ہوا اور عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی کمرے میں پہنچے۔ ان کے عقب میں سر کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ غائب ہو گیا اور اب اس ہال مناکرے میں کسی طرف بھی کوئی دروازہ کوئی کھڑکی یا کوئی روشندان نظر نہ آ رہا تھا۔

”عجیب بھول بھلیاں بنا رکھی ہیں ان لوگوں نے.....“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کی چھت پر سے عجیب سی آوازیں سنائی دیں۔

”سانڈیوں پر ہو جاؤ.....“ عمران نے اچھل کر سانیڈ میں ہوتے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے دیواروں کے ساتھ ہو گئے دوسرے لمحے چھت میں سے چار سوراخ نظر آنے لگے جن میں سے گنوں کی نالیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اور چند لمحوں بعد خوشنکاح تخرابیت کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور کمرے میں جیسے گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ صرف دیواروں کے ساتھ کا کچھ حصہ بچا ہوا تھا ورنہ پورا کمرہ ان گولیوں کی زد میں تھا۔ گولیاں کافی دیر تک مسلسل برستی رہیں پھر ٹھٹھک بند ہو گئیں اس کے ساتھ ہی کٹاک کٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور چھت کے سوراخ بند ہو گئے۔

”اب یہ لوگ ہماری لاشیں اٹھانے آئیں گے۔ ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو ہر حالت میں زندہ پکڑنا ہے۔ اس لئے جیسے میں پکڑوں گا اسے زندہ رکھوں گا۔ تم لوگ باقی افراد کی گردنیں توڑ دینا۔“ عمران نے کہا۔

”وہ لوگ ہمیں دیکھ نہیں رہے ہوں گے یا ہماری آوازیں سن نہیں رہے ہوں گے.....“ صفدر نے کہا۔

”اگر ایسا ہوتا تو وہ اتنی دیر تک گولیاں نہ برساتے رہتے۔“ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔ وہ اب بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے کیونکہ انہیں معلوم نہ تھا کہ دروازہ کس طرف سے کھلے گا اور پھر اچانک کھٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک دیوار کا بڑا حصہ سانیڈوں میں پھٹ گیا اور وہ تیزی سے اس کی سانیڈوں میں ہو گئے۔

واپس موڑ تو اس کا چہرہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

"بولو کیا نام ہے جہارا۔ ورنہ....." عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو تھوڑا سا اور واپس موڑ دیا تاکہ وہ سہولت سے بول سکے۔

"پیر ہٹالو۔ فار گاڈ سیک۔ پیر ہٹالو۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔ یہ ہٹالو..... اس آدمی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"جواب دو۔ کیا نام ہے جہارا....." عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ ماسٹر۔ میرا نام ماسٹر ہے....." اس آدمی نے جواب دیا اور پھر عمران کے سوالوں کے جواب میں اس نے بتایا کہ اس کمرے کی دوسری طرف راہداری سے گزرنے کے بعد وہ سنور سیکشن میں پہنچ جائیں گے جہاں اس وقت آٹھ مسلح افراد موجود ہیں۔ ماسٹر سنور سیکشن کا انتہار ہے اور سنور میں اسٹی اسلحہ وغیرہ موجود ہے جو مطلوبہ پارٹیوں کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد عمران نے اس سے معلوم کر لیا کہ جم اسکاٹ آپریشنل سیکشن میں اس کے انتہارچ انتھونی کے پاس موجود ہے اور پھر ماسٹر نے آپریشنل سیکشن تک پہنچنے کا راستہ بھی تفصیل سے بتا دیا۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ کہاں ہو تم ماسٹر....." اچانک جم اسکاٹ کی تیز آواز دروازے کی دوسری طرف سے سنائی دی اور عمران نے پیر کو تیزی سے موڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی ماسٹر کے جسم کو ایک جھٹکا سا

"خیال رکھنا ماسٹر۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں....." جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی اور آواز بتا رہی تھی کہ بولنے والا کسی فون یا ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہے۔ وہ سب سانس روکے کھڑے تھے کہ اچانک چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے، بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اندر داخل ہوئے ان کا انداز بے حد تربیت یافتہ افراد کا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران، صفدر، تنویر اور جوانا ان پر ٹوٹ پڑے۔ عمران نے سب سے آگے آنے والے کو جھپٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ ایک ہاتھ اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹھ کے گرد ڈال کر اس نے پورا زور لگا دیا۔ اس آدمی نے اپنی طرف سے بڑے باہر انداز میں اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے جھٹکے دیئے لیکن عمران کی گرفت میں آنے کے بعد ظاہر ہے اس کا ٹھل جانا محال ہی تھا۔ اسی لمحے باقی افراد لاشوں میں تبدیل ہو کر فرش پر گر چکے تھے۔ ان کے ہلاک ہوتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے آدمی کو پوری قوت سے آگے کی طرف دھکیل دیا۔ وہ آدمی نیچے گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔ اس آدمی کا اوپر اٹھتا ہوا جسم ایک دھماکے سے واپس گرا۔ اس کے بازو عمران کی ٹانگ پکڑنے کے لئے سمٹے لیکن پیر بے جان ہو کر واپس نیچے گر گئے۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور اس کے منہ سے غرغراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کو

لگا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

”چیف۔ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں..... عمران نے دروازے سے راہداری میں جھانکتے ہوئے کہا مگر گلس کی نظریں چھت پر لگی ہوئی تھیں جہاں ایک جالی میں سے آواز نکل رہی تھی۔  
”تم اتنی دیر کیا کرتے رہے ہو..... تم اسکاٹ نے جینچے ہوئے لہجے میں کہا۔

”چیف۔ ان میں سے دو آدمی زندہ تھے۔ انہیں ہلاک کیا ہے۔“  
عمران نے جواب دیا اس کی آواز اور پھر ماسٹر کا ہی تھا۔  
”تو پھر انہیں اٹھا کر لے جاؤ اور شار کس سیکشن میں پھینک دو۔ جلدی کرو تاکہ میں سکرین پر انہیں دیکھ سکوں“..... تم اسکاٹ نے کہا۔

”یہیں چیف..... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔  
”اپنے لباس اتارو اور انہیں پہنا دو اور ان کے لباس خود پہن لو۔ جلدی کرو۔ پھر ہم نے انہیں لے جا کر شار کس سیکشن میں پھینکنا ہے۔ جلدی کرو..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس میں بہت سا وقت لگے گا اور جم اسکاٹ مشکوک ہو جائے گا۔ ہم اگر سنور سیکشن پر قبضہ کر لیں تو پھر وہ بے بس ہو جائے گا۔ ہم اسے اپنی اسلحہ تباہ کرنے کی دھمکی دے سکتے ہیں۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ آؤ۔ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ ہمارے پاس واقعی

وقت نہیں ہے۔ ورنہ ہم کسی اور جگہ میں بھی پھنس سکتے ہیں۔“  
عمران نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اسے ماسٹر نے بتا دیا تھا کہ سنور سیکشن میں آٹھ مسلح افراد موجود ہیں اس لئے عمران پوری طرح چوکنا تھا اور پھر راہداری کے اختتام پر دروازہ آگیا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اب وہ ایک بڑے ہال مناکرے میں تھا اور اس کے ساتھ ہی رست رست کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخیں سنائی دیں اور ہال کمرے میں موجود چھ افراد پھیلے ہی برست میں ڈھیر ہو گئے۔

”ان کی مشین گنیں لے لو۔ جلدی کرو۔ ابھی دو آدمی دوسرے کمرے میں ہوں گے.....“ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا سامنے والا دروازہ کھلا دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ شاید وہ فائرنگ کی آوازیں سن کر آئے تھے۔ اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبایا اور سنبھلنے سے پہلے ہی وہ دونوں جینچے ہوئے نیچے گرے اور جلد لے کر پہنچنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا جہاں سے یہ دونوں آئے تھے۔ دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز پر فون موجود تھا اور انٹرکام بھی۔ عمران کے ساتھی بھی اس کمرے میں آ گئے۔

”صفدر اور تنویر۔ تم دونوں سنورز کو چیک کرو.....“ عمران



نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود فائلیں باہر نکالتے ہوئے کہا اور صفدر اور تنویر تیزی سے سلسلے موجود ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے انزکام کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”یس ماسٹر بول رہا ہوں“..... عمران نے ماسٹر کے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی چھت سے نیلے رنگ کی تیز روشنی نکلنے لگی۔

”تم۔ تو کون ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب لوگ تو یہاں پہنچ گئے ہیں۔“ ماسٹر اور اس کے ساتھی کہاں ہیں..... رسیور سے جم اسکاٹ کی جھنجھتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ اس نیلی روشنی کی وجہ سے وہ کسی سکرین پر نظر آنے لگ گئے ہیں۔

”ماسٹر اور اس کے ساتھی اب شارکس پھلیوں کا شکار نہیں گئے جم اسکاٹ اور میرے ساتھی اس سنور میں ہم لگا رہے ہیں۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم اس اسلحے کو اڑا دیں چاہے یہ اسلحہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح ہم اپنی جانوں کی قربانی دے کر شیڈ آگ کے ہیڈ کو اڑ کر تو ختم کر دیں گے اور پاکیشیا کے بے گناہ عوام کو تمہاری اس تنظیم سے بچالیں گے..... عمران نے انتہائی سر دلچے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ..... دوسری طرف سے جم اسکاٹ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”صرف وری بیڈ کہنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ بولو کیا چاہتے ہو تم..... عمران نے کہا۔“

”تم جو چاہے کر لو۔ موت بہر حال تمہارا مقدر بن چکی ہے۔“ شیڈ آگ کے ہیڈ کو اڑا کر تمہارے لئے بے کار ہے کیونکہ وہ فائر ہی اسلحے کا تعلق ہے تو وہ تمہارے لئے بے کار ہے کیونکہ وہ فائر ہی نہیں ہو سکتا۔ اس کے اندر فیوز ہی نہیں لگائے گئے..... جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھ دیا۔

”آؤ..... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک چھوٹی سی راہداری سے گھوم کر آگے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچے جہاں سے اسلحہ کے دو ہالوں کے دروازے کھلتے تھے اور تنویر اور صفدر وہاں موجود تھے۔

”عمران صاحب۔ یہ اسلحہ تو کسی طرح فائر ہی نہیں ہو سکتا۔ میں نے اسے کھول کر چیک کیا ہے۔ اس میں فیوز ہی موجود نہیں ہیں۔“ صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ جم اسکاٹ سے مری بات ہو چکی ہے اس نے بھی یہی کہا ہے اور یہ بات سن کر مجھے حقیقتاً دلی سکون ہوا ہے ورنہ اب تک مجھے اس اسلحے کی تباہی سے ہی خوف آ رہا تھا کیونکہ اگر اس میں فیوز موجود ہوتے تو اس سے انتہائی خطرناک تابکاری پھیل جاتی جس سے یہاں موجود انسانی اور سمندری حیات سب کچھ تباہ ہو جاتا۔ آؤ اب ہم

نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی نظریں دیوار کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں مگر دوسری طرف سے کوئی جواب دیئے جانے کی بجائے وہی کلک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس ہال ٹاکرے کی دیواروں کی ایک ایک انچ کو ٹھونک بجا کر دیکھا لیکن انہیں کہیں بھی کوئی دروازہ محسوس نہ ہوا۔ حتیٰ کہ جس جگہ پہلے دروازہ تھا اب وہاں بھی تھپتھپانے سے یہی احساس ہوتا تھا کہ یہ جگہ بھی محسوس ہی ہے۔ اچانک عمران کو ایک خیال آیا تو اس نے دیوار کے ساتھ ٹکے ہوئے ایک تیز دھار لیکن نوکیلے خنجر کو وہاں سے نکالا اور پھر اس نے اس خنجر کی مدد سے دیواروں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن اسے ناکامی ہوئی۔ کہیں بھی کوئی رخسہ تک محسوس نہ ہوا تھا۔

اب اور کیا کیا جاسکتا ہے جو ائے انتظار کے..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کس بات کا انتظار..... جو یانے حریت بھرے لہجے میں کہا۔

اس بات کا انتظار کہ شاید بہار آجائے..... عمران نے جواب

دیا۔

”ماسٹر۔ میں نے راستہ تلاش کر لیا ہے..... اچانک جو انا نے کہا تو سب بے اختیار اس کی طرف مڑ گئے۔ وہ کمرے کے ایک کونے میں موجود نارنجنگ کی ایک جدید مشین کے سامنے کھڑا تھا۔

”کیا اس مشین سے آواز آئی ہے تمہیں..... عمران نے منہ

نے اس کے آپریٹل سیکشن میں پہنچا ہے.....“ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اس جھونے کمرے کے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہرے سے ماسٹر کے کہنے کے مطابق راستہ آپریٹل سیکشن کو جاتا تھا۔ یہ ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے آخر میں سیدھیاں اوپر جاتی تھیں۔ وہ سب دوڑتے ہوئے اس راہداری سے گزر کر سیدھیاں چڑھتے ہوئے اوپر دروازے پر پہنچے تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک اور بڑا سا کمرہ تھا جو ہر قسم کے فرنیچر سے تو خالی تھا لیکن اس میں نارنجنگ کی انتہائی جدید ترین مشینیں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ دیواروں کے ساتھ لٹکے ہوئے مختلف ساخت کے کوڑے، خنجر اور قدیم اسلحہ موجود تھا لیکن سب سے حریت کی بات یہ تھی کہ اس ہال ٹاکرے کا دوسرا کوئی دروازہ نہ تھا۔ وہ سب حریت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ اچانک ان کے عقب میں سر کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ جس سے وہ اندر داخل ہوئے تھے غائب ہو گیا۔ اب اس کی جگہ ٹھوس دیوار تھی۔

”تمہیں ماسٹر نے یقیناً بتا دیا ہو گا اس لئے تم یہاں تک پہنچ گئے ہو۔ لیکن اب تم اپنی مقتل گاہ کو اچھی طرح دیکھ لو.....“ اچانک کلک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی تم اسکاٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”بڑے خوبصورت انداز میں تم نے اسے سجایا ہے.....“ عمران

بناتے ہوئے کہا کیونکہ اس مشین کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ اس سے انسان کو مخصوص انداز میں الیکٹرک شاک لگائے جاتے ہیں۔ ایسے الیکٹرک شاک کہ آدمی کی روح بھی زخمی ہو جاتی ہے لیکن وہ مرتا نہیں۔

”ماسٹر۔ یہ شاکنگ مشین نہیں ہے۔ یہ راستہ کھولنے اور بند کرنے کی مشین ہے۔ شاکنگ مشین میں نے دیکھی ہوئی ہے اس کی ساخت ویسی ہے لیکن یہ اس سے بہر حال مختلف ہے۔“..... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پر موجود ایک ہینڈل کو جھٹکے سے نیچے کیا لیکن کچھ بھی نہ ہوا اور ہینڈل خود بخود اٹھ کر واپس اوپر کو چلا گیا لیکن دوسرا لمحہ عمران سمیت سب کے لئے انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا کہ ہینڈل کے واپس جاتے ہی اس مشین میں جیسے یلکھت زندگی کی ہر سی دوڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی سر کی تیز آوازیں سنائی دیں اور سامنے والی دیوار درمیان سے پھٹ کر ایک طرف ہٹ گئی۔ اب وہاں دیوار کے اندر خلا سا نظر آ رہا تھا جس کی دوسری طرف راہداری تھی جو دور تک چلی جا رہی تھی۔

”گڈ شو جوانا آؤ.....“ عمران نے بے ساختہ تحسین بھرے لہجے میں

کہا اور پھر تیزی سے اس خلا کی طرف دوڑ پڑا اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑے لیکن پھر وہ جیسے ہی اس راہداری میں داخل ہوئے سر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان کے عقب میں دیوار برابر ہو گئی اور پھر سامنے بھی ایک دیوار آ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس راہداری کی

چھت سے سرخ دھوئیں کے بادل سے جگہ جگہ سے نکلنے لگ گئے عمران نے بے اختیار سانس روک لیا لیکن سرخ دھواں تیزی سے راہداری میں پھیلتا چلا گیا اور ہتھکڑیوں میں ہی راہداری اس سرخ دھوئیں سے بھر گئی۔ عمران کے ساتھی حشرات الارض کی طرح نیچے گرنے لگے اور پھر کچھ دیر بعد عمران کے ذہن پر بھی اندھیرے جھپٹنے لگے۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ آخر کار اس کا ذہن بھی اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔

گیا تو پھر انہیں آپریشنل سیکشن میں پہنچے۔ سے کوئی نہ روک سکتا تھا۔  
 "اب تو دو صورتیں رہ گئی ہیں یا تو ہم دونوں ان کا مقابلہ کریں  
 یا پھر سب میرین پر بیچہ کر ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر نکل جائیں۔۔۔۔۔ تم  
 اسکاٹ نے کہا۔

"ایک صورت اور بھی ہے چیف لیکن یہ ان کے ہاتھوں میں  
 ہے۔" انتھونی نے کہا تو ہم اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔  
 "وہ کون سی۔۔۔۔۔ تم اسکاٹ نے چونک کر پوچھا۔  
 "اس مشین کو اگر غلط آپرٹ کیا گیا تو پھر زہاداری میں موجود  
 حفاظتی سسٹم آن ہو جائے گا اور یہ لوگ وہاں پھنس کر بے ہوش ہو  
 جائیں گے۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا تو ہم اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔  
 "کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔۔۔۔۔ تم اسکاٹ نے  
 انتہائی حریت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ نارہنگ روم میں راستہ کھولنے والی مشین میں ڈبل  
 سسٹم موجود ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ تاکہ اگر کوئی غلط آدمی  
 اسے آپرٹ کرے تو وہ خود ہی پھنس جائے۔ اس کے ذریعے راستہ  
 کھولنے کا صحیح طریقہ سب سے پہلے جسے میں موجود خفیہ بن ہے لیکن  
 بظاہر راستہ کھولنے والا ہینڈل موجود ہے۔ اگر انہوں نے ہینڈل کو  
 کھینچ لیا تو راستہ تو کھل جائے گا لیکن حفاظتی سسٹم بھی آن ہو جائے  
 گا۔ زہاداری وہ منٹ بعد آگے اور پیچھے دونوں طرف سے ہلاک ہو  
 جائے گی اور اس کی چھت میں موجود راشیم گیس وہاں پھیل جائے

ہم اسکاٹ کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا جبکہ انتھونی بھی ہونٹ  
 پھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ماسٹر کا پورا گرد پ ہلاک ہو چکا تھا اور  
 عمران اور اس کے ساتھی جس طرح آپریشنل سیکشن کی طرف بڑھے  
 چلے آ رہے تھے اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہوں نے ماسٹر سے اس  
 بارے میں پوری تفصیل حاصل کر لی ہے اب وہ نارہنگ روم میں  
 پہنچ گئے تھے۔ انتھونی نے عقبی دروازہ بند کر دیا تھا اور اب وہ  
 نارہنگ روم میں موجود تھے۔ یہاں ایک ایسی مشین موجود تھی جس  
 کی مدد سے نارہنگ روم کی ایک دیوار کو کھولا جاسکتا تھا لیکن اس  
 مشین کو عام آدمی سے خفیہ رکھنے کے لئے اسے نارہنگ روم کے لئے  
 استعمال ہونے والی شالنگ مشین کا روپ دیا گیا تھا لیکن انہیں  
 معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بے حد ذہین لوگ ہیں اس  
 لئے وہ لامحالہ اسے پہچان لیں گے اور اگر نارہنگ روم کا راستہ کھل

گی جو انتہائی طاقتور گیس ہے۔ اس سے وہ بے ہوش ہو جائیں گے اور اگر انہوں نے اصل بین پریس کر کے راستہ کھولا تو پھر یہ حفاظتی سسٹم آن نہیں ہو گا اور یہ سیدھے آپریشنل سیشن میں پہنچ جائیں گے۔" انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کسی طرح انہیں اس ہینڈل کو پہنچنے پر اکسائیں؟" جم اسکاٹ نے کہا۔

"نہیں چیف۔ ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ یہ اب ان پر منحصر ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ اس مشین کو پہچان بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ اسے آپسٹ کرنے کا مسدود بعد میں سامنے آنے کا اور اگر یہ اس مشین کو نہ پہچان سکے تو پھر بات ہمارے حق میں ہی جائے گی اور یہ لوگ وہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے۔" انتھونی نے کہا تو جم اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سکرین پر نامہ جنگ ہال کا منظر نظر آ رہا تھا اور ان دونوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک انہوں نے دیو ہیکل نیگرو کو اس شاکنگ مشین کے سامنے کھڑا دیکھا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ اس دیو ہیکل نیگرو نے مزکر عمران اور اس کے ساتھیوں سے کوئی بات کی تو وہ سب تیزی سے مزکر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ چونکہ آواز سنائی نہ دے رہی تھی اس لئے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو ان تک نہ پہنچ رہی تھی۔

"وہ مارا۔" اچانک انتھونی انتہائی سرت سے بے اختیار جج

پڑا اور جم اسکاٹ کا سا ہوا چہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ اس دیو ہیکل نیگرو نے ٹیخت مشین کا ہینڈل کھینچ کر نیچے کر دیا تھا۔

"دوری لگاؤ۔ اب ان کے بے ہوش ہونے پر میں خود اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کر دوں گا۔" جم اسکاٹ نے انتہائی سرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے راستہ کھل گیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے راہداری میں پہنچے ہی تھے کہ انتھونی نے مشین کے دو بین پریس کئے اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر بدل گیا۔ اب اس راہداری کا منظر سکرین پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی دوڑ رہے تھے کہ اچانک پہلے ان کے عقب میں راستہ بند ہو گیا اور پھر سامنے بھی دیوار آگئی اور اس کے ساتھ ہی راہداری کی چھت سے سرخ رنگ کے دھوئیں کے بادل سے نکلنے لگ گئے۔

"اوہ تھینک گاڈ۔ کسی طرح ان کا خاتمہ تو ہوا۔ یہ تو جو کھوں کی طرح چٹ ہی گئے تھے۔" جم اسکاٹ نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے راہداری میں موجود سب آدمی نیچے گر گئے اور پھر سرخ رنگ کا دھواں اس پوری راہداری میں اس طرح بھر گیا تھا کہ سکرین پر سرخ رنگ کا دھواں ہی نظر آ رہا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ دھواں غائب ہوتا چلا گیا اور منظر واضح ہونے لگ گیا۔

"کیا یہ بات یقینی ہے کہ یہ سب بے ہوش ہیں؟" جم اسکاٹ نے ایک نئے خیال کے تحت پوچھا۔

بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک مشین گن اٹھائی اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور تیزی سے آپریشنل سیکشن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں جم اسکاٹ موجود تھا اور پھر وہ دونوں تیز قدم اٹھاتے آپریشنل سیکشن سے باہر نکلے اور ایک راہداری میں مڑ کر تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس راہداری کے سرے پر پہنچ گئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

”یہ واقعی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ دیری گلا۔ اڑا دو انہیں گولیوں سے“..... جم اسکاٹ نے آگے بڑھ کر ایک بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو پیر سے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ اگر آپ کہیں تو اس عمران کو ہوش میں لا کر مارا جائے۔“ انتھونی نے کہا۔ وہ بھی اب بے ہوش پڑے ہوئے افراد کے پاس پہنچ چکا تھا۔

”اوہ نہیں۔ اب میں یہ رسک کسی صورت میں نہیں لے سکتا۔ اڑا دو ان کو گولیوں سے۔ اگر یہ ہوش میں آگئے تو نجانے کیا کر دیں۔“ جم اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

”ییس چیف“..... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کا رخ فرش پر نیچے میز سے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی طرف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔

”ییس چیف۔“ راشیم گیس انتہائی طاقتور گیس ہے اور اس کی جتنی مقدار فار ہوئی ہے اتنی مقدار سے تو پوری فوج کو بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو پھر سات افراد ہیں لیکن چیف۔“ راشیم گیس جس قدر طاقتور اور زود اثر ہوتی ہے اتنی ہی جلدی اس کا اثر بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے فوری کرنا ہے۔“ انتھونی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں خود جا کر انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیاں مارتا ہوں۔“ جم اسکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”میں راہداری کھول دیتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی ساتھ چلوں۔ ان لوگوں نے میرے اعصاب کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے۔“ انتھونی نے کہا۔

”ٹھیک ہے آؤ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے بلکہ اصل کام ہی تم نے کیا ہے۔ اس لئے اب انہیں انجام تک بھی تم ہی پہنچاؤ گے۔ آؤ.....“ جم اسکاٹ نے کہا تو انتھونی کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ اس نے جلدی سے مشین کو آپرٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر سکریں پر راہداری کی ایک دیوار غائب ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی انتھونی نے ہاتھ ہٹائے اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جم اسکاٹ اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔ اس کے اٹھتے ہی وہ شیشے کے کین سے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد انتھونی بھی باہر آگیا اور پھر ایک سانیچر پر موجود الماری کی طرف

دوڑتا ہوا سامنے آیا اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی اور وہ ہانپ رہا تھا۔

”جلدی کرو۔ فائر کھولو نانسنس۔ یہ ہوش میں آرہے ہیں۔“ جم اسکاٹ نے چیخے ہوئے کہا اور دوڑ کر آنے والے نے ہلپتے ہوئے آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور جلدی سے مشین گن کو سیدھا کرنے ہی لگا تھا کہ ٹکھٹ عمران اپنی جگہ سے کسی کھلتے ہوئے سرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ ان دونوں سے توپ کے گولے کی طرح جا نکرایا اور وہ دونوں چیخے ہوئے نیچے گر گئے۔ عمران بھی نیچے گرا اور پھر عمران اور جم اسکاٹ دونوں ہی بیک وقت اٹھے اور اس کے ساتھ ہی جم اسکاٹ نے ٹکھٹ عمران پر چھلانگ لگا دی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے جھکائی دی کیونکہ اس نے دوسرے آدمی کو اٹھ کر مشین گن کی طرف پھٹے ہوئے دیکھ لیا تھا لیکن جم اسکاٹ اس کی جھکائی کے باوجود اس سے نکل آیا اور پھر وہ اسے رگیدتا ہوا دیوار کے ساتھ جا کر لگا ہی تھا کہ عمران نے ٹکھٹ گھسنے کی مدد سے اسے واپس اسی طرف اچھال دیا جس طرف دوسرا آدمی اب مشین گن اٹھا کر سیدھا ہو رہا تھا اور ایک بار پھر وہ دونوں چیخے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ اسی لمحے جو انا اٹھ کر ان کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ بھی شاید پوری طرح ہوش میں آگیا تھا لیکن اس کے دوڑنے سے نقصان عمران کو ہوا کیونکہ جم اسکاٹ کو اچھلتے ہی عمران نے بھی دوبارہ ان پر چھلانگ لگا دی تھی اور عین اسی لمحے جو انا بھی اٹھ کر دوڑا تھا جس کا

عمران کے ذہن پر جس قدر تیزی سے اندھیرے جھپٹے تھے اسی طرح تیزی سے اچانک روشنی پھیلنا شروع ہو گئی۔

”نانسنس۔ احمق۔ بغیر میگزین کے مشین گن اٹھا کر بھاگ پڑا ہے۔ نانسنس.....“ اچانک عمران کے کانوں میں جم اسکاٹ کی آواز پڑی تو اس کا شعور ٹکھٹ ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو ہوش میں آرہے ہیں۔ اوہ۔ نانسنس جلدی کرو۔“ جم اسکاٹ نے ٹکھٹ چبھتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے کانوں میں دور سے کسی آدمی کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں جو انتہائی تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں۔ عمران نے آنکھیں کھولیں اور ساری سچویشن اس کی نظروں کے سامنے آگئی۔ سامنے ایک لمبا جڑنگا آدمی انتہائی بے چینی کے انداز میں کھڑا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی جم اسکاٹ ہے۔ اسی لمحے موڑ سے ایک اور آدمی

”ارے کیا ہوا تمہیں۔ کیا زیادہ زور لگانا پڑا ہے..... عمران نے جو اتنا کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

”ماسٹر۔ یہ انتہائی ماہر لڑاکا ہے۔ اس نے مجھے یوکران ٹرپ میں پھنسا لیا تھا لیکن میں اس خوفناک ٹرپ سے نکل گیا اور یہ خود پاچر ٹرپ میں پھنسنے کا ختم ہو گیا..... جو اتنا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ جم اسکاٹ نے جس طرح عمران کا چند لمحوں تک مقابلہ کیا تھا اس سے ہی عمران اس کی بہتری اور مارشل آرٹ میں مہارت کو سمجھ گیا تھا۔

”تم اسے اٹھا کر اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ۔ میں آ رہا ہوں۔“ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے دوڑتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ آپریشنل سیکشن میں داخل ہو گیا۔ وہاں دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی مشینیں ویسے ہی کام کر رہی تھیں جبکہ ایک طرف شیشے کا کیمین موجود تھا جس میں کنٹرولنگ مشین موجود تھی۔ عمران اس کیمین میں داخل ہوا تو اس کی نظریں سکرین پر پڑ گئیں جہاں اسی راہداری کا منظر نظر آ رہا تھا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ سب ساتھی اب اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے جبکہ مشین گن بردار بے ہوش پڑا ہوا تھا اور جو اتنا بھی کاندھے پر لادے ہوئے جم اسکاٹ کو اس بے ہوش آدمی کے قریب ڈال رہا تھا۔ عمران نے ایک نظر مشین کو دیکھا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جو اس کے ساتھی موجود تھے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر رستے میں ہی گر گئے لیکن دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ اس نے جم اسکاٹ کو بجلی کی سی تیزی سے واپس دوڑتے ہوئے دیکھا لیکن عمران نے اس کے پیچھے بھاگنے کی بجائے دوسرے آدمی پر چھلانگ لگائی جو ایک بار پھر مشین گن پکڑے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”جو اتنا اسے پکڑو.....“ عمران نے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور جو اتنا اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے بھاگتے ہوئے جم اسکاٹ کے پیچھے دوڑ پڑا جبکہ عمران نے دوسرے اٹھتے ہوئے آدمی کی پسلیوں پر پوری قوت سے ٹھوکر لگائی اور وہ آدمی جھٹکا ہوا اٹھ کر سائیڈ دیوار سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے فٹ بال کلب لگنے سے دیوار سے جا ٹکراتی ہے اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھٹک کر مشین گن اٹھائی۔ وہ آدمی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا تو ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے عمران نے صفدر کو اٹھتے ہوئے دیکھا۔

”صفدر۔ اس کا خیال رکھو.....“ عمران نے چیخے ہوئے کہا اور پھر مشین گن اٹھائے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے اسے دور سے جم اسکاٹ کی انتہائی کربناک جھنجھٹائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ جو اتنا نے اسے چھاپ لیا ہے اور پھر ایک راہداری کا موڑ مڑتے ہی اسے جو اتنا نظر آ گیا جو اب سیدھا کھڑا ہوا تھا جبکہ جم اسکاٹ فرش پر پڑا آہستہ آہستہ تڑپ رہا تھا۔ جو اتنا بھی اپنا سانس برابر کرنے میں مصروف تھا۔



ضرورت تو نہ تھی لیکن پھر بھی وہ کوئی رسک اس موقع پر نہ لینا چاہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں باندھ کر عمران کی ہدایت کے مطابق دوسرے آدمی کو ہوش میں لایا گیا جسے عمران نے نگر مار کر دیوار سے نگر مار کر بے ہوش کیا تھا۔ اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"..... عمران نے اس کے سینے پر مشین گن کی نال رکھ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اٹن۔ اتھونی۔ اتھونی۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔" اس آدمی نے ہڈیانی انداز میں جھپٹے ہوئے کہا۔

"تم آپریشنل سیکشن کے انچارج ہو"..... عمران نے جھپٹے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ لیکن چیف کے حکم کے تابع تھا۔ مم۔ مم۔ میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا مگر چیف نے حکم دیا تھا"..... اتھونی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"وہاں راہداری میں کیا ہوا تھا۔ جب ہم وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور تمہارا چیف تمہیں کوس رہا تھا اور تم مشین گن اٹھائے بے تحاشہ دوڑتے ہوئے آرہے تھے"..... عمران نے پوچھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شاید۔ شاید تم خوش قسمت ہو۔ تم بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے چیف کے حکم پر الماری سے مشین گن اٹھالی اور

"ان دونوں کو اٹھا کر لے آؤ"..... عمران نے آتے ہی کہا اور پھر واپس مڑ گیا اور تھوڑی دیر بعد جم اسکاٹ اور اس کا ساتھی بے ہوشی کے عالم میں آپریشنل سیکشن کے فرش پر پڑے ہوئے تھے جبکہ عمران کے ساتھی حیرت سے اس آپریشنل سیکشن کی مشینری کو دیکھ رہے تھے۔

"اسے ہیلت سے باندھ دو۔ میرا خیال ہے کہ یہ آپریشنل سیکشن کا انچارج ہے۔ اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں باقی معلومات مل سکتی ہیں"..... عمران نے جم اسکاٹ کے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں یقیناً رسی موجود ہوگی"..... صفدر نے کہا اور تیزی سے ایک سائیکل پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔

"رسی ہے۔ تین چار بنڈل ہیں اور اسلحہ بھی ہے"..... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسی کے دو بنڈل اٹھائے اور اپنے ساتھیوں کی طرف پھینک دیئے۔

"اندر سے دونوں کرسیاں یہاں لے آؤ اور انہیں کرسیوں پر باندھ دو"..... عمران نے کہا تو جوتا اور تنور تیزی سے شیشے والے کبین میں گئے اور پھر وہاں سے کرسیاں اٹھا کر لے آئے۔ پھر ان دونوں کو رسی کی مدد سے کرسیوں پر باندھ دیا گیا۔ جم اسکاٹ کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے ٹوٹ چکے تھے اس لئے اسے باندھنے کی

پھر جب ہم وہاں پہنچے تو تم ویسے ہی بے ہوش پڑے تھے۔ میں نے چیف کے حکم پر مشین گن جہاری طرف کر کے ٹریگر دیا تو پتہ چلا کہ اس میں میگزین ہی نہیں ہے۔ آپریشنل سیکشن میں میگزین علیحدہ رکھا جاتا ہے اور جلدی میں مجھے خیال نہ رہا۔ میں دوڑتا ہوا میگزین لینے واپس آپریشنل سیکشن میں آیا لیکن راشیم گیس کے اثرات بہت کم مدت کے لئے ہوتے ہیں اس لئے جب میں دوڑتا ہوا میگزین لے کر واپس پہنچا تو تم ہوش میں آ رہے تھے اور پھر تم ہم سے ٹکر لگے۔ انتھونی نے رک رک کر پوری تفصیل بتادی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ واقعی ان پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہوئی تھی ورنہ ان کی موت میں کوئی شک باقی نہ رہا تھا۔

”اوہ۔ کیا مطلب۔ اس مشین گن میں میگزین نہیں ہے۔“ اچانک صفدر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو چونک کر دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ مشین گن اس نے رسیوں کے بنڈل الماری سے اٹھانے کے بعد اس الماری سے اٹھا کر ہاتھ میں پکڑ لی تھی اور پھر واقعی صفدر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مشین گن میں میگزین فٹ ہی نہ تھا۔ صرف بیرونی خول ہی موجود تھا۔

”اسی بات سے ہماری زندگیاں بچ گئی ہیں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کے حالات بتا دیئے اور سب بے اختیار اللہ کا شکر ادا کرنے لگے۔

شیڈ آگ ہیڈ کو آرٹر میں سپیشل گروپ اور بلو شار کس سیکشن کا انچارج گرو نو اپنے آفس میں موجود تھا کہ یکفلت آفس کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان متوحش چہرہ لئے تیزی سے اندر داخل ہوا۔

”یہ کیا انداز ہے آنے کا میک“..... گرو نو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”غضب ہو گیا باس۔ ہیڈ کو آرٹر پر پاکیشیائی بمبھنوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ چیف اور انتھونی ان کے قبضے میں ہیں جبکہ ماسٹر اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے“..... آنے والے نوجوان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ کون پاکیشیائی ایجنٹ۔ وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ چیف سے میری بات ہو

"اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ یہ تو ہیڈ کو ارنر تباہ کر دیں گے میک۔ کیا تم انہیں کنٹروں نہیں کر سکتے؟"..... گرو نو نے تقریباً ہڈیانی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک طریقہ ہے میرے پاس۔ میں انہیں بے ہوش کر سکتا ہوں لیکن..... میک نے کہا تو گرو نو بے اختیار اچھل پڑا۔

"لیکن کیا۔ جو کر سکتے ہو جلدی کرو..... گرو نو نے چیخنے ہوئے کہا۔

"چیف ہلاک ہو جائیں گے..... میک نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ وہ کیوں ہلاک ہو جائیں گے؟"..... گرو نو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بے ہوش ہیں اور جو گیس وہاں فائر ہو گی ان افراد کو تو بے ہوش کر دے گی جو ہوش میں ہیں لیکن پچھلے سے بے ہوش آدمی کو ہلاک کر دے گی"..... میک نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہیڈ کو ارنر کو چٹنا چلے۔ جو ہو سکتا ہے وہ کرو۔ دیکھا جائے گا..... گرو نو نے کہا۔

"باس۔ آپ سپیشل گروپ کے چیف ہیں۔ ماسٹر اور اس کا گروپ بھی ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اگر چیف ہلاک ہو جاتا ہے تو آپ شیڈ آگ کے چیف بن جائیں گے..... میک نے کہا۔

"اوہ۔ یو نا سنس۔ یہ کیا ہیلیاں لے بیٹھے۔ تم فوراً ان کو بے ہوش کرو۔ تم فکر نہ کرو۔ تمہارا حق تمہیں ملے گا..... گرو نو نے

چلی ہے"..... گرو نو نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ نیچے۔ جلدی۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں"..... میک نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا اور دوڑتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گرو نو بھی بے اختیار اس کے پیچھے بھاگ پڑا۔ آفس سے نکل کر گرو نو قریب ہی ایک ہال خاکمرے میں پہنچا جہاں دیوار کے ساتھ ایک دیو ہیکل مشین نصب تھی۔ اس پر ایک سکرین روشن تھی۔

"یہ دیکھیں باس۔ یہ دیکھیں۔ آپریشنل سیکشن کو دیکھیں۔"

میک نے چیخنے ہوئے لہجے میں کہا تو گرو نو سکرین پر موجود منظر دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر کانوں تک پہنچ گئی تھیں کیونکہ سکرین پر جو منظر نظر آ رہا تھا اس میں آپریشنل سیکشن کے مین کنٹرول روم میں چیف جم اسکات اور انتھونی کرسوں پر بندھے ہوئے موجود تھے۔ جم اسکات بے ہوش تھا جبکہ انتھونی ہوش میں تھا اور اس کے سامنے دو عورتیں اور پانچ مرد موجود تھے جن میں سے دو آدمیوں کے پاس مشین لگیں تھیں۔ ان میں سے ایک آدمی انتھونی سے باتیں کر رہا تھا۔

"اب یہ دیکھیں"..... میک نے تیزی سے مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے کہا اور سکرین پر جھماکے سے ہونے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک کمرے کا منظر تھا جس میں لاش پڑی ہوئی تھی اور ان میں ماسٹر کی لاش صاف پہچانی جاتی تھی۔

بھرے لہجے میں کہا۔

باس۔ یہ ایرجنسی سسٹم تھا ہے آج تک استعمال نہیں کیا گیا تھا لیکن آج میں نے اسے استعمال کر لیا ہے۔ اس مشین میں یہ سسٹم موجود ہے کہ اگر آپریشنل سیکشن میں بغاوت ہو جائے یا وہاں کسی شخص کا قبضہ ہو جائے تو سپیشل گروپ حالات سنبھالنے کے لئے وہاں پہ مخصوص گیس فائر کر سکتا ہے اور میں نے ایسا کر دیا ہے۔ اب چیف جم اسکاٹ ہلاک ہو چکے ہیں اور آپ چیف بن گئے ہیں۔ میک نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

لیکن ابھی اتھوڑی زندہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ سب میرین کا  
کیپٹن جیپ بھی اس بات کی مخالفت کرے..... گرو نو نے کہا وہ  
اب پاکیشیائی ہتھیاروں کی طرف سے مطمئن ہو چکا تھا اس لئے اب  
اس کے لہجے میں اطمینان تھا۔

”انتھونی بے ہوش ہے۔ اس نے آپ اے گولی مار سکتے ہیں۔ رہا  
کیسٹن جیکب۔ تو اے بھی بلوا کر ختم کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ میک  
نے جواب دیا۔

”او کے۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہوگا اور تم اب شیڈ آگ کے سینکڑے چیف بن جاؤ گے۔ یہ میرا وعدہ ہے۔“ ... گر و نو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

شکریہ باس۔ مجھے یقین تھا کہ آپ یہی فیصلہ کریں گے۔  
 میک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اوکے۔ میں بس یہی بات پوچھنا چاہتا تھا۔ میک نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ گردنو کے جواب سے وہ بہر حال سمجھ گیا تھا کہ گردنو جو حقیقت بننے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو چکا تھا اور چونکہ وہ خود گردنو کا نائب تھا اس لئے لامحالہ وہ پوری تنظیم کا بھی نائب بن جائے گا۔ چنانچہ اس نے تیزی سے مشین کو آپریٹ کر نا شروع کر دیا اور سکرین پر جھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ پھر اس پر دوبارہ آپریشنل سیکشن کے مین کنٹرول روم کا منظر ابھرایا۔ اسی لمحے میک نے ایک بٹن دبایا اور پھر مشین کو چھوڑ کر تیزی سے دوازہ سائڈ کے چھوٹے کمرے میں چلا گیا جبکہ گردنو ہونٹ بیٹھی خاموش کھڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد میک واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسرت تھی۔

اب دیکھیں باس۔ کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ میک نے کہا اور مشین کے نیچے موجود ہینڈل کو پوری قوت سے کھینچ لیا۔ دوسرے نے مشین میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین یلخت دھواں دھواں ہو گئی۔ میک نے ہینڈل چھوڑا تو سیٹی کی آواز بھی بند ہو گئی اور سکرین پر چھایا ہوا دھواں تینوں سے غائب ہونے لگ گیا۔ اب سکرین پر کمرے میں موجود وہ ساتوں افراد فرش پر میڑھے مشرے انداز میں پڑے ہوئے تھے جبکہ انتھونی کرسی پر بے ہوش پڑا نظر آ رہا تھا۔

”اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ کیسے ہوا ہے“..... گرو نو نے اہتائی حیرت

”میں مارشل کو کال کرتا ہوں تاکہ ان لوگوں کو گولی ماری جا سکے۔“ گرو نو نے کہا اور مڑ کر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کی طرف بڑھ گیا۔

”باس۔ آپ آپریشنل سیکشن پر قبضہ کر لیں اور وہاں موجود سب بے ہوش افراد کو اٹھوا کر کسی دوسرے ہال میں لے جا کر گولیوں سے اڑا دیں۔ وہاں فائرنگ کرنے کی صورت میں مشینیں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔“ میک نے کہا اور گرو نو نے جو انٹرکام کا رسیور اٹھا چکا تھا، اشیات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے انٹرکام کے کیک بعد دیگرے کئی بٹن پر لیس کر دیئے۔

”مارشل بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”گرو نو بول رہا ہوں مارشل۔“ گرو نو نے تھکمانے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس باس۔“ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”اپنے پورے گروپ کو لے کر فوراً مشین روم میں پہنچو۔ پوری طرح مسلح ہو کر آؤ۔ جلدی۔ فوراً۔ اٹ از موسٹ ایرجنسی۔“ گرو نو نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس باس۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور گرو نو نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور آٹھ مسلح افراد اندر داخل

ہوئے وہ سب ورزشی جسموں کے مالک تھے اور ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصے تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ سب سے آگے بڑی بڑی موچھوں والا آدمی تھا۔ یہ مارشل تھا۔ سپیشل گروپ کا انچارج۔

”کیا ہوا باس۔“ مارشل نے اندر آتے ہی کہا۔

”مجھے ایک مشین پسٹل دو۔“ گرو نو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا تو مارشل نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک مشین پسٹل نکال کر اس نے گرو نو کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ گرو نو نے مشین پسٹل کا میگزین چیک کیا اور پھر اس نے مشین پسٹل کا رخ ساتھ کمرے میک کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی میک جھجھکا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور جھپٹے لگا۔ مارشل اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرنے لگے۔

”ٹانسس۔ ہیڈ کوارٹر کا سیکنڈ چیف بننا چاہتا تھا۔“ گرو نو نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

”سیکنڈ چیف بننا چاہتا تھا۔ کیا مطلب باس۔“ مارشل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ جن کے خلاف ہم بلیو شار کس کو حرکت میں لائے تھے، ہلاک نہیں ہوئے تھے جبکہ چیف نے کہا تھا کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے معلوم ہوا کہ

میرین کا کیشن ہے جبکہ تم سپیشل گروپ کے انچارج ہو اور میں سیکشن کا باس ہوں اس لئے اب چیف کی جگہ شیڈاگ کا چیف میں بن چکا ہوں اور میں جس اپنا سینڈ چیف بناتا ہوں لیکن تمہیں مجھے یہ حلف دینا ہو گا کہ تم ہمیشہ میرے وفادار رہو گے..... گرو نو نے کہا تو مارشل نے لکھت ہاتھ اٹھا کر اور انتہائی جذباتی لہجے میں وفاداری کا حلف اٹھایا۔

اور تم سب یہ حلف اٹھاؤ کہ تم سب بھی میرے وفادار رہو گے ہینڈ کو از نر میں تمہاری عرت سب سے بڑھ کر ہوگی..... گرو نو نے سپیشل گروپ کے دوسرے ارکان سے کہا تو ان سب نے بھی باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر حلف اٹھایا۔

اب سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ آپریشنل سیکشن کے مین کنٹرول روم میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انتھونی کرسی پر بندھا ہوا بے ہوش ہے اور چیف ہلاک ہو چکا ہے۔ ہم نے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے ان پاکیشیائی ہینڈوں کو وہاں سے اٹھا کر نامہ جنگ ہال میں ڈالنا ہے اور پھر انتھونی کو ہوش میں لے آنا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میک تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اب انتھونی کو کیسے ہوش میں لایا جائے گا..... گرو نو بات کرتے کرتے اچانک ایک خیال کے آتے ہی چونک پڑا۔

باس۔ ہمارے پاس ایسی گیس موجود ہے جو ہر قسم کا گیس کا توڑ ہے..... مارشل نے کہا۔

اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ بہر حال انتھونی کو ہوش

پاکیشیائی ہینڈوں نے ماسٹر اور اس کے پورے گروپ کو ہلاک کر دیا ہے جس پر میں نے چیف اور انتھونی سے رابطہ کیا تو پتہ چلا کہ وہاں پاکیشیائی ہینڈوں کا قبضہ ہے۔ انتھونی اور چیف کو کرسیوں پر باندھا گیا تھا۔ چیف بے ہوش تھا جبکہ انتھونی ہوش میں تھا اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس سے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے میک کو حکم دیا کہ امیر جنسی استعمال کر کے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو لیکن اس کی مقدار ہلکی رکھے کیونکہ اس گیس کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ جو شخص پہلے سے بے ہوش ہو اور اس کے اعصاب نیم مردہ ہو چکے ہوں وہ گیس کی زیادہ مقدار کی وجہ سے ہلاک ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میرے حکم پر میک نے وہاں گیس فائر کر دی لیکن اس نے جان بوجھ کر زیادہ مقدار میں گیس فائر کر دی۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ چیف ہلاک ہو جائے اور اس کی جگہ میں چیف بن جاؤں اور یہ خود شیڈاگ کا سینڈ چیف بن جائے۔ اس لئے میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے کیونکہ سینڈ چیف بننے کے اصل حقدار تم ہو۔ یہ نہیں ہے..... گرو نو نے کہا تو مارشل بے اختیار اچھل پڑا۔

س۔ س۔ سینڈ چیف شیڈاگ کا۔ اوہ۔ اوہ۔ مارشل نے انتہائی حیرت اور مسرت کے لئے طے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ سنو اگر تم چاہو تو ایسا ہو سکتا ہے۔ چیف ہلاک ہو چکا ہے۔ ماسٹر ہلاک ہو چکا ہے۔ کیشن جیکب جو نمبر ہے اور پھر وہ سب

میں لاکر میں کو شش کردوں گا کہ وہ ہمارے لئے کام کرے اور حلف دے کیونکہ پورے ہیڈ کوارٹر میں وہی مشینری کو سب سے زیادہ جانتا ہے پھر ان پاکیشیائی ہتھیاروں کو ہلاک کر دیا جائے گا اور اس کے بعد شیڈ آگ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ٹیٹ ورک کو ہم کنٹرول کر لیں گے..... گرو نو نے کہا۔

”یس چیف..... مارشل نے کہا تو گرو نو کا چہرہ نہ صرف چیف کا لفظ سن کر جھک اٹھا بلکہ اس کی آنکھوں میں بھی مسرت کی قندیلیں سی جل اٹھی تھیں۔ شیڈ آگ جیسی بین الاقوامی اور انتہائی طاقتور تنظیم کا چیف بن جانا اس کے نزدیک خواہشات کے پورا ہونے کی انتہا تھی۔

عمران انتھونی سے ہیڈ کوارٹر اور اس میں نصب مشینری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں مصروف تھا۔ اسے انتھونی نے بتایا تھا کہ ماسٹر گروپ کی ہلاکت کے بعد اب ہیڈ کوارٹر میں صرف دو گروپ باقی رہ گئے ہیں۔ ایک تو سب میرین سیکشن ہے اور دوسرا سپیشل گروپ ہے جو ساتھ ہی بلیو شارکس سیکشن کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔ اس کا باس گرو نو ہے اور سپیشل گروپ کے ارکان کی تعداد آٹھ ہے جو انتہائی تربیت یافتہ اور منظم ہوئے افراد ہیں اور ان کا انچارج مارشل ہے جبکہ سب میرین سیکشن کے لوگوں کا تعلق صرف سب میرین سے ہی ہے۔ انتھونی نے ہیڈ کوارٹر اور سپیشل سیکشن کی پوری تفصیل بتادی تھی۔

”صفر۔ تم تنویر اور جوانا کو ساتھ لے کر اس گرو نو اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کرو.....“ عمران نے مڑ کر تنویر اور جوانا سے مخاطب

ہو کر کہا اور پھر اس کا فقرہ قسم ہی ہوا تھا کہ بکھٹ ایک سانیٹر پر موجود مشین میں سے ہلکے سیاہ رنگ کے دھوئیں کے جیسے بادل سے نکلنے لگے اور پھر اس سے پہلے کے عمران اور اس کے ساتھی اس دھوئیں کے بارے میں کچھ سمجھنے انہیں محسوس ہوا کہ ان کے ذہنوں پر یہ سیاہ دھواں انتہائی تیز رفتاری سے پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے چند لمحوں تک تو عمران بھی سمجھا تھا کہ مشین کو اچانک کسی وجہ سے آگ لگ گئی ہے اور یہ دھواں اسی آگ کا ہے کیونکہ اس میں سے بو بھی دھوئیں جیسی ہی آرہی تھی لیکن جب اس کے ذہن پر دھوئیں نے تیزی سے قابو پانے کی کوشش کی تو وہ سمجھ گیا کہ یہ بے ہوش کر دینے والی کوئی گیس ہے اور اس نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن شاید اب دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے چند ہی لمحوں بعد اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو جھنکا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی کے نقطے نمودار ہوئے جو آہستہ آہستہ پھیلتے چلے گئے اور جب اس کا شعور بیدار ہوا تو اس نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن حیرت سے چکرا کر رہ گیا۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ اسی مارچنگ ہال کے فرش پر پڑا ہوا تھا جس سے وہ نکل کر آپریشنل سیکشن میں پہنچے تھے۔ اس کے ہاتھ اس کے عقب میں کر کے رسی سے باندھ دیئے گئے تھے اور اس کے پیر بھی بندھے ہوئے تھے۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ چونکہ دیوار کے قریب پڑا ہوا تھا اس لئے وہ دیوار سے ٹیک لگا کر

بیٹھ گیا اس کے سارے ساتھی بھی اب کسمارہے تھے۔ ان کے ہاتھ بھی ان کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور پیر بھی جبکہ ایک آدمی سب سے آخر میں پڑے ہوئے صفدر پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے صفدر کی ناک سے ایک لمبی گردن والی شیشی لگائی ہوئی تھی۔ عمران نے بجلی کی نئی تیزی سے اپنے ناخنوں سے بلیڈز کو باہر نکلنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ محسوس کر کے بھک سے اڑ گیا کہ اس کے ناخنوں سے بلیڈز نکال لئے گئے تھے۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسی کی گانٹھ تلاش کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اسی لمحے صفدر پر جھکا ہوا آدمی سیدھا ہوا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف دوڑا۔

”جہارا تعلق سپیشل گروپ سے ہے شاید.....“ عمران نے اس کے قد و قامت اور اس کے مخصوص انداز کے ساتھ ساتھ اپنے ناخنوں میں سے بلیڈز غائب ہونے کی بنا پر اندازہ لگاتے ہوئے کہا کیونکہ یہ کام تربیت یافتہ افراد ہی کر سکتے تھے اور انتہائی نپے اسے بتایا تھا کہ سپیشل گروپ تربیت یافتہ افراد پر مشتمل ہے۔

”ہاں۔ میرا تعلق سپیشل گروپ سے ہے اور تم ابھی لاشوں میں تبدیل ہونے والے ہو۔ اس لئے اگر کوئی دغا مانگنا چاہو تو مانگ سکتے ہو.....“ اس آدمی نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔



سنائی وی۔

اودھ۔ گلہ شو۔ جلدی کر دو۔ اپنے پیر کھول لو..... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ہاتھ آگے کر کے اپنے پیر کی طرف بڑھاتا اچانک دروازے میں سے مسلح افراد اندر داخل ہونے شروع ہو گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑی ہوئی تھیں اور ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اندر داخل ہوتے ہی فائرنگ کھول دیں گے۔ ان کا یہ انداز دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن دوسرے لمحے جب اس نے انہیں سامنے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہوئے دیکھا تو اتنی بات تو وہ سمجھ گیا کہ یہ فائرنگ اپنے چہرے کے کہنے پر ہی کریں گے۔ یہ پانچ افراد تھے اور ان کی تیز نظریں بڑے چوکتا انداز میں سامنے فرش پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جو انا اور صالحہ نے انہیں اس طرح اچانک اندر آتے دیکھ کر اپنے ہاتھ دوبارہ عقب میں کر لئے تھے لیکن عمران کے نقطہ نظر سے بہر حال وہ بے بس تھے کیونکہ ان دونوں کے پیر بندھے ہوئے تھے اور اب انہیں کھولنے کا وقت نہیں تھا لیکن اسی لمحے عمران بے اختیار چونک بڑا۔ جب اس کی نگاہیں اس کی کلائی پر موجود لاجنگ گانٹھ تک پہنچ گئیں۔ وہ چونکہ مسلسل اپنے دونوں بازوؤں کو ایک دوسرے کی مخالف سمت میں حرکت دے رہا تھا اس لئے رسیاں آہستہ آہستہ کھسک کر ہاتھوں کی طرف لکھٹی ہوتی جا رہی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ اب رسی کی گانٹھ

”اگر یہ بات تھی تو پھر ہمیں ہوش میں لانے کی تکلیف ہی کیوں کی تم لوگوں نے.....“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

چیف کا حکم تھا کہ تم لوگوں کو ہوش میں لایا جائے تاکہ تمہیں عبرت ناک موت مارا جاسکے..... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے دروازے سے باہر چلا گیا۔ سارے ساتھی ہوش میں آکر نہ صرف اٹھ کر بیٹھ گئے تھے بلکہ انہوں نے عمران کی طرح دیوار سے ٹیک لگالی تھی۔

”میرے ناخنوں سے بلیز نکال لئے گئے ہیں۔ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے لاحال انہوں نے لایٹنگ سنائل کی گانٹھ لگائی ہو گی اور یہ گانٹھ عورتوں کی انگلیاں آسانی سے کھول سکتی ہیں۔ جو بیا اور صالحہ دونوں جلد از جلد اس گانٹھ کو تلاش کر کے کھولو۔ جلدی کرو۔“ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی کوشش شروع کر دی لیکن لایٹنگ سنائل کی گانٹھ چونکہ کلائی پر کافی اوپر کر کے باندھی جاتی تھی اس لئے وہ کسی طرح بھی عمران کی انگلیوں کی زد میں نہ آ رہی تھی۔

”مم۔ میں نے گانتھ کھول لی ہے۔..... اچانک صالحہ کی آواز سنائی دی۔“

”مبارک ہو صفدر..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔“

”ماسٹر۔ میں نے رسی توڑ دی ہے۔..... اسی لمحے جوانا کی آواز

تک اس کی انگلیاں پہنچ گئی تھیں۔ عمران نے ہلک جھپکنے میں گاتھ کو کھینچ کر سی کھول لی لیکن اس کے پیر ابھی تک بندھے ہوئے تھے اور مشین گن بردار چونکہ ہال کی دوسری دیوار کے ساتھ کھڑے تھے اس لئے ان کے درمیان فاصلہ بھی کافی تھا اور وہ کسی طرح بھی جھپ لگا کر ان تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ اسی لمحے تین آدمی ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دوسرے نمبر پر آنے والا انتھونی تھا لیکن اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

”ہا۔ ہا۔ دیکھا انتھونی تم نے۔ دیکھا میرے گروپ نے کیسے ان لوگوں پر قبضہ کیا ہے ورنہ تم اور چیف ہم اسکاٹ تو شیڈ آگ کا ہیڈ کوآرڈر ہی ان کے حوالے کر چکے تھے۔۔۔۔۔ سب سے آگے آنے والے نے انتھانی فاخرانہ لہجے میں مڑ کر انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو گرو نو۔۔۔۔۔ انتھونی نے آہستہ سے جواب دیا۔

”چیف گرو نو کہو۔ ورنہ میرا جہاز دے دیئے ہوئے حلف پر سے یقین اٹھ جائے گا اور پھر میں تمہیں بھی ان کے ساتھ باندھ کر بٹھا دوں گا۔۔۔۔۔ گرو نو نے انتھانی تلخ لہجے میں کہا۔

”یہیں چیف گرو نو۔۔۔۔۔ انتھونی نے کہا لیکن اس کا بوجھ بتا رہا تھا کہ وہ انتھانی مجبوری کے عالم میں یہ سب کچھ برداشت کر رہا ہے۔

”جہاز انام گرو نو ہے اور تم اب شیڈ آگ کے چیف ہو۔ اچانک عمران نے کہا تو وہ چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

”ہاں۔ میں ہوں اب شیڈ آگ کا چیف۔۔۔۔۔ گرو نو نے انتھانی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”تم نے ہمیں کس طرح بے ہوش کیا تھا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو گرو نو نے اپنے سیکشن کے مشین انچارج میک کی اطلاع سے لے کر انہیں بے ہوش کرنے اور پھر میک کو ہلاک کر کے یہاں تک پہنچنے کی تمام تفصیل بڑے فاخرانہ لہجے میں بتادی۔ عمران اس کے لہجے اور انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ شخص تربیت یافتہ ضرور ہے لیکن ذہنی طور پر بہر حال اس قابل نہیں ہے کہ اتنی بڑی تنظیم کا چیف بن سکے۔

”ہم اسکاٹ کا کیا ہوا۔ کیا تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ چونکہ پہلے سے بے ہوش تھا اس لئے گیس فار ہوئے ہی تم سب بے ہوش ہو گئے البتہ وہ ہلاک ہو گیا۔۔۔۔۔ گرو نو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرا تو خیال تھا کہ ہم اسکاٹ کے بعد سینئر انتھونی ہو گا کیونکہ یہ آپریشنل سیکشن کا انچارج ہے اور آپریشنل سیکشن اس پورے ہیڈ کوآرڈر کو کنٹرول کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے انتھونی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ دراصل اس نے انتھونی کے رویہ سے یہ اندازہ لگایا تھا کہ انتھونی کسی مجبوری کی وجہ سے خاموش ہے اور وہ اب انتھونی کی اس مجبوری سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ عمران کے بات

جرات کرے گا..... گرو نو نے ایسے لہجے میں کہا کہ انتھونی کا ہکا ہوا  
چہرہ بے اختیار آگ کی طرح جل اٹھا اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے  
اس طرح اچانک انتھونی نے جھپٹ کر ایک مشین گن بردار کے  
ہاتھوں سے مشین گن جھپٹنا چاہی لیکن ظاہر ہے وہ فیلڈ کا آدمی نہ تھا  
جبکہ یہاں موجود گرو نو اور اس کے ساتھی تربیت یافتہ تھے اس نے  
وہ مشین گن تو نہ جھپٹ سکا البتہ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی  
نے پوری قوت سے اس کی پشت پر وار کیا اور انتھونی چیختا ہوا چل  
کر منہ کے بل عمران کی طرف دوڑتا ہوا آیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ  
زمین پر گرے، اچانک عمران کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے  
حرکت میں آئے اور اس کی طرف دوڑتا ہوا آنے والا انتھونی عمران  
کے دونوں ہاتھوں کا دھکا کھا کر چیختا ہوا الٹ کر عقب میں کھڑے  
گرو نو اور اس کے ساتھی سے جا ٹکرایا۔ انتھونی کو واپس اچھلتے ہی  
عمران یلکھت اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کی سیدھی بندھی ہوئی ٹانگیں  
نیوٹن کی طرح ایک آدمی کے سینے سے ٹکرائیں اور عمران کو لوہوں  
کے بل زمین پر گرادی تھا کہ اس کا جسم قلابازی کھا گیا اور نہ صرف  
وہ قلابازی کھا کر نیچے گر چکا تھا بلکہ جب وہ قلابازی کھا کر سیدھا ہوا  
تو اس کے ہاتھ میں ایک مشین گن موجود تھی اور جس وقت عمران  
قلابازی کھا رہا تھا اسی لمحے جو انا اور صالحہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے  
اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ان دونوں نے اچھل کر قریب کھڑے  
ہوئے مشین گن برداروں پر حملہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین

گرتے ہی انتھونی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر سر جھکا  
لیا۔

ہاں۔ انتھونی واقعی مجھ سے سینئر تھا لیکن اب نہیں ہے کیونکہ  
اب طاقت کا توازن میرے حق میں ہے۔ میں نے تو انتھونی کا بھی  
خاتمہ کرنے کا سوچ لیا تھا لیکن انتھونی نے حلف اٹھا کر مجھے یقین  
دلایا کہ وہ ساری عمر میرا فرمانبردار رہے گا اس لئے میں نے اس کی  
جان بخش دی ہے..... گرو نو نے فاغرا نہ لہجے میں کہا اور انتھونی  
نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس کے چہرے پر جو تاثرات  
اُبھرے تھے اس سے عمران حتی نتیجہ پر پہنچ گیا کہ انتھونی موقع ملنے ہی  
گرو نو اور اس کے ساتھیوں کے خلاف حرکت میں آسکتا ہے لیکن اس  
کے لئے اسے اپنی طرف سے مکمل امداد اور بعد میں بیڈ کو انرکا چیف  
بننے کا یقین دلانا پڑے گا۔

لیکن کیا یہ جہاری حق تلفی شیڈ آگ کی تنظیم کے پوری دنیا میں  
پھیلے ہوئے گر دہس تسلیم کر لیں گے۔ ظاہر ہے انتھونی جب تم سے  
سینئر ہے تو پھر چیف بننا بھی انتھونی کا حق ہے جس طرح لارڈ  
لارجنٹ کی موت کے بعد مہم اسکات چیف بن گیا تھا..... عمران  
نے کہا۔

تم انتھونی کو میرے خلاف بھڑکانا چاہتے ہو۔ لیکن یہ حقیر کیا  
میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ باقی رہی شیڈ آگ۔ تو اسے میں خود سنبھال  
لوں گا اور پھر اس آدمی کا خاتمہ کر دوں گا جو میرے مقابل آنے کی

طرف بڑھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مر رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔“ عمران۔ جو بیا۔  
تنویر اور کیپٹن شکیل کی حالت دیکھ کر بے اختیار چیخ پڑا۔  
”آپریٹل سیکشن کی الماری میں جہاں سے میں نے مشین گن  
لٹائی تھی وہاں ایک بڑا سا میڈیکل باکس موجود ہے۔“ یقیناً  
صفدر نے جھپٹتے ہوئے کہا۔

”میں لے آتا ہوں۔“ جو اٹانے کہا جو اپنے پیروں کی رسی کھول  
چکا تھا اور پھر وہ دیوانوں کے سے انداز میں یہ وٹی دروازے کی طرف  
بھاگ پڑا۔ ساتھ بھی اب قریب آچکی تھی۔ اس کا پہرہ بھی ان تینوں  
کی حالت دیکھ کر بری طرح بگڑ گیا تھا۔

”مجھے کھولو ساتھ۔“ مجھے کھولو۔“ یقیناً صفدر نے کہا تو ساتھ تیزی  
سے اس کی طرف بڑھی جبکہ عمران ہونٹ بھینچنے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔  
اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو رہا تھا۔ اسی لمحے دوڑتے ہوئے  
قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر جو اٹانے ایک میڈیکل باکس اٹھانے  
وہاں پہنچ گیا۔ عمران نے میڈیکل باکس کھولا اور پھر تیزی سے انجکشن  
نکالے اور باری باری ان تینوں کو انجکشن لگانے شروع کر دیئے جبکہ  
صفدر اور ساتھ نے مل کر ان کے زخم دھونے شروع کر دیئے۔

”کاش یہاں کوئی ہسپتال ہوتا۔ انہیں خون لگانا پڑے گا۔ ان  
کے آپریٹیشن ہوں گے۔ یہ۔ یہ۔ کاش۔“ عمران نے لاشعوری طور  
پر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

گن کی پوزیشن سے نارنگی روم گونج اٹھا۔ اس پوزیشن کے ساتھ  
ہی انسانی پنجوں بھی شامل تھیں۔ عمران نے قلابازی کھا کر سیدھا  
ہوتے ہی مشین گن کا فائر کھول دیا تھا لیکن عمران کے ساتھ ساتھ  
گرو نو کے آدمیوں میں سے ایک آدمی نے بھی مشین گن کا فائر کھول  
دیا اور اس گن کے فائر کی زد میں سمنے دیوار کے ساتھ بندھے بیٹھے  
تنویر، جو بیا اور کیپٹن شکیل آگئے تھے۔ گو جوانانے بجلی کی سی تیزی  
سے ہاتھ مار کر اس کے ہاتھ سے مشین گن اڑا لی تھی لیکن اس کے  
باوجود تنویر، جو بیا اور کیپٹن شکیل تینوں گولیاں کھا کر فرش پر  
گرے بری طرح تپ رہے تھے۔ عمران کی آنکھوں میں اپنے ساتھیوں  
کو اس حالت میں دیکھ کر خون اترا آیا اور پھر کمرہ واقعی مقتل کی شکل  
اختیار کرتا چلا گیا جبکہ اس دوران جو بیا، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں  
ساکت ہو چکے تھے۔ صفدر جو اٹانے اچانک ہاتھ مار دینے سے فائرنگ  
سے بچ گیا تھا وہ اگر جو اٹانے ایک لمحے کی بھی درر کر دیتا تو صفدر  
مشین گن کے برست کے زد میں آچکا تھا۔

”عمران صاحب۔ ان کی حالت بے حد خراب ہو رہی ہے۔“ اسی  
لمحے صفدر کی جھپٹتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ دیوانوں کے سے انداز  
میں بیچ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ چونکہ عقب میں بندھے ہوئے تھے اس  
لئے وہ انہیں کپڑے نہ سکتا تھا۔ وہ صرف چیخ چلا رہا تھا۔ عمران نے  
فائرنگ ختم کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے  
جھٹک کر اپنے پیروں کی گانٹھ کھولی اور پھر دیوانہ وار اپنے ساتھیوں کی

”کہاں ہے۔ کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ۔ کہاں ہے۔ میرا وعدہ کہ تم  
 ہی شیڈ آگ کے چیف ہو گے۔ میرا وعدہ۔“ ... عمران نے ٹھٹھکتے چپٹے  
 ہوئے کہا۔

”وہاں دو آدمی تھے۔ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔“..... جو انا نے کہا۔

”اوہ! پھر آؤ! انہیں اٹھا لاؤ۔ آؤ.....“ انتھونی نے کہا تو صفدر اور جو انانے کیپٹن شعیل اور تنویر کو اٹھایا جبکہ صالح نے جو کیا کو اٹھایا جبکہ عمران انتھونی کو بازو سے پکڑ کر تقریباً گھسیٹا ہوا دوڑ کر باہر نکلا۔

”جلدی کرو۔ دکھاؤ ہمیں کہاں ہے ہسپتال۔ جلدی کرو۔“ عمران کی حالت واقعی غیر ہو رہی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جو کیا، تنویر اور کیپٹن شعیل کے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی ہے وہ کسی بھی لمحے ختم ہو سکتے تھے۔

۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

شیڈنگ کے ہیڈ کوارٹر کے ایک علیحدہ حصے کے برآمدے میں جو نابہ چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا جبکہ انتھونی ایک کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ یہاں جدید ترین آپریشن تھئیر کے ساتھ ساتھ ہسپتال کے تقریباً تمام آلات بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ وہاں ہسپتال سے متعلق انتہائی جدید ترین مشینری اور آلات بھی موجود تھے۔ چونکہ جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل کے آپریشن کے دوران خون کی بوتلوں کی بھی اشد ضرورت تھی اس لئے عمران نے سب سے پہلے خون کا بندوبست کیا۔ اس کے لئے عمران اور جوانا دونوں نے خون دیا تھا جبکہ صفدر اور صالحہ دونوں کا خون ان کے لئے مناسب نہیں تھا اور پھر خون کا بندوبست ہو جانے کے بعد عمران، صفدر اور صالحہ سمیت تنویر، جولیا اور کیپٹن شکیل کے جسموں میں داخل ہو جانے والی گولیاں نکالنے کے لئے آپریشن میں مصروف ہو گئے جبکہ جوانا اور

انتھونی باہر آگئے تھے۔ عمران نے جوانا کو اشارہ کر دیا تھا کہ وہ انتھونی کا خیال رکھے لیکن انتھونی خود ہی باہر آکر کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے کہیں جانے کی کوشش ہی نہ کی تھی اس لئے جوانا کو اسے روکنے کی ضرورت نہ پڑی تھی اور جوانا انتہائی بے چینی کے عالم میں وہاں ٹھہر رہا تھا کیونکہ جو حالت وہ تنہا، ٹیکیشن ٹیکلین اور جولیا کی دیکھ چکا تھا اسے ان کی صحت یابی مشکوک نظر آ رہی تھی۔ وہ ٹھنسنے کے ساتھ ساتھ دل ہی دل میں ان کی صحت یابی کی دعائیں بھی مانگ رہا تھا۔ تمہوزی در بعد دروازہ کھلا اور عمران باہر آیا اس کا چہرہ بے حد متوحش تھا۔

”کیا ہوا سسر..... جوانا نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

”خون کی دو بوتلیں اور چائیس۔ فوری۔“ عمران نے کہا۔

”آپ میرے جسم سے دس بوتلیں اور نکال لیں۔“ جوانا نے

کہا۔

”نہیں۔ بیک وقت اتنی بوتلیں نہیں لی جاسکتیں۔ اسی لئے تو

میں پریشان ہوں..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اگر میرا خون آپ کے کام آئے تو میں خون دینے کے لئے تیار

ہوں..... اچانک انتھونی نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ جہارے خون کا گروپ تو ہم نے چیک ہی نہیں کیا۔

میرے ساتھ آؤ..... عمران نے کہا تو انتھونی تیزی سے اٹھا اور

عمران کی طرف بڑھ گیا۔ وہ عمران کے پیچھے کمرے کے اندر چلا گیا تو

جوانا نے ایک بار پھر ٹھہلنا شروع کر دیا۔ عمران کا متوحش چہرہ دیکھنے کے بعد اس کے ذہن میں بے اختیار اندھیاں سی چلنے لگی تھیں۔ اس نے عمران کا چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ حالات بہتر کی طرف نہیں جا رہے۔ اس کا مول بے اختیار زور زور سے دھڑکنے لگ گیا تھا اور پھر تمہوزی در بعد انتھونی لڑکھاتا ہوا باہر آیا تو جوانا نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا اور پھر کرسی پر بیٹھا دیا۔ گو وہ ان کا مخالف تھا لیکن اس نے نہ صرف از خود ہسپتال تک ان کی رہنمائی کی تھی بلکہ اس بار خون بھی دے کر آ رہا تھا۔ اس لحاظ سے وہ ان کا محسن بھی تھا۔ انتھونی کرسی پر بیٹھ گیا تو جوانا نے ایک بار پھر برآمدے میں ٹھہلنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور عمران باہر آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان اور مسکراہٹ تھی۔

”کیا ہوا سسر.....“ جوانا نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

”اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ انتھونی کے خون نے کام دکھایا

ہے۔ اب وہ تینوں خطرے سے باہر ہیں۔ اس کے علاوہ اگر انتھونی

اس ہسپتال تک ہماری رہنمائی نہ کرتا تو ہمارے تینوں ساتھی شاید

نہ بچتے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ میں جہارا احسان مند ہوں

انتھونی..... عمران نے آگے بڑھ کر انتھونی کے کاندھے پر ٹھپکی

دیتے ہوئے کہا

”آپ نے جس طرح اور جن حالات میں گردنوں کے سسٹن میری

حمایت کی تھی حالانکہ حالات کے مطابق آپ کو گرو نو کی خوشامد کرنی

دیکھو انتھونی۔ یہ درست ہے کہ ہمارا مشن ہیڈ کوارٹر یعنی شیزاگ کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہے اور تم نے دیکھ لیا ہے کہ ہم اپنی جانوں پر کھیل کر بھی اپنا مشن مکمل کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور اس وقت جو پوزیشن ہے میرا خیال ہے کہ اب سب مرین سیکشن کے آدمی ہی زندہ رہ گئے ہیں لیکن وہ فنی ماہرین ہیں فیلڈ کے آدمی نہیں ہیں اس لئے انہیں آسانی سے ہلاک کیا جاسکتا ہے اور میں یقیناً ایسا ہی کرتا لیکن تم نے جس طرح اچانک میرے ساتھیوں کی زندگیوں بچانے کے لئے نہ صرف ازخود ہسپتال تک زہنمانی کی بلکہ پھر جس طرح تم نے میرے ساتھیوں کی زندگیوں بچانے کے لئے خون دیا ہے اس سے میرے دل میں جہارے لئے حقیقتاً نرم گوشہ پیدا ہو گیا ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے جسموں پر ایک غراش کے بدلے اس وجہ سے کئی ہیڈ کوارٹر نظر انداز کر سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے کرم کیا ہے اور میرے ساتھیوں کی زندگیوں خطرے سے باہر آگئی ہیں لیکن وہ جس قدر زخمی ہیں انہیں جہاں نے جانے کے لئے کم از کم مجھے ایک ہفتہ ٹھہرنا پڑے گا اور میں نہیں چاہتا کہ اس دوران جہارے ہیڈ کوارٹر کا کوئی گروپ اچانک ہم پر حملہ کر دے۔ اس لئے میں تمہیں جہاں لے آیا ہوں تاکہ تم سے کھل کر بات ہو سکے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ تم جہاں کے سینئر آدمی ہو اور جہاں کی تمام مشینری کے انچارج بھی ہو اس نے میرا خیال ہے کہ تم ہیڈ کوارٹر میں شیزاگ کے چیف بننے کے حقدار

چاہتے تھی۔ اس سے میرے دل میں آپ کی عظمت کا نقش جم گیا تھا۔ مجھے احساس ہو گیا تھا کہ آپ ہمارے دشمن ہی ہی نہیں بہر حال اچھے آدمی ہیں اور ان حالات میں بھی بچاؤ بول رہے ہیں۔ انتھونی نے جواب دیا تو عمران نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلادیا۔ جوانا۔ تم نہیں رو۔ میں انتھونی کے ساتھ آپریشنل سیکشن میں جا رہا ہوں۔ آؤ انتھونی۔ تاکہ اب ہمارے درمیان مزید مذاکرات ہو جائیں۔ عمران نے کہا۔ مذاکرات۔ انتھونی نے چونک کر کہا اس کے چہرے پر ایک رنگ آکر گر گیا تھا۔ گھبراؤ نہیں۔ میں اچانک وعدہ پورا کروں گا۔ آؤ۔ عمران نے کہا اور پھر وہ انتھونی کو لے کر ہسپتال سیکشن سے نکل کر دوبارہ آپریشنل سیکشن میں پہنچ گیا۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ اب جہارے شیزاگ کا چیف بننے میں کون کون سی رکاوٹ باقی رہ گئی ہے۔ عمران نے شیشے کے کین میں داخل ہو کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ رکاوٹ تو کوئی نہیں بشرطیکہ تم وعدہ پورا کرو۔ انتھونی نے آہستہ سے کہا۔ اسے شاید ابھی تک شک تھا کہ شاید عمران اسے ہلاک کر دے گا اور ہیڈ کوارٹر تباہ کر دے گا۔

کی تو پھر جو ہو گا اس کا تم تصور آسانی سے کر سکتے ہو..... عمران نے شاید انتھونی کے چہرے پر شکوک و شبہات کی پرچھائیاں دیکھ کر پوری تفصیل سے بات کی تھی۔

آپ کا نام عمران ہے شاید..... انتھونی نے کہا۔

ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے..... عمران نے جواب دیا۔

عمران صاحب۔ آپ نے جس طرح کارروائی کی ہے اور جس طرح آپ لوگوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر کام کیا ہے صرف اس لئے کہ آپ اپنے ملک اور اس کے رہنے والوں کو تحفظ دے سکیں حالانکہ آپ کے سامنے کوئی ذاتی غرض نہ تھی اس سے میں ذاتی طور پر بے حد متاثر ہوا ہوں اور میں نے موت کو حقیقتاً قریب سے دیکھا ہے کہ یقین کریں کہ اب میری نظر میں دنیا اور اس کی دولت حقیر ہو گئی ہے۔ لارڈ لار جنت اور تم اسکاٹ کہاں ہیں۔ انہیں اس دولت نے کیا دیا ہے اور اب آپ نے جس طرح اپنے ساتھیوں کو چاٹنے کے لئے جدوجہد کی ہے اور آپ کے چہرے پر جو تاثرات میں نے دیکھے ہیں یقیناً مجھے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر رشک آ رہا ہے۔ اس سے برخلاف ہم جراثیم پیشہ لوگوں کو بھی آپ نے دیکھا ہے کہ ذرا سا موقع ملے ہی گرو نو نے کس طرح کارروائی کی ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ مجھے زندہ رکھنے پر مجبور تھا کیونکہ سرے سے بغیر اس ہیڈ کوارٹر کو اور کوئی چلا نہیں سکتا اور نہ وہ یقیناً مجھے گولی مار دیتا اس نے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں چیف بننے کے بعد شیزاگ تنظیم کو ختم کر دوں

ہو۔ لیکن شیزاگ بہر حال مجرم تنظیم ہے اور مجرم تنظیم بھی ایسی کہ جو ایٹمی اسلحے کو چوری کر کے سہلانی کرتی ہے اور سپر ایڈورز تو ایسے اسلحے کی چوری کا صدمہ سہر جائیں تو سہر جائیں لیکن پاکیشیا اور اس جیسے دوسرے اسلامی ممالک سے ایسے اسلحے کی چوری ان کو باندھ کر ان کے دشمنوں کے سامنے ڈالنے کے مترادف ہے۔ اس لحاظ سے شیزاگ پاکیشیا کی سلامتی اور بقا کی دشمن ہے۔ میں نے تمہارے اصل چیف لارڈ لار جنت سے بھی کہا تھا کہ وہ اگر مجھے یقین دلادے کہ شیزاگ پاکیشیا کے خلاف کبھی کوئی کارروائی نہیں کرے گی تو میں ہیڈ کوارٹر کے خلاف حرکت میں نہیں آؤں گا لیکن اس نے میری بات نہ مانی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد ہم اسکاٹ چیف بن گیا۔ میں نے ایک موقع پر اسے بھی نافر کی لیکن اس نے شاید تمہارے مشورے سے یہ جواب دیا کہ وہ ایسا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ شاید اسے تم نے یقین دلایا ہو گا کہ شیزاگ کا ہیڈ کوارٹر ناقابل تہذیب ہے۔ چنانچہ مجھے مجبوراً ایکشن میں آنا پڑا اور تم نے دیکھ لیا کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ اگر ہمارے ساتھی اس طرح زخمی نہ ہو جاتے تو شاید اب تک ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا ہوتا۔ لیکن میں نے اب ایک فیصلہ کر لیا ہے کہ تم اگر چیف بن کر حلف دے دو کہ آئندہ شیزاگ کو پاکیشیا یا کسی بھی اسلامی ملک کے خلاف استعمال نہیں کرو گے تو میں اپنے ساتھیوں سمیت خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ پھر کبھی اگر شیزاگ نے وعدہ خلافی



گا اور ہینے کو ارٹر کو خود ہی تباہ کر دوں گا اور یہ کام آپ کی نسبت میں زیادہ آسانی سے کر سکتا ہوں اور پوری دنیا میں موجود شیڈ آگ کے اثاثوں اور دولت کو اکٹھا کر کے اسے کسی رفاہی کام میں لگا دوں گا اور پھر اپنی آئندہ کی زندگی خاموشی سے گزار دوں گا۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ حقیقت میں میرے دل کی آواز ہے۔" انتھونی نے انتہائی پر جوش لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے انتھونی کے لہجے میں سچائی کی جھلک نظر آرہی تھی۔

"تم اگر اس فیصلے پر قائم رہو تو اپنی باقی زندگی اطمینان سے گزار سکتے ہو۔ جرائم پیشہ شخص کے پاس دولت کے انبار تو ہو سکتے ہیں۔ حکم ماننے والے ہزاروں افراد ہو سکتے ہیں لیکن اسے سکون نہیں مل سکتا اور اس کا انجام ہمیشہ عبرتناک ہوتا ہے۔ اگر تم ایسا کر سکو تو میری طرف سے دعوت ہے کہ تم پاکیشیا آ جاؤ۔ میں کو شش کروں گا کہ تمہیں وہاں کسی اچھے بزنس میں سیٹ کر دوں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو انتھونی تیزی سے اٹھا اور اس نے انتہائی جذباتی انداز میں عمران کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔

"کیا آپ جاکر رہے ہیں۔ کیا آپ واقعی مجھے پاکیشیا میں رہنے دیں گے۔" انتھونی نے کہا تو عمران نے ہاتھ چڑوا کر اس کے کاندھے پر تھپکی دی۔

"اگر تم اچھا بننے کا فیصلہ کر چکے ہو تو یہ میرا فرض ہے کہ تمہیں جرائم کی دلدل سے نکلنے میں تمہاری مدد کروں۔ اس لئے مطمئن رہو

اگر تم اپنی بات پر قائم رہے تو میں بھی اپنی بات پر قائم رہوں گا۔ عمران نے کہا تو انتھونی کا چہرہ مسرت سے بے اختیار کھل اٹھا۔

ختم شد

عمران سر نہیں ایک دلچسپ اور انتہائی شاندار لایڈ پنچر

## ریڈ اتھارٹی

۱۰۰۰ عدد ملے گا

مصنف — منظرِ حکیم ایم اے

ریڈ اتھارٹی — اسرائیل کی ایک نئی تنظیم — جس کا سربراہ انتہائی ذہین اور فعال ایجنٹ تھا۔

ریڈ اتھارٹی — جس کے سربراہ کرنل پانچک کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل چیونچ کے ساتھ لایا گیا۔

• غدار پاکستانی سائنسدان — جسے پاکستان سے اغوا کر کے اسرائیل پہنچا دیا گیا تاہم اس سے پاکستان کے ایٹمی راز حاصل کئے جا سکیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس غدار سائنسدان کو ہلاک کرنے کیلئے دیوانہ وار اسرائیل میں گھس گئے تاکہ پاکستان کے ایٹمی راز کو بچایا جاسکے — پھر کیا ہوا — ؟

• سربراہ اسرائیل پر جھگڑا — اسرائیلی دارالحکومت تل ابیب میں واقع ریڈ میز انٹرنل کا ایک ایسا اوڈہ — جہاں غدار پاکستانی سائنسدان کو رکھا گیا — اس اوڈہ کے حفاظتی انتظامات ایسے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی لاکھ ٹکریں مارنے کے باوجود اس کے قریب تک نہ جاسکتے تھے۔

• ریڈ اتھارٹی کے کرنل پانچک — جی۔ پی۔ نائیو کے کرنل ڈیوڈ — عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی انتہائی تیز رفتار اور ہولناک جنگ۔

ایک ایسی جنگ — جس کے نتیجے میں عمران اور کئی کئی کو بموں سے اڑا دیا گیا — کیا وہ دونوں ہلاک ہو گئے — ؟

راسٹر — جی۔ پی۔ نائیو کا نیا سینکڑ جیف — جس کے متعلق کہا جاسکتا تھا کہ وہ اسرائیل کا عمران ہے۔ کیا وہ واقعی ایسا ہی تھا — یا — ؟

• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ وہ اپنے مشن میں کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پھر — ؟

• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھی ریڈ اتھارٹی کے خلاف کامیاب ہو سکے یا ہمیشہ کے لئے موت کی تاریک ولادی میں اتر جانے پر مجبور کر دیئے گئے۔

• اسرائیل کے اندر عمران اور پاکستانی سیکرٹ سروس کی ایک ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ ثابت ہوا۔

انتہائی تیز رفتار اور جہاں لبو انکیشن — اعصاب کو

مجھ کر دینے والا سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات کے پھر اور ایک یادگار قابلِ فراموش

اور بے مثال ایڈ پنچر

یوسف براؤن — پاک گیٹ ملتان

عمران میر میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز انڈیو پنچر

## بیس کیمپ

مصنف :- منظر کلیم ایم ایے

صادق چکاری — وادی مشکبار کا ایک ایسا لیڈر جسے کافرستانی فوج نے گرفتار کر لیا۔

صادق چکاری — جس کی گرفتاری سے وادی مشکبار میں چلنے والی تحریک آزادی کے خاتمے کا یقینی غور شدہ پیدا ہو گیا۔

بیس کیمپ — کافرستان کی پہاڑیوں میں بنایا گیا ایک ایسا خفیہ اڈہ — جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنادیا گیا تھا اور

صادق چکاری کو دہاں پہنچا دیا گیا  
بیس کیمپ — جو واقعی ناقابل تسخیر تھا لیکن وادی مشکبار کی تحریک آزادی کیلئے صادق چکاری کی فوری رہائی انتہائی ضروری تھی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی صادق چکاری کی فوری رہائی کے لئے میدان میں کود پڑے۔

بیس کیمپ — جس کی حفاظت کیلئے شاگل اور مادام رکھادوں پوری قوت سے عمران اور پاکشیا سیکرٹ سروس کے

مقابل آگئے۔

بیس کیمپ — جہاں پہنچ کر عمران اور پاکشیا سیکرٹ سروس ہر لحاظ سے بے بس ہو گئے — کیا وہ واقعی ناقابل تسخیر تھا — ؟

• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو مجبوراً اپنے آپ کو شاگل کے سامنے سر ہنڈ کرنا پڑا — کیوں — ؟  
• وہ لمحہ — جب پاکشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں شاگل نے ہتھکڑیاں ڈال دیں۔

• کیا عمران اور پاکشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری کی رہائی اور بیس کیمپ کو تباہ کرنے میں حقیقتاً ناکام رہے — یا — ؟  
• وہ لمحہ — جب شاگل کو اپنی جان بچانے کے لئے عمران کو حلف دینا پڑا — یہ حلف کیا تھا — ؟

• انتہائی کمزور خیز جدوجہد - انتہائی تیز رفتار ایکشن اور بے پناہ سپیش سے بھرپور ایک ایسا ناول جو یادگار حیثیت کا حامل ہے

یوسف براؤن - پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک خوفناک اور یادگار ایڈونچر



# بلڈ ہاؤنڈز

★ بلڈ ہاؤنڈز — باپان کی ایک ایسی خوفناک تنظیم جس نے پورے جاپان کو اپنی دہشت کے حصار میں لے رکھا تھا۔

★ بلڈ ہاؤنڈز — جس کے مقابلے پر آکر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنے جھوم میں دوڑنے والا خون بھی منجمد ہوتا محسوس ہوا۔

★ راجی ٹنگ — بلڈ ہاؤنڈز کا چیف — جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان پر اس قدر خوفناک عذاب نازل کیا کہ عمران جیسا آدمی بھی پیچھے پر مجبور ہو گیا۔

★ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان جو بلڈ ہاؤنڈز کا خاتمہ کرتے کرتے خود اپنی موت کو دعوت دے بیٹھے۔

★ جاپان جیسے جدید ترین ملک میں جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے شاہی جلاؤ کے سامنے لایا گیا اور پھر شاہی جلاؤ کا خوفناک کھانڈا حرکت میں آیا اور گردن کٹ کر ایک طرف جا گری۔ کس کی گردن — ؟

★ انتہائی خوفناک اور یادگار ایڈونچر — جس میں مسل ایجنٹ کے ساتھ ساتھ روج پر پہنچا ہوا اسپینس بھی شامل ہے۔ منفرد انداز میں لکھی گئی کہانی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز

مظہر کلیم ایم اے

کی ایک اور نئی تیر پیشے کشے

# پرنس و نچل

پرنس و نچل — اپنے نام کی طرح عجیب و غریب اور زار و زور کا شخصیت جانتوں میں عمران سے بھی دو جوتے آگے۔

بنیدگی اور وقار میں کرنل فریدی سے بھی کہیں زیادہ اور عیاری، پھرتے اور دانشمندی میں کپٹن چوہدری سے بھی اپنے کے آگے پانی بھرے۔

پرنس و نچل — ایک ایسی چوڑی شخصیت جس نے عمران کا ناٹھ بند کر دیا۔ عمران ایک بار پھر قہقروں کا طوفان بکھڑکایا۔

شائع ہو گیا ہے — آج ہی اپنے قریبی بکسٹال سے ملنے

یوسف برادرز پبلشرز بکسٹال ملتان

عمران میرزہ میں منفرد۔ انوکھا اور دلچسپ ناول

# جناتی دنیا

سپیشل نمبر

مصنف منظرِ کلیم ایم اے

جناتی دنیا — کرہ ارض پر موجود جنات کی دنیا — جو انسانوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے۔

جناتی دنیا — ایک ایسی دنیا — جو انسانوں کی دنیا سے یکسر مختلف ہوتی ہے — پُر اسرار — لیکن حقیقی دنیا۔

جناتی دنیا — ایک ایسی دنیا — جس میں عمران کو داخل ہونا پڑا اور جب وہ اس انوکھی دنیا میں داخل ہوا تو — ؟ انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی انوکھے واقعات۔

جناتی دنیا — جس میں جنات کے ہزاروں قبیلے رہتے تھے اور ان قبیلوں میں مسلمان بھی تھے اور غیر مسلم بھی۔

سرورِ اختش — پاکیشیا میں رہنے والے مسلمان جناتی قبیلے کا سربراہ جس نے اپنے قبیلے کو بچانے کے لئے عمران کی خدمات

مائل کیں — کیوں اور کیسے — ؟

سرورِ کنیشلا — ایسے جناتی قبیلے کا سربراہ — جو شیطان کا

پیر کار تھا اور وہ مسلمان جناتی قبیلے کو فخرنا۔ یا۔ غیر مسلم بنانا چاہتا تھا۔

عمران — زندگی میں پہلی بار جس کا جناتی مخلوق سے واسطہ پڑا۔

انتہائی حیرت انگیز۔ انوکھے اور دلچسپ واقعات سے پُر۔

• شیطان کے پیر کار جنات اور عمران اور اس کے ساتھیوں

کے درمیان ہونے والی ایک انتہائی حیرت انگیز۔ خوفناک اور

انوکھے انداز کی جدوجہد — ایک ایسی جدوجہد — جس

کا ہر لمحہ پُر اسرار — خوفناک اور انوکھا ثابت ہوا۔ قطعی مختلف

انداز کی نئی اور پُر اسرار کہانی۔

• انوکھا۔ دلچسپ اور تیز خیز ناول۔ ایک ایسا

ناول جس میں قارئین پہلی بار ایک پوشیدہ اور

حیرت انگیز حقیقی دنیا سے روشناس ہوں گے۔

ایک ایسی حقیقی دنیا کی کہانی جو اسرار کے دھندلوں میں پوشیدہ رہتی ہے اور جسے صرف منظرِ کلیم کا قلم ہی صفحہ قرطاس پر ابھار سکتا ہے۔

یوسف براؤن۔ پاک گیٹ ملتان

عران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی شابکار کہانی

# ڈیٹھ کو تیک

مصنف: — منظر نگار ایم اے

ڈیٹھ کو تیک — کافرستان کا ایک ایسا بھیاٹک سائنسی منصوبہ کہ جس کی تکمیل کے بعد پاکستان کے کرڈوں بے گناہ افسر اور ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ لیکن پوری دنیا اس قدرنی آفت ہی سمجھتی رہتی۔

ڈیٹھ کو تیک — جس کا تجربہ پاکستان کے ایک پہاڑی علاقے میں کیا گیا اور ہزاروں افراد کی سخت لقمہ جل بن گئے۔ مگر پاکستان اور پوری دنیا کے ماہرین نے اسے قدرتی آفت قرار دے دیا۔ کیوں —؟

ڈیٹھ کو تیک — جس کے خلاف عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس جب میدان میں اترے تو کافرستان کی چادوں کی بجائیاں عمران کے مقابل آگئیں — اور پھر ایک خوفناک ہنگامے کا آغاز ہو گیا۔

• ایک ایسا مشن — جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زبردست جدوجہد کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا — کیوں؟  
• وہ لمحہ — جب عمران اور سیکرٹ سروس کو باوجود سڑکوں کو شٹرل کے ناکام پاکیشیا لوٹنا پڑا۔  
• وہ لمحہ — جب شاگل نے کافرستان کی طرف سے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ کیوں؟ کیا شاگل نے کافرستان سے غداری کر دی — یا —؟

کیا واقعی اس مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقدر میں ناکامی لکھ دی گئی تھی — یا —؟  
• کیا کافرستان اپنے اس بھیاٹک سائنسی منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا —؟  
انتہائی دلچسپ اور قطعی منفرد انداز میں لکھا گیا  
— ایک یادگار ناول —  
ایکشن اور سپنس کا حسین امتزاج

یوسف براؤن۔ پاک گیٹ ملتان